

صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۲۳۵۹	انجید ویدار کی فضیلت	۲۳۲۴	ام زرع کی حدیث کا بیان
"	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	۲۳۲۸	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۳۶۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	۲۳۳۴	ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۳۶۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	۲۳۳۴	ام المؤمنین زینب کی فضیلت
۲۳۷۰	حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	"	ام امین رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۳۷۱	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان	۲۳۳۵	حضرت ام سلیمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
"	حضرت خضر علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	"	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۳۸۰	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۳۸	عبداللہ بن مسعود اور انکی مان کی فضیلت
۲۳۸۵	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۴۲	ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت
۲۳۹۲	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۴۳	سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۹۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۴۴	ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۰۵	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت	"	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۰۹	حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت	۲۳۴۵	جلیلیہ کی فضیلت
"	ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۴۶	ابو ذر کی فضیلت
۲۴۱۱	امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت	۲۳۴۷	جبریل رضی اللہ عنہ کی فضیلت
"	کی فضیلت	۲۳۴۸	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۱۲	زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی فضیلت	"	عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت
"	کا بیان	۲۳۵۰	الن بن مالک کی فضیلت
۲۴۱۴	عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۵۱	عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت
"	کا بیان	۲۳۵۲	حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۱۵	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۲۳۵۳	حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۱۶	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۲۳۵۴	حاطب بن ابی بلتعجہ کی فضیلت

صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۲۴۷۲	جن لوگوں نے شجرہ خندان کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی انکی فضیلت	۲۵۰۰	مصدقہ الون کا بیان
"	ابو موسیٰ اور ابو عامر شمری کی فضیلت	"	تقیف کی جدی اور ہلاکو کا بیان
۲۴۷۵	اشعری لوگوں کی فضیلت	۲۵۰۳	فارس و الون کی فضیلت
"	ابوسفیان بنی کی فضیلت	۲۵۰۴	آدمیوں کی مثال اوٹھوں کے ساتھ
۲۴۷۷	جعفر بن ابیطالب اور اسماء بنت عیسٰی اور انکی کشتی والون کی فضیلت	"	کتاب نیکی اور سلوک اور ادب کے بیان میں -
۲۴۷۹	حضرت سلمان فارسی اور بلال اور جہیب کی فضیلت	۲۵۰۶	نقل نامہ پر والدین کی اطاعت مقدم ہے
"	کی فضیلت	۲۵۱۰	ماناب کر و دستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت -
۲۴۸۰	انصار کی فضیلت	۲۵۱۱	بہائم اور برائی کے معنی
۲۴۸۳	غفار اور سلم اور جہینہ اور شجیع اور فریہ اور	۲۵۱۲	ناتواڑنا حرام ہے
"	تیم اور دوس اور طی کی فضیلت کا بیان	۲۵۱۴	حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا
۲۴۸۷	بہتر لوگ کون ہیں	۲۵۱۴	بغیر عذر شرعی کے تین دن کے زیادہ کسی مسلمان سے بخار نہا حرام ہے -
۲۴۸۸	قریش کی عورتوں کی فضیلت	۲۵۱۵	برگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور لایہ حرام ہے -
۲۴۸۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب میں دوسرے کو بہائی بنا دینے کا بیان	۲۵۱۶	مسلمان پر ظلم کرنا یا اسکو ذلیل کرنا حرام ہے
۲۴۹۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ حق صحت کو امن تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا -	۲۵۱۷	کینہ رکھنے کی ممانعت
"	صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت	"	اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت
۲۴۹۴	صدی کے اخیر تک کسی کے زیر کا بیان	۲۵۱۸	بیاد چربی کر کے گانواں
۲۴۹۶	صحابہ کرام کو برا بھلا حرام ہے	۲۵۱۹	سومن کو کوئی بیاد یا نیکلیف پہنچنا
۲۴۹۸	ادیس قرنی کی فضیلت		اسکا ثواب

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۲۵۲۲	ظلم کرنا حرام ہے	۲۵۲۲	مذہب پر مارنے کی ممانعت
۲۵۲۵	اپنے کہاں کی بدد ظالم ہو یا مظلوم ہو ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے۔	۲۵۲۷	جو شخص لوگوں کو ناحق شادی کا عذاب
۲۵۲۷	مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا	۲۵۲۵	مجموع میں ہتیار لے جاؤ تو اس کی حقیقت
۲۵۲۸	گالی دینے کی ممانعت	۲۵۲۶	کسی مسلمان کو ہتیار سے ڈرانے کی ممانعت
۲۵۲۹	غیبت حرام ہے	۲۵۲۸	راہ میں سو موذی چیز کے ہٹانے کا ثواب
۲۵۳۰	نرمی کی فضیلت	۲۵۲۸	جو باوجود ستانہ ہو کہ تکلیف دینا حرام ہے
۲۵۳۱	جس پر اپنے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ	۲۵۲۹	غور کرنا حرام ہے
۲۵۳۲	ہتہا تو اس پر رحمت ہوگی	۲۵۲۹	اس کی حجت ہو کہ کیکرنا سید کرنا حرام ہے
۲۵۳۳	دوسو ہزار سال کی مذمت	۲۵۲۹	ناقوان اور گستاخ شخص کی فضیلت
۲۵۳۴	چوٹ حرام ہو لیکن کسی جار پر رستہ اور گایا	۲۵۳۰	یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہو گئے
۲۵۳۵	چوٹ خوردی حرام ہے	۲۵۳۱	سمایہ کا حق
۲۵۳۶	چوٹ بولنا رکبہ اور بچ بولنا اچھا ہے بچا	۲۵۳۱	ملقات کو وقت کشاہ پیشانی سے ملنا
۲۵۳۷	کی فضیلت اور چوٹ کی مذمت	۲۵۳۱	اچھے کام میں سفارش کرنا خوب ہے
۲۵۳۸	غصے کا بیان	۲۵۳۱	نیک صحبت کا حکم
۲۵۳۹	انسان اس طرح پیدا ہو کہ اختیار نہیں رکھ سکتا	۲۵۳۲	بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت
		۲۵۳۳	جس شخص کا بچہ مرے اور صبر کرنے
		۲۵۳۵	حب خداوند کریم کسی شے سے محبت کرتا ہے
		۲۵۳۶	نواستان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں
		۲۵۳۷	روحون کے جڑ جڑ ہیں
		۲۵۳۸	ادمی ادسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوسری کے
		۲۵۳۹	نیک ادسی کی تعریفنا بنائیں اسکو خوشی ہے

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۲۵۵۹	کتاب تقدیر کے بیان میں	"	سوت کی آرزو کرنا منع ہے
۲۵۶۰	حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ کا سباحہ	۲۵۹۱	جو شخص اس سر ملنے کی آرزو کرتا ہے
۲۵۶۱	دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے	۲۵۹۳	اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت
"	ہر ایک چیز تقدیر سے ہے	۲۵۹۵	دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے
۲۵۶۲	انسان کی تقدیر میں زمانہ کا حصہ کم کھا جاتا	۲۵۹۶	ذکر الہی جبر محلیس میں ہر اس کی فضیلت
۲۵۶۳	بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور	۲۵۹۷	آپ اکثر کون سی دعا کرتے
	فطرت کا بیان بیان	۲۵۹۸	لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت
۲۵۶۴	عمر اور روزی تقدیر سے زیادہ بڑھتی ہے	۲۶۰۱	قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الہی کے لیے جمع ہونے کی فضیلت
	نہ گھٹتی ہے۔	۲۶۰۳	اللہ تعالیٰ کی مغفرت مانگنے کی فضیلت
۲۵۶۸	تقدیر پر ہر سوار کہنہ کا حکم	۲۶۰۴	توبہ کے بیان میں
"	کتاب عالم کے بیان میں	"	اہل بیت ذکر کرنا افضل ہے
"	قرآن مجید میں جو آیات متشابہ ہیں ان میں	۲۶۰۶	دعاؤں اور عہد باز کا بیان
	کہنہ کرنا منع ہے	۲۶۰۸	سو نیک وقت کی دعا
۲۵۷۱	اخیر زمانہ میں علم کی کمی ہونا	۲۶۱۳	دعاؤں کا بیان
۲۵۷۵	جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بُری بات	۲۶۱۵	اول بر زمین اور سو نیک وقت تسبیح کہنا
	جاری کرے	۲۶۱۹	مرغ چلائے وقت دعا مانگتا
۲۵۸۷	کتاب ذکر الہی اور توبہ اور استغفار	"	سختی کی دعا
	کے بیان میں۔	۲۶۲۰	سبحان اللہ و کچھ کی فضیلت
"	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت	"	بیٹے پیچھے دعا کرنے کی فضیلت
۲۵۸۸	اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان	۲۶۲۱	کہانے پاپ پینے کے بعد خدا کا شکر ماننا
۲۵۹۰	یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر توجا ہے تو بخش	"	جلاری نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے
	مجھکو		

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۲۶۲۲	جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان	۲۶۹۷	کافروں کا بیان
۲۶۲۳	غار والوں کا قصہ	۲۷۰۰	مومن کو ٹیکوں کا بدلہ دینا اور آخرت میں ملے گا
۲۶۲۷	کتاب توبہ کے بیان میں	۲۷۰۱	مومن اور کافر کی مثال
۲۶۳۱	مشغرتہ مانگنے کی فضیلت	۲۷۰۲	مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے
۲۶۳۲	ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور کھانک	۲۷۰۳	شیطان کا شاد مسلمانوں میں
۲۶۳۳	جائزہ ہونے کا بیان	۲۷۰۴	کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاوے گا
۲۶۳۴	اللہ تعالیٰ کی رحمت غصے سے زیادہ ہے	۲۷۰۵	بلکہ اللہ کی رحمت ہو
۲۶۳۵	بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ کرے	۲۷۰۶	عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا
۲۶۳۶	توبہ قبول ہوگی	۲۷۰۷	وخط میں میانہ روی
۲۶۳۷	اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان	۲۷۰۸	جنت اور جنت کو لوگوں کا بیان
۲۶۳۸	ٹیکوں سوڑا بیان سننے کا بیان	۲۷۰۹	جہنم کا بیان اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے بچا دے
۲۶۳۹	خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی	۲۷۱۰	دنیا کے قضا اور حشر کا بیان
۲۶۴۰	مسلمانوں کا فدیہ کافر مومن کے	۲۷۱۱	قیامت کو دن کا بیان
۲۶۴۱	کعب بن مالک اور اون کے دونوں بیویں	۲۷۱۲	دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان
۲۶۴۲	کی توبہ کا بیان	۲۷۱۳	مرد کیڑا کھانا کھانا کھانا اور قبر کے
۲۶۴۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی توبہ کا بیان	۲۷۱۴	عذاب کا بیان
۲۶۴۴	ابن کی نوڈی کی برات اور عصمت کا بیان	۲۷۱۵	حساب کا بیان
۲۶۴۵	کتاب منافقوں کے صفت اور ان کی	۲۷۱۶	موت کی وقت اللہ تعالیٰ سے نیکان رکھنا
۲۶۴۶	حکم کی	۲۷۱۷	فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان
۲۶۴۷	قیامت اور جنت اور دوزخ کے بیان میں	۲۷۱۸	ابن صیاد کا بیان
۲۶۴۸	شق القمر کا بیان	۲۷۱۹	دجال کا بیان

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۲۸۰۵	دجال کے جاسوس کا بیان	۲۸۳۶	زبان کو روکنے کا بیان
۲۸۱۲	دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان	۲۸۳۷	جو شخص اور دن کو نصیحت کرے اور خود عمل بخیرے اس کا عذاب
۲۸۱۳	نسا و کپوت عبادت کرنے کی فضیلت	۲۸۳۸	انسان کو اپنا پردہ پہننا منع ہے
۲۸۱۴	قیامت کا قریب ہونا	۲۸۳۹	چہنگم والے کا جواب اور جمائی کی کریمت
۲۸۱۵	صدر کے دونوں ہونٹوں میں کتنا قاصد ہوگا	۲۸۴۰	متفرق حدیثوں کے بیان میں
۲۸۱۶	کتاب اور حدیثوں کے بیان میں	۲۸۴۱	بہت تعریف کرنے کی ممانعت
۲۸۱۷	جو دنیا سے نفرت دلائی میں	۲۸۴۲	بات سمجھ کر کہنا اور علم کو کھنا
۲۸۱۸	قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے منع	۲۸۴۳	اصحاب الاخذ و کا فضہ
۲۸۱۹	مگر جو بڑا ہوا جاوے	۲۸۴۴	ابوالیعر قصے کا بیان اور جابر کی نبی حدیث
۲۸۲۰	بیوہ اور یتیم اور مسکین کے سلوک	۲۸۴۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
۲۸۲۱	کرینکی فضیلت	۲۸۴۶	ہجرت کی حدیث
۲۸۲۲	مسجد بنانے کی فضیلت	۲۸۴۷	کتاب قرآن شریف کی آیتوں
۲۸۲۳	مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب	۲۸۴۸	کی تفسیر میں
۲۸۲۴	ریا اور بنائش کی حرمت		

جلد اول عالمگیری جلد اول

کتاب الفضائل کتاب فضیلتوں کے بیان میں باب فصل نسب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تسلیہم الحبح علیہ قبل النبوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کی بزرگی اور تفسیر کا آپ کو سلام کرنا **عَنْ** وَ اِنَّكَ بِرَأْسِ السَّجِّحِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ كُنَانَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَ اصْطَفَىٰ قُرَيْشًا مِنْ كُنَانَةٍ وَ اصْطَفَىٰ مِنْ قُرَيْشٍ نَبِيَّ هَاشِمٍ وَ اصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مَرْحُومًا وَ اَمَّا بِنِ اسْتِغْرٍ وَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسمعیل کی اولاد میں سے کوننا کو چنا اور قریش میں سے کوننا کو کوننا میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے **ف** انہوں نے کہا احادیث میں یہ لکھا کہ اور عرب قریش کی کفو نہیں ہو سکتے اس طرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دوہوں ایک ہیں جس پر دوسری حدیث میں آیا ہے **عَنْ** حَکِيمِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَخَيْرُ النَّاسِ اِنْ اُبْعَثْتُ اِنِّي لَخَيْرُهُ اِنْ اُلَانِ مَرْحُومًا جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھیجتا ہوں اس تہہ کو جو ہاشم میں ہو وہ مجھ پر سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے میں اس کو اب بھیجتا ہوں **باب** تَفْصِيلُ نَسَبِنَا صَلَّی اللہ علیہ وسلم عَلَیْهِمُ الْجَمِیعُ الْخَلَائِقِ تَمَّ مَخْلُوقَاتِ سَوَّابٍ کَا وَ رَجَّہُ زَیَادَہُ ہُوَ مَا **عَنْ** اَبْنِ ہُرَیْرَہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا سَيِّدُ کُلِّ اَدَمٍ یَوْمَ الْقِیَمَہِ وَ اَوَّلُ مَنْ یُثْبِتُ عَنْهُ الْعَدُوُّ اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفِّعٍ مَرْحُومًا ابھریہ سورہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کو دن اور سب پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب پہلے میری شفاعت قبول ہوگی **ف** اگر چہ آپ نبیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا

میں کا فرد سنا فوق آپ کی سراسر سی سنگہ میں آخرت میں کوئی سنگہ نہ ہوگا اور سراسر آپ کی سنجوئی کہل جاوے گی اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہیں فرمایا جس سے دوسری رویت میں تصریح ہے بلکہ حکم الہی ہو کیونکہ اسے تعالیٰ نے فرمایا اَوَاکُنْ بِمَنْحَرَتِ رَبِّكَ خَشَعَتِ اُذُنُ رَجُلٍ وَّ دُوسَرٰی اَمْتٍ کِی تعلیم اور اعتقاد کے لیے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں کیونکہ اس حدیث کے نزدیک آدمی بلا تکلف سے افضل ہیں اور دوسرے حدیث میں جو آیا ہے پھر یہ میں ایک کو دوسرے پر بزرگی زد واد و سکا جواب یہ کہ شاید یہ حدیث اُس کے پہلے کی ہے بعد اُس کے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر مجبور ہو کر تیسرے کے میرا داس یہ ہو کہ اس طرح برابر ایک کی بزرگی بیان کر کے دوسرے کی تہ میں نکل جوتھی یہ کہ اُس تفصیل سے مخالفت ہو جس سے جہاں اور نشتر پیدا ہوا ہے سنجوین یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ در حضا الص کو جو ہے (نووی)

باب فی منجزات النبی ﷺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کا بیان **حکمہ النبی ﷺ** اللہ علیہ وسلم دعا یمد فانی یقذرنی رخصاً یجعل القوم یتوضون فخرت ما بین المبتدین قال فجعلت انظر الی الماء ینبع من بین اصابعی ثم حمیہ النبی ﷺ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بانی مانگا تو ایک کڑھ لایا گیا پس ملا ہوا لوگ اس میں سو وضو کرنے لگے میں نے انداز کیا تو تھپہ سواشی آدمی تھکنے وضو کیا ہوگا میں بانی کو دیکھ رہا تھا آپ کی انگلیوں میں سو بوٹا رہتا تھا **حکمہ النبی ﷺ** اخرین مالک انہ قال رايت رسول الله صلعم وحانت صلوة العصر والناس اوضو فلم یجد فانی رسول الله صلعم یوضو فوضع رسول الله صلعم فی نایک الا انک بدہ و امر الناس ان یوضوا منہ قال فرایت الماء ینبع من اصابعہ فتوضوا الناس حتی توضوا من جبینہ اخرین

مجموعہ النبی بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا بانی نے ملا پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے اس میں پانی اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں کو کہہ دیا اُس میں سو وضو کرنے کا۔ انہ نے کہا میں نے دیکھا بانی آپ کی انگلیوں میں سو بوٹا رہتا تھا پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی **حکمہ النبی ﷺ** اخرین مالک انہ قال رايت رسول الله صلعم وحانت صلوة العصر والناس اوضو فلم یجد فانی رسول الله صلعم یوضو فوضع رسول الله صلعم فی نایک الا انک بدہ و امر الناس ان یوضوا منہ قال فرایت الماء ینبع من اصابعہ فتوضوا الناس حتی توضوا من جبینہ اخرین

میاں ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وراہ میں
 زوردار ایک مقام ہے مدینہ میں باز اربعین سجد کے قریب آپ نے ایک پارہ بانی کا منگو پایا اور اپنی ہتھیلی
 اوس میں رکھ دی تو آپ کی انگلیوں میں ہوا پانی ہوئی لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا میں
 نے انس سے کہا اے ابو جعفر کتنی آدمی اس وقت ہوئے کہ انس نے کہا قریب تین سو آدمیوں کے تھے شاید یہ
 دو سو وقت کا ذکر ہے **عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزُّوْرَةِ فَإِذَا بَانَ
 مَاءُ الْأَيْمَنِ أَصَابَهُ أَوْ قَدْ رَمَاهُ أَرْنَى أَصَابَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ هَذَا مِنْ تَرْجُمَةٍ**
 انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور اور میں تھے آپ پاس ایک برتن لایا گیا اوس میں اتنا
 بانی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں ان انگلیاں نہیں چبیتی تھیں بہر بیان کیا حدیث کو کسی
 طرح جیسے اوپر لکھی **عَنْ جَابِرِ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُحْدِثُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي عَمَلَةٍ لَهَا سَمْنًا فَأَيَّاهَا بَنُوهَا فَيَكُونُ الْأَذَمُّ وَلَكِنْ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ يُنْعَجِدُ إِلَّا اللَّذِي كَانَتْ
 تُحْدِثُ فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقَالُ لَهَا أَدَمٌ بَيْنَهَا حَتَّى
 عَصَرَتْهُ فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِهَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِهَا مَا زَالَ
 نَائِمًا** ترجمہ جابر سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی میں گہی بھیجا کرتی تھی تختہ
 کے طور پر پہر اوس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گہر میں کچھ ہوتا تو ام مالک اس کپی کے پاس
 جاتی اوس میں گہی ہوتا سیطرہ ہمیشہ اوس گہر کا سالن قائم رہتا ایک بار ام مالک نے حرص کر کے اس
 کپی کو چڑھ دیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا اگر تو اسکو یوں ہی رہنمادی اور
 ضرورت کی وقت یعنی جاتی تو وہ ہمیشہ قائم رہتا **عَنْ جَابِرِ أَنَّ نَجْلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُهَا فَاطْعَهُ شَطْرَ وَسَّقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرًا وَصِيفَةً حَتَّى
 حُطِّيَ كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَكَ تَكْلُهُ لَأَكَلْتَهُ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ**
 ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص حضور آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہانا مانگتا تھا آپ اسکو ادھی
 دست جو دیے (ایکے سق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اورنگی لی لی اور مہان ہمیشہ اوس میں
 سوکھاتے رہے یہاں تک کہ اس شخص نے مایا اسکو پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا اگر
 تو اسکو نہ مانتا تو ہمیشہ اوس میں سوکھاتے اور وہ دلیا ہی ہوتا کیونکہ مانگنے سے اسکو کاہر و صاحب مارا

اور عیسیٰ نمودہ ہوئی ہر رکت کہاں کر لی **عن** معاذ بن جبل قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام غزوة تبوک فكان یجمعہم الصلوة فصل الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء حتى اذا كان يوما اخر الصلوة ثم خرج فصل الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصل المغرب والعشاء جميعا ثم قال انکم ستأقون غدا ان شاء اللہ عین رسول وانکم لن تأقوها حتى یفعلی النهار فمن جاءها منکم فلا یس من مائتھا شیئا حتی افریج لنا ما فقد سبقنا الیها رجلان والعین مثل الثیر ان یصل بیتی من مائتہ قال فسأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل میسئما من مائتھا شیئا فاکان نعم فسبھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لھما ما شاء اللہ ان یقول قال ثم غر فوا یا ایدیکم من العین قلیلا قلیلا حتی اجمع فی شئی قال وعسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ یدیه ووجھہ ثم اعادہ فیھا فجرت العین بمائتھما اذ قال غریب شک أبو عباس ائیمما قال حتی استتا الناس ثم قال یوشک یا معاذ ان کانت یلک حیاة ان ترے مائتھما قد مالا حنانا ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپؐ فرمیں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی ایک دن آپؐ نماز میں دیکھی کہ پھر نکل اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے پھر نکل اور اس کے بعد تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی بعد اوس کے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کو چشمہ پر پہنچو اور نہین پہنچو گے جب تک نہ نکل اور جو کوئی جاوے تم میں سے اور چشمہ کے پاس تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگا دو جب تک میں نہ آؤں معاذ نے کہا پھر ہم اس چشمہ پر پہنچے ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسم کے برابر پانی ہو گا وہ بھی آہستہ آہستہ بہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دن واد میون پر پہنچائے اُس کے پانی میں نہ لگایا اور نہون نے کہا ان آپؐ کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپؐ نے اُنکو سنا یا پھر لوگوں نے جلور دن تو تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا اپنے اپنے دونوں ہاتھ اور مونہ اور سین دھوئے پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا اور میون اور جانور و فکرو بعد اوس کے آپؐ فرمایا اسے معاذ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھ گیا اسکا پانی باغونکو

ہر دیکھا رہی آپ کا ایک بڑا حجرہ تھا اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک ایسا مین ہو کہ شہر
 آدمی تھے **و** **الْحَمْدُ لِلّٰهِ** قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّوَجَلَّ
 فَاتَّبَعْنَا وَادَى الْقُرَيْشُ عَلَى حَدِيثِ لَامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجُوا
 فخرصنا ما وخرصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال اخصیہا حتی
 نرجع الیک ان شاء اللہ فانطلقنا حتی کذبنا نبوتک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سَهَبَ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَةُ رِیْحٌ شَدِیدٌ فَلَا یَقِمْ فِیْهَا أَحَدٌ مِنْکُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِیْرٌ
 فَلِیْسَتْ عِقَالُہُ فَعَبَّ رِیْحٌ شَدِیدٌ فَکَانَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّیْحُ حَتَّى اَلْقَاهُ بِجَبَلٍ طَیِّبٍ
 فَبَکَّرَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلَاءِ صَاحِبِ الْکَلْبِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَدِیْہِ اَهْلًا
 لَهُ بِغَلَّةٍ بَیِّنَاءَ فَلَتَبَ اِلَیْہِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْدٰی لَهُ بِوَدٍّ اَشْحَرِ
 اَقْبَلْنَا حَتَّى قَدَسَا وَادَى الْقُرَیْشُ فَسَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءَ عَنْ
 حَدِیْقَتِہَا کَمْ بَلْغَ فَمَرَّہَا فَقَالَتْ عَشْرَۃٌ اَوْ سِتٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلِمَ اِنْ مُسِرَّعٌ فَمَرَّ سَاعَتَیْنِ مِنْکُمْ فَلِیْسَ رَجْعٌ مَعِیْ وَمَنْ شَاءَ فَلِیْمَ کُنْتُ فَخَرَجْنَا حَتَّى اَشْرَفْنَا
 عَلٰی الْبَدِیَّةِ فَقَالَ هٰذَا رَکَابُہُ وَهٰذَا اَحَدٌ زَهُوْجِلٌ یُحِبُّکُمْ وَیُحِبُّکُمْ ثُمَّ قَالَ اِنْ شِئْتُمْ
 دُورَ الْاَنْصَارِ دَارِیْنِی الْخِیَارَ ثُمَّ دَارِیْنِی عَبْدِ الْاَسْمٰحِلِ ثُمَّ دَارِیْنِی الْحَارِثِ بْنِ الْحَرْجِ
 ثُمَّ دَارِیْنِی سَاعِدَةَ وَفِیْ کُلِّ دُورٍ الْاَنْصَارِ خِیْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ
 اَبُو اَسِیدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ دُورَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْنَا اَخِیرَ
 فَادَرَکَ سَعْدُکَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ خَیَّرْتُ دُورَ الْاَنْصَارِ
 فَجَعَلْتُمْ اَخِیرَ فَقَالَ اَوْ لَیْسَ بِحَسْبِکُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَمِیْنِ الْخِیَارِ ثُمَّ جَمَعَ الْوَحْمِیْدُ سُرُوْدَیْہِ
 ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل کر جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القری (ایک مقام ہے
 مدینہ سے تین دن کے فاصلہ پر) شام کے رستہ میں (میں ایک باغ پر پہنچے جو ایک غرت کا تھا اسے فرمایا
 انداز کرو اس باغ میں کتنا سروہم نے انداز کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز سے میں وہ در
 و سن معلوم ہوا آپ نے اسے عورت سے فرمایا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آئیں اگر خدا چاہے
 ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک میں پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات زور

کی آنکھیں چلی گئی تو کوئی کھڑا نہ ہوا اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسکو مضبوط باندھ دیکر ہر ایسا ہی ہوا اور
 کی آنکھیں چلی ایک شخص کھڑا ہوا اسکو ہوا اڑا لے گئی اور طی کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا اور جس
 علماء کے بیٹے کا اٹیچ جو ایلا کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آگے
 سفید چتر سفید لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جواب لکھا اور ایک چادر سفید پہنی ہر ہم لوٹے یہ
 کہ وادی القریٰ میں پہنچے اپنے اس عورت سے رہا جو کے سیوک کا حال پوچھا کتنا سیوک نکلا اوس نے کہا پورے
 نکلا اپنے فرمایا میں تلہ بی جاؤ نکاتم میں جو کج کامی جا ہے وہ سب میرا ہے جلدی چلے اور جب کامی جا
 ٹہیہ جاوے ہم نکلا یہاں تک کہ دیندہ کہلائی دینے لگا اپنے فرمایا یہ طاہر ہے (طاہر بدینہ منورہ کا نام
 ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو کج کامی جا ہے اور ہم اسکو جاہتہ میں پھر فرمایا انصار کے نسب میں
 بنی نجار کے گھر بہتر ہیں (کیونکہ وہ سب سے پہلے سامان ہوئے) پھر بنی عبد الاشہل کا گھر بہتر بنی حارث
 بن خزرج کا گھر بہتر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھر بن بہتر ہے پھر سعد بن عبادہ ہم سب
 ابو اسید نے اُن کو کہا تم نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گھر بن کی بہتری بیان
 تو ہمکو سب کے اخیر کر دیا یہ سکر سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمکو سب کے آخر میں کر دیا اپنے فرمایا کیا تمکو یہ کافی نہیں ہے کہ
 تم اچوں میں رہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ** وَفِي كُلِّ دُورٍ لَكَ مَغْصَاوُ
 خَيْرٌ وَلَكُمُ يَدٌ كَرَمًا بَعْدَ مَنَاقِبِهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ هَيْبٌ فَكَتَبَ
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ لَهُمْ وَلَكُمُ يَدٌ كَرَمًا بَعْدَ مَنَاقِبِهِ وَهَيْبٌ فَكَتَبَ لَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَرْجُمٌ** وہی جو اور گزرا اس میں سعد بن عبادہ کا قصہ نہیں ہے
 اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا والیکو اسکا ملک لکھ دیا **ف** اس حدیث میں کہ
 معجزے میں آگے آیت یونیکا ایسا ٹھیک اندازہ اچھے اچھے جانتے والوں کو نہ ہو سکا دوسرے ہوا کہ
 خبر دینا پہلے سے نہیں منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہوئے ہوا میں **پا** **تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ**
اللَّهُ قَالَ آپ کے توکل بیان **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ عَزْوَةٌ قَبْلَ خَيْبٍ نَادَرَكُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَاكِبَيْنِ الْبَصَاءِ
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بَعْضُ مَنَاقِبِهِ قَالَ

[illegible]

بَعَثَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَنَّى قَوْمُهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِي وَإِنِّي
أَنَا التَّيْدِيرُ الْعُرْيَانُ كَالنَّجَابَةِ كَالْحَاغَةِ كَالْمَرْقُومَةِ فَأَتَكُونُوا فَأَطْلَقُوا أَعْلَى مَنَاحِيهِمْ
وَكَذَلِكَ بِتِ حَاغِفَةٍ مَنَاحِيهِمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَ لَهُمْ وَأَجْتَاكَ لَحْمُهُ
فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَ عَمْرِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ مَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنْ
الْحَقِّ **ترجمہ** ابو موسیٰ سرور بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میری دین کی
مثال جو اللہ نے مجھ کو دیکر بھیجا ایسی ہے جیسو مثال اس شخص کا جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا
اے میری قوم میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنی دشمن
کی فوج کو) اور میں نے نگاہ ڈرائی وہ لاہون سو جلدی بہا گو اب اسکی قوم میں سے بعضوں نے اسکا کہنا مانا
شام ہوتی ہی بہا گئے اور آرام سو چلے گئے اور بعضوں نے جھٹلایا اور صبح تک وہی ٹھکانے رہے
اور صبح ہوتے ہی لشکر اون پر ٹوٹ پڑا اور انکو تباہ کیا اور جڑ سے اکھڑا دیا سو یہی مثال ہے اسکی
جس نے میرا کہنا مانا اور میری دین کی پیروی کی اور مثال اسکی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سو یہی
حرف عربین دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ نہنگ
سو کے اپنے کپڑے لٹری رہا بٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بہا گونگے ہوئے سو غور
یہی ہے کہ اسکو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اسکو سچا جانکر جلد بہا گئیں **عن** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَثَلُ مَنْ مَثَلُ النَّبِيِّ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ
الَّذِي دَاكَبَ وَالْأُخْرَى يَبْقَعْنَ فَيَبْرُكَا فَاذَا اخْتَلَفَ بَيْنَهُمَا وَانْتَمَ لِحَقْمَتَيْنِ فَيَبْرُكَا **ترجمہ**
ابو ہریرہ سرور بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میری امت کی مثال ایسی ہے
جیسے کینچن آگ جلاتی ہے اس میں کپڑے اور تنہا کرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں
کو اور تم بے تامل اندر دہند اس میں گرے پڑتے ہو **حرف** یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل
گرتے ہیں جیسے آگ میں کپڑے پٹنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں اور حضرت کنال شفقت سے
اون نادانوں کو بہت روکتی ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حرصی نہیں
رکتو عن ہشام بن منبہ قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قد ذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي كمثل رجل

میں پروردگار کے دینے جاوے گا میرے پاس آئے سے میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں جواب ملیگا تم نہیں
 جانتے جو انہوں نے کیا تمہاری بعد یعنی کافر ہو گئے اور سلام سے پہرے گرجیے عرب کے بعض قبیلہ حضرت
 کی وفات کو بعد سلام سے پہرے گئے تھے) میں کہوں گا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد
عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِ حَدِيثَ يَحْمُوبَ
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضُ مَسِيرَةٍ شَهْرٍ زَوَايَاهُ سَوَاءٌ مَاءُهُ أَيْضًا مِنْ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ
 مِنَ الْمِسْكِ وَبَيْرُكُهُ كَبُحْرَمِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَا يَطْمَأَنِّبُ بَعْدَهُ أَبَدًا أَقَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ
 بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَلِيَّ الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مِنْ بَيْتِ رَدِّكَ
 مِنْكُمْ وَسَيُؤَخِّرُكُمُ أَنَا سُدُوقِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَيِّتْ مِنِّي أَمْتِي فَيُقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا
 بِكَ وَاللَّهِ مَا يَرِجُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَغْفَابِهِمْ قَالَ ابْنُ اَزْمَلِكَةَ يَقُولُ لَللَّهِ
 إِنَّا لَنُؤَدِّيكَ أَنْ تَكْجَحَ عَلَى أَغْفَابِنَا أَوْ أَنْ تُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے اس کے چاروں کونوں
 برابر ہیں یعنی طول اور عرض کیساں ہے اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی بو مشک سے بہتر
 ہے اس پر جو آنجوری رکھے ہیں انکی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے جو آسمان سے پیسے کا پھری
 پیاسا نہ ہو گا عبد اللہ نے کہا آسمان بتا ابی بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جو حوض
 پر ہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں اور کچھ لوگ میرے پاس آئے سے انکا جو باور
 میں کہوں گا اسے پروردگار یہ لوگ میرے ہیں میری امت کی ہیں جواب ملیگا تمکو معلوم نہیں جو کام
 انہوں نے تمہاری بعد کیا تم خدا کی تمہاری بعد ذرا نہ ٹہرے اتر لوں پر لوٹ گئے اسلام سے برگزبان
 میں خارجی ہی اٹل میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گا اور مسلمانوں کا فریب بھی گئے اور لوگ ہی دخل میں جنہوں
 حضرت کی وصیت پر عمل کیا اور حضرت کو اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا معاذا ابن ابی ملیکہ (جو حدیث کو راوی ہیں اکثر تھے
 یا اللہ ہم نیری پناہ مانگتے ہیں اتر لوں پر لوٹ جائے سے پاؤں میں فتنہ ہونے سے **عَنْ**
 عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكُوعًا يَنْظُرُ إِلَى أَصْحَابِهِ إِذْ رَأَى
 عَلَى الْحَوْضِ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْكُمْ فَوَاللَّهِ لَيَقْتَطَعَنَّ دُوقِي رِجَالٌ فَكَلَّمَ قَوْلَ ابْنِ أَبِي رَبِيعٍ

مَعْنَى دُونِ اُمِّیْنِ لَقَدْ دَرِي مَا عَمِلُوْا بِجَدِّكَ مَا كَا لَوْ اِيْرَجُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِ بَصِيْرَةٍ مَّرْحُومَةٍ
 اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَالَمَةِ سِرِّ دَاوِیْتِ هِي مِيْنِ نَسَا رَسُوْلِ اَمِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَّ اَبُوْ اَبِيْ اَصْحَابِ مِيْنِ مِثْلِ سِرِّ
 فَرَمَاتِ تَبِيْ مِيْنِ حَوْضِ كُوْثَرٍ بِتَهَارٍ اِنْتَظَارِ كُرُوْكَ كُوْنِ كُوْنِ تَمِ مِيْنِ سَوَاتِيْ مِيْنِ تَمِ خَدَاكِ بَعْضِ لَوْ
 سِيْرِيْ بَا سِيْ رُوْكَ جَاوِيْ كِيْ مِيْنِ كِهُونِ گَا سِيْ رِيْ سِيْ لَوْ كِيْ مِيْنِ اَمْرِ مِيْرِيْ اَمْرِتِ كُوْكَ كِيْ مِيْنِ پَرُوْكَ كَارِ
 فَرَادِيْ كِيْ كَا تَجْهَكَ مَعْلُوْمِ نَبِيْنِ اُوْنِهُونِ نَسَا جَوَا كَمِ كِيْ سِيْ رِيْ نَبِيْ هِمْدِشِ پَرْتِيْ رِيْ دِيْنِ فَ اَحَدِيْ
 مَعْلُوْمِ هُوَا كِيْ اَبُوْ كُوْ فَا تِ كُوْ بَعْدِ اَبِيْ اَمْرِتِ كَا تَفْصِيْلِيْ حَالِ نَامِ بَا مِ مَعْلُوْمِ نَبِيْنِ هُوَا يَ عِلْمِ اَمْرِتِ اَلِيْ
 كُوْ سِيْ اُوْرُوْهْ جَوَا كِيْ دَاوِیْتِ مِيْنِ اِيْاْ هِيْ كِيْ پَرِ اُوْرُوْ جَعَلَتْ كُوَا مْرِتِ كِيْ اَعْمَالِ مُجْهِيْ مِيْنِ هُوَا تِيْ مِيْنِ اَسْرِ
 سِيْ رَا دَا جَمَالِ مِثْلِيْ هِيْ تَفْصِيْلِيْ عَنِ اُمِّ سَلَمَةَ مَرْفُوحِ الشَّيْءِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهَا وَ سَلَّمَ اَلَيْهَا قَالَتْ
 كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَذْكُرُوْنَ الْحَوْضَ وَ كَمَا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهَا وَ
 سَلَّمَ كَمَا كَانَ یَوْمَ مَا مِیْنِ ذَلِكَ وَ الْجَارِيَةِ مُشْطَرِیْ سَمِعْتُ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهَا وَ سَلَّمَ
 یَقُوْلُ اَلَيْهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِّلْجَارِيَةِ اَسْتَخِیْرُ عَنِّيْ قَالَتْ اَللّٰهُ دَعَا لِّلْجَالِ وَ كَمَا یَذْكُرُ النَّاسُ
 فَقُلْتُ اَوْ مِنْ النَّاسِ فَقَالَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهَا وَ سَلَّمَ اَزَلْتُكُمْ فَرَطُ عَلٰی الْحَوْضِ قَالَا
 اَبَا یَتِيْنِ اَحَدُكُمْ كَيْدًا بَعَثْتِيْ كَمَا یَذْكُرُ الْبَحْیْرِ الضَّالُّ قَا قُوْلُ فِیْمَا هَذَا
 فَيَقَالُ اِنَّكَ لَا تَذْكُرِيْ مَا اَحَدُكُمْ اَبْجَدَكَ قَا قُوْلُ حَقًّا مَّرْحُومَةِ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ سَوْرَتِ
 هِيْ مِيْنِ لَوْ كُوْنِ حَوْضِ كُوْثَرٍ كَا ذِكْرِ سِنْتِيْ هِيْ اُوْرُوْ رَسُوْلِ اَمِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَّ اَبُوْ اَبِيْ اَصْحَابِ مِيْنِ
 چُوْ كِيْ سِيْرِيْ كُنْگِهِيْ كَرِ هِيْ تَمِ مِيْنِ رَسُوْلِ اَمِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَّ اَبُوْ اَبِيْ اَصْحَابِ مِيْنِ
 مِيْنِ نَسَا چُوْ كِيْ سُوْ كِهَا سَرِ جَا سِيْ پَرِ سِيْ وَ هُوَا بُوْلِيْ اَبُوْ مَرُوْ نَكُوْ بِلَا یَا سِيْ نَعُوْرُ تُوْ نَكُوْ مِيْنِ نَسَا كُوْ
 مِيْنِ مِيْنِ دَاخِلِ هُوَا رَسُوْلِ اَمِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَا چُوْ مِيْنِ تَهَارِ اَبُوْ شِيْ خَمِيْ هُوْنِ كَا حَوْضِ پَرِ تُوْ مِثْلِ
 هُوَا كُوْ تَمِ مِيْنِ سَوَا یَا دِ هُوَا سِيْ پَرِ اَبُوْ كِيْ پَرِ مِثْلِ اَبُوْ اَبُوْ اَبُوْ اَبُوْ اَبُوْ اَبُوْ اَبُوْ اَبُوْ اَبُوْ اَبُوْ
 كِهُونِ گَا یَ كِيُوْنِ مِثْلِ كِيْ جَا تَمِ مِيْنِ جَوَابِ لِيْ كَا مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ
 بَا تَمِ لِكَا لَمِ مِثْلِ تَهَارِ سِيْ بَعْدِ (طَرَحِ طَرَحِ كِيْ بَعْدِ تَمِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ
 اُمِّ سَلَمَةَ مَرْفُوحِ الشَّيْءِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهَا وَ سَلَّمَ اَلَيْهَا قَالَتْ اَللّٰهُ دَعَا لِّلْجَالِ وَ كَمَا یَذْكُرُ النَّاسُ
 وَ هِيْ تَمِ مِثْلِ كِيْ اَلَيْهَا قَالَتْ لِمَا شِطْرُهَا كِيْ فَرَا مِیْ بَعْدِ حَدِيْثِ بَكِيْرٍ عَنِ النَّاسِ مِيْنِ حَكَا

ترجمہ حضرت ام سلمہ روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کہنگی کر
 رہیں تھیں اور ہونک کہنگی کرنے والی سے کہا پس کر اخیر تک عقیق بن عامر اے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خذ یوماً فصل علی اہل اہل احد صلواتہ علی النبی شہ انصرف
 الی النبی فقال انک رطک وانا شہیدک علیک وانی وانا لانتظر الحوضی الی ان قد
 اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی وانا لانتظر الحوضی الی ان قد
 بجدی واکتفی اخاف علیکم ان تتنافسوا فیہا ترجمہ عقبہ بن عامر روایت ہے
 ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور احد کے شہید و غیر نماز پڑھی جیسا جباری کی نماز پڑھتا
 ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور گواہ ہوں گا اور قسم خدا کی میں جو صن
 کو ہوقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہیں میں ہا زمین کی کنجیاں اور قسم
 خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں اگر ایک دوسرے
 سے حسد کرنے لگو اور دنیا کی سطر آخرت کا خیال چھوڑ دو مسلمانوں نے حضرت کو چند روز بعد
 ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پوٹ کی بنا ڈالی معاویہ حضرت علی مرتضیٰ سوڑے اور نیز بدیلیہ
 نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبدالمدین زبیر کو شہید کیا اور قتنون کی تار بندہ گئی اس
 روز سواخت مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہو سکتے کافر
 موع باکر اور غیر غالب ہو اور ان کی قوت خاک میں مل گئی عقیق بن عامر اے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قتلت احدی ثم صعد الی النبی کا مودع للاخیاء واکموات
 فقال انک رطک علی الارض وانی شہیدک علیک وانی وانا لانتظر الحوضی الی ان قد
 انک رطک وانا شہیدک علیک وانی ان تتنافسوا فیہا و انتقتلوا فہلکوا کما
 ہلک من کان قبلكم قال عقیقہ فکان انت اخر مارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عک النبی ترجمہ عقبہ بن عامر روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہید و غیر نماز
 پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی حضرت کرتا ہے زندون اور مرد کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں
 گواہ ہوں گا اور قسم خدا کی میں جو صن کو ہوقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہیں میں ہا زمین کی کنجیاں اور قسم
 خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں اگر ایک دوسرے
 سے حسد کرنے لگو اور دنیا کی سطر آخرت کا خیال چھوڑ دو مسلمانوں نے حضرت کو چند روز بعد
 ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پوٹ کی بنا ڈالی معاویہ حضرت علی مرتضیٰ سوڑے اور نیز بدیلیہ
 نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبدالمدین زبیر کو شہید کیا اور قتنون کی تار بندہ گئی اس
 روز سواخت مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہو سکتے کافر
 موع باکر اور غیر غالب ہو اور ان کی قوت خاک میں مل گئی عقیق بن عامر اے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قتلت احدی ثم صعد الی النبی کا مودع للاخیاء واکموات
 فقال انک رطک علی الارض وانی شہیدک علیک وانی وانا لانتظر الحوضی الی ان قد
 انک رطک وانا شہیدک علیک وانی ان تتنافسوا فیہا و انتقتلوا فہلکوا کما
 ہلک من کان قبلكم قال عقیقہ فکان انت اخر مارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عک النبی ترجمہ عقبہ بن عامر روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہید و غیر نماز
 پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی حضرت کرتا ہے زندون اور مرد کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں
 گواہ ہوں گا اور قسم خدا کی میں جو صن کو ہوقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہیں میں ہا زمین کی کنجیاں اور قسم

انبىاء علیہ السلام بمنزل حدیث عبد اللہ رحمہ اللہ جو اور کذا احسن
 عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اماکم حوضا کما یمن جبرائیل واذرح فیہ
 انباریہم فیجئکم السماء من ذرہ فشریب منہ لکم یطمان بعد کما انک ان رحمہ عبد اللہ بن عمر سرور بیت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری سامنے ایک حوض ہے اس کا چوبیس بار پانی افرج اس میں کوزے
 بہن آسمان کے ماروں کی طرح جو وہاں آویگا اور بہن سے پیے گا وہ بھی پیاسا نہ ہوگا احسن ابی ذر قال
 قلت یا رسول اللہ ما انیۃ الحوض قال والذی نفس محمد یدلہ لانیۃ انک شرب منہ تکد بجوہم
 السماء وکواکبہا اکثر اللیکم المظیلۃ المصیۃ انیۃ الجنۃ من شرب منہا لم یطمان
 اخر ما علیہ لیثیب فیہ میذا انبار من الجنۃ من شرب منہ لم یطمان عنہ مثل حوایہما
 یمن عثمان الی ایلۃ ایلۃ ما لہ اشد بیاضا من اللبن واخل من العسل رحمہ ابو ذر غفاری
 روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کے برتن کیسے ہوں اپنے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد
 کی جان ہے اور حوض کے برتن آسمان کے ماروں سے زیادہ بہن اور کسات کو مار کر اس ات کے جو اندر میری
 بے بدلی کے ہو وہ جنت کے برتن ہوں جو اس میں پیو گا بہر بھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک لکھو کہ وہ
 اخیر نہیں ہے اور حوض میں بہت کدو پرانے پتے ہیں جو اس میں سے پیاسا نہ ہوا کا طول اور عرض
 برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عثمان تک اسے یہ دونوں شام کے شہر میں اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہر
 سے زیادہ بہتا ہے احسن ابی ذر قال انیۃ الحوض فیہ لانیۃ انک شرب منہ تکد بجوہم اذو
 الناس لاہل الیمن اخر ب یصای حتی یفصل علیکم فسیل عنہ فقال من مقامی
 الی عثمان فسیل عن شربہ فقال اشد بیاضا من اللبن واخل من العسل یغیث فیہ
 میذا انبار فیہ من الجنۃ احدہما من ذہب والاخر من ذرہ رحمہ ابی ذر
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض کے کنارے دو گون کو ہٹاتا ہوں لگائے میں والوں کے
 لیے میں اپنی لکڑی سے مار دوں گا یہاں تک کہ میں والوں پر اسکا پانی بر آویگا اس میں والوں کی بڑی فضیلت
 نکلی انہوں نے دنیا میں حضرت صلعم کی مدد کی اور دشمنوں سے بچا یا پس حضرت صلعم ہی آخرت میں انکی
 مدد کریں گے اور سب کے پہلے حوض کو ترستے وہ پین گے ابھر بوجھا گیا آپ اس حوض کا عرض کہتا آپ نے
 فرمایا جیسے یہاں سے عثمان پر بوجھا گیا اسکا پانی کیا ہے آپ نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہر سے زیادہ

میں ہاں دہرنا ہے اس میں بانی جوڑتے ہیں جسکو حجت سی بانی کی مدد ہوتی ہے ایک پر مالہ سوزیکام اور
 ایک چاندی کا سکہ؟ قتادہ و اسناد هشام بن خالد حدیث ۹ غفر انکہ قال انکایوم القیمۃ عند
 غفر الخوص ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ کہ میں قیامت کو دن جوض کے کنارے پہونگا سکن
 ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث الخوص فقالت لیکن بن حاتم ہذا حدیث
 سمعہ من ابی عوانۃ فقال وسمعتہ ایضا من شعبۃ نقلت انظر الی فیہ فقط فی فیہ
 لحک لئی یہ ترجمہ وہی جو اور گذرا سکن ابن ہذیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لا یدرن ما یدرنی رجا لاک ما تئذ اذ الخیر فیہ من الایمل ترجمہ البربرہ سروریت ہر رسول
 اسہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے جوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا یعنی کافروں کو جیسو دنیا میں غیر
 اونٹ ہٹائے گا میں سکن ابن ہذیرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنزلہ
 ترجمہ وہی جو گذرا سکن ابن بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد یحضر
 کما یبئ ایکہ وصنعاء من الیمن واران فیہ من الایبار فیہ حدیث مجوم التما ترجمہ
 ابن بن مالک سروریت ہر رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جوض اتنا بڑا ہے جیسو ایلہ او سرور
 کا صفار اور زمین برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں سکن ابن بن مالک ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لا یدرن عجل الخوص رجال من صاخبی حنہ اذا رأیہم ورفعوا الی
 الخوص وادویہ کلک فوکن ای دیت اھلکابی اھلکابی فکیقالن لک لاکل ری ما اھلک
 بعدک ترجمہ ابن بن مالک سروریت ہر رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوض پر چند آدمی
 ایسا دیکھو جو دنیا میں میرے ساتھ ہیں اور یہ لوگ اور وہ میرے سامنے کر دیے جاویں گے
 تو انکائے جاویں گے میرے پاس آئے سے میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب
 نے کا تم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کہلایا تمہارے بعد سکن ابن بن مالک ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یطہر الدنئی وادانیتہ عکد الخوص ترجمہ وہی جو اور گذرا اس میں یہ ہے
 کہ اسکر برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں سکن ابن بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال ما یبئ ناجیتی حتی ھے کما یکن صنعاء والمدینۃ ترجمہ ابن بن مالک سروریت
 ہے رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے جوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا

کچھ کر پیئے ہو گئے تھو اور آپ طرف سے خوب تر رہی تھی اس سے پہلے نہ اسکو بعد میں نے انکو دیکھا وہ حضرت
 جبریل اور میکائیل تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو غرت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں
 کا اڑنا مدبر سے خاص نہ تھا **باب شجاعت جبریل علیہ وسلم** آپ کی شجاعت کا بیان **عَنْ**
الْزُّبَيْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ كَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ
أَشَجَّ النَّاسِ لَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَنْطَلَقَ نَاسٌ قَبْلَ الصُّبْحِ فَتَلَقَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُ إِلَى الصُّبْحِ هُوَ عَلَى فَرَسٍ لَبِي طَلْحَةَ
عَمْرِي فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ تَرَاغُوا لَهُ تَرَاغُوا قَالَ وَجَدَنَاهُ بَجْدًا أَوْ إِنَّهُ لَكَبْرٌ قَالَ
وَكَانَ فَرَسًا بَاطِلًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ
 خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک ات مدینہ والوں کو خوف ہوا
 کسی دشمن کے آئینکا جبہ سے آواز آرہی تھی اودہ لوگ چلے راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے
 ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے تشریف لے گئے تھے
 اودہ کیطرات ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو بنگل بیٹھ تھو اور آپ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر
 نہیں کچھ ڈر نہیں آپ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلو وہ گھوڑا مٹھا تھا یہ بھی آپ کی سواری کی
 برکت تھی کہ وہ نیزہ سو گیا **عَنْ** **الْزُّبَيْنِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَوْمٌ قَانَسُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فَمَسَاكِينٌ طَلْحَةَ يَقَالُ لَهُ مَسْدُ دُوبٍ فَذَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُمْ نَارًا مِنْ فِرْعَوْنَ وَارْنَ وَجَدَنَاهُ
لَكَبْرًا ترجمہ انس سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا
 مانگا جس کا نام مسدوب تھا اوس پر سوار ہو کر اور فرمایا مجھے تو کوئی خوف کیونکہ میں دیکھ ہی اور یہ گھوڑا
 تو دریا کی طرح دیکھا **عَنْ** **شُعْبَةَ بَطْنِ الْأَسْنَادِ فِي حَدِيثِهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَدَسَ لَنَا وَلَمْ يَقُلْ**
لَا بِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو كَذَلِكَ سَمِعْتُ أَنَا ترجمہ وہی جواب پر گذرا **باب أجود**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ کی سخاوت کا بیان **عَنْ** **ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِهِ مَصَانُ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي مَصَانٍ حَتَّى يَنْسَلِيَهُ فَيُعْرِضُ عَلَيْهِ بِمَوْلَى اللَّهِ صَلَاحُ الْقُرْآنِ
فَإِذَا لَقِيَ جِبْرِيْلَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَاحُ أَجْوَدَ بِلَاغٍ مِنَ الرِّيحِ ترجمہ عباس بن عباس سے روایت ہے رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ حَتَّى أَتَتْ كُلَّ الصَّالِحِينَ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ كَذَا رَوَاهُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ قَدْرَاتِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ
 يَا أَبَا نَكِيرٍ أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ وَاللَّهِ
 لَقَدْ خَلَعْتُكُمْ تِسْعَ سِتْرِينَ مَاعِلًا ثُمَّ قَالَ لَشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَشَيْءٍ تَرَكْتُهُ
 هَذَا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا ۝ ترجمہ انس روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو زیادہ
 ملنا رہا ایک ن آپ نے مجھ کو ایک کام پر جانیکو کہا میں نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا لیکن
 میرے دلیں ہی تھا کہ جاؤں (پھر آپ نے) قاعدہ پر میں نے ظاہر میں انکار کیا جس کام کے لیے آپ حکم
 دیتے ہیں آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو لڑکے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے ایک ہی ایک رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سو اگر میری گردن تھامی میں آپ کی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا
 اے اُنس! یہ تصغیر ہے انس کی پیار سے آپ نے فرمایا تو وہ ان گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا میں نے
 عرض کیا جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ انس نے کہا قسم خدا کی میں نے زبردست تک آپ کی خدمت
 کی مجھ کو باد نہیں کہ کسی کام کے لیے جسکو میں نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام
 کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیوں نہیں کیا **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ۝ ترجمہ انس بن مالک روایت ہر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو زیادہ اچھی عادتیں رکھتے تھے **بَابُ فِي سَخَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 ۝ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا سَأِلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَطُفِقَ ۝ ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے نہیں نہ فرمایا (بلکہ دیدی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بِمِثْلِهِ سِوَاءَ ۝ ترجمہ وہی جواب دہرگز **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ مَا سَأِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَلَامٍ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ فَمَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ خَمًّا لَيْتَ جَبَلَيْنِ
 فَرَجَعَهُ إِلَيْهِمَا فَقَالَ يَا قَوْمِ اسْلُبُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي عَطَاكَ لَا تُخْشَى
 الْفَاكَةُ ۝ ترجمہ انس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے وسط کسی چیز کا سوال
 نہیں ہوا جو آپ نے نہی ہوا ایک شخص آپ پاس آیا آپ نے اسکو دہ پھاڑ دن پر بکریان دیدیں (یعنی

اتنی کبریاں تھیں کہ دو ہزار سال کے بیچ میں جو جاہل تھے وہ بہر گئی تھی وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور
 کہنے لگا اوسیری قوم کے لوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ دیتے ہیں کہ بہر احتیاج
 کا ڈر نہیں رہتا **ف** انہوں نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دنیا چاہیے اور مسلمانوں کو
 تالیف قلوب کے لیے دین میں اختلاف نہیں ہے لیکن زکوٰۃ کا مال انکو دینے میں اختلاف ہو صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ
 اور بیت المال میں سے انکو دینا درست ہے اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں
 نہ اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو کافروں کے ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعض
 نے سوا زکوٰۃ کو اور مالوں میں سے انکو دینا درست کہا ہوا ہے **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي عِبَادَهُ مَا يَشَاءُ فَاعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ ائْتُوا سَلُوا أَقْوَامَ اللَّهِ
إِنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يَعْطِ عِبَادَهُ مَا يَشَاءُ فَاعْطَاهُ فَقَالَ أَتَشْرَانِ كَانَ الرَّجُلُ لَيْسَ لَهُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا
فَمَا لِيْلَهُ حَتَّى يَكُونَ إِلَّا سَلَامٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا شَرٌّ حِمَّةٍ اس سے روایت ہے
 ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ہزاروں کے بیچ کی کبریاں مانگیں آپ نے انکو
 دیدین وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہہ لگا اے لوگو مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا انہوں نے کہا ایک شخص مسلمان ہو تا محض دنیا کے لیے بہر
 مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام اسکو نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا **ف** بعض
 نسخوں میں **فَمَا يُسَلِّمُ** کے بدلے **فَمَا يُنْصِي** ہے یعنی ایک بات ہی نہیں گذرتی تھی کہ وہ آپ کی صحبت کی
 برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اوس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا **عَنْ**
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا الْفَتْحَ فَفِي مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَقْبَلُوا بِحَنَيْنٍ فَخَصَّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَجَلَّ دِينُهُ
وَالْمُسْلِمِينَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ مِائَةً مِائَةً مِنَ النَّحْمِ ثُمَّ
مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَخَلَّ بَيْنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ
أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَانِي وَإِنَّهُ لَا يَبْعَثُ النَّاسَ إِلَّا فَمَا بَرَعَ يُعْطِي
حَتَّى أَكْبَرَ كَحَبِّ النَّاسِ إِلَى مَرَحِمِهِ ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا
 مکہ کی فتح کا یہ آپ سب مسلمانوں سمیت جو آپ کے ساتھ تھے انکے وہ خنین میں لڑے اللہ تعالیٰ نے اپنے

دین کی سروس کی اور مسلمانوں کی اور سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سوانہ دے دیا پھر سو
 دیے پھر سو دیکھ صفوان کہ قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھ کو جو دیا اور آپ سب لوگوں سے
 زیادہ میری نگاہ میں بڑے ہیں آپ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نگاہ میں بڑے
 ہو گئے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَا لَ
 الْجَدْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا أَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ يَبْدُ لَهُ جَمِيعًا أَفَقِصْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مَا لَ الْجَدْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مَسَادًا يَا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ
 لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَكَلِمَاتٍ فَفُتِحَتْ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَا لَ الْجَدْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا أَهَكَذَا وَهَكَذَا أَخْبَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
 مَرَّةً لَمْ يَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا هِيَ خَمْسٌ مِائَةً فَقَالَ خُذْ مِنْ لِي خَمْسَ مِائَةٍ جَابِرُ بْنُ
 سُرُوبَتٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِيهِمْ بَارِئُ بْنُ (ایک شخص ہے) کا مال آدینکا تو میرا
 تجھ کو تادون کا اور اتنا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں کا اشارہ کیا (یعنی تین لپ بھر کر) پھر آپ کی
 وفات ہو گئی بھرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابوبکر صدیق کے پاس آیا آپ کے بعد انہوں نے ایک مسنادی
 کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آج
 آتا ہو تو وہ آدمی یسکر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر
 بحرین کا مال آدینکا تو تجھ کو اتنا دینگا اور اتنا اور اتنا یہ یسکر ابوبکر صدیق نے ایک لپ بھر کر مجھ سے کہا
 اس کو میں نے لیا تو وہ پان سو نکل ابوبکر نے کہا اس کا دنا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئی) **عَنْ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَا لَ
 قَبْلَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَّكَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ
 أَدَاكَ نَفْسُكَ قَبْلَكَ عِدَّةٌ فَلَمَّا بَيْنَا يَكُونُ حَدِيثُ الْبَرِّ عِيَّتَهُ مَرَّجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كُنْزِ الْأَبَابِ
 رَحِمَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّبْيَانِ وَالْعِيَالِ وَتَوَاصَّعُ فَضْلٍ ذَلِكَ أَبَا بَكْرٍ شَفَقَتْ كَانِيَا
 وَجْجَمِينَ بِالْوَلَدِ يَتِيمِي أَوْشَكَ مَفِيدَتِ **عَنْ** الْكَنْزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْدِي لِي اللَّيْلَةُ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِإِسْمِ أَبِي بَكْرٍ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَفَعَهُ
 إِلَى أَبِي سَيْفٍ أَمْرًا وَقَالَ لَكَ أَبُو سَيْفٍ فَأَنْطَلِقْ بِأَيِّهِ وَاتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ إِلَيَّ سَيْفٌ****

ہم آپ کے ساتھ رہتے ہیں آپ کے گھر تشریف لے جاتے وہاں ہوا میں ہوتا کیونکہ انا کا خاوند لوہا تھا آپ
 بچے کو لینے اور پیار کرتے ہیں لوٹ آتے عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وفات پائی
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اور اسے دودھ پیر میں قضا کی آپ اسکو دو
 اثنین ملی ہیں جو جنت میں اور اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ بلا دیگر عسل عايشة قالت قلیم
 کافر من الاغراب عک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انقبیون حبیبنا لکم فقالوا لعلہ فقال
 لکمنا قال لا نقبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما انک ان کان اللہ نزع منکم
 الرحمة وقال ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رحمۃ اللہ علیہ ام المؤمنین عايشہ رضی اللہ عنہا کہیں کہیں
 کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو پیار کرنے ہو وہ بولے ہاں ہاں
 بولے قسم خدا کی قسم تو پیار نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں اسے تو نے تمہارے
 دل کو رحم نکال لیا ہے عک ایہ حدیث ان اکدرع بنت کبیر ابصر البیہی صلی اللہ علیہ وسلم
 یقبیل الحسن فقال انک لے عشرة من الولد ما قبلک واحد امنک فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحمہ لا یرحمہ لا یرحمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار کر رہے تھے امام حسن علیہ السلام کو تو بولا یا رسول میرے دامن کچھ لیں
 میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور
 ضعیفوں پر اخلاقی اور سپر رحم نہ کرے گا عک ایہ حدیث عن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقبیلہ ترجمہ وہی جو کندرا عک ایہ حدیث عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من لا یرحمہ الناس لا یرحمہ اللہ ترجمہ جو برین عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا عک ایہ حدیث
 عن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم یقبیل حدیث الاغمش ترجمہ وہی جو ادبر کندرا باب
 کثرۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے حیا اور شرم کا بیان عک ایہ حدیث عن الشیخ
 یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حباً من العنکراء فی خدہا وکان
 اذا کدرہ شیکاعہا فی وجہہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم میں اس کنواری لڑکی سے جو پردہ میں رہتی ہے زیادہ شرم نہی اور آپ حب کسی چیز کو برا جانتے

تو ہم اس کی نشانی آپ کے چہرے پر بچان لیتے تھے لیکن جیسا کہ وجہ ہو آپ بیان ہو رہا نہ کہ تہرید و جہاں
 جو اخلاق حسنین ہو ہے اور جو ایمان کا خبر ہے **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ**
حِينَ قَدِمَ مَعَادِيَةَ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ قَائِمًا
وَلَمْ يَسْتَقِيمًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدِيمٌ مَعَهُ مَعَادِيَةُ الْكُوفَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ قَائِمًا
 جب معادیہ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بد زبان تھے اور نہ بد
 کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں
قَالَ حَسَنُ خَلْقٍ هِيَ انبِيَاكِي اور اولیاء حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا حسن خلق کیا ہے سائل
 کو کسی کو ایذا نہ دینا کثادہ پیشانی لوگوں کو ملنا قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے
 اچھی طرح ملے محبت رکھو ان پر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت
 میں کبر اور غرور نہ کرے زبان درازی نہ کرے سوا خذہ اور غضب کو جو بڑا دیوے طبری نے کہا سلف
 کا اختلاف ہو کہ حسن خلق خلقی ہے یا کہی ہو تا ہے قاضی نے کہا صحیح یہ ہو کہ بعضی صفات اور
 خلقی ہوتے ہیں اور بعض کہیے حاصل ہو جاتی ہیں انتہی **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ**
حِينَ قَدِمَ مَعَادِيَةَ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ قَائِمًا
وَلَمْ يَسْتَقِيمًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدِيمٌ مَعَهُ مَعَادِيَةُ الْكُوفَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ قَائِمًا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ**
حِينَ قَدِمَ مَعَادِيَةَ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ قَائِمًا
وَلَمْ يَسْتَقِيمًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدِيمٌ مَعَهُ مَعَادِيَةُ الْكُوفَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ قَائِمًا
 سمرہ بنت جابر بن سمرہ کو کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں
 بہت بیٹھا کرتا تھا آپ جہاں بھر کی نماز پڑھتے وہاں ہوتا اور اٹھتے اُتاتاب لگتا تھا اور ذکر الہی کیا کرتے
 یہ سنت ہو اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے احببنا کتاب نکلتا تو آپ اُٹھتے اور لوگ بائیں کرتے اور
 جاہلیت کو کاموں کا ذکر کرتے اور سنت ہو اور آپ ہم فرماتے رہنے بغیر آواز کے ہنسی **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ حِينَ قَدِمَ مَعَادِيَةَ الْكُوفَةِ

آپ کا برتاؤ لوگوں سے اور تواضع محض النبیین مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سکتا اذ صلی اللہ علیہ وسلم حاکم المکینۃ بالنیعمۃ فیہا المالک فما یؤتی یا ناک الا غمیر یک
 فیہ و در تہا کجاءہ فی اللہ اہ الباریۃ فی خمس یدہ فیہا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تو دینہ کے خادم اپنے بنون میں باہمی لیکر آتے بہر جو برتن
 آپ کے پاس آتا آپ پانی ہاتھ اوس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ
 ڈبو تے **ف** برکت کے لینے یہ پانی لوگ پیتے یا بیمار و کمزور پلاتے ہوں ٹھنڈا کے لیے **عن النبی** قال
 لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلیفہ واطاک یوہ اھحابہ کما یزیدون
 ان تقہ شیعہ الا فی بدخل ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپ کا سر بارہا ہاتھ اور اصحاب
 آپ کے ہاتھ وہ چاہتے تھے کوئی بال نہیں بڑھ کر بے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے **ف** نووی نے
 کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ کے آثار شریف سے
 برکت لیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیا اور صالحین کے آثار تہریر میں اور ان سے برکت لینا درست
 ہے پر جابلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک میں ان سے بجا رہے **عن**
 النبی ان امرأۃ کان فی غلبۃ کئی فقالت یا رسول اللہ ان لی لیک حاجۃ فقال یا امرؤ فلان
 انظر لی ائی السیکک شئت حتی اقصی لک حلک لئلا تمعاف فی بعض الطرق حتی
 فرغت من حاجتک ترجمہ انس سے روایت ہے ایک عورت کے عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا
 یا رسول اللہ مجھ پر آپ کچھ کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ فرمایا اے
 ماں فلانے کی (یعنی اس کا نام لیا) اچا کوئی گلی دیکھ لے میں میرا کام کروں گا بہر آپ نے اہ میں اس
 سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنی کام سے فارغ ہو گئی **فائدہ** یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی جب ہی عورت
 کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ شرک کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی اور جواب دیدیا حاکم کو بھی
 لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس لہ خیال رکھو **باب** تذلک او یتقام الا اللہ تمک
 اب انتقام نہ لیتے تھے مگر اس کی سطور **عن عائشۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم** انھا
 قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیکن امرین الا اخذت کثیر حصما ما لم یکن
 انما فان کان انما کان ابعث الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ

ہاتھ پیر اور میر بھی جسا رو پر ہاتھ پیر امین ایک ہاتھ میں ہتھکڑ اور دوسرے خوشبو دیکھی جیسے خوشبو سنا
 کے دوسرے میں ہتھکڑ لگا لاف نودی نے کہا خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی نہیں اگر جب آپ خوشبو نہ لگا دیں
 اور اسپر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور مسطر کرنے کے لیے تاکہ ملا خوش ہوں **حکم** **النَّسِ قَالَ النَّسِ**
مَا شَيْئًا عَنْكَ بِأَقْطَرُ وَلَا مِسْكَ أَذْكَ لَنَا أَطْيَبُ مِنْ قُرْآنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا مِسْكَ شَيْئًا قَطُّ دِيَّاحًا وَلَا حَيْرًا وَلَا لَيْزًا مِنْ قُرْآنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
 انس نے کہا میں نے غیر نہ شاکہ اور کوئی خوشبو بھی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم
 مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیا نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چوٹی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی مبارک جسم میں تھی **حکم** **النَّسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ هَذِهِ**
الَّذِينَ كَانَتْ رُكْنًا لِلْوُكُوفِ إِذَا مَشَى تَكْفَأُ وَلَا مِسْكَ دِيَّاحَةً وَلَا حَيْرَةً وَلَا لَيْزًا مِنْ قُرْآنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبیل
 سفید جگتا ہوا تھا (نودی نے کہا یہ رنگ سب ملوں پر عمدہ ہے) اور آپ کا پسینا مبارک موتی کی
 طرح رہتا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر ریا دہر اوپر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی
 ہے ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے قاضی نے کہا مغرور کی صفت یہ
 ہے کہ بادشاہ کے اور جو خلقی ہو تو مذہم نہیں ہوا اور میں نے دیا چہ اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا
 جیسے آپ کی پہلی نرم تھی اور میں نے شاکہ اور غیر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی
نَافِ طَيْبٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ آپ کے پسینے کا خوشبو دار اور سبیل
النَّسِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَكُمْ خَيْرٌ
وَجَاءَتْ أَحَقُّ بِفَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُكُ الْعَرَفَ فِيهَا فَاسْتَبَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلْمَةً فَقَالَ يَا أُمَّ سَلْمَةَ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هَذَا عَرَفُكَ تَجْعَلُهُ فِي طَيْبِنَا
وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيْبِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
 گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پہنچ
 پہنچ کر اوس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اسے ام سلمہ یہ کیا کر رہی ہے

وہ بول آپ کا پسینا جو حکوم اپنے خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب بڑے بڑے خوشبو کے خوشبو
 انہیں مالک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخل بیت ام سلمہ فینام علی فیہا عطرہ ولبسہ
 فیہ قال لواء ذات یوم فنام علی فیہا عطرہ فامت فیصل لہا ہذا النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم ناسخ فی بیتہ علی فیہا عطرہ قال لواء وقد عرفت انہ قد عرفت عطرہ علی فیہا عطرہ
 علی فیہا عطرہ ففعلت علیہا عطرہ ففعلت علیہا عطرہ ففعلت علیہا عطرہ ففعلت علیہا عطرہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین یا ام سلمہ فقالت یا رسول اللہ نرجو
 بרכתہ لیحبیبنا قال اصبت رحمہ انس بن مالک روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ
 کے گھر میں جاتے اور اون کے بچوں پر سورہی وہ وہاں نہیں ہوتیں ایک ن آپ تشریف لائے اور
 اون کے بچوں پر سورہی وہ انہیں تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر میں تمہاری
 بچوں پر سورہی ہیں پسندو وہ انہیں دیکھا تو آپ کو پسینا آیا ہے اور آپ کا پسینا چمکے کے بچوں پر
 جمع ہو گیا ہے ام سلمہ نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینا پہنچا پہنچ کر شیشیوں میں بہنے لگیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم گہرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کیا کرتی ہے اے ام سلمہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ
 یہ بکت کو لیے ہم لیتے ہیں اپنے بچوں کے لیے آپ فرمایا تو نے ٹھیک کیا اور پھر چکا کہ ام سلمہ آپ کی
 محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سورہنا درست ہے **عَنْ ام سلمہ** ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کان یأتیہا فیقیل علیہا فتبسط لہ فیطعہا فیقیل علیہا وکان کثیرا العذر
 فكانت تجتمع عرقہ فتجعلہ فی الطیپ الفواریر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمہ
 ما ہذا قالت عرقہ اذوت بہ طیبی **مرحومہ** ام سلمہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اون کے پاس تشریف لائے اور آرام فرماتے وہ آپ کے لیے ایک کھان بچا دیتیں آپ آپ سوتے اور آپ
 کو پسینہ بہت آتا تو ام سلمہ آپ کا پسینہ اکٹھا کرتیں اور خوشبو میں اور شیشیوں میں ملا دیتیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اے ام سلمہ کیا کرتی ہے انہوں نے کہا آپ کا پسینہ جو حکوم میں خوشبو
 میں ملائی ہوں **عَنْ عائشہ** قالت ان کان لی نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغاءۃ
 الباردة لثم تفضی جھک عرقا ام المؤمنین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے
 دن میں دھوپ اور تلی آپ کی پیشانی سے پسینا نکلتا دھوپ کی سختی سے **عَنْ عائشہ** ان الحارۃ

اَبْرَهٰثَامَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ اَحْيَا نَا يَا نَبِيَّ فِي مِثْلِ
 مَلَكُوتِ الْخَرَسِ هُوَ اَشَدُّ عَلَيَّ ثُمَّ يَنْصَمُّ عَنِّي وَقَدْ رَعَيْتُكَ وَاَحْيَا نَا مَلَكُوتُكَ فِي مِثْلِ صُورَةِ
 التَّجْلِ فَاعْنَى مَا يَقُولُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سروریت ہو حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کیسی تو ایسی آتی ہے جیسو گھنٹہ کی جھنگارہ وہ مجھ پر نہایت سخت
 ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کہی ایک فرشتہ آتا ہے مروی صورت میں
 اور جوبہ کہتا ہے اُسکو یاد کر لیتا ہوں **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَرَّبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ ترجمہ عبادہ بن صامت روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وحی اور ترقی تو آپ سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا
 اور دوسری روایت ہو کہ آپ کا چہرہ وحی اور ترے وقت سرخ ہوتا نووی نے کہا شاید مراد سرخی سردی
 ہے جو قدرت کو ساتھ ہو اور ترے بعد کہی ہی معنی میں یا پہلے ترے ہوتا ہے پھر سرخی تو دونوں ہوتی ہیں
 کوئی مخالفت نہیں ہے **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
 نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَسَّ رَأْسَهُ وَتَكَسَّرَ اَحْجَابُهُ رُؤُوسُهُمْ فَلَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ دَفَعَهَا رَأْسَهُ ترجمہ
 عبادہ بن صامت روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وحی اور ترقی تو آپ سر جھکالیتے اور آپ کے
 ہی اپنے سروں کو جبکہ لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے **بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ صَلَّى**
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَاتِهِ وَحَلِيِّهِ آپ بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَدِلُّونَ اَشْعَادَهُمْ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُدْفِقُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صیغہ تھا کہ وہ نہایت ہی نرم و لطیف تھے اور وہ اپنے سر کو ہلکے سے ہلاتے
 کہ باغی ہو اور رخصت اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے ٹکٹے ہوئے (یعنی مانگ نہیں نکالتے
 تھے) اور شرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریق پر چلنا دوست
 رکھتے تھے جس مسئلہ میں انکو کوئی حکم نہ ہو مگر اپنے پسند و ناپسند کے اہل کتاب بہتر ہیں تو جس باب میں کہ
 حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی سوغت اور اس باب میں اختیار کرتے تو آپ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگو بعد اس
 کے آپ مانگ نکالتے مگر **نُوف** نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ لٹکانا سنت ہو کیونکہ یہی آخری فعل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ اختیار کیا اسکو وحی سے قاضی کیا لہذا نابالوں کا پیش
 پر نسخ ہو گیا اب یہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ مانگ لگنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ وحی سے حاصل یہی
 کہ لٹکا نا ہی جائز ہے اور مانگ لگانا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف تلوک کے لیے تھی اور اہل اسلام میں
 بجا لغت مشترکین جیسا کہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اسکی ضرورت نہ ہی تو حکم ہوا اور ان کا خلاف کرنے
 کیا جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے اور بعض روایں کہہ کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس بات
 میں آپ کو کوئی حکم نہ آتا ہے مختصراً **عَنْ** ابْنِ شَرِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ
عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ
 الْمُنَكِبِينَ عَظِيمِ الْجَمَّةِ اِلَى شَحْمَةِ اَدْنَى عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرًا اَتَيْتُ شَيْئًا قَطُّ احْسَنَ
 مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ
 تھے آپ دونوں مونڈ ہون میں زیادہ فاصلہ تھا یعنی سینہ چوڑا تھا بال بہت تھو کا لون کی لوناک آپ
 سرخ جو اپنے تھے یعنی سکیا کا جس میں سرخ اور زرہ نکیرین تھیں (میں نے کسی کو آپ زیادہ خوب
 صورت نہیں دیکھا **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ يُعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ
 لَكِنَّهُ بِالْطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَكَ شَعْرٌ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ
 کوئی بالوں والا شخص سرخ جو اپنے مونڈ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب صورت نہیں
 دیکھا آپ کے بال مونڈ ہون تک پہنچتے تھے اور دونوں مونڈ ہون میں فاصلہ تھا نہ لنبو تھے نہ ہنگو
عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ
 حُلَّةً لَكِنَّهُ بِالْطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ
 سلم کا چہرہ مبارک سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے نہ لنبو تھے نہ ہنگو
 نہ ہنگو **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَا تَرَى مَالِكًا كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا أَجْلًا لَكِنَّهُ بِالْجَدِّ وَالسَّبْطَيْنِ أَذْيَكُهُ دَعَا قَتَادَةَ مَرْجُومًا
 قَتَادَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ
 کہو نہ بالکل سپید کا لون اور مونڈ ہون کو دیکھا تاکہ **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ مَرْجُومًا يَوْمَ اَوَّلِ رَجُلٍ

ترجمہ دی جو اوپر گذرا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَأْنُكُمْ
 اللَّهُ بِبَيْضَاءَ ترجمہ اس سے بوجہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بچے کا حال انہوں نے کہا اس
 نے آپ کو نہیں بدلا سفید رہنے سفید نہیں کیا **عَنْ** ابْنِ خُفَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا مِنْهُ بَيْضَاءُ فَوَضَعَهُ رُكْبَتَيْهِ بَعْضُ أَصَابِعِهِ عَلَى عَقْفَتِهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ
 أَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَبْرَى النَّبِيِّ وَارْتَضَاهَا ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم میں یہ سفیدی دیکھی اور نہ میرے اپنی کچھ انگلیاں چوٹی ڈاڑھی پر رکھ کر تھلا میں لوگوں نے ابو جحیفہ
 سے کہا اس دن تم کیسے تھے انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا **عَنْ** ابْنِ
 خُفَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
 يُشَبِّهُهُ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کا رنگ سفید تھا اور
 بوڑھے ہو گئے تھے اور امام حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے مشابہ تھے بعض روایتوں میں
 ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا اوپر کا حصہ بن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام
 حسین علیہ السلام کا نیچے کا حصہ غرض یہ دونوں صاحبزادے مل کر تھے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 انوس ہے کہ بعض اشقیاء نے ان نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے سہید
 کیا انا لہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں
 اور کچھ غلاموں میں جنت کرے آمین یا رب العالمین **عَنْ** ابْنِ خُفَيْفَةَ رَوَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 قَدْ شَابَ ترجمہ دی جو اوپر گذرا **عَنْ** يَمَالِكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
 شَيْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا أَدْمَنَ رَأَيْتُ لَمْ يَرْمِئْهُ شَيْءٌ وَإِذَا كَذَبَهُمْ
 سَمِعْتُ مِنْهُ ترجمہ مالک سے روایت ہے جابر بن سمرہ سے بوجہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بچے کا حال
 انہوں نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی حارم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی **ف**
 قاضی نے کہا علمائے جہان نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کیا یا نہیں تو اکثر کا یہ قول ہے کہ
 نہیں کیا اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا بدیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے اور مختار یہ ہے کہ آپ کو کبھی نہ لگا
 بالوں کو اور اکثر ترک کیا ہوسیدہ دونوں دہشتیں صحیح ہیں **بَابُ** اثْبَاتِ خَاتِمِ النَّبِيِّ مَهْرَبُ
 کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَطَطَ مُقَامُ نَاسٍ

صدیقہ رضی اللہ عنہما سورہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حبیب آپ کی عمر تیسہ برس کی تھی
 ابن شہابؒ کہا سعید بن السیب نے بھی مجھ ایسی ہی روایت کی **عمر** ابن شہابؒ باہر سنا دین جہیعا
 یقول حدیث عقیل رحمہ وہی جو اور پر گذر **عمر** **عمر** قال قلت لعلہ کما کان الشیخ یقول علیہ السلام
 علیہ وسلم بمکہ قال عشر اقال قلت فان ابن عباس یقول ثلاث عشرة ترجمہ عمر دوسو روایت
 ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کی بعد) مکہ میں تینونون تک رہے انہوں نے
 نے کہا دس برس تک یہ میں نے کہا ابن عباس تیرہ برس کہتے ہیں **عمر** **عمر** قال قلت لعلہ کما
 کہت الشیخ علیہ السلام بمکہ قال عشر اقال قلت فان ابن عباس یقول یضع عشر
 قال یضعہ و قال انما اخذہ من قول الشاعیر ترجمہ عروہ سے روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنی مدت تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک میں نے کہا ابن عباس تو دس
 سے کہی برس زیادہ کہتے ہیں عروہ نے اون کے لیے دعا کی مغفرت کی رہنے خدا تعالیٰ انکی غلطی معاف کرے
 اور کہا کہ انکو شاعر کے قول سے دوہو کا ہوا **ف** وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن ابی السنہ ہوا کی شعر یہ
 ہے ذوی فدیسی یضع عشر حجة نذکری لونی لک خلیلا مؤامیا کہینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قریش میں دس پر کسی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوسرے نے
عمر ابن عباسؒ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ بمکہ ثلاث عشرة ذوی
 وهو ابن ثلاث و ستین ترجمہ ابن عباسؒ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس
 تک رہے اور آپؐ وفات پائی تیسہ سال کی عمر میں **عمر** ابن عباسؒ قال اقام رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بمکہ ثلاث عشرة یوخی الیہ ویالمدینۃ عشر ادمات وهو ابن ثلاث
 و ستین ترجمہ عبداللہ بن عباسؒ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور آپؐ
 پر وحی اور نازل ہوتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تیسہ برس کی عمر میں **عمر**
 ابن شہابؒ قال کنت جالساً مع عبد اللہ بن عتبہ فان کوا سیدی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فقال بقص القوم کان ابو بکر اکبر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد
 فیض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن ثلاث و ستین و مات ابو بکر وهو ابن
 ثلاث و ستین و قیل عمر و هو ابن ثلاث و ستین قال فقال رجل من القوم یقال لہ عامر بن سعد جری قال کنا نقعد و عند

مُسَارِيَّةً نَكَرُوا سَيِّئَةً رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ فُبِعِنَ رَسُوْلُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوَ ابْنُ لَاحِثٍ وَبَسِيْثِيْنَ وَمَاتَ ابُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَسِيْثِيْنَ
 وَفُتِكَلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَسِيْثِيْنَ ترجمہ ابو اسحاق وروایت ہو میں عبد اسد بن عی کے ساتھ
 بیٹھا تھا کہ گون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا بعضوں نے کہا ابو بکر آپ کے بڑے تھے
 عبد اسد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترستھ برس کی عمر میں اور ابو بکر کی وفات ہوئی
 ترستھ برس کی عمر میں حضرت عمر کا ذکر ترستھ برس کی عمر میں شخص بلال کا عالم ترین بعد تھا سحریر بیان کیا کہ ہم بیٹھ رہے
 معاویہ کے پاس تو گون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی ترستھ
 برس کی عمر میں اور ابو بکر بھی مرے ترستھ برس کی عمر میں اور عمر بھی ماری گئے ترستھ برس کی عمر میں
 سحریر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا مَا تَدْرُسُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
 ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَسِيْثِيْنَ وَابُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَسِيْثِيْنَ ترجمہ جبریل سے روایت ہوا انہوں نے
 سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی
 ترستھ برس کی عمر میں اور ابو بکر بھی ترستھ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں اور میں بھی
 ترستھ برس کا ہوں تو مجھے یہی توقع ہے کہ اسی سال میں مردن اور انکی موافقت حاصل کروں پر انکو
 یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اتنی برس تک جیے اور ترستھ سحریر میں انہوں نے انتقال کیا سحریر
 عَمَّا رِوَاؤُ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِنْكَ مِنْ قَوْمٍ يَخْشَوْنَ عِلْمَهُ فَقَالَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ لَيْتَنِي
 سَأَلْتُ النَّاسَ فَخُتِمَ لِقَاؤُكُمْ عَلَى مَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَعْلَمَ قَوْلُكَ فِيهِ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ قُلْتُ عِلْمُهُمْ
 قَالَ أَمْسَيْتُ أَرْبَعِينَ بَعِثْتُ لِحَالِ خَمْسَ عَشْرَةَ بَعْلَةً يَا مَنُ وَيْحَكَ وَعَشْرَ مَن مَّهَاجِرٍ
 إِلَى الْبَلَدِ نِيْكَرَ ترجمہ عمار وروایت ہو جوبنی ہاشم کا مول تھا میں نے ابن عباس کو پوچھا جب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کے
 قوم سے ہو کہ اتنی بات نہ جانتے ہو گے میں نے کہا میں نے لوگوں کو پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھ
 بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سنا اس باب میں ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو میں نے کہا ان انہوں
 نے کہا اچھا چالیں کو یاد رکھو اود وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں تھے

کہتے ہیں کہ ساتھ اور کہی ڈر کے ساتھ اب اس اور جو رو مدینہ میں ہجرت کے بعد رتبہ لاکر ۶۵ سال
 ہوئے ہیں **عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
 جواد پر گزرا **عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ قَدْ خَلَعْتُ خَمِيضَ رُؤُسِي ترجمہ عمار سے روایت ہے کہ میں نے عباس سے بیان کیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں **عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ**
 ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ**
خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لِيَمْعُمَ الْقُتُوفَ وَيَرَى الْقُلُوبَ مَبْعُوعَةً سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَكُنْ شَيْئًا وَتَمَانِ سَبْعِينَ
يَوْمًا لِيَمْعُمَ الْقُتُوفَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
 میں رہے پندرہ برس تک آواز سننے سے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھنے سے (فرشتوں کی) یا اللہ
 تعالیٰ کو آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا
 کی اور دس برس مدینہ میں رہے **وَأَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ناموں کا بیان **عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو عَنْهُ الْكُفْرَ وَأَنَا الْجَائِشُ الَّذِي يَجْشِدُ
الْبَأْسَ عَلَى عَهْدِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ترجمہ جابر بن مطعم سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں (یعنی سرانہوا) اچھی جھلکتوں والا
 اور احمد ہوں اور ماحی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹے گا اور جاشع ہوں یعنی حشر کے جواز
 لوگ میری قدم پر (یعنی میری نبوت پر) کہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور عاقب ہوں (یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) **وَأَنَا**
نَدَى كَمَا أَنَّ سَمْعَانَ سَمِعَ سَوَاحِقَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 عمار سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ہزار نام ہیں
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَسْمَاءَ أَمَّا مُحَمَّدٌ
وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ فِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْجَائِشُ الَّذِي يَجْشِدُ الْبَأْسَ
عَلَى قَدْحِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ كَمَا أَحَدٌ وَقَدْ سَمِعَهُ اللَّهُ زَوْناً وَجْهًا ترجمہ
 جابر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں محمد اور احمد اور

کے حصے میں تو پانی ضرور جمع ہوگا۔ علماء نے کہا کہ اُس انصاری نے جو کہہ کہا اگر اب کوئی ایسا کہہ کہ آپ کی
 نسبت تو کافی ہو جائیگا اور اس کا قتل واجب ہوگا لیکن آپ اُس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع
 زمانہ تھا اور آپ جبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب
 کو قتل کرتے ہیں اور او دی نے کہا کہ یہ شخص منافق تھا بہر حال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے جھگڑن کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہوا اس کو خود
 سے مان نہ لیں گے اور وقت تک سو من نہیں ہو سکتے۔ معاذ اللہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث
 صحیحہ دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کے پیروی کریں وہ نص قرآنی و
 روایت نہیں ہیں **باب** اگر اھتر اکنار الشوال من علیہ حرورۃ بے ضرورت مسافر پر
 منع ہے **مسئلہ** اَبِیْہِذَیْرَہُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا تَهْتَبُکُمْ عَنْ کُلِّ
 فَاَجْتَنِبُوْکُمْ مَا مَرَّ بِکُمْ بِہٖ مَا تَعْلَمُوْا مِنْہٗ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاَمَّا اَھْلُکَ الَّذِیْنَ مِنْ تَحْتِکُمْ کَفُوْرَہٗ
 مَسَاکِلِکُمْ وَاخْتِلَافُھُمْ عَلٰی اَبْدِیَاکُمْ ثُمَّ جَمَعَ اَبُو ہریرہ سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا میں جب کام سے منع کروں اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے
 ہو سکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت بوجہ سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبر پر
فائدہ نو دی نے کہا بے ضرورت سوال کرنا منع فرمایا کسی مصلحتوں سے ایک تو یہ کہ سوال اللہ
 سے بعضی چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو بوجہ
 والے کو ناگوار ہوتا ہے یا یہ کہ بہت بوجہ سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث
 ہلاکت ہے البتہ ضرورت کی وقت سوال درست ہے **مسئلہ** اَبِیْہِذَیْرَہُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا تَهْتَبُکُمْ عَنْ کُلِّ
 فَاَجْتَنِبُوْکُمْ مَا مَرَّ بِکُمْ بِہٖ مَا تَعْلَمُوْا مِنْہٗ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاَمَّا اَھْلُکَ الَّذِیْنَ مِنْ تَحْتِکُمْ کَفُوْرَہٗ
 مَسَاکِلِکُمْ وَاخْتِلَافُھُمْ عَلٰی اَبْدِیَاکُمْ ثُمَّ جَمَعَ اَبُو ہریرہ سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا میں جب کام سے منع کروں اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے
 ہو سکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت بوجہ سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبر پر
فائدہ نو دی نے کہا بے ضرورت سوال کرنا منع فرمایا کسی مصلحتوں سے ایک تو یہ کہ سوال اللہ
 سے بعضی چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو بوجہ
 والے کو ناگوار ہوتا ہے یا یہ کہ بہت بوجہ سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث
 ہلاکت ہے البتہ ضرورت کی وقت سوال درست ہے **مسئلہ** اَبِیْہِذَیْرَہُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا تَهْتَبُکُمْ عَنْ کُلِّ
 فَاَجْتَنِبُوْکُمْ مَا مَرَّ بِکُمْ بِہٖ مَا تَعْلَمُوْا مِنْہٗ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاَمَّا اَھْلُکَ الَّذِیْنَ مِنْ تَحْتِکُمْ کَفُوْرَہٗ
 مَسَاکِلِکُمْ وَاخْتِلَافُھُمْ عَلٰی اَبْدِیَاکُمْ ثُمَّ جَمَعَ اَبُو ہریرہ سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا میں جب کام سے منع کروں اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے
 ہو سکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت بوجہ سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبر پر

کا جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام تھی لیکن اس کو پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔ سعد قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم المسلمین جرمًا من سأل عن امرکم یحرمکم فیہ
 حکم اللہ من اجل مسئلتہ ترجمہ وہی جواب دہ گزرا عنہ الاصبری بیضاؤا کہ سنا کہ وہ کہتا
 فی حدیثہ معہ رجل سأل عن شئ وقد نکر عنہ وقال فی حدیثہ یؤنس عامر بن سعد انہ
 سمع سعدًا ترجمہ وہی جواب دہ اس میں یہ کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور سو گمان کی کہ
 النہین مالک قال بکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اصحابہ شکی فطلب فقال عرج
 عن النبی ؑ واما تارککم اذ کان الیوم فی الخیر واللہ لو تعلمون ما احکم لصبکم کم
 فلیلا ولکنکم کثیرا قال فما اقول اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومر انہ
 منہ عطاؤا رسولہم وکھضر حنین قال فقام عمر ورضیکما یا اللہ دبا ویا لسلام دینا
 ویمتلا نیکما قال فقام ذلک الرجل فقال من اشی قال ابوک فلان فنزلت یا ایھا الذین
 امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ارنشک لکم تسؤلکم ترجمہ انس بن مالک سرور بیت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ خطبہ پڑھا اور فرمایا سنو
 لای گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کہی نہیں دیکھی
 ریشے جنت میں بہلائی اور دوزخ میں برائی اور جو تم جانتے ہو تے وہ جو میں جانتا ہوں البتہ کم
 بہتر اور بہت رویا کرتے انس نے کہا آپ اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا
 انہوں نے اپنے سر کو چھپا لیا اور روئے کی آواز ان میں سے نکلی نگی یہ حضرت عمر کھڑے ہوئے
 اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب سے پورا اور سلام کہیں پر اور محمد کے نبی ہونے سے ایک شخص
 اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا آپ فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا اسکا نام تبادایت یہ آیت اتری
 اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کہیں تو تم کو بری لگیں عن النہین مالک یقول
 قال رجل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوک فلان فنزلت یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا
 عن اشیاء ارنشک لکم تسؤلکم تمام الابیہ ترجمہ انس بن مالک سرور بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا یہ آیت اتری اے
 ایمان والو ایسی چیزیں مت پوچھو جنکے کہنے سے تم کو برا معلوم ہو عن النہین مالک ان

تیرا باپ خدا ہے پھر حضرت عمرؓ نے جرات کی اور عرض کیا ہم رضی بن امیہ کے رب ہو پر اور سلام کے
 دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی ہونے پر اور بنیہ مانگتے ہیں امیہ کی فتنوں کی برائی سے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کی طرح برائی اور بہلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں
 کی نکل میرے سامنے لائی گئی میں نے ان دونوں کو اس دویار کے پاس دیکھا **عَنْ** ابْنِ بَطَالَةَ الْقِصَّةِ
 تَرْجُمَہ دہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ
 فَلَمَّا أَكْبَرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبَايِرِ سَلُونِي عَنْ مَا تَشَاءُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ
 حَدَّثَنَا أَنَّهُ فَقَامَ الْخَرُّ فَقَالَ مَنْ أَتَى يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ سَأَلْتُ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عَمْرُو
 مَا فِي رُجْبِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتَّقُكَ إِلَى اللَّهِ وَفِي
 رِوَايَةٍ ابْنِ كَرِيْمٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ سَأَلْتُ مَوْلَى شَيْبَةَ تَرْجُمَہ ابوبکر
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو بری تھیں جب
 لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غضب ہو گئے پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا
 نام ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ خدا ہے پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول
 اللہ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ جب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر
 غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ہم تو بہہ رہے ہیں اللہ کی طر **بَابُ** رُجُوبِ امْتِنَانٍ مَا قَالَهُ
 شُرَكَاءُ دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَّعَانِي الدُّنْيَا عَلَى سَبِيلِ التَّوْبَةِ **بَابُ** رُجُوبِ امْتِنَانٍ مَا قَالَهُ
 حِلَاوَحِبِّہ اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماویں اور سپر حلہا وحب نہیں
 ہے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ عَلَى رُؤْسِ الْخَلِ
 فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ فَقَالُوا يُلْحِقُونَكَ بِجَعَلُونَ التَّكْرِفِي الْأَنْثَى فَتَلْقَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ بَعْدِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأَخْبِرُوا بِلَا تَكْرُوهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا
 خَلَقْتُ لَهَا فَلَا تَوَاحِدُ رُفِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا أَحَدٌ تَلَمَّحَ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا فَنَدَّبَهُ فَمَرَّ نَظَرِي
 لَكَ كَلَابَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَرْجُمَہ طلحہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 کچھ لوگوں پر جو کچھ کر کے دوزخوں کے پاس آپ نے فرمایا ہر لوگ کیا کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یہ سب

لگائے ہیں یعنی زکوٰۃ میں رکھتے ہیں وہ گاہک ہیں جو جاتی ہے آپؐ فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ
 فائدہ نہیں ہے بخیر اور لوگوں کو ہوئی اور انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو یہ خبر پہنچی آپؐ فرمایا اگر اس میں انکو فائدہ ہو تو وہ کہیں میں تو ایک خیال کیا تھا تو رست موافق
 کرو میرے خیال پر لیکن جب میں اس کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو اسلیو کہ میں اس سے تعلق
 جوٹا ہونے والا نہیں **فائدہ** نووی نے کہا علمائے کہا ہے کہ آپؐ کی راہ جو اپنی طرف سے ہو محال
 کے کاموں میں اور لوگوں کی اسے کی طرح ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں اس لیے کہ آپؐ کا ان شرف
 عزت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا پس آپؐ کو فرصت نہ ہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ
 غور کرنے کی اور مراد وہی ہے کہ ہے حسین آپؐ تشریح کر دین کہ یہ صرف راہ سے میں نے کہا ہے اور مستفید
 میں موجود دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں
 یا دنیا سے اور ان سب کا اتباع واجب ہو **حسن** رافعی نے فرمایا **قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ يَأْتِيُونََ الْخَلَّ يُقُولُ يُلْفِيُونََ الْخَلَّ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ فَقَالُوا كُنَّا
 نَصْنَعُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ كُمْ تَفْعَلُوا كَانْ خَيْرًا قَالَ فَتَرَكُوهُ فَتَفَضَّتْ أَوْ قَالَ تَفَضَّتْ قَالَ
 فَكَرَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْكُمْ فَعَلُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ
 بِشَيْءٍ مِنْكُمْ فَارْتَدُّوا عَنْهُ فَقَالَ عِزُّكُمْ نَحْوُ هَذَا قَالَ الْمُتَقَوِّسُ تَفَضَّتْ وَكَرَرُوا ذَلِكَ**
 ترجمہ چہ رفیع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے
 تھے کچھ زمینیں گاہک کرتے تھے آپؐ فرمایا تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہم ایسا کرنے چلو آئے ہیں
 آپؐ نے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا انہوں نے گاہک کرنا چھوڑ دیا کچھ گھٹ گئی لوگوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپؐ فرمایا میں تو آدمی ہوں جس میں کوئی دین کی بات نہ ہو
 بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی راہ سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں اور آدمی
 کی راہ سے ٹیک ہی پڑتی ہے غلط ہی ہوتی ہے **حسن** **الْبَيْهَقِيُّ** **قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ يَأْتِيُونََ الْخَلَّ يُقُولُ يُلْفِيُونََ الْخَلَّ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ فَقَالُوا كُنَّا
 نَصْنَعُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ كُمْ تَفْعَلُوا كَانْ خَيْرًا قَالَ فَتَرَكُوهُ فَتَفَضَّتْ أَوْ قَالَ تَفَضَّتْ قَالَ
 فَكَرَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْكُمْ فَعَلُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ
 بِشَيْءٍ مِنْكُمْ فَارْتَدُّوا عَنْهُ فَقَالَ عِزُّكُمْ نَحْوُ هَذَا قَالَ الْمُتَقَوِّسُ تَفَضَّتْ وَكَرَرُوا ذَلِكَ**
 کچھ لوگوں پر گزرے جو گاہک کر رہے تھے آپؐ فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا انہوں نے نہ کیا آخر خراب

کچھ زنگلی آپ اور سرگزدرے اور لوگوں کو بوجھتا ہوا روختون کو کیا ہوا اور نہون کہا آپ اسے اسے
 (اگر کا بہ نہ کرو چھتہ نہ کیا) اور صبح خراب کچھ زنگلی (آپے فرمایا تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جا
 ہو ف جس بات میں فائدہ ہو وہ کرو بشرطیکہ شروع کے روز منع نہ ہو) **باب** فضل النظر
 الیہ صلی اللہ علیہ وسلم و تہنیتہ آپ دیدار کی فضیلت **ترجمہ** ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 ما حدثننا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما احادیث منہا و قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد یملوہ لیا نیت علی احدکم یوم ولا یرائی شجر
 لان یرائی احب الیہ من اھلہ ومالہ معہم قال ابو اسحاق المعنی فیہ عنہ نے
 کہا ان میں ان معہم احب الیہ من اھلہ ومالہ وهو عندی مقدّم وموخر ترجمہ ابوسہیر
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہو ایک
 زمانہ ایسا دیکھا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے اور میرا دیکھا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا
 اس لیے میری محبت غنیمت سمجھو زندگی کا اعتبار نہیں اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو **باب**
 فضائل عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا بیان **ترجمہ** آپ
 ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم لانی
 اولاد علایہ ولیس بی بی و بیئہ نبی ترجمہ ابوسہیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا میں سب زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور پیغمبر علانی نبائیوں کی طرح ہیں رکھتے
 کے اصول ایک ہیں اور مفرع میں اختلاف ہے اور میرے اور انکو بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا **ترجمہ**
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی الا نبیاء و
 اولاد علایہ ولیس بی بی و بیئہ نبی ترجمہ وہی جواب پر گزر **ترجمہ** ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 مہنا قال ہذا ما حدثننا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما احادیث منہا و
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی بن مریم و اولی الالاء
 قالوا کیف یا رسول اللہ قال الانبیاء احوۃ من علایہ و امہاتھم شقی و دینھم
 و احب فلکیس بیئہ نبی ترجمہ ابوسہیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب
 سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے

فرمایا پیغمبر ایک باب کر بیٹھوں کی طرح ہیں (اور مائیں لگا سا لگ) دین انکا ایک قسم اور سیر اور اوج
 بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 ما من مولود یولد الا فیه فطرۃ فیکفیل صلی اللہ علیہ وسلم فطرۃ الشیطان الا ان
 مریمہ وامہ ثم قال ابو ہریرۃ اذکروا ان ربکم دانی اعیانکما ید و ذریعتھما
 الشیطان والرحیمہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کوئی بچہ ایسا نہیں جسکو شیطان کو نچانہ مار دے چلا تا ہے اوس کے کوچے سے مگر مریم کا بچہ اور سکی
 مان مریم یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کہ انکو شیطان کو نچانہ دے سکا پھر کہا
 ابو ہریرہ نے اگرچہ ہوا تم تو یہ ایت پڑھو مریم کی مان اور عمران کی بی بی نے کہا دانی اعیانکما
 و ذریعتھما من الشیطان الرحیم میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچے کو اور سکی اولاد کو نیز شیطان
 مرد و سے **عَنْ** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فطرۃ الشیطان
 فطرۃ الشیطان ایماہ و فی حدیث متعبیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ کہ شیطان جو وقت بچہ پیدا ہوتا ہے اسکو چوتھ ہے وہ روتا ہے چلا کر اوس کے چوٹے سے **عَنْ**
 ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کل بنی آدم یمشیہ الشیطان
 یوم ولدتہ امہ الا مریمہ وانبکا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چوتھا ہے جس دن اوسکی مان اسکو جنتی ہے مگر مریم اور سکی
 کو شیطان نے نہیں چھو **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 المولود یفطر فطرۃ الشیطان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا بچہ پیدا ہونے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کچا ہے شیطان کا **عَنْ** قتادہ بن مکیہ قال
 ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انکروا حدیث فاطمہ و قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکروا حدیث فاطمہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکروا حدیث فاطمہ
 السلام ثم قال کلا و الذی لا الہ الا هو فقال عیسیٰ علیہ السلام امنت باللہ و کذا
 لقینی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
 نے ایک شخص کو دیکھا چھری کرتے ہوئے آپ اس سے فرمایا نے چھری کی وہ بولا کہ میں نہیں قسم اگر

جس کے سوا کوئی عبادت کر لائق نہیں میں نے جو بری نہیں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں ایمان لایا
 ابراہیم پر اور میں نے جہل لایا اپنے تئیں یعنی مجھی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کہتا ہے تو تو ہی سچا ہے
 مِّنْ فَضَائِلٍ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان ہے
 اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ قَالَ حَكَمًا وَجَلَّ اِلٰكُ رُسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رُسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہوا کہ ابراہیم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ یعنی بہترین خلق آپ فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم
 علیہ السلام ہیں **فائدہ** آپ نے یہ براہ تو واضح فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو
 ابائی کر ام میں تھے ورنہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق میں افضل نہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حد
 اس پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار میں یا مدیہ ہو کہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام اپنے زمانہ والوں میں سب افضل تھے واما علم **حسن** اَللّٰهُمَّ فَقَالَ رَجُلٌ سَيَا
 رُسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **حسن** اَللّٰهُمَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةُ رَحْمَةٍ وَرَحْمَةُ رَحْمَةٍ
حسن اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً قَالَ رُسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتِثَانُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 دَعَا اَبْنُ شَمَاطٍ سَنَةً يَالْقُدُّوْرَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا سب سے اور ان کی عمر اس وقت اسی برس کی تھی **فائدہ**
 قدوم کے لئے سب سے پہلے اور بعضوں نے کہا قدوم ایک تیرہ سو دن ختنہ کیا **حسن** اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ
 اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **حسن** اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً
 عَنِ الْمَوْءِنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً
 لَقَدْ كَانَ يَدْعُو اِلَى الْكُفْرِ شَدِيْدًا وَلَوْ كُنْتُ فِي الشَّجَرِ لَكُنْتُ لَوْ كُنْتُ لَوْ كُنْتُ لَوْ كُنْتُ لَوْ كُنْتُ لَوْ كُنْتُ
 لَا جَبَتْ الدَّاعِيَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے
 ہیں شک کرنے کا ابراہیم علیہ السلام سے جی انہوں نے کہا اے پروردگار مجھ کو دکھا دے تو کیونکہ
 جلتا ہے مرد کو فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے ابراہیم بولے کیونکہ میں مجھ کو یقین
 ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جاوے (علم الباقین سے عین الباقین کا مرتبہ
 حاصل ہو جاوے) اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی

جائے لگے حضرت ابراہیم نے اونہی کے عقائد کے موجب چیلہ کیا کہ سارو کو دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں۔ بہر
ظاہر اجڑا ہوا کہ حقیقت تو یہی ہے اور جھوٹ نہیں ہے کیونکہ بیماری سے دلکا رنج مراد ہے یا یہ طلب ہے
کہ بیمار ہو نیوالا ہوں اس طرح دوسرا جھوٹ جبہ لوگ شہر کے باہر چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام
سب بتوں کو توڑا اور ہتھوڑا بڑبڑاتے کر کا ندھے پر رکھ دیا وہ جب آیا اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا حضرت
ابراہیم نے انکو فائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا یہی کچھ
جھوٹ تھا کیونکہ انکو ساتھ شرط لگائی اِن کا قَوَائِطِ قُلُوْب اور بعضوں نے کہا بَلْ لَعْنَةُكَ پر وقت ہی نے کسی
کو نبوالے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہی اس سے پوچھا اگر وہ بات کریں یہ دونوں جھوٹ خدا کے لیے تھے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا **ت**یسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باب میں تھا
اسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے اور ان کے ساتھ اولیٰ بی بی
حضرت سارہ بھی تھیں وہ بڑی خوبصورت تھیں انہوں نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو
اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی سے تو جھجھکیں لے گا اس لیے اگر وہ پوچھو تو تو یہ کہو میں اس شخص
کی بہن ہوں اور تو اسلام کے شتروں سے میری بہن ہو (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں
آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہیں ہو تا جب حضرت ابراہیم اُس ظالم کے ملک میں پہنچے
تو اوس کے کارندوں اور اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا
ذریعے کسی کے لائق نہیں ہے اوس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا وہ گئیں اور حضرت ابراہیمؑ کے لیے
کھڑے ہو کر اسکو دعا کرنے لگے اوسکو شر سے بچنے کے لیے جب حضرت سارہ اُس ظالم کے پاس پہنچیں اوس
نے بے اختیار اپنا ماتہ ان کی طرف دراز کیا لیکن فوراً اُسکا ماتہ سوکھ گیا وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا
ماتہ کھلیا دے میں تجھے نہیں ستاؤ لگا اونہوں نے دعا کی اوس مردود نے پھر ماتہ دراز کیا پھر پہلے
سے بڑبکر سوکھ گیا اوس نے دعا کے لیے کہا اُنہوں نے دعا کی پھر اُس مردود نے دستِ رانسی کی پھر
دونوں بار سے بڑبکر سوکھ گیا تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ماتہ کھلیا دے میں تم خدا کی اب تجھ کو
بہ ستاؤ لگا حضرت سارہ نے پھر دعا کی اُسکا ماتہ کھل گیا تب اوس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ
کو لیکر آیا تھا اور اُس سے بولا تو میرے پاس شیطان کی کو لیکر آیا یہ آدمی نہیں ہے اسکو میرے ملک
باہر نکال دے اور ہاجرہ ایک لڑکی اسکو حوالے کر حضرت سارہ ہاجرہ کو لیکر لوٹ آئیں جب حضرت

اے ایمان والو! یہاں تو لوٹے اور ان سے بوجھ کیا گذرا انہوں نے کہا سب خیریت رہی اللہ تعالیٰ نے اس بدکار کو
 ماتم مجھ سے روک دیا اور ایک ٹوٹدی ہی دلوئی۔ ابو ہریرہ نے کہا پھر یہی ٹوٹدی یعنی ہاجرہ مہتاری کی
 ہے اے بارش کے بچے **ف** سب کے لوگوں کو بوجھ صفائی کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں نے
 کہا اسوجہ سے کہ وہ جانور الہی میں اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہر بعضوں نے کہا یہ خطاب
 خاص انصار کو ہے اور انکا داد امارا تھا کہلاتا تھا نوخی کہا انبیا رسالت کے امور میں کذب بالکل معصوم ہیں قیل ہیں
 اور چوہرین ہی کذب معصوم ہیں نہ وہ نبی اور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں قاضی
 عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور ضعیف سے معصوم ہو
 یا نہ ہوں اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیم کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں اور
 دو باتیں تو خدا ہی کے لیے تھیں اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے
 سوا اس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہو فقہانے اتفاق کیا ہے کہ
 اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس
 کے پچانے کے لیے جھوٹ بولن واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ مذموم اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہادہ
 ہی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے ہر عورت کو بچا جائے اس کا کام
 ہو گوئیں حضرت ابراہیم کا یہی فائدہ تھا اور اس پر حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو خدا کے واسطے قرار
 دیا ہے **قَابُ** مِّنْ فَسَادٍ مُّؤْمِنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیرگی کا بیان
عَلَىٰ هَٰذَا نَبِيُّنَا قَالَ هَٰذَا مَا خَلَقْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَذَرْنَا مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ
يُغْسِلُونَ عِرَاءَهُ يُخْطِرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْءٍ بَعْضُهُمْ كَانُوا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُغْسِلُ وَحَدَهُ
فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَكْفِيكَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُغْسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنْتَ أَدْرَكَ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً
يُغْسِلُ مَوْصَرَهُ ثَوْبَهُ عَلَى خَيْرِ نَفَرٍ الْحَجَرِ ثَوْبَهُ فُجَّهَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَنَّهُمْ يَقُولُ ثَوْبُهُ
حَجَرٌ فَكَذَبَ حَجَرٌ نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْءٍ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا
بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ فَبَدَّلَ حَقِّي فَقَالَ لِيهِ قَالَ فَآخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ أَنَّهُ بِالْحَجَرِ كَذَبَ يَأْسِيَةً أَوْ سَبْعَةَ ضَرْبٍ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل نگر بنایا کرتے تھے اور ایک دوسرے
 کی شرمگاہ کو دیکھ کر تا کہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (نگلے بھڑک) لوگوں نے کہا
 قسم خدا کی موسیٰ ہمارے ساتھ اسو طر نہیں نہاتے کہ اون کو فتق (حضیہ پھول جانا) کی بیماری ہے
 ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر بکھادیے تھے وہ پتھر
 اون کے کپڑے لیکر بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام اس کو پیچہ دوڑے کہتے جاتے تھے اور پتھر سے کپڑے دوڑاؤ پتھر
 سے کپڑے دوڑاؤ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے لوگوں نے اذکی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی انکو تو کوئی بیماری
 نہیں ہے اس وقت وہ پتھر تم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھہ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے
 کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی اس پتھر پر نشان میں چہہ یا سات حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کی مار کے **ف** اس حدیث سے کہی ناکندہ نکل ایک تو دو منجھڑے حضرت موسیٰ علیہ
 السلام کے پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا دوسری غسل نکلے درست ہونا تنہائی میں تیسرے پیچہ ورن
 کا عیب اور نقص سے پاک ہونا چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو تہمت سے پاک کیا۔
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان لا یزلی منجدداً
قال فقال بنو اسرائیل ائہ ادر قال فاعسل عند مؤبیہ فوہع ثوبہ علی حجر فانیطلق
الحجر لیسعی واتبعہ یصنہ یضربہ ثوبی حجر ثوبی حجر حتی وقت علی ماکہ من بنی
اسرائیل وذلک یا ایہا الذین امنوا لا تکلوا کمال الذین اذوا مؤبی فبذہم اللہ میما قالوا
 وکان عند اللہ وجیباً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طبری شرم تھی کہی
 انکو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا آخر بنی اسرائیل کہنے ان کو فتق (باد خائے) کی بیماری ہے ایک بار
 انہوں نے کسی بانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر بکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا
 لیے ہرے اس کو پیچے چلے اسکو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ای پتھر میرا کپڑا دے ای
 پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھا اور یہ آیت آری
 ای ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنہوں نے سنا یا موسیٰ کو (اور پتھر تہمت لگانے کی فتق کی) پھر
 اللہ تعالیٰ نے پاک کیا انکو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والی
 تھے **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان لا یزلی منجدداً**

فَقَامَتْهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ ارْسَلْنِي إِلَىٰ عِبَادِي لَا يُرِيدُوا الْمَوْتَ قَالَ قَدْ دَاخَلَهُ إِلَهُ
 قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ لِيُضَعَّ يَدُهُ عَلَىٰ مَنْ مَنَ تَوَدُّ فَلَكَ يَمَّا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً فَأَمَّا
 آيَةُ لُحْمَةٍ قَالَ ثَلَاثُ الْمَوْتِ قَالَ فَلَا نَ تَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنْ الْأَرْضِ
 رَمِيَهُ سَجْدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ كُنْتُ شَهِيدًا لَكُمْ قَبْرُهُ الْإِبْرَاهِيمَ
 الطَّيِّبُ مُحَمَّدٌ الْكِنْدِيُّ الْأَحْمَرُ ثُمَّ رَجَعَهُ أَبُو بَرٍّ إِلَىٰ مَوْتِهَا مَوْتِهَا مَوْتِهَا (غزائيل عليه السلام)
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی گیا جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکو ایک طمانچہ مارا
 اور سکی انکھ بیڑ دی وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھ پر ایسے شیعہ کے پاس
 موت کو نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ نے اسکی انکھ پر درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہہ تم
 ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو اور جتنے بال تمہاری ہاتھ تلوار میں او تنے برسکی عمر نکالے گی حضرت موسیٰ
 السلام نے عرض کیا اے پروردگار یہ اوس کے بعد کیا ہوگا حکم ہوا یہ مرنا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کہا تو یہ ابھی ہی انہوں نے دعا کی اتنیجے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس کے)
 پتھر کی مار برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں دفن ہوتا تو تمکو حضرت موسیٰ علیہ السلام
 قبر دکھا دیتا راستہ کیطرت مسخر دہر دار ریتی کے پاس **فَاللَّهُ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس
 مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے دفن میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
 المقدس میں دفن ہونے کی آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں امام
 زاری نے کہا کہ بعض محدثین اس حدیث کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام مالک الموت کی
 کیونکہ بیڑ سکتے ہیں اور انکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے
 کے لیے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ انکھ بیڑ نیسے مجازی معنی مراد ہوں یعنی دلیل میں مغلوب کرنا پر
 تاویل ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے کہ اللہ نے اسکی انکھ درست کر دی تیسرے
 کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیماری میں دھوکا سوا وہ اسکو موت کا فرشتہ نہ سمجھ کر کوئی اجنبی شخص سمجھے
 ایک طمانچہ مارا جس سے اسکی انکھ بیڑ گئی نہ یہ کہ انکھ بیڑ نے انہوں نے قصد کیا اور
 دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ یہ مالک الموت ہیں اور مرنے پر اور
 مالک سے ملنے پر رضی ہو گئے یا اللہ تمکو بخش دے لطیف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور ہمارے

اِنَّا اَنْفَا سِحْرًا لِّیْ ذٰلِکَ وَنَعٰهَدُ اَوْ قَالَ فَلَا تُطْعِمُوْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
 وَسَلَّم لِّیْ لَطْمَتْ وَجْهَہُ قَالَ قَالَ یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مَوْلٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی
 النَّبِیِّ دَاۤءِیْتَ بَیْنَ اَظْہَرِّ نَاقَالَ فَنَعِیْبِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی عُرِفَ الْقَضَبُ
 فِیْ وَجْہِہُ ثُمَّ قَالَ لَا تَفْضَلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاۤءِ اللّٰهِ ذَاکَ یَنْفَخُ فِی الصُّوْرِ کَیْصَعُوْا مِّنْ فِی السَّمٰوٰتِ
 وَمِنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَن شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ یَنْفَخُ فِیْہِ اُنْحَسِرُ مَا کُوْنُوْا اَوَّلَ مَنْ یُّبْعَثُ اَوْ اَوَّلَ
 مَنْ یُّدْعٰی فَاِذَا مَوْتِیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِخْلَجَ بِالْعَرْشِ فَلَا اُکْرِیْ اَحْوَسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ
 الطُّوْرِ اَوْ یُبْعَثُ قَبْلَیْ ذٰلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلَ مِنْ یُّوْلُسَ بَرِّ مَسْتِیْ حَکْمِیْہِ السَّلَامُ بِرَحْمَہِ
 ابوبکر یہ روایت ہے ایک یہودی کچھ بال بچہ رہتا تھا اسکو قیمت دی گئی تو وہ رضی نہ ہوا یا اوس نے براجا
 تو بولا نہیں قسم اوس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سنا
 اور اوس کے موہتہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول
 ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود ہیں وہ یہودی رسول ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض
 کیا اے ابیہ القاسم میں ذبی ہوں اور امان میں ہوں مجھکو فلان شخص نے طمانچہ مارا اب تو اس شخص سے
 پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا وہ بولا یا رسول اللہ کہنے لگا قسم اسکی جس نے بکرزیدہ کیا اور چرن
 لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ علیہ
 السلام کو آپ کا درجہ زیادہ ہے اسکی میں نے اسکو مارا) یہ سنکر آپ غصہ ہو کر بہا تک کہ آپ کے چہرہ مبارک
 پر غصہ معلوم ہونے لگا پھر فرمایا مست فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے
 پیغمبر کی شان اگستے) کیونکہ دنیا مست کردن جب صورت پروردگار کا دے گا تو جنہو لوگ ہیں آسمانوں اور زمین
 میں سب بیہوش ہو جاویں گے مگر جبکہ اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بیہوش نہ ہوں گے) یہ دوسری بار بیہوشی کا
 حادہ لگا تو سب پہلے میں اُٹھو لگا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش تہامیہ پر کھڑے ہیں یہ
 معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پرچہ اُنکو بیہوشی ہوئی تھی وہ اُسکا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہونگے) یا
 مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جاوے گی اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن ہنی علیہ السلام
 سے افضل ہے **فائدہ** حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا اسپر بھی پیغمبر
 کی وہ شان ہے کہ اوس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت

سو کم ہے اور کوئی دلی نبی کے درجہ کو نہیں پہونچ سکتا اور یہی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب
 اور حرمت کے ساتھ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے
 کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اوسکی توہین نکلے ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جاویگا۔
 بعضے جاہل شاعر ایسی شعرین مدحیہ کہتے ہیں جن سے اور انبیاء کی توہین نکلتی ہے تو یہ تو بے ایسی شعرین پڑھنا
 اور سننا دونوں جہرام ہیں۔ اگرچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں میں افضل ہیں پر آپ نے
 اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کر گزرتو اور پیغمبروں کے شان میں
 بے ادبی نہ کر بیٹھیں یا اسوقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں **حکایت**
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبُحْدَا الْأَسْنَادِ سَوَاءٌ تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَابُ رِكَدَرِ اسْحَرُ ابْنِ هُرَيْرَةَ
 قَالَ اسْتَبْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ يَهُودٍ رَجُلًا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى
 مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ فَوَقَعَ الْمُسْلِمُ يَدًا عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ رَجُلَهُ الْيَهُودِيُّ فَذَهَبَ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَفُونَ
 مَا كُونُوا أَوْلَى مِنْ يَفْقَهُنَّ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَطْلَسِ بَيَاضِ الْعَرَبِ فَلَا أَكْثَرَ
 مِنْ صَبَاحٍ فَأَقْبَضَ يَدِي أَمَّا كَانَ مِنْ أَهْلِ يَهُودٍ اسْتَبْتَنِي اللَّهُ تَرْجِمُهُ ابهر یہ سورہیت ہو ایک مسلمان
 اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی مسلمان نے کہا تم اوسکی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چرن
 لیا ساری جہان میں اور یہودی نے کہا تم اوسکی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چرن لیا سارے
 جہان میں اسوقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے مونہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھے ست فضیلت دو حضرت موسی علیہ السلام
 پر کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ پہلے نبی ہوئے اور میں نے پہلے نبی ہوئے میں آگئے
 عرش کا کو تاہتا می رہے ہیں اب میں نہیں جاتا کہ وہ یہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے نبی ہوئے میں آگئے
 یا اللہ تعالیٰ نے اُمروں کو لوگوں میں کر دیا جو یہوش ہوئے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبْتُ رَجُلًا
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ يَمُوتُ حُلْدِيثَ ابْنِ أَبِي هِلْمَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ تَرْجِمُهُ

سُبْحَانَ اللَّهِ بْنِ خَلِيلٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَلَيْسَ هَذَا اسْمُكَ قَالَ نَعْنُ مَعَارِنُ
 الْحَرْبِ تَكُنْ لَوْ تَنِي خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُّهُوا تَرَحُّمُهُ أَبُو سُرُورٍ
 سَمِعَ رَوَيْتَ هَرُ لَوْ كُونِ نِي كَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَّ لَوْ كُونِ مِينَ بَرْ كِي كَسُو سَبَّ آبِي فَرَا يَاجُو اسْمُهُ زِيَادَةُ وَتَرَا
 سَبَّ اَهُونِ نِي كَهَامِ يَهْنِينِ بُو جِيْتِي آبِي فَرَا يَاجُو سَبَّ مِينَ بَرْ كِي حَضْرَتِ يَسْفَ مِينَ اسْمُهُ كِي بَنِي اَوْر
 بَنِي كِي بِيْطِي خَلِيلِ اسْمُهُ كِي بُو تِي اَهُونِ نِي كَهَامِ يَهْنِينِ بُو جِيْتِي آبِي فَرَا يَاجُو تَرَحُّمُهُ كِي قَسِيْلُونِ كُو
 بُو جِيْتِي هُو بَهْرُو لَوْ كُونِ مِينَ عَرَبِ كُو اِسْلَامِ كِي زَمَانِي مِينَ جَوَابِيْتِ اَزْمَانِي مِينَ بَهْرِيْتِي حَبِيْبِي
 مِينَ سَحْجِ جَاصِلِ كَرِيْنِ **بَابُ** مِّنْ فَضْلِ مَنْ رَزَاكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَضْرَتُ زَكْرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي
 فَضِيْلَتِ كَا بِيَانِ **عَنْ** اَزْكَرِيْرَةَ اَنْ رَّسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكْرِيَّا
 اَنْجَارًا تَرَحُّمُهُ أَبُو سُرُورٍ رَوَيْتَ هَرُ لَوْ كُونِ نِي كَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَا يَاجُو حَضْرَتِ زَكْرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي
 سَلَامُ مَرَا كِي بِيْطِي كَا بِيْطِي عَدُوْهُ اَوْر فَضْلِ سَبِيْ كُو اَسْمَانِي كُو كَاهِي حَضْرَتِ دَاوُدِ سَبِيْ حَمِيْتِ كُو كَاهِي تَرَحُّمُهُ آبِي فَرَا يَاجُو مِّنْ فَضْلِ الْخَضِرِ
 حَضْرَتِ خَضِرِ كِي فَضِيْلَتِ **عَنْ** سَحِيْبِ بْنِ جَسِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ اِنْ فَنَّا اَلْبَكَايَ يَزْعُمُ
 اَنْ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ لَيْسَ هُوَ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبُ الْخَضِرِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُو اللَّهِ سَمِعْتُ اَبَا بَنْ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَامَ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ
 قَالَ اَنَا اَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرِدْ اَلْعِلْمُ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللَّهُ اِلَيْهِ اَنْ عَبْدًا
 مِرْعِيْبًا رَفِيًّا يَجْمَعُ الْجِدْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيُّ دَبِّ كَيْفَ لِي
 بِهَ فَقِيْلَ اَحْبِلْ حُوْتًا فِي مَكْتَلٍ فَحَبِّثْ فَقَدْ اَلْحُوْتُ هُوَ شَرٌّ وَاَنْطَلَقَ فَاَنْطَلَقَ مَعَهُ
 فَمَآه رَهْوِيْوْ شَعْبٌ بَنُوْنِ لَوْ كُونِ تَحْمِلُ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوْتًا فِي مَكْتَلٍ وَاَنْطَلَقَ هُوَ وَفَمَآه يَشِيْشِيْ
 حَتَّى اَتَى الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَمَآه فَاَضْطَرَبَ اَلْحُوْتُ فِي الْمَكْتَلِ حَتَّى
 خَرَجَ مِنَ الْمَكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَامْسَكَ اللَّهُ عَنْ جُرِيْدَةِ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلُ
 الطَّاقِ فَكَانَ اَلْحُوْتُ سَرَبًا وَكَانَ يُوسَى وَفَمَآه عَجَبًا فَاَنْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلِيْلَتُهُمَا وَ
 لَيْتِي صَاحِبِيْ مُّوسَى اَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا اَحْبَبَ مُّوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مُّوسَى لَيْتَنَاهُ اَتَيْنَاهُ كَدًا فَلَمَّا
 لَوَيْنَا مِنْ سَفَرِنَاهُ اَهْلًا اَنْصَابًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اُفْرِيْدِيْ قَالَ اَرَأَيْتَ اِذَا

أَوْ يَكُنِ الْفَخْرُ وَفَإِنْ نَسِيتُ الْخَوْفَ وَمَا أَنَا بِهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَدْكُوهُ وَأَلْخَنَ سَيْلِي
فَالْخَيْرُ عَجَبًا قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَجْعِي نَارَكَ أَعْلَى أَنْ أَرَوْهُمَا تَصَصَّأ قَالَ
يَقْضَانِ أَنْ أَرَوْهُمَا حَتَّى أَتَى الْفَخْرَ ذَرَأَى رَحْلًا مُسَبَّحِي عَلَيْهِ يَبْكُوبُ تَسْلَمُ عَلَيْهِ مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَرْضَىكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى
نَبِيُّ إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلِيٌّ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا أَهْلُكَ وَأَنَا عَلِيٌّ
مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقْلَمُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَلِّ أَمْرِكَ عَلَيَّ أَنْ تُبَلِّغَنِي مِنْ مَلَكِكَ
رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَفَيْتُ قَصِيرًا عَلَى الْمَطِيِّ بِهِ خَيْرًا قَالَ سَجِدْ لِي إِنْ شَاءَ
اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَهْجِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ
مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقِ الْخَضِرُ وَمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَحَ
بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَا هُمَا أَنْ يَجْمَعُوهُمَا تَعْرِفُوا الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَلَّوهُمَا بِغَيْرِ نَوَلٍ نَعْدَا
الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْوَرِيقِ مِنَ الْوَحْاحِ السَّفِينَةِ فَذَرَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ حَمَلُونَا
بِغَيْرِ نَوَلٍ عَمَلْتَ إِلَيْهِمْ نَحْمُودُكَ فَتَحَنَّنَ عَلَيْهِمْ فَتَوَلَّى الْخَضِرُ أَهْلَهَا فَتَلَقَّيْتُمْ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
لَنْ تَسْطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَأَتُوا أَخِيذَنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُزْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسَى أشتَرُ خَوَاجِمِينَ
السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَامَيْنِ فَآخَذَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا ثَقِيلًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَلْ مِنْ أَشَدِّ مِنَ الْأَمْرِ
قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا
أَتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمُوا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوا لَهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ
يُتْقَطَ يَقُولُ مَا هَذَا قَالَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلِدُهُ هَكَذَا إِنْ أَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَوْمٌ أَنْبَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّقُوا نَادَكَ يَهُودُ نَاكَ وَشِئْتَ لَا تَخْذَلَهُ عَلَيْهِمْ أَجْرًا قَالَ هَذَا اخِذْنِي
بِئْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِمَا أُرِيدُ مَا لَمْ تَسْطِيعْ عَلَيْهِمْ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يَقْضَى عَلَيْهِمَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ الْأَوَّلَى مِنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ شَيْئَانَا نَالَ وَجَاءَ بِعَصْفُورٍ

ہو گیا اور پھیلی کے لیے رہتہ بن گیا سو کہا حضرت موسیٰ اور اذن کے ساتھی کو تعجب ہوا اب یہ دونوں چل دیں بہر اور
 رات بہر اور موسیٰ کے ساتھی پھیلی کا حال اذن سے کہنا بہول گئے جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے ساتھی
 سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تہک گئے اور تھکے اسی وقت سے جب اوس جگہ سے آگے بڑھے
 جہان جلنے کا حکم ہوا تھا اذن ہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحفرہ پر اترے تھے تو پھیلی بہول گئے
 اور شیطان نے ہلکے پہلایا اوس پھیلی نے تعجب سے دریافت کیا میں راہ لی حضرت موسیٰ نے کہا ہم تو اسی مقام
 کو ڈھونڈ رہے تھے یہاں پر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے یہاں تک کہ صحفرہ پر پہنچے وہاں ایک شخص
 کو دیکھا کپڑا اڑھری ہوئے حضرت موسیٰ نے انکو سلام کیا اذن ہوں نے کہا تمہاری ملک میں سلام کہاں ہے
 حضرت موسیٰ نے کہا میں یہی ہوں اذن ہوں نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ حضرت موسیٰ نے کہا انا حضرت خضر
 نے کہا تم کو خدا نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھ کو وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے حضرت موسیٰ
 نے کہا میں تمہاری ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا حضرت خضر نے
 کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکیگا اوس بات پر جب کو تم نہیں جانتے حضرت
 موسیٰ نے کہا خدا چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے
 کا حضرت خضر نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھنا جب تک
 میں خود اوسکا ذکر نہ کروں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا بہت اچھا اور حضرت خضر علیہ
 السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے ایک کشتی سامنے سے نکلی
 دونوں نے کشتی والوں کو کہا ہم کو چڑھالو اذن ہوں نے خضر کو پہچان لیا اور دونوں کو بن کر ایہ رنول (بڑا
 لیا حضرت خضر نے اکتی کشتی کا ایک تختہ اٹھا ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ
 کے چڑھایا اور تم نے اکتی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈرو وہ تم نے بڑا بہاری کام کیا حضرت
 خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت موسیٰ نے کہا بہول چوک پرست پکڑو
 اور مجھ پر تنگی مت کرو یہ دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے اتنے میں
 ایک ٹرکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کہیں لڑتا تھا حضرت خضر نے اُسکا سر پکڑ کر اداکھٹیر لیا اور مار ڈالا حضرت
 موسیٰ نے کہا تم نے ایک گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت بُرا کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تھا
 تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا حضرت موسیٰ نے کہا اگر

اب میں تم سے کی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چوڑو دینا ہے شک تھا برا عذر بجا ہی ہو ورنہ
چلے بیان تاک کہ ایک دن میں ہو سچے گا دن والوں کو کہا نا مانگا اٹھوئے انکار کیا پھر ایک یواریل
جو گرنے کے قریب تھی جبکہ گئی تھی حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے
کہا ان کا دن والوں سے ہم نے کہا نا مانگا اٹھوئے انکار کیا اور کہا نا نہ کہلا یا را ایسے لوگوں کا کام
مفت کرنا کیا ضرور تھا اگر تم جانتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے حضرت خضر نے کہا بس اب سدا
ہے میرا اور تمہاری میں اب میں تم سے دن باتوں کا بہید کہو دیتا ہوں جنہر تم سے صبر نہ ہو سکا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰ پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور باتیں
دیکھتے اور سہو کر سکتا اور اپنے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰ نے ہوئے کی پھر ایک چڑیا آئی اور شمشیر
کے کنارے پر بیٹھی اور اسے سمندر میں جو چنچ ڈالی حضرت خضر نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں
سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سو یا بی کم کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس
ٹپرتے تھے اس لیے کہ وہ دن کشتی والوں کے آگے ایک پادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جبر چہین لیتا
اور چوکرا کا فر تھا **ف** اور یواریل کے تلیے تیمولکا مال تھا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم
الہی کیے نہ اپنی رائے سے اور بحکم الہی خون ہی درست ہو اگر خون لغتوی بریزی روہستہ اور
حضرت موسیٰ کا اعتراض ظاہر شروع کے روہستہ اور وہ ہی درست ہو **سُحُور** سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ
قَالَ لَوْ بَعِثَ بَايَسَ أَنْ تَكُونَ بَايَسًا لَمْ يَكُنْ بَايَسًا لَمْ يَكُنْ بَايَسًا لَمْ يَكُنْ بَايَسًا لَمْ يَكُنْ بَايَسًا لَمْ يَكُنْ بَايَسًا
قَالَ سَمِعْتُهُ يَأْسَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہو حضرت
ابن عباس سے کہا گیا زون یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ نبی اسرائیل
کے موسیٰ نہ تھے ابو عباس نے کہا اُس سے ایسا ہے ابو سعید میں نے کہا دن ابن عباس نے
کہا زون چوڑا ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ بَرْكَبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّهُ بَيْنَمَا مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْمُهُ يَدْكُرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَيَّامِ اللَّهِ نِعْمًا وَهُوَ وَبَلَدُهُ
إِذْ قَالَ مَا أَتَاكُمْ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا لَا تَخِيرُوا أَعْلَامَكُمْ مَتَى قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَتَاكُمْ بِالْخَبِيرِ
مِنْهُ أَوْعَيْنَدُ مِنْهُوَ إِنْ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا لَا تَخِيرُوا أَعْلَامَكُمْ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ كَذَلِكُنِي عَلَيْهِ
قَالَ فَيَقِيلُ لَهُ تَزَوَّدْ حَوْثًا مَالِيًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَقُولُ الْحَوْتُ قَالَ فَإِنَّ طَلْقَهُ وَوَقْتَهُ حَتَّى

انْتَهَى إِلَى الصَّخْرَةِ فَبَسَّ عَلَيْهِ وَأَنَظَلَهُ وَتَرَكَ فَنَاهُ فَأَمْطَرَ بِ الْحَوْتَ فِي الْمَاءِ فَجَسَلَ لَا يَكُنْ لَهُ
 عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَنَاهُ إِلَّا الْخَوْبُ بَيْتِي اللَّهُ فَأَهْبِرُهُ قَالَ لَنَنْبِيَا فَمَا تَجَاوَزَا
 قَالَ لَنَقَاهُ أَرَأَيْتَ أَذْكَأَ لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يُبَيِّنْهُمْ صُحْرًا وَصَبَّحَتِي
 تَجَاوَزَا قَالَ فَمَنْ كَرَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا أَرَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيْتُ الْحَوْتَ وَمَا النَّسْيُ بِهِ
 إِلَّا الشَّيْطَانُ إِنِ ادَّكَّرَ وَانْحَدَنَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ رَجَبًا قَالَ فَلَكَ مَا كُنَّا نُبْغِي فَإِنَّكَ أَعْلَمُ أَنَا وَهَذَا
 نَصَبًا تَأْتَاهُ مَكَانَ الْحَوْتَ قَالَ هَهُنَا وَهَيْتَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْمِيسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَصْرِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مُجْعَنٌ ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى حُلَاوَةِ الْقَفَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ رِجْلَيْهِ فَقَالَ رَعَيْتُمَا السَّلَامُ قَالَ مِنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ
 مُوسَى قَالَ مُوسَى بْنُ إِيمَانَ قَالَ هُوَ مَا جَاءَكَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِيُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رُسُلًا
 قَالَ إِنَّكَ لَتَسْتَطِيعَ مَعِيَ بَرًّا وَكَيْفَ تَصِيرُ عَلَى مَا لَمْ يَحْطُ بِهِ خُبْرًا فَنَبِيٌّ أَمْرًا إِنَّ
 أَفْحَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَجَدَ فِي إِشْرَافِ اللَّهِ صَابِرًا وَلَا أَغْصِيكَ كَأَمْرًا قَالَ
 فَإِذَا رَجَعْتُ نَبِيًّا فَلَا تَشَاكِرْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَأَنطَلَقَا حَتَّى إِذَا ارْتَمَا
 فِي الشَّيْطَانِ فَخَرَفَا قَالَ انْعَمِي عَلَيْهِمَا قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذْتُ مِنْهَا لِيُخْرِجَنِي أَهْلُهَا
 لَقَدْ جِئْتُ نَبِيًّا أَمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَتَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا
 نَسِيتُ وَلَا تُزِيقْنِي مِنْ أَمْرِي غَسْرًا فَا نطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا عِجْلًا أَنَا يُكَلِّمُونِ قَالَ فَأَنطَلَقَ
 إِلَى أَحَدِهِمَا بِأَدَى الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فَوَدَّعِرَ عَيْنَيْهَا مُوسَى دَعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ أَقْتَلْتَ
 نَفْسَ أَرِيكَةَ بِغَيْرِ نَصْرِ لَقَدْ جِئْتُ نَبِيًّا أَتُكَلِّمُكَ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
 هَذَا الْكَارِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ وَاعْلَمْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوَلَايَتُهُ عَجَلٌ لَوِ أَرَى الْعَجَبَ نَ
 لِكَيْتَهُ أَخَذَنِي مِنْ صَاحِبِهِ وَمَا مَنَعَهُ قَالَ إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ مَا نَلَأْتُ صَاحِبِي
 قَدْ بَلَغْتَ مِنْ كُذْبِي عُلْدَةً أَرَأَيْتَ لَوْ صَبَرْتُ لَوِ أَرَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا دَكَّرَ أَحَدًا مِنْ
 الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِغَيْرِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْلَى رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَأَنطَلَقَا حَتَّى
 إِذَا تَمَيَّأَ أَهْلُ قَرْيَةٍ لِيَأْكُلُوا نَطْلًا فَافِي الْعَجَلِ فَاسْتَطَعُوا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُخَيِّطُوا لَهُمْ قُبُورًا
 فِيهَا حِدَادًا يُرِيدُونَ أَنْ يُنْفِضُوا فَأَنَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَأَخَذْتُكَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا

فَرَأَوْهُ مُتَوَلِّيًا ۚ قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ فِيهِ ۖ قَالَ سَأُنَبِّتُكُمْ بِهِ بِبَارِئٍ مَالٍ ۚ تَكُ طَعَامٌ لِّكُمْ ۚ صَبْرًا ۚ أَمَّا
 السَّيْفُ فَهُوَ كَانَ يَسْأَلُكُمْ بِرَبِّكُمْ ۚ وَفِي الْخَبَرِ الْأَخِيرِ أَنَّهُ أَجَاءَ الَّذِي يَنْتَقِلُ هَاهُنَا
 مُتَحَرِّقَةً فَنَبَارِدَهَا فَاصْلَحُوا هَاجِسَتِ بِهِ ۚ وَأَمَّا الْفُلُكُمُ كُلُّهُ يَوْمَ مَلِيعٍ ۚ كَافِرًا ۚ وَكَانَ أَبُوهُ قَدْ
 عَمِلَ عَلَيْكُمْ فَلَوْ أَنَّكَ أَذْرَكَ أَذْهَقَهُمَا طَغْيَانًا ۚ وَكَفَرًا ۚ كَارِدًا ۚ أَنْ يَنْبُدَ لِهَؤُلَاءِ رُبُّهُمْ خَيْرًا
 مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رَحْمَةً ۚ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ ۚ وَكَانَ الْاِخْوَانُ
 ترجمہ حدیث بیان کی ہے ابی بن کعبؓ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے
 تھے جب موسیٰ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے انہوں نے
 ایک ایک کہا میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم نہ رکھتا ہو اللہ
 تعالیٰ نے انکو وحی بھیجی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک
 شخص ہے زمین میں حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے مالک میری ہر جگہ کو ملا دے اس شخص سے حکم ہوا اچھا ایک
 چھپلی میں نمک لگا کر اپنا گوشہ کرو جہاں وہ چھپلی گم ہو جاوے وہیں وہ شخص لٹکے گا یہ سن کر حضرت موسیٰ
 اور ان کے ساتھی چلے بیٹھا کہ صفحہ پر پوچھو وہ ان کو بھی نہ ملاحظہ ہوئی آگے چلے گئے اور اپنے
 ساتھی کو چھوڑ کر ایک ہی ایک چھپلی تڑپی باقی مین اور باقی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا بلکہ ایک طاق کنی
 طرح اس چھپلی پر بن گیا حضرت موسیٰ کے ساتھی نے کہا میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان کو یہ حال کہوں
 بہرہ (چلو) حضرت موسیٰ حوٹل گئے لیکن یہ حال کہنا بھول گئے جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے ان
 سے کہا ہمارا مشقہ لاؤ اس سفر سے تو ہم نہ نکالیں گے۔ رومی نے کہا انکو تہسین نہیں ہوئی جب تک وہ اس
 مقام سے آگے نہیں بڑھے پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صفحہ پر پہنچے
 تو وہاں مین چھپلی کو بھول گیا اور شیطان کے سوا کچھ نہ سمجھو نہیں بھلایا اس چھپلی نے تعجب ہوا اپنی
 راہ لی سمندر میں حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھو ہر
 لڑے ان کے ساتھی نے جہاں پر چھپلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ تباہی و بربادی حضرت موسیٰ دھونڈنے
 گئے ناگاہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چیت لٹی ہوئے (یا سید
 چیت لٹی ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جبکہ نہ تھے) حضرت موسیٰ نے کہا السلام علیکم انہوں نے اپنے
 مونہ پر سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو حضرت موسیٰ نے کہا میں سے ہوں انہوں نے

کہا کون موسیٰ حضرت موسیٰ نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے کہا تم کیوں آئے حضرت موسیٰ نے کہا میں
 آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ انہوں نے کہا تم میری ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کر سکو گے
 اس بات پر جبکہ انہیں علم نہیں تھا کہ تم صبر نہ کرو تو مجھ کو تباہ کر دینا میں کیا کروں حضرت موسیٰ نے کہا جو خدا چاہے
 تو مجھ کو صابر بنا دے گا اور میں تمہارے غلات کو بی بیج بنائے گا حضرت خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے
 ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا جب تک میں خود اسکا ذکر نہ کروں پھر دو نو چلے یہاں تک کہ ایک
 کشتی میں ہوا اور اسے حضرت خضر نے اسکا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا
 تم نے کشتی کو توڑا اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جا دیں یہ تم نے بیماری کا کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہیں
 کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت موسیٰ نے کہا بھول گیا مت مواخذہ کرو اور ست و دشواری کرو
 مجھ پر بدولوں چلے ایک جگہ پہنچ کر کیل رہی تھی حضرت خضر نے بے سوچو اور یہ کہنے لگے ایک بچہ کی پاس جا کر
 اسکو قتل کیا حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بیگناہ کا ناحق خون کیا
 بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مقام پر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام
 پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے لیکن انکو حضرت خضر سے شرم آگئی اور انہوں نے
 کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک تمہارا عذر درجہ ہی ہے اور جو میرے
 صبر کرتے تو اور عجیب باتیں دیکھتے اور آپ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ
 کی رحمت ہو مجھ پر اور ہمارے فلاں نے یہاں پر اس کی رحمت ہو مجھ پر خیر یہ دونوں جہانیں تاک کہ ایک کا
 میں ہو چکے وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے یہ دونوں سب محاسن میں گہمی اور کہنا مانگا کسیدہ
 نکلی پھر اگلا وہاں ایک یار ملی جو ٹوٹنے کے قریب ہی حضرت خضر نے اسکو سب ڈکڑیا حضرت موسیٰ
 نے کہا اگر تم چاہتے ہو اسکی مزدوری لیتے حضرت خضر نے کہا بس اب جدا ہو جاؤ مجھ میں اور تم میں
 اور حضرت موسیٰ کا کپڑا اکٹرا اور کہا میں تم سے ان باتوں کا بہید کہو دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکو
 لیکن کشتی نوہ سکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھ
 جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب ار کروں جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اسکو
 عیب دیا دیکھ کر جو بڑا دکھ شستی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اسکو درست کر لیا
 اور جو کرا کا فرمایا گیا تھا اس کے من باب اسکو بہت چاہتے تھے اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ما باپ کو بھی

بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے حضرت موسیٰ نے اُنکو ملنا چاہا اللہ تعالیٰ نے ایک چھپلی کو نشانہ
 سقر کی اور حکم ہوا کہ جب تو چھپلی کو کہو دے تو لوٹ اُس بندے کو لے گیا پھر حضرت موسیٰ چلے جہانناک اللہ
 تعالیٰ کو منظور تھا بعد اوس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا نشانہ لاؤ وہ بولا اُنکو معلوم نہیں جب ہم حضور پر پہنچے
 تو چھپلی بھول گئے اور شیطان نے مجھ کو اوسکی یاد دہلا دی حضرت موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے پھر دونوں
 اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے پھر جو حال گذرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے یونس کی کہ
 میں ہر کہ وہ چھپلی کے نشان پر جو سمندر میں تھی لوٹے **باب** اَمِنْ فَضَائِلِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
 حضرت ابو بکر صدیق کی بزرگی **فائدہ** امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں کے صحابہ
 کی تفضیل میں ایک دوسرے پر بعض تو نے کہا ہم اُن میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جو دوسرے
 علماء تفضیل کے قائل ہیں پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے اہلسنت یہ کہتے ہیں فضیل اُن سب میں ابو بکر صدیق
 تھے اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر تھے اور اورند یہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت
 علی لیکن اہلسنت نے اتفاق کیا ہے کہ فضل صحابہ میں ابو بکر صدیق ہیں پھر عمر اور اکثر اہلسنت کے
 نزدیک پھر عثمان پھر علی اور بعض اہلسنت نے حضرت علی کو حضرت عثمان پر مقدم رکھا ہے اور صحیح شہر عثمان
 کی تقدیم ہے ابو منصور بغدادی نے کہا بعد اُن چاروں خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ میں پھر اہل بدربہ
 اہل احد پھر بقیۃ الرضوان اے۔ قاضی عیاض نے کہا بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپ کے حیوۃ میں
 گذر گئے وہ اُن سے افضل ہیں جو آپ کے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے اور فضیلت قطعی ہے
 باطنی ظاہر اور باطن و ظہور میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے ہمیں اختلاف ہر سطح اختلاف ہے کہ ظاہر
 اور خدیجہ میں کون افضل ہے اور عائشہ اور فاطمہ میں اور خلافت حضرت عثمان کی صحیح ہے بالا جماع
 اور وہ مظلوم شہید ہوئے اور کچھ قاتل فاسق اور فحار اور اراذل تھے سطح حضرت علی کی خلافت
 بالا جماع صحیح ہے اور اپنی وقت میں وہی خلیفہ تھے اور کچھ سو اوی خلیفہ نہ تھا اور معاویہ صحابہ میں سے
 ہیں اور اُمی لڑائی مشتبہ پر نہیں تھی اور جب تھا درجہ کی وہ صحیح جانتے تھے اسوجہ سے کہ وہ اور بعض
 الگ ہو بہر حال سب صحابہ عدول ہیں اور اُمی ہدایت اور شہادت مقبول ہے (نوودی مختصر احسن)
 اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ لَمَّا نَظَرْتُ اِلَى اَقْدَامِ النَّبِيِّ كَيْفَ عَلِمْتُ مِنْ سِنَانٍ وَخَشَعْتُ فِي الْخَاكِ فَقُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ كَطَرَالِ فَقَدْ مَيِّءٌ اَمَيَّرَ نَاخَتَهُ فَقَدْ مَيِّءٌ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا لَكَ بِالنَّبِيِّ

ایک ہیں اور بعضوں نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہو کیونکہ صیفت ہمارے بغیر کسی سے اور بعضوں نے کہا خلعت کا
 زیادہ ہو اور آپ کی غلست پہلی حدیث بنو ثابت پر **دست** صحابہ میں کسی کی کھڑکی نہ ہے (سب بند کر دی
 جاوین) ابوابو بکر کے کھڑکی کھڑکی قائم رکھو **ع** اَبْنِ سَعْدٍ اللُّدْرِي قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ مَا يُمَثِّلُ حَدِيثَ أَبِي الْكَرَّاسِ رَحِمَهُ وَهُوَ جَوَادٌ رَکَزَ **ع** عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَسْعُودٍ يَخْتَلِفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُنْجِدًا خَلِيلًا لَكَ لَخَفَدْتُ
 أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا لَكَ وَكَانَتْ أَخْرَجَ صَاحِبِي رَقْدًا أَخَذَ اللَّهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا لَكُمْ رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں سیکو اپنا جانی دوست بناتا تو سو اُخدا کے
 ابوابو بکر صدیق کو بنانا لیکن وہ میرے بہائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کی اس نے خلیل بنا
 ہے **ع** عَبْدُ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُنْجِدًا أَقْبَنَ امْرِئًا
 أَخَذَ خَلِيلًا لَكَ لَخَفَدْتُ أَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو میں سیکو اپنی امت میں سوا اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بنانا **ع** عَبْدُ اللَّهِ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُنْجِدًا خَلِيلًا لَكَ لَخَفَدْتُ أَبَا بَكْرٍ
 اَبْنِ مَخَافَةٍ رَحِمَهُ وَهُوَ جَوَادٌ رَکَزَ **ع** عَبْدُ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ
 مُنْجِدًا امْرَأَةً لَخَفَدْتُ خَلِيلًا لَكَ وَكَانَتْ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا لَكُمْ رَحِمَهُ وَهُوَ جَوَادٌ رَکَزَ
 رَحِمَهُ وَهُوَ جَوَادٌ رَکَزَ اَمِنْ يَدِهِ کہ تمہارے صاحب اسے خلیل ہیں **ع** عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّي اَبْرَأُ كُلَّ خَلِيٍّ مَخِي لَكُمْ وَلَوْ كُنْتُ مُنْجِدًا خَلِيلًا
 لَخَفَدْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا لَكَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا لَكُمْ رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا دینے وہی دوستی
 جس میں اور کا خیال نہ ہے اور جو میں ایسی دوستی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر سے کرتا اور تمہارا
 صاحب اس کے دوست ہیں (صاحب مراد حضرت نے اپنے تئیں کہا) **ع** عَبْدُ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَكَانَتْ لَهُ قَقْلَةٌ اَتَى
 النَّاسَ اَحَدًا اَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنْ الرِّجَالِ قَالَ اَبُو هَاشِمٍ قُلْتُ خُذْ مِنْ قَالَ عَمْرُو
 قَعْدَرِجَا رَحِمَهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکوفات اسلام

کے لشکر کے ساتھ کچھ اوقات السلاسل نوحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی ٹرائی جمادی الاخرہ
 ۱۰۰ ہجری میں ہوئی) وہ آئے آپ کے پاس انہوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں آپ کو کس سے
 زیادہ محبت ہو آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہ سے انہوں نے کہا مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہو آپ نے
 فرمایا ان کے باپ سے انہوں نے کہا پھر ان کے بعد کس سے آپ نے فرمایا عمر سے یہاں تک کہ آپ نے
 کسی اور میں ذکر کیا **سنن** ابوداؤد نے کہا اس حدیث سے ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی
 بڑی فضیلت نکلی اور ایسہنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر سے افضل ہیں **سنن** ابی حنیفہ کے
سنن عائشہ وسلمت مرثیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستحلیفا لک
 استقلہ قال ابو بکر فقیل لک ان من بعدی من قال عمن قال عمن قال عمن قال ابو عبیدہ بن الجراح ثم
 انتهت الی حدیث محمد بن ابی ملیکہ سے روایت ہو میں نے حضرت عائشہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ
 اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی کی خلافت
 پر رض نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعویٰ کرتے
 ہیں کہ حضرت علی کی خلافت پر آپ نے رض کیا تھا باطل اور بے اصل ہے اور خود حضرت علی نے
 انکی تحذیب کی (ابوداؤد) انہوں نے کہا ابوبکر کو کرتے پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے انہوں نے
 کہا عمر کو پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے انہوں نے کہا ابوعبید بن الجراح کو پھر خاشع
 ہو پھر **سنن** جبیر بن مطعم **سنن** ان امراء سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بشیئا کا مرہا ان ترجع الیک فقال یا رسول اللہ اذایت ان جعلت فکلمہ اجدت
 قال انی کما تھاتفنی الموت قال فان کلمہ تجدینی فانی ایا تکلم **سنن** محمد بن مسلم سے روایت
 ہے ایک حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ پوچھا آپ نے فرمایا پھر آمادہ ہو لی یا رسول اللہ اگر میں
 آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپ کی وفات ہو جاوے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابوبکر کے
 پاس آنا **سنن** جبیر بن مطعم **سنن** ان امراء اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سئلکم کلمۃ فی شئ کا مرہا یا عمر بن عبد اللہ بن مویب **سنن** محمد بن مسلم سے روایت
 گذر **سنن** عائشہ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مکہ اذ عی
 لی ایا تکلم ابانک واخلال حتی اکتب کذا کذا فانی کخاف ان یتیمی ممتی ویقول فانی

اَنَا اَوَّلُ رِیَایَاتِ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ اَلَا اَبَا یُنَیْسٍ مَرْجُومِ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت عائشہ صدیقہ سرورہ بیت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا بلا تا اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بہائی کو تاکہ میں
 ایک کتاب لکھ دوں میں دُرُتاہون کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے
 والا یہ نہ کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان یہی انکار کرتے
 ہیں ہوا ابوبکر کے اور کسی کی خلافت سے **عَنْ اَبُو یُنَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُو یُنَیْسٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَتَّبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً
قَالَ اَبُو یُنَیْسٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَحْصَا مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ اَبُو یُنَیْسٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَا دَمِنْكُمْ
الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ اَبُو یُنَیْسٍ اَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَنَ فِي اَفْرِئِ
اَلَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَرْجُومِ ابوبکر پر یہ سرورہ بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم
 میں کو کون روزہ دار ہو ابوبکر نے کہا میں پہراپنے فرمایا آج کے دن تم میں کو کون جنازے کو ساتھ
 گیا ابوبکر نے کہا میں اپنے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا
 میں نے اپنے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرستش یعنی عیادت کی ابوبکر نے کہا
 میں نے اپنے فرمایا جس میں سب یا تین جمع ہوں وہ جنت میں جاوے گا **عَنْ اَبُو یُنَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
بِكُلِّ مَرَجُلٍ كَيُؤْتَى بَقَرَةٌ لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفْتُ الْاَلِیَةِ
الْبَقَرَةُ فَقَالَ اِنَّ لَكَ اَخْلَیْ لِحَدِیْ اَلِیَّتِیْ اَلْمُحَدَّثُ لِحَدِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ
تَعَجُّبًا وَدَعَا الْبَقَرَةَ تَكَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِیَّیْ اَوْ مِنْ بَیْدِ اَبُو یُنَیْسٍ
وَعَسَرَ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَاعِی فَنَحْنُ بِنِمْ عَدَا عَلَیْهِ
الْاَبُیْ لَمَخَذَ مِنْهَا اَنَّهُ فَلَکِبُهُ الرَّاحِیْ حَتَّى اسْتَفْقَدَ هَامِیْنَهُ فَاَنْفَقَتْ اِلَیَّ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا یَوْمَ الشَّيْرِ یَوْمَ لَیْسَ
لَهَا رَاعِی غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِیَّیْ اَوْ مِنْ بَیْدِ اَبُو یُنَیْسٍ
 سرورہ بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل دیکھتا تھا اس پر بوجہ لادے
 ہو کر بیل نے سب کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں پہراپنے پیدا ہوا میں تو نہایت کیوسطی پیدا ہوا ہوں
 کو کون نے کہا سبحان اللہ تعجب و ذکر بیل بات کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس
 بات کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں ابوبکر پر یہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں اتنے میں ایک بھڑیا لپکا اور ایک بکری بیگیا چرواہے نے اس کا
 پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چڑھایا بھڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اُس دن کون بکری کو چاؤ گا
 جس دن جو امیر کے کوئی چرواہا نہ ہوگا روہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت و الکھیل
 کہو دین میں مصروف رہتے اور بھڑیے بکریاں لیجاتے یا قیامت کے قریب آتے اور فتنہ کے دن جب
 لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہو جا دیں گے لوگوں نے کہا سبحان اللہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں (دوسری روایت)
 میں نے کہا ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تھے حدیث سے اور ان کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ کو آپس پر ایسا بھرو
 تھا کہ چاہات آپ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانتے ہیں **عَنْ** ابْنِ شُعْبَانَ بْنِ مَرْجَانٍ قَالَ سَمِعْتُ
 وَالدَّيْلَمِيَّ وَكَثَرُ قِصَّةِ الْبَقَرَةِ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَفِي حَدِيثٍ مِمَّا ذَكَرْنَا بَقَرَةً مَعَاذَ اللَّهِ فَحَدَّثَنَا بِهَا فِي يَوْمٍ مِمَّا ذَكَرْنَا فِي يَوْمٍ مِمَّا ذَكَرْنَا فِي يَوْمٍ مِمَّا
 هَذَا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهِيَ جَوَابُ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَفَرَّجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَدِيرَهُ فَكَفَّهَ النَّاسَ يَدْعُونَ وَيَسْتَوُونَ وَيَصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ
 أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرَعْنِي إِلَّا بِرَحْلِ نَدَا حَتَّى مَنَعَنِي مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ فَتَنَّبَ إِلَيْهَا
 فَاذْهَبْ عَلَيْكَ فَتَرَحَّصَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ مَا خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بَيْنَ يَدَيْهِ
 مَيْتًا وَآيَهُمُ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَا ظَنُّنَّ أَنَّ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ إِنْ كُنْتُ
 أَكْفَرُ أَسْمَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُولْ جُنْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
 وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَا رَجْوَ وَلَا ظَنُّنَّ أَنَّ
 يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 میں کہے کہے تو لوگ ادن کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے
 ادن پر جنازہ اٹھائے جانے پہلو میں پہلی اُن لوگوں میں تھا میں نہیں ڈر اگر ایک شخص سے
 جس نے میرا مونڈنا تھا امیر کے پیچھے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی تھے انہوں نے کہا رحم کرے

اسد تھان حضرت عمرؓ پر یہ کہہ کر انکی طرف خطاب کر کے (۱) عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جسکو اعمال ایسے
 ہوں کہ ویسے اعمال نہ بھیجے اسکو ملنا پسند ہو جسے زیادہ قسم اسکی میں سمجھتا تھا کہ اسکو تمہارا
 دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے (۲) اور انکی
 وضیعت یہی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں آیا اور ابو بکر اور
 عمر آئے اور میں اندر گیا اور ابو بکر اور عمر گئے اور میں نکلا اور ابو بکر اور عمر نکلا اس لیے مجھ پر امید تھی
 کہ اللہ تعالیٰ تمکو ان دونوں کے ساتھ کریگا **فائدہ** چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں
 اور ہر بات میں ابو بکر اور عمر کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں ہی اللہ تعالیٰ نے انکا ساتھ قائم رکھا اور شیوا
 صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔ سحدیث جو حضرت علیؓ محبت حضرت عمرؓ سے نکلی اور یہی ثابت ہوا
 کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کی تعریف کرتے تھے اور انکو خدا کا مقبول منبہ اور ان کے اعمال کو نیک سمجھتے
 تھے یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے اب ادن بے ایمانوں کا ہونہ کالا ہو جو سعادت
 حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ میں بیان کرتے ہیں۔ تمام سیر اور تواریخ اور احادیث ثابت ہو کہ حضرت عمرؓ اور
 حضرت علیؓ کو کسی جگہ نہیں ہوا بلکہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے حضرت علیؓ اور عباس کے سپرد کر دیے اور ہر ایک کام اور شور و میں حضرت عمرؓ
 علیؓ کو مقرر کیا کہ ہر تہ اور بہت سے مسائل میں حضرت علیؓ کو صلاح لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے
 اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا باوجودیکہ حضرت عمرؓ بڑے تھے **عَنْ عُمَرَ بْنِ**
السَّعْدِ بْنِ قُتَيْبَةَ اَنَا سَمِعْتُ اَبِي سَعْدٍ يَقُولُ **عَنْ** اَبِي سَعْدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي سَعْدٍ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا اَنَا وَهَذَا اَيُّ النَّاسِ يَفْرَحُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمْصَةٌ
مِنْهَا مَا يَكْفِيكَمُ التَّكْدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَرَعَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُمْصَةٌ مِثْلُهَا
قَالُوا مَاذَا اَدْلَتْ لَكَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ **الَّذِينَ** رَحِمَهُمُ الْبُوسَعُ فَعَدِي سُرُورٌ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سوراٹا تھا میں نے لوگوں کو دکھا سامنوں کے جاتے ہیں اور
 وہ کڑتے پیتے ہوئے ہیں بعضوں کے کڑتے چھاتی تاک میں اور بعضوں کے اوس کے نیچے پر عمر نکلا تو وہ
 اتنا نیچا کرتا پیتے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے
 فرمایا **دین** دین اور کڑتے میں یہاں سب سے کہ جس پر تادین کو چھپاتا ہے سردی گرمی

بچا ہے دوسرے دین روح اور ذل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت
 عمر کا دین نہایت کامل اور جہیز زیادہ تھا (تھا) (الخیار) **حکایت** عبد اللہ بن عمر بن الخطاب عن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہُ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَنَاسٌ اَزْدَانِيَّتٌ قَدْ سَأَلْتُهُمْ بِهٖ فَبَدَّوْا
 فَقَرَّبْتُ مِنْهُمْ لِحْجَةً لَا تَرَى اِلَّا الشَّيْءَ يَجْعَلُ فِي اَظْهَارِنِي ثُمَّ اَعْلَيْتُ فَضَلَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 قَالُوا اَنَسَا اَزْدُكَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْعَلَّہُ ثُمَّ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عُمَرَ رُوِيَ ہر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ ایک پالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں دودھ تھا میں نے اس
 میں سے پی لیا تاکہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونوں کو نکالنے لگی مگر جو بچہ دین میں سے عمر بن الخطاب
 کو دیدیا تو گون نے عرض کیا اسکی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپ فرمایا اسکی تعبیر علم ہے **ف**
 اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پیتے ہوئے خواب میں دیکھے اسکو علم نصیب ہوگا اس طرح کہ علم
 سبب ہر روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اس
 حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے ثمرے سے رازدار ہے
 اسی سبب وہ کلمہ خلافت اور ملکداری میں وہ لیاقت تھی جو ادرون کو نہ تھی اور انکی کارروائی اور
 تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی ادنیٰ کی خلافت میں سلام
 پسلا اور مسلمانوں کو عزت و عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار نہار ٹہرے بڑے شہر
 فتح ہوئے اور چار نہار سجدین بنائی گئیں اور انکی احسان قیامت تک ہر ایک مسلمان کی گردن پر ہے
 اور جو مسلمان جس شئ سے پرہیز قیامت تک اسکا دل کا شکر گزار ہے رضی اللہ عنہ تھیں ان سے حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے **عمر** کہ وہی جو اوپر گذرا **عمر** اِنِّیْ ہَدِیْرَةٌ یَّقُوْلُ یَمُوْعُ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا وَنَاسٌ اَزْدَانِيَّتٌ حَلَّ قَلْبِ عَلَیْہَا دَلُّوْا بَرَّوْ
 مِنْہَا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَخَذَهَا اَبُو اَسْبَغَةَ فَذَرَعَهَا ذُوْا اَزْدٍ مِّنْ دُوْنِیْ فَرَجَعَهَا صُغْرًا
 وَاللّٰہُ یَعْفِرُ لَہٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ عَمْرِیَا فَاجْزَاہَا اَبُو الْخَطَّابِ فَکَلَّمَ اَرْعَفَ بَنَیْ مِیْلَہِ النَّاسِ یَذَرُوْنَ
 عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطْنِ ثُمَّ جَمَعَ ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جس حالت میں میں ہوتا تھا میں نے اپنے سینے پر کہا ایک کنوے پر کہ اُس پر ڈل رہا ہے سو
 میں نے اُس پر ڈل سے پانی کہتی چنا خدا نے چاہا پھر اسکو ابو قحافہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر نے لیا

اور ایک بادو ڈول لگا لے اور کہیں کہیں میں ناتوانی نہیں تھا انکو بخشے ہوئے ڈول ملی رہتے تھے اور
ہو گیا اور اسکو عمر بن الخطاب نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سرور شہ زور نہیں دیکھا جو عمر کی طرح
بانی کہنچتا ہوا انہوں نے اس کثرت سیبانی لگا لاکہ لوگ اپنی اپنی اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کھج
لے گئے **فائدہ** علمائے کہا اس اب میں تخیل ہے حضرت ابوبکر اور عمر کے خلافت کی اور ان کے
حسن ہریت کی اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت تھی اور آپ کی صحبت کا اثر تھا تو پہلے آپ
نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جو جوق انہیں لائے گئے ہر آپ کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق
خلیفہ ہو کر انہوں نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک بادو ڈول سی اور یہ رادی کا شک
ہے اور صحیح دو ڈول ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں مرتد مارے گئے اور انکی جڑ
کٹی اور سلام پسند پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور سلام خوب پسند اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر کے کہیں کہیں
ناتوانی تھی اس کے قدر کا گھٹا نام مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمر کا رتبہ ان سے بڑا نا بیکہ خواہ
بیان ہر مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہر حضرت عمر میں - سجدت میں یہی دلیل ہے
کہ ابوبکر آپ کے نائب ہوں گے اور کہ بعد عمر راضی ہو اسے تعالیٰ اور (نوی مختصر) صحیح
بایسناد دیونس بخو حدیث ترجمہ وہی جو ابوبکر گذر **ع** صحیح قال قال الاعرج وعنه
ابن ہریرہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رايت ابن ابي قحافة يذرع بسكوا
حدیث الترمذی ترجمہ وہی جو گذر **ع** ابن ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بکنا انا واطحہ ارنیت ائی انذرع علی حوضی استقی الناس جاکونی ابونیکر فآخذ الذکو من
یکدی لیدر حوضی فآذرع ذکویر و فی نزعه خفف والله یغفر له فبکنا ابن الخطاب فآخذ منه
فکم آرنزع رجل قطا فادی حتی توکے الناس والحوص ملان یتخیر ترجمہ ابوبکر ہر روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے سونے میں دیکھا میں اپنے حوض میں بانی کہیں نہ ہوں
اور لوگوں کو پلار نہ ہوں پھر ابوبکر میرے پاس آئے انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا مجھے آرام
دینے کو اور دو ڈول لگا لے ناتوانی کے ساتھ اسے انکو بخشے پھر خطاب کے بیٹے آئے انہوں نے ڈول
ابوبکر کے ہاتھ سے لے لیا تو میں نے ایسا زبردست کہنچا کیا کہ میں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب
ہو کر چلے گئے اور حوض بہر پور ہو کر بہنے لگا **ع** صحیح عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی

[illegible]

کہا عمر نے جب یہ سنا تو رو کر اور ہم سب نے مجلس میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر حضرت
 عمر نے کہا میرے مائے باپ آپ پر صدقہ ہوں یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں؟ سعد بن زید
 بھلا اے خداوند! مثلاً ترجمہ وہی جو اور گزرا سعد قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاكَ يَسْأَلُكَ رَيْشٌ يَكُونُ رَيْسَ تَكُونُكَ عَالِيَةً أَصَوَاتُهُمْ نَكَارًا
 اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَمِنْ بَيْنِ يَدَيْنِ الْحِجَابِ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْحَاكَ فَقَالَ عُمَرُ أَفَحَكَ اللَّهُ بِسُوءِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كُنْتُ عِنْدِي نَكَارًا أَسْمِعِينَ صَوْتَهُمْ لِيَبْذُلُوا لِي الْحِجَابَ
 قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَبْذُلَ لَكَ عُمَرُ أَمْ عَدَاؤُكَ الْفُجُورِ أَتَعْبِيَنِي
 وَلَا تَهَيِّنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ نَفْسَهُ أَنْتَ اعْلَظْ وَأَقْظَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَفَيْتُ بِيَدِهِ مَا لَفَيْتُ الشَّيْطَانَ
 قَطُّ سَالِكًا لِحُجَّتِكَ إِلَّا سَلَكَ كُنْجَا غَيْرِ حُجَّتِكَ ترجمہ بعد سروریت ہر حضرت عمر نے اجازت مانگی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابذرا نے کی اور آپ کی پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں آپ سے
 باتیں کر رہی تھیں اور بہت کدو کر رہی تھیں ان کی آوازیں بلند تھیں جب حضرت عمر نے آواز دی
 تو اوٹھ کر دوڑیں چہنبر کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ نے
 یہی ہے حضرت عمر نے پوچھا اللہ پاکو سننا ہوا کہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں
 سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں تمہاری آواز سننے ہی پر دی میں ہاگین حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول
 اللہ آپ نے انکو زیادہ ڈرنا تھا پہر ان عورتوں کو کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے
 رسول سے نہیں ڈرتیں انہوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو یہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب
 تم کو ملتا ہے کسی آدمی میں جلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے
 وقت کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تھا اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض
 کیا ہے کہ یہ کیسی بڑھکتا ہے کہ شیطان نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر سے زیادہ
 ڈرے ان جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا ہی ہو تو کیا قیاس

ہے کہ تو آل سرخسہ جو درستمین بادشاہ سوادتاہین ڈرتے اس کو تو آل کی فضیلت بادشاہ پر نہیں
 برتری حاصل کی انھیں یہ کہ انھیں الخطاب جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده
 ليشوه قد رخن اصواتهم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكما استاذن عمر ابند رخن
 الحجاب فذكر نحو حديث الترمذي رحمه الله وهو جواد بر كذا رحمه الله عائشة عن النبي صلى
 الله عليه وسلم انه كان يقول قد كان يكون في الامم قبلكم محمد فثون فان يكون في امتي
 منهم احد فان عمر بن الخطاب من هذا قال بن وهب تقييد محمد فثون ملامحون ترجمه
 ام المؤمنين عائشة سر ویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا
 کرتے تھے جن کی رائے ٹھیک ہوتی گمان صحیح ہوتا یا فرشتے انکو الہام کرتے مہری است میں اگر ایسا کوئی
 نہ تو وہ عمر بن الخطاب ہونگے حکم سعد بن ابی ہشام یہ کہ الی اسناد مغلکہ ترجمہ وہی جو
 اوپر کذا رحمه الله ابن عمر قال قال عمر و افقت ربی فی ثلاث فی مقام ابی ہشام و فی الخ
 و فی السادی بکیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہر حضرت عمر نے کہا میں اپنے رب کو موافق ہوا تین
 باتوں میں ایک مقام اشیم میں نماز پڑھنے میں راجب میں نے رای وہی کہ یا رسول اللہ آپ اسکو مصلی
 بنایے ویسا ہی قرآن میں اور تراویح و امین مقام امیر المومنین مصلی و اور سر عورتوں کے پردے میں
 تیسرے مدبر کے قیدیوں میں حکم ابن عمر قال کانوا فی عبد اللہ بن ابی بن رسول جاء ابی ہ
 عبد اللہ بن عبد اللہ بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله ان يعطيه قبيضه ان يكون
 فيه اياه فاعطاه ثم سأله ان يصلي عليه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه
 فقام عمر فاخذ يتوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انصلي علي
 و قد هلك الله عز وجل ان انصلي عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما احببت
 الله فقال استغفر لهم اول استغفر لهم ثم استغفر لهم سبعين مرة و سار إليه على
 سبعين قال انه منافق فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل
 ولا تصل على احد منهم مات ابدا و لا تقم على قبره ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
 جب عبداللہ بن ابی بن رسول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اسکا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کو لہج کے لیے دیجیو آپ نے

دیدیا پیرا دس کہا آپ اوس پر نماز پڑھیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے کے سوا اوس پر نماز پڑھنے کے لیے حضرت
 عمر کپڑے پہن کر آپ کا کپڑا لے کر اٹھا اور فرمایا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ
 نے آپ کو منع کیا اوس پر نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو اس کے
 لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ انکو نہیں بخشے گا۔ تو میں ستر بار سو زیادہ دعا کروا کر
 حضرت عمر نے کہا وہ منافق تھا آخر آپ نے اوس پر نماز پڑھنی تب یہ آیت اتری است نماز پڑھ کسی منافق پر جو
 مر جاوے اور است کپڑا ہو اس کی قبر پر تو حضرت کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ**
بِطَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ مَخْلُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَلَّكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ خَمْسَ رَحِمَهُ هِيَ جَوْ
كَذَرِ الْأَمِينِ اتَّزَادَ يَدُهُ بِرَأْسِهِ مَنَافِقُونَ بِرِزْمَازِ بَرْبِنَا جَوْدَرِ دِيَا وَجَابِ
عَمَّانَ حضرت عثمان کی زبیر کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مُصْطَفًى فِي بَيْتِهِ كَأَنَّهُ كَانَ فِي بَيْتِهِ نَبِيٌّ أَوْ سَاقِيٌّ وَأَسْتَاذَانِ أَبُو تَيْبٍ فَأَذِنَ لَهُ دَهْرٌ عَلَى تِلْكَ الْبَيْتِ
فَتَحَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ دَهْرٌ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَى نِيَابَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ كَذَلِكَ أَقُولُ ذَلِكَ فِي دَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ
فَتَحَدَّثَتْ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو تَيْبٍ فَكَلَّمَ تَهْنَشَ لَهُ وَكَلَّمَ تَيْبَالَهُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ
فَكَلَّمَ تَهْنَشَ لَهُ وَكَلَّمَ تَيْبَالَهُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَيْتَ نِيَابِكَ فَقَالَ أَلَا اسْتَحْيَى مِنْ
مُحَلِّ لَتَحْيَى مِنْهُ الْمَلَكُ كَعَرْمَهٍ أُمِّ الرِّمِينِ عَائِشَةُ سَوَايَتْ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْبُو
 گہ میں لیٹے ہوئے تھیں یا بیڈ لیا کہو لے ہوئے اتھو میں ابوبکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی
 حال میں باتیں کرتے رہی پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی انکو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے
 پھر حضرت عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے باربکی پہن کر آئے اور
 باتیں کیں جب وہ چل گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابوبکر آئے آپ کے خیال نکلیا پھر عمر آئے آپ کے کچھ خیال
 نکلیا پھر حضرت عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کیے تو آپ نے فرمایا کیا میں منفرم نہ کروں
 اس شخص سے جس سے فرشتے شرم کرتے ہیں **ف** تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ
 عثمان مشہور تھے ساتھ کثرت حیا کے اس لیے آپ نے بھی اون سے دیا ہی بہتا دیکھا تھا صابجہ میں اس سے
 مروغا مروی ہے کہ سب کو زیادہ سیری است میں سچی شرم کرنے والے عثمان ہیں اور ملانے ابن عمر سے

روایت کیا مرنوٹا کہ سب زیادہ شرم کرنے والے اور سب زیادہ غرت والے عثمان ہیں۔ حدیث سے
 مالک نے دلیل بکڑی ہے کہ ان سے عورت نہیں ہو تو وہی نے کہا دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث
 میں ہادی کو شک ہو رہا نہیں کہلی نہیں یا پڑ لیاں اور صحیح یہی ہے کہ ان عورت ہوں (اسراج الوہجہ)
**عَنْ عَائِشَةَ وَعُثْمَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
 مُصْطَبِحٌ عَلَى أَشْيَاءَ لَا يُرَى مِنْهَا عَائِشَةُ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهَا حَاجَتَهُ
 ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهَا حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ
 قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ يَا جُمُعِي عَلَيْكَ ثِيَابُكِ فَقَضَيْتُ إِلَيْهَا
 حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَرَأَيْتَ لِي بَكْرٍ وَعُمَرُ
 كَمَا أَذِنْتُ لِي لِيَتِمَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ جَوَادٌ وَإِنَّ
 خَشْيَتُكَ إِن أَدْنَسَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ** ترجمہ حضرت عائشہ اور حضرت
 عثمان سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اس پر ہنسے تھے
 اپنے بچوں پر حضرت عائشہ کی چادر اوڑھو ہوئے آپ ابوبکر کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام
 پورا کر کے چلے گئے پھر عمر آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں وہ بھی اپنے کام
 سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا سپر میں اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے
 اچھی طرح پہن لے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اوس کے عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب
 ہے آپ ابوبکر کے آنے سے کہہ سرائے عمر کے آنے سے جیسا عثمان کے آنے سے کہہ سرائے آپ نے فرمایا عثمان
 حیا دار مرد ہو اور میں ڈرا اگر اسی حال میں انکو اجازت دون تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سو کچ نہ کہیں
 اور چلے جاویں) **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عُمَيْلَ حَدِيثَ عَقِيلٍ عَنِ النَّهْشَبِيِّ رَجُلٍ وَهُوَ جَوَادٌ كَذَرِ احْنِ
 ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْوُ نَحْوِ نَحْوِ نَحْوِ الْمَدِينَةِ
 وَهُوَ مُتَكَبِّرٌ يَرْكُزُ بَعْدَ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ إِذَا اسْتَفْتَى رَجُلٌ فَقَالَ أَفْتِي وَكَبِيرُهُ
 بِالْحَنَةِ قَالَ نَادَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحَتْ لَهُ وَكَبِيرُهُ بِالْحَنَةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَى رَجُلًا أُخَرُ
 فَقَالَ أَفْتِي وَكَبِيرُهُ بِالْحَنَةِ قَالَ فَذَهَبَتْ نَادَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَكَبِيرُهُ بِالْحَنَةِ**

ثُمَّ اسْتَفْجَحَ رَجُلٌ اُخْرًا قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحُوا بَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ
 عَلَى الْكُلِّ مِمَّنْ تَكُونُونَ قَالَ فَذَهَبَتْ فَاِذَا هُوَ عُمَارُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحَتْ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ
 قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبِّرْنَا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ ثُمَّ رَجَعَ ابْنُ مَوْسَى اشْعَرِي سُرُورِي
 هُوَ اَيْكِبَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِينَةَ كَسَى بَانِعِ مِيْنِ تَهْتِ تَكْلِيْدَ لِكَايَ هُوَ اَوْرَايَاكُ لِحُرِّي كُو كِيْجِرْ مِيْنِ
 كِهُونِ سِي تَهْتِ لَتَهْتِ مِيْنِ اِيَكِ شَخْصِ نِي دِرَوَا زِهْ كِهَلَا اِيَا اَبِيْ فَرَايَا كِهَلْدِي اَوْرَا كُو حَنْبَتِ كِي خُو شَخْبَرِي
 دِي مِيْنِ جُو كِهَلْدِي كِيَا تُو اَبُو بَكْرِ تَهْتِ مِيْنِ نِي دِرَوَا زِهْ كِهَلَا اَوْرَا كُو حَنْبَتِ كِي خُو شَخْبَرِي دِي سِي دِي سِي دِي
 شَخْصِ نِي دِرَوَا زِهْ كِهَلَا اِيَا اَبِيْ فَرَايَا كِهَلْدِي اَوْرَا كُو خُو شَخْبَرِي دِي حَنْبَتِ كِي مِيْنِ كِيَا تُو عَمْرِي تَهْتِ مِيْنِ
 دِرَوَا زِهْ كِهَلْدِي اَوْرَا كُو حَنْبَتِ كِي خُو شَخْبَرِي دِي سِي دِي سِي دِي شَخْصِ نِي دِرَوَا زِهْ كِهَلَا اِيَا اَبِيْ مِيْهِيْ كُو اَبِيْ
 فَرَايَا كِهَلْدِي اَوْرَا كُو حَنْبَتِ كِي خُو شَخْبَرِي دِي اَوْرَا سِي اِيَكِ سَبَكِ هُو كَا مِيْنِ كِيَا تُو عُمَارُ بْنُ عَفَّانَ
 تَهْتِ مِيْنِ نِي دِرَوَا زِهْ كِهَلَا اَوْرَا كُو حَنْبَتِ كِي خُو شَخْبَرِي دِي اَوْرَا مِيْوِيْ كَا ذِكْرِ كِيَا اَوْنُوْنِ نِي كِهَايَا اَسْمُجِيْ
 صَبْرِي اَوْرَا تُو سِي مَدُو كَارِ هِي **فَاِذَا** اَسْمُجِيْ مِيْنِ اِيَكِ بَلْعِيْجِهْ هِي كِهْ جِيْوِيْ اَبِيْ نِي مِيْشَرِي
 خَبْرِي دِي سَا هِي هُوَ اَحْضَرْتِ عُمَارُ بْنُ رُبَا مِيْوِيْ هُوَ اَخْرَا اَوْنُوْنِ نِي صَبْرِي كِيَا اَوْرَا شَهِيْدِي هُوِيْ **عَلَى**
اَبِيْ مَوْسَى اَلْاَشْعَرِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ جَاوِيْطًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَحْفَظَ
اَلْبَابَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ عُمَارُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ رَجَعَ ابْنُ مَوْسَى اشْعَرِي سُرُورِي هُوَ اَيْكِبَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَسْمُجِيْ سَلَمِ اِيَكِ بَانِعِ مِيْنِ تَشْرِيفِ لُو كِيْ اَوْرَا جِيْ فَرَايَا تُو دِرَوَا زِهْ رِيْ پَرِهْ دِي سِي بِيَا نِ كِيَا
 حَدِيْثِ كُو اَو سِي طَرَحِ جِيْ سِي اَوْرَا كَزَرِي **عَلَى** اَبِيْ مَوْسَى اَلْاَشْعَرِيْ اَنَّ تَوْصَا فَرِيْطِيْ هِي كُمُ
 خَرَجَ فَقَالَ لَا تَزْمَنَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كُوْنَنَّ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا قَالَ
 فَجَاءَ الْمَسِيْحُ فَسَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَجِهَهُ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجَ
 عَلَى اَشْدَرِهِ اَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ يَتَرَا رِيْسِيْ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ بَايُهَا مِيْنِ خَبْرِيْ حَتَّى لَقِيَ
 رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُهُ وَتَوَصَّاهُ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى
 يَتَرَا رِيْسِيْ وَتَوَسَّطَ فُتَيْهَا وَكُنْتُ عَنْ سَاقِيْهِ وَدَلَّاهُنِيْ فِي الْيَتَرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ اَلْفَرَسُ
 فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَا كُوْنَنَّ يَوْمَ اَبِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمَ فَبَا
 اَبُو بَكْرٍ قَدْ نَبِهَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنِ هَذَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَيَّ رِسَالُكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَتْ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُكَ يُسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذِنْ لَهُ وَلَبَّيْهُ بِالْحِجَّةِ قَالَتْ فَاقْبَلْتِ حَقِّي
 قَالَتْ لَا ذَنْبَ عَلَيْكِ ادْخُلِي دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْحِجَّةِ قَالَ فَدَخَلَ ابْنُكَ
 فَجَاسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّ رَجُلِيهِ فِي الْبَيْتِ كَمَا
 صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ ابْنِي
 يَتَوَضَّأُ بِحَقِّي فَقُلْتُ إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ بِعَلَاءِ رَيْبِ رَيْدِ أَخَاهُ خَيْرًا أَيْتَابَ يَاهُ نَادَا الْإِنْسَانُ يُجْزِلُ الْإِنْسَانَ
 فَقُلْتُ مِنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِشَاكِ لَمْ جِئْتُكَ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ سَلَّمَ عَلَيْكَ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يُسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذِنْ لَهُ وَلَبَّيْهُ بِالْحِجَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ
 فَقُلْتُ ائْذِنْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَاسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَمِينِهِ وَدَلَّ رَجُلِيهِ فِي الْبَيْتِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ
 إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ بِعَلَاءِ خَيْرًا أَيْتَابَ يَاهُ نَادَا الْإِنْسَانُ فَجَزَلَ الْبَابَ فَقُلْتُ مِنْ هَذَا
 فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِشَاكِ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
 فَقَالَ ائْذِنْ لَهُ وَلَبَّيْهُ بِالْحِجَّةِ مَعَ بَلَوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلِي وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَّةِ مَعَ بَلَوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَحَدَ الْقُفِّ فَدَلَّ عَلَى
 فَجَاسَ وَجَاهَهُمْ مِنْ شِقِّ الْآخِرِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَهُمَا قُبُورَهُمْ
 ثُمَّ حَمِي أَبُو سَيِّدٍ شَعْرِي وَرَدِيَتْهُمُ الْهُنُوكُ وَضُكِّيَا ابْنُ كَهْمٍ مِينِ بَرِ نَكْلٍ اِدْر كَهْمٍ نَكْرٍ مِينِ لَارِزَتِ كَرُونِ كَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي آجِر كِي دِنِ اِدْر سَاتِه رِهُونِ كَا آبِ كِي دِه سَجْدِ مِينِ آسِي اِدْر بُوچَا آبِ كِهَانِ
 مِينِ لُو كُونِ نِي كِهَا اِسْ طَرَفِ كِي مِينِ اِبُو مَوْسَى هِي آبِ كِي قَدْر مُونِ كِي نَشَانِ پَر بُوچِيْتِي مَوَكِّي اِبُو سَطِيطِ
 جَلِي بِهَاتَا كِي كِي رَايِسِ پَر پِيْنِجِي (بِر اِرَايِسِ اِيَكِ كِنُوَانِ هِي مَدِيْنِي سَوَا بَاهِرِ) اِبُو مَوْسَى نِي كِهَا مِينِ دُرُوَارِ
 پَر بِطِيْ كِيَا اِدْر كَا دُرُوَارِ ذِكْرِي كَا تِهَا بِهَاتَا كِي كَا آبِ حَاجَتِ سَوَا فَرَاغِ مَوَكِّي اِدْر وَضُو كِيَا تَبِ مِينِ آبِ كِي
 بَاسِ كِيَا آبِ كِنُوِي پَر بِطِيْ تِهِي اِدْر سِ كِي سِيْنْدِرِ پَر بِطِيْ لِيَا نِ كِهِي مَوَكَّرِ كِنُوِي مِينِ لُكَا كِي سَوِ مِينِ نِي سَلَامِ
 كِيَا بِر مِينِ لُو تَا اِدْر دُرُوَارِي پَر بِطِيْ مِينِ نِي كِهَا مِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا لُوَابِ رِشِيْ حُجِ
 دُرُوَارِي پَر بِهَاتَا جَرَحِ بَنُو لُكَا اَتَنِي مِينِ اِبُو بَكْرِ صَدِيقِ آسِي اِدْر دُرُوَارِي هُونُو لُكَا مِينِ نِي كِهَا كُونِ مَوَكَّرِ
 نِي كِهَا اِبُو بَكْرِ مِينِ نِي كِهَا تِهِي وَبِر مِينِ كِيَا اِدْر مِينِ نِي عَوْضِ كِيَا يَارَسُولِ اللَّهِ اِبُو بَكْرِ آسِي مِينِ اِدْر رَاجَا رَتِ

نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہو کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ ادر باقون میں ہارون کی مماثلت
 موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہی تھی کہ بعد حضرت موسیٰ کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے
 اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت میں یہی شیخین کے
 خلافت میں کوئی قبح نہیں ہوتا کہ اس لیے کہ خلافت مفضل کی باوجود فاضل کے درست ہو خاص کر اگر
 صورت میں جب ابوبکر صدیق کا خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام
 نے حتیٰ کہ حضرت علی نے اپنی چہ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوداع میں ہے کہ شد لال شیعہ کا اس حدیث سے
 مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں
 اور قیاس لٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسیٰ کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص میں
 خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسیٰ کی زندگی میں پہلے ہی حضرت علی کے لیے یہی سمجھا جا رہا ہے اور خلافت
 جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے غریزہ کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے
 شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے اہم مختصر **عن** سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاصٍ قَالَ خَلَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَفْنِي فِي النَّبَاةِ وَ
 الصَّنِيَّانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ غَيْرَ أَنَّ
 لَا نَبِيَّ بَعْدِي ثُمَّ رَجَعْتُ بَعْدَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَةً عَلَى
 خَلِيفَةٍ كَمَا (مدینہ میں) احب اب غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اور نہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عزتوں
 اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ فرمایا تم خون نہیں سہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرا یا اس
 پر جیسے ہارون کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے **عن** سَعْدِ
 فِي هَذِهِ الْأَسْنَادِ ثُمَّ رَجَعْتُ بَعْدَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَةً عَلَى
 خَلِيفَةٍ كَمَا سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاصٍ قَالَ خَلَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَةً عَلَى
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَبَّحَ لَا تَكُونَ لِي وَاحِدٌ مِمَّنْ أَحَبَّ إِلَيَّ
 مِنْ جُمُوحِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُكَ فِي بَعْضِ مَعَارِظِ
 فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ خَلَفْتُكَ مَعَ النَّبَاةِ وَالصَّنِيَّانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَبَعْدِي

يَقُولُ يَوْمَئِذٍ اَعْطَيْنَا الْاَيَّامَ رَجُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ قَالَ
 فَنَظَرْنَا لَهُمَا فَقَالَ اَدْعُوْنِي عَلَيَّا فَاَتَى بِهِ اَرْمَكَ فَبَصَّوْهُ فِي عَيْنَيْكَ وَدَفَعَ الرَّابِيَةَ اِلَيْهِ
 فَفَعَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا اَنْزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ : مَدَّعِ اَبْنَاءُ نَادَا اِبْنَاءُكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ اَهْلِي مُحَمَّدٍ
 سعد بن ابی وقاص سو رویت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو اسیر کیا تو کہا تم کیوں برابر نہیں کرتے
 ابو تراب کو **ف** ابو تراب کینیت پر حضرت مرتضیٰ علی کی اس رویت سے معاویہ کی نسبت اکیسیت
 عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق
 خیال نہیں کیا نفوسی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اس کی تادیل ضرور ہے ہر
 طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گو یا دریا دت کیا کہ تم
 برا کہتے سے کیوں پرہیز کرتے ہو اور ان کے لڑے ہو یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور
 جو اور کسی وجہ تو اسکا اور جواب ہے اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو حضرت علی کو برا کہتے ہوں اور
 سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اسکا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود
 ہو کہ تم انکی خطای اجتہادی کیوں نہیں بیان کرتے **ف** سعد نے کہا میں تین باتوں کو جو صحیح
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں حضرت علی کو برابر نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی
 مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھ پر لال لونٹوں سے ٹوٹ بیٹھ ہی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے کسی
 لڑائی پر جاتی وقت انکو مدینہ میں چھوڑا انہوں نے کہا یا رسول اللہ اپنے مجھے عورتوں اور بچوں کے
 ساتھ چھوڑ دیا اپنے فرمایا تم اس بات سے رخصتی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون
 کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میں نے سنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ السلام کو آپ فرماتے تھے خیر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہو اسے
 اور اسی رسول سے اور اسے اور اسکا رسول بھی محبت رکھتا ہو اُس سے یہ منکر ہم انتظار کرتے سے اپنے
 فرمایا علی کو بلا دو آئے تو انکی کہیں کو کہتی تھیں آپ نے انکی آنکھ میں ہو کر دیا اور نشان اُن کے
 حوالے کیا یہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی اُن کے ہاتھ پر اور جب یہ آیت اترتی بلا دین ہم اپنے بیٹوں کو اور
 تم اپنے بیٹوں کو (یعنی آیت مبارکہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو یہ فرمایا یا ایہ

ہر میری اہل میں سے کسی سعد بن ابی السرحی صلی اللہ علیہ وسلم آتہ قال لعلیٰ اما ترضی ان
 تكون منی بمنزلة هارون من موسیٰ ثم جیمہ سعد بن ابی وقاص جو وہی ہر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ خوش نہیں ہو اس بات کو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا
 تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس کسی اہل ہدیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم
 خیبر لا عظیمین ہانہ الزاریۃ رجل لا یحب اللہ ورسولہ یضمر اللہ علیہ قال عمر بن
 الخطاب ما أحببت الا ما رآہ الا یومئذ قال فتساویرت لہما کما انزل علی لہما قال ذلکما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب فاعطاه ایاہما وقال امش ولا تکتفون حتی
 یفتی اللہ علیک قال فساہ علیک شیئا ثم وقف ولم یکتف وکفہ رسول اللہ علی
 ما ذاکا قال الناس قال فاقولہم حتی یشتہوا ان لا یلا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ
 ناذر افعلو لذلک فقد منعوا منک دماءہم واموالہم الا بحقیقۃ او حیاسیہم علی اللہ جیمہ
 ابوہریرہ جو روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ میں بیچنے والا اس شخص کو دو گنا
 جو دوست رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو فتح دیگا اللہ تعالیٰ اس کو ساتھوں پر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے
 امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اوس بدن پر میں آپ کے سامنے آیا اس میں سو کہ آپ بلا وین مجاہد
 اس کام کے لیے لیکن آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور وہ جہنم آلود دیا اور فرمایا چلا جا اور اوس پر دست
 دیکھئے اللہ تعالیٰ تجھے کو فتح دیگا پھر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اوس کے ٹھہرے اور کسی طرف نہیں
 دیکھا پھر چلا کر بے یار رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپ نے فرمایا لڑاؤں سو بہا تنک کہ
 وہ گواہی دین اس بات کی کہ کوئی رجن معبود نہیں سوا خدا کے اور یشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں حبیب
 یہ گواہی دین تو انہوں نے بجا لیا تجھے واپسی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلہ اور ان کا حساب میرے
 ہے کسی سئل نرسفد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لا عظیمین
 ہانہ الزاریۃ رجل لا یحب اللہ علیہ ورسولہ وحب اللہ ورسولہ قال
 بات الناس یدوون لیکلہم ایتھم لیکھا قال فلما اصیب الناس غدوا علی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکلہم یحجون لیکھا فقال ابن علیؓ ابن ابی طالب
 فقالوا ہو یا رسول اللہ یکتھب لہ قال فامر سلوا الیہ فانی بہ فیقول رسول اللہ

نے کہا یہ علی بن ابی طالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم اور جہنم کے درمیان میں
 فرمایا کہ انا وحصین بن سبرہ وحمز بن مسلمہ الیٰ نذیرین ارفہ فلما اختلفا
 الیہ قال لہ حصین لقد لقیتم یازید خیرا کثیرا اذایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعت
 حدیثہ وغرقت معہ وصلیت خلفہ لقد لقیتم یازید خیرا کثیرا احذینا یا زید ما سمعت
 من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابن ابی حنیہ واللہ لقد کبرت سنی وکدم عہد
 ونسیت بعض النبی سے کہنے اعی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حدثتکم فاقبلوہ وما
 لکم الا بکفونہ ثم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ما فینا خطیباً ما یذہب
 حتماً بئس کافراً المدینۃ فحمد اللہ واثقی علیہ ودعظ و ذکر ثم قال اما بعد الا ایہا
 الناس فایتما انما نبشروکم ان علی بنی رسول ربی فایحیی وانا ناری فیکم ثقلین اولھما
 کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فمخعل کتاب اللہ وقرآن
 فیہ ثم قال واهل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی فقال لہ حصین
 ومن اہل بیتی یا زید اکثرنا من اہل بیتی قال ساؤہ من اہل بیتی ولكن اہل
 بیتی من حرم الصدقۃ بقدہ قال ومن ہم قال ہم ال علی بنی ال عقیل وال جعفر وال
 عتار قال کل هؤلاء حرم الصدقۃ قال نعم ثم حمز بن حیان وروایت ہو میں اور حمز
 بن سبرہ اور عمر بن سلم زید بن ارقم کے پاس گئے حبیب ام کو کہ باہر تشریف لے گیا اور زید نے توڑی ہوئی
 حاصل کی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سننے آپ کے ساتھ آیا اور کیا آپ کے پیچھے نماز
 پڑھی تھے بہت ثواب کیا ہے کچھ حدیث بیان کرو تو جو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا
 اے پیچھے میرے سیرے عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جنکو میں یاد رکھتا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کیا تو میں جو بیان کروں اسکو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے
 مجھ کو تکلیف مت دو کہ زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خطبہ سناتے ہو کہ میں نے سنا کہ
 میں ایک بابی پر جبکہ ختم کہتے تھے کہ اور مدینہ کے پیچھے میں اپنے اللہ کی حمد کی اور اسکی تعریف بیان کی
 اور وعظ اور نصیحت کی پھر فرمایا بعد اس کے اے لوگو میں آدمی ہوں قریب ہر کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا
 رسالت کا فرشتہ آؤ اور میں قبول کروں میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو تم

کی کتاب اوس میں ہدایت ہو اور نور ہے تو اس کی کتاب کو تہمتے رہو اور اسکو مضبوط پکڑے رہو غرض آپ
 عنایت دلائی اس کی کتاب کی طرف بہر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت میں میں خدا یاد دلاتا ہوں تم کو اپر
 اہل بیت کے باب میں حصینؑ کہا اہل بیت آپ کو ہن سے زید کیا آپ کی بی بی بیان اہل بیت نہیں
 میں زید نے کہا بی بی بیان ہی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن المہبت وہ میں جب زکوۃ حرام ہے حصین
 نے کہا وہ کون لوگ ہیں زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصینؑ کہا ان سب
 پر عذوقہ حرام ہے زید نے کہا ان **فائدہ** یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نوین سال حب حجۃ الودع
 کر کے لوٹے فرمائی اوس کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ آپ آخری وصیت تمام عرب کے قوموں کے سامنے یہ
 کی کہ قرآن پر چہ رہنا اوس سے ہدایت لینا اوس پر عمل کرنا دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکھنا اون سے
 محبت کرنا انکو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سو اہلسنت اور جماعت کو کوئی فرق قائم نہیں ہے خوارج
 نے اہل بیت کو چوڑ دیا اون کے دشمن ہو گئے روغن نے قرآن پر سنہ سڑ لیا سکل **ابن حبان**
بہار اہل سنت و جماعت حدیث ابن عجل دذاد فی حدیث جریہ کتاب اللہ فیہ الہدای والنور
 من ابتمسک یہ و اخذ یہ کان علی الہدای ومن اخطأ ضل ترجمہ وہی جو گنہرا اتنا یاد
 ہے کہ اس کی کتاب میں ہدایت ہو اور نور ہے جو اسکو پکڑے رہو گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسکو چوڑ دے گا
 وہ گمراہ ہو جاوے گا **ابن حبان** عن زید بن ارقم قال دخلنا علیہ فقلنا لہ لعلنا نکتب
 خیراً کثیراً فقد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلیت خلفہ و ساق لک الذیبت یخو
 حدیث ابن حبان عن ابنہ قال کان ابنی ناری فی کعب الثقفلین احدهما کتاب اللہ هو
 حبیل اللہ من اتبعہ کان علی الہدای ومن ترکہ کان علی الضلالہ وفیہ فقلنا من اهل
 بیتہ یشاؤہ قال لا یراہ اللہ ان المرأة تکلون مع الرجل العبر من الذہر یثم یطرقہا فترجمہ
 الی ایضا وقومہا اهل بیتہ اصلہ وعصبہ الذین حیروا الصدق فتبعہ ترجمہ زید بن حیا
 سے روایت ہو انہوں نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تم نے صحبت اہل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اور گزری اس
 میں یہ کہ آپ فرمایا میں تم میں دو بہاری چیزیں چھوڑی جا تا ہوں ایک تو اس کی کتاب وہ اس کی سنی
 ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہوگا اور جو اسکو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جاوے گا۔ اس روایت میں

یہ کہ جتنے کہا اہل بیت کون لوگ میں بی بیان آپ کی زید نے کہا نہیں تم خدا کی عورت ایک بیت تک
 کے ساتھ رہتی ہے پر وہ اسکو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے اہل بیت آپ کے
 دو دو مہال کے لوگ اور عصبہ میں جنہ صدقہ حرام ہے آپ کے بعد فاش نووی نے کہا ستر نزدیک و بنی ہاشم
 اور بنی مطلب میں ادنیٰ و دون پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صے ف بنی ہاشم میں اور بعضوں نے کہا
 بنو قصبہ اور بعضوں نے کہا قریش۔ اس حدیث میں جو بی بیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا
 ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ کی کسی بی بیان جیسو حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور
 ام حبیہ رضی اللہ عنہن قریشی تھیں اور ایک حدیث میں زید سے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور
 دوسری حدیث میں خارج اندون میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصود ہیں ایک اہل بیت
 جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال خلیکے اکرام اور احرام کا حکم ہے ادنیٰ میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اور
 قرآن میں آیت تطہیر جو درود ہے وہ اہل بیت ہی میں وارد ہے اور قرینہ اسکا یہ ہے کہ اس آیت کو اہل بیت اور
 حضرت صلعم کے ازواج کا ذکر ہے اور انہی کے طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن
 میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک حدیث میں اہل بیت کا یہ جنہ صدقہ حرام ہوا اس میں بی بیان داخل نہیں
 ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب میں یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادہ) **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ**
قَالَ اسْتَجْلَلَ عَلِيًّا الْمَدِينَةَ رَجُلًا مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ قَدْ عَاسَهُلُ بْنُ سَعْدٍ قَامَهُ أَنْ يَكُونَ حَلِيفَةً
قَالَ فَابْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَمَّا إِذَا أَلَيْكَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا الدَّرِّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِي بِإِلَافٍ إِلَّا نَمُّ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ لَعْنَةِ الدَّرِّ إِنْ كَانَ لِي فَدَرُّهُ إِذَا دَعَى بَعْضُكُمْ فَاقَالَ لَهُ أَخِي مَرْوَانَ عَنِ فَصَّةٍ لِي مَسْجِدٍ
أَبُو ثَوَابٍ قَالَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَكَفَّ يَدَيْهَا عَنْهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ
إِنْ أَبَى حَمِيكَ فَقَالَتْ كَأَنِّي بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَلَمْ تَضْبِئِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عَمْدًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَرِي أَنْظِرِي إِنْ هُوَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ دَاوُدُ
فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِجْلُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَمَّا يَكُونُ تَرَاكُ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَنْهُ وَيَقُولُ يَا أَلَلَّ يَا أَلَلَّ يَا أَلَلَّ يَا أَلَلَّ يَا أَلَلَّ يَا أَلَلَّ
 بن سعد سے روایت ہو رہی ہیں ایک شخص مردان کی اولاد میں سے حاکم ہوا اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا
 حضرت علی کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ بعثت ہو

اسکی البو تراب پہل ہے کہا حضرت علی کو کوئی نام البو تراب کی زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے ہی اس نام کے ساتھ لپکارنے سے وہ شخص بولا اسکا قصہ بیان کرو انکا نام البو تراب کیوں ہوا پہل ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا آپ نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے وہ بولیں مجھ میں اور اون میں کچھ باتیں ہوئیں وہ عرض ہو کر چلے گئے اور بیان نہیں سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکھو حضرت علی کہاں ہیں وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی صحابین میں سے ہیں آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ بیٹھے ہوئے تھے اور چادر اون کے پہلو پر سے الگ ہو گئی تھی اور ٹی لگ گئی تھی (اون کے بدن سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ٹی پونچھنا شروع کی اور فرماتے پھر اڑھٹا کر البو تراب اڑھٹا کر البو تراب **فائدہ** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا نام البو تراب کہا اسوجہ ہو انکو یہ نام نہایت پسند تھا احدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہی ثابت ہوا کہ سیدنا سوزا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اور سکولانا اور سکولاس کا جس کا مسجوب **باب** فی فضیل سعد بن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان **عن عائشہ** قالت اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة فقال لیئت رجلاً صالحاً من اهلنا فی یومئذی اللیلۃ قالت سمعنا صوت الساج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمر ہذا قال سعد بن ابی وقاص یا رسول اللہ جئت احرسک قالت عائشہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سمعت عطیطة ثم جمہ ام المؤمنین عائشہ سردایت ہو ایک آنکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت شخص ات بہر میری حفاظت کرے حضرت عائشہ نے کہا اتنے میں بہکومتیار دن کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ میں حاضر ہوا ہوں آپ پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ میرے آپ کے خراٹے کی آواز سنی **عن عائشہ** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقعداً مہ المذیبة لیلة فقال لیئت رجلاً صالحاً من اهلنا فی یومئذی اللیلۃ قالت فلینا خبرک لذلک سمعنا خفشة سراج فقال من ملک انا سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاءک قال فقال وقع فی فتنی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثت لعمرك قد عاکل رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم شرفاً و فی رواية بن ریح قد لنا من هذا ترجمہ وہی جو گذر اتنا زیادہ ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدیہ پوجا تم کیوں آنکھ دہوے مجھ پر ڈر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو میں آیا
اپنی حفاظت کرنے کو اپنے اور ان کے لیے دعا کی ہر سورہ میں حسن عایشہ اری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات الیکہ میں جلدیث سیکم ان یزید لال ترجمہ جو گذر اس کے علیہ وسلم بقول ما جمہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و لاحد غنیر سعد بن مالک کانتہ جعل یقول
لہ یوم احد ارم فذاک اینی و اقی ترجمہ حضرت علی سروریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
مان باب کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یون نہیں فرمایا کہ میرے مان باب تجھے نذاہون) مگر سعد بن مالک
اپنے سعد بن ابی وقاص کے لیے یہی اپنے احد کے دن اور سو فرمایا تیرا ای سعد نذاہون تجھے پران باب میرے
حسن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمنیہ ترجمہ وہی جو گذر اس کے سعد بن ابی وقاص نے اپنے
ابن وقاص قال لقد جمعت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر یوم احد ترجمہ سعد
بن ابی وقاص سروریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اپنی مان باب کو میرے لیے یہی احد کے دن
حسن یمنیہ بن سعید یمنیہ الا سناد ترجمہ وہی جو گذر اس کے سعد بن ابی وقاص نے اپنے
علیہ وسلم جمع لہ ابوبکر یوم احد قال کان رجل من الشریکین قد اخذ السیور
فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارم فذاک اینی و اقی قال فذعرت لہ بکم لکیر فیہ
فصل فاصبت خنبہ فسقطوا فکشف عورتہ فخصیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی کظرت الی نوا حیدہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سروریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے
دن اور ان کے لیے جمع کیا اپنے مان باب کو سعد نے کہا ایک شخص تبا مشرکون میں سو جس نے جلا دیا تھا
مسلمانوں کو دینے بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا اسے سعد
نذاہون تجھے پران باب میرے میں نے اس کے لیے ایک تیر لکا لاجس میں یہ کان نہ تھا وہ اس کی پسلی
میں لگا اور گر اور اس کی خمر گاہ کھل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر سننے بہا تک کہ میں نے
آپ کی کھلیوں کو دیکھا حسن مصعب بن سعد عن ابیہ عن اہل انک لکرت فیہ ایاک من القناد
قال حکفت ام سعد ان لا تکلیہ ابد احنی یکفیر بدینہ ولا تاکل ولا تشریب قالت
ذممت ان الله وصاک بوالدیک فانا امک وانا امک یمنیہ قال مکنت ثلث کحتی

خُشِّي عَيْبًا يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّكَ يَقَالَ لَهُ عَمَّا رَفَعَهَا فَجَعَلَتْهُنَّ عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةُ وَ
وَصَيَّنَّا الْإِنْسَانَ بِالذِّكْرِ خُصَّائِينَ حَاصِلَ ذَلِكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِمَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَفِي الذِّكْرِ مَعْرُوفٌ
قَالَ وَاصْبِرْ سَوْفَ اللَّهُ صِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا عَظِيمَةً فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذَتْهُ فَكَتَبَتْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَيْفَ لِي هَذَا السَّيْفُ فَأَنَا مِنْ قَدِّ عَمِلْتُ حَالَهُ فَقَالَ
رُذَاهُ مِنْ حَبِثُ أَخَذَتْهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ فِي الْقَبْرِ لَا مَتْنِي لِنَفْسِي فَرَجَعْتُ
إِلَيْهِ فَقُلْتُ اعْطِنِيهِ قَالَ فَسَدَّ لِي صَوْتُهُ رُذَاهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذَتْهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ لِي كَلَامُكَ عَزَّ الْإِنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى الْيَهُودِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لِي
فَقُلْتُ دَعُونِي أَقْرِئَهُمْ بِمَا لِي مِنْ خَبَرٍ نَبَأْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالْقَبْرُ فَقَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالْقَبْرُ
فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ جَاءَنِي قَالَ وَأَنْتِ عَلَى نَفْسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا أَمَّا
نُطْعِمُكَ وَنَسْقِيكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُخْذَمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاتَيْتُهُمْ فِي حَيْثُ وَالْحَشَّاشُ
الْبُشْتَانُ فَلَمَّا رَأَوْا رُجُلًا وَمِنْهُمْ دُرُقٌ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَكَلَّمْتُ وَتَبَرَّيْتُ مَعَهُمْ
قَالَ فَكَرُمْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ الْيَهُودِيِّينَ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَدَمَ بِأَيْمَنِ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَمِينِي نَفْسُكَ شَانِ الْخَمْرِ أَلَمَّا الْخَمْرُ
وَالْيَهُودِيُّ الْأَنْصَارُ وَالْأَكْذَابُ رَجُلٌ مِنْ عَمَلِ الشُّبُهَاتِ تَرْجُمُهُ مَعْبُودٌ بَنِي سَعْدٍ وَهُوَ يَتَّبِعُ
أَوَّلَهُمْ سِوَا ابْنِهِ بَابُ سَوَادِ بْنِ قُرَيْشٍ بَابُ بَيْنَ قُرَآنٍ كِي أَيْتَيْنِ أَوْتَرِينَ أَوْنِ كِي مَانِ سَعْدٍ مَانِي شَيْءٍ كِي
أَوْنِ كِي كَبِي بَاتِ نَهْ كِي حَبِ تَكْ إِبْرَادِينَ رَيْفَةُ سَلَامِ كَادِينَ (بُخَيْرُ مَرِينِ كِي) كِي كَبَاهُ سَعْدٍ كِي نَبِي كِي
وَهُ كَبِي كِي أَسَدُ تَعَالَى نَعْبُورُ حَكْمُ يَابِ مَانِ بَابُ كِي اطَاعَتِ كَرِيكَ أَوْرِي مَرِي مَانِ سَعْدٍ كِي حَكْمُ
كَرِي مَرِي اس بَاتِ كَابِرِ مَرِي دَن تَكْ يُونِ هِي رَهِي كِي كَبَاهُ يَانِ سَابِيَه تَكْ كِي أَسَدُ عَشِ الْكِيَا أَخْرَا كِي
بِيَا سَكْ حَكْمُ كَامِ عُمَارِ تَسَا كَبَرِ سَوَا أَوْرِي سَكُ بَانِي بِلَا يَادِ مَدَوَا كَرْنِي مَكِي سَعْدٍ كِي لِي سَبِ اسَدُ تَعَالَى
نَعْبُورُ كِي أَوْرِي سَبِي حَكْمُ يَادِ أَوْرِي كِي أَوْرِي مَانِ بَابُ كِي سَاهِي نَكِي كَرْنِي كَابِرِ مَرِي دَن تَكْ يُونِ هِي رَهِي كِي
تَجْهِي كِي مَرِي كِي سَاهِي مَرِي حَبِ كِي كَبَاهُ كِي عِلْمُ نَبِي نَوْتِ مَانِ أَلِي بَاتِ رَيْفَةُ شَرِكِ
سَتِ كَرِ أَوْرِي دَن كِي سَاهِي دَن يَامِينِ دَسْتُورِ كِي مَوَافِي أَوْرَا كِي بَارِ سَعْدٍ كِي سَلَامُ كِي سَلَامُ

کہ بہت سنا غنیمت کا مال تہذیب آیا اور میں ایک تلوار سہی تھی وہ میں نے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
 لایا میں نے عرض کیا یہ تلوار مجھ کو انعام دیدیجیے اور میرا حال آپ جانتی ہیں آپ نے فرمایا اس کو وہ میں کہہ دو جہاں
 سے تو نے اٹھائی ہے میں گیا اور میں نے قصہ کیا کہ بہر اس کو گدام میں ڈال دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت
 کی اور میں بہر آپ پاس نہ گیا میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھ کو دے دیجی آپ نے سختی سے فرمایا کہ ہر کسی جگہ
 سے تو نے اٹھائی ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تھیں پوچھتے ہیں لوٹ کی چیز فکو سعد نے کہا میں ہمارا ہوا
 تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپ شریف لائے کہ میں نے کہا مجھ کو اجازت دیجو میں اپنے مال کو باٹ
 دوں جبکہ چاہوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا آؤ مال باٹ دوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا تہائی مال باٹ
 دوں آپ چپ ہو رہی ہو یہی حکم ہو کہ تہائی مال تک باٹنا درست سعد نے کہا ایک بار میں انصار اور مہاجرین
 کے کچے لوگوں پاس گیا انہوں نے کہا آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے جو وقت تک شراب
 حرام نہیں ہوا تھا میں ان کے پاس گیا ایک باغ میں وہاں ایک لٹکے ہوئے کمر کا گوشت ہوتا گیا تھا اور شراب کی
 ایک مشک کہی تھی میں نے گوشت کھایا اور شراب پیا ان کے ساتھ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا
 میں نے کہا مہاجرین انصار سب بہترین ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھ کو مارا میرے ناک میں زخم لگا
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری شراب اور عبا اور تہان اور
 پائے سب نجاست ہیں شیطان کے کام ہیں **حکم** **مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ** **أَنَّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ**
فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سَمَاءَ كَوْدَاذَنِي حَدِيثَ شُعْبَةَ قَالَ
فَكَانُوا إِذَا أَسْرَدُوا أَنْ يُطْعِمُوْهَا شَجَرًا فَأَهَا بِصَاحِبِهَا وَهَذَا فِي حَدِيثِ شُرَّاءٍ أَيْضًا فَضَرَرَتْ
بِهِ أُنْفُ سَعْدٍ فَضَرَرَتْ فَكَانَ أُنْفُ سَعْدٍ مَقْرُورًا ترجمہ سعد نے کہا سیر باب میں جا رہے ہیں یا رب
 بہر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب سیر
 مان کو کھانا کھانا چاہتے تو ان کا منہ ایک لکڑی کو کہتے بہر کھانا اور اس کے منہ میں ڈالتے اس وقت
 میں یہ ہے کہ سعد کے ناک پر مارا اور ان کی ناک چر گئی بہر ان کی ناک ہمیشہ چری رہی **حکم** **سَعْدٍ فِي رَأْسِ**
نَظَرُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَجُلًا بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةِ أَهْلِ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ
كَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تَذُنِي هَؤُلَاءِ ترجمہ سعد سورت ہیت یہ آیت مت دور کر ان لوگوں کو جو
 پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چہ آدمیوں کے باب میں اور تری اون میں ہیں تھا اور عبد اللہ

میں سے تھے جبکہ ذکر اس آیت میں ہر الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما أصابهم القرح فیئین جن لکون
 نے طاعت کی اور رسول کی مرضی ہونے پر یہی (ابوبکر غزوہ کے باب نہ تو مانتا ہے نہ ان کو یہی باب
 کہتے ہیں اھل حق ہینام بھٹکا الا سداودا دیعنی ابانکر والذین ترجمہ ہے وہی جو کھڑا اس میں
 دونوں باب کا بیان ہے یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما **ع** عذرة قال قالت لی عائشة
 کان ابواک من الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما أصابهم القرح ترجمہ ہے وہی جو کھڑا
 کھڑا **باب** من فضائل ابی عیسیٰ بن الجراح ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت **ع**
 اتیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لیکل امة امینا وان امیننا ابیہا الامۃ
 ابو عبیدہ بن الجراح ترجمہ ہے انس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت کا ایک امین
 ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابوبکر صدیق
 سے ممتاز ہے **ع** اتیر ان اھل الیمین قد لموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا
 ربعت معنا رجلا یعلینا الشکۃ والاساکم قال فاحذیید ابی عبیدہ فقال ہذا امین
 ہذا الامۃ ترجمہ ہے انس سے روایت ہے کہ کچھ امین کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک
 میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجے جو ہر کوئی حدیث اور سلام
 سکھاوے تو ابی ابو عبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے **ع** حدیث
 قال جاء اھل نجد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ابعت الینا
 رجلا امینا فقال لا یفقت الیکم رجلا امینا حرمین قال فاستشرف اھل الناس قال
 فبعث ابابعبیدہ بن الجراح ترجمہ ہے زبیر روایت ہے ہجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجیے آپ نے فرمایا میں تمہارے
 پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بیشک امانت دار ہے بیشک امانت دار ہر آدمی نے کہا
 لوگ منتظر رہے کہ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا **ع** ابی ایحاقی ہذا
 الا سداودا ترجمہ ہے وہی جو کھڑا **باب** من فضائل الحسن والحسین **ع**
 اللہ تعالیٰ عہدہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت کا بیان **ع** ابی ہریرہ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحسن ابنی احب الیّ فاحبہ واحب من احبہ

ترجمہ ابو ہریرہ کی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا امیرین اس کے لیے یا امیرین اس کے لیے
 ہوں یعنی اس سے محبت کہتا ہوں تو یہی محبت رکھنا اس سے جو محبت کہو اس سے فائدہ یعنی امام
 حسن علیہ السلام سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر سجان اللہ طبیعت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے
 کہ اس کی وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو یہ کو قائل کہ اللہ طبیعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 کی محبت پر اور ماراؤن کی محبت پر اور حشر کر اؤن کی محبت پر ہر چند موسیٰ کو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت
 نہ چاہیے یا اللہ کے رسول کی اور رسول کے طبیعت کی اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے
 تو اللہ کی محبت بالذات ہو اور اوروں سے بوجہ **عَنْ** ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی حاکفۃ من التھام لا یجوز فیہا الا کلبہ حتی جلد سق بنی فینفخ
 ثمناً لشرک حتی یبک فاکفرت فاکفرت لکھ انکھ لکم یقوی حسنا فظننا انکھ انما علیک انکھ
 لان تکفیکہ وتکلیکہ یحاکا کلمہ بکلمت ان جلد یسقی حتی یعتق کے لو احد منہ ما صلاحہ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی احبک فاحبک واحب من احبک ترجمہ
 ابو ہریرہ کی روایت ہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلاؤن کو ایک وقت نہ آپ مجھ بات کرتے
 زمین آپ بات کرتا تھا یعنی خاموش چلے جاتے تھے (ایسا تاک کہ بنی فینفخ کے بازار میں پہنچے پہ
 آپ لڑتے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گھر پر آئے اور بوجہ ایچہ ہر جی ہے یعنی امام حسن علیہ السلام کو ہم سچے
 کہ اؤن کی مان سے اؤن کو روک رکھا ہے نہ لانے دہلانے اور غشیر کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی
 ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے لگے ملے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور امام حسن علیہ السلام) ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا امیرین اس سے محبت کرتا ہوں تو یہی اس
 سے محبت رکھنا اور محبت رکھنا اس سے جو اس سے محبت رکھو **عَنْ** ابی ہریرۃ قال رأیت
 الحسن بن علی علی عاتر بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقول اللہم انی احبک
 فاحبک ترجمہ برابر عاتر بن النبی کی روایت ہر میں امام حسن علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کا ہر جی پہنچاؤن آپ فرماتے تھے یا امیرین اس سے محبت رکھنا ہوں تو یہی اس سے محبت رکھنا
عَنْ ابی ہریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضعاً الحسن بن علی علی
 عاترہ وهو یقول اللہم انی احبک فاحبک ترجمہ وہی جو اوپر گذر **عَنْ** ابی ہریرۃ

نے انکو تنہا کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اوترا پکارو انکو اودن کے باوجود کمطرت نسبت کر کے یہاں
 ہے اللہ نزدیک **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ جَوْدَرُ الْحِمْيَرِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوا أَمْرًا عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَطَعَنَّ النَّاسَ فِي
 أَمْرِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ قَطَعْتُمْ فِي أَمْرِي فَقَدْ كُنتُمْ تَقْعُدُونَ
 فِي أَمْرِهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّكُمْ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلْقًا كَالْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ
 إِلَيَّ دَارَتْ هَلَاكُهُنَّ لَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بِكُذِّهَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اسد علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسکا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگوں نے اسکی سرداری پر طعن کیا
 کہ ایک لوجو ان شخص کو بڑی بڑے مہاجرین اور انصار کا اپنے امیر کیا اتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہہ گئے ہو اور فرمایا اگر تم طعن کرتے ہو اسامہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعن کر چکے ہو اس کے باپ کی
 سرداری میں اس سے پہلے اور تم خدا کی اسکا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ
 پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے **ف** اسلئے اپنے زید کو لشکر کا
 سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہو کر اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکو
 بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اور ون کے لڑائی میں زیادہ کوشش
 کریں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو
 قدامت اور سن بیکار ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَوْهُ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِطٍ ابْنُ أُمِّ الْقَيْسِ ابْنُ زَيْدٍ قَطَعَنَّ النَّاسَ فِي أَمْرِهِ مِنْ قَبْلِهِ
 وَأَيُّكُمْ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلْقًا كَالْإِمْرَةِ وَأَيُّكُمْ اللَّهُ إِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ دَارَتْ هَلَاكُهُنَّ
 لَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بِكُذِّهَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اسامہ و اس کے زید کو کیا لوگوں نے اسکی سرداری پر طعن کیا اتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہہ گئے ہو اور فرمایا اگر تم طعن کرتے ہو اسامہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعن کر چکے ہو اس کے باپ کی
 سرداری میں اس سے پہلے اور تم خدا کی اسکا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ
 پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے **ف** اسلئے اپنے زید کو لشکر کا
 سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہو کر اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکو
 بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اور ون کے لڑائی میں زیادہ کوشش
 کریں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو
 قدامت اور سن بیکار ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَوْهُ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِطٍ ابْنُ أُمِّ الْقَيْسِ ابْنُ زَيْدٍ قَطَعَنَّ النَّاسَ فِي أَمْرِهِ مِنْ قَبْلِهِ
 وَأَيُّكُمْ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلْقًا كَالْإِمْرَةِ وَأَيُّكُمْ اللَّهُ إِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ دَارَتْ هَلَاكُهُنَّ
 لَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بِكُذِّهَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اسامہ و اس کے زید کو کیا لوگوں نے اسکی سرداری پر طعن کیا اتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہہ گئے ہو اور فرمایا اگر تم طعن کرتے ہو اسامہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعن کر چکے ہو اس کے باپ کی
 سرداری میں اس سے پہلے اور تم خدا کی اسکا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ
 پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے **ف** اسلئے اپنے زید کو لشکر کا
 سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہو کر اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکو
 بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اور ون کے لڑائی میں زیادہ کوشش
 کریں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو
 قدامت اور سن بیکار ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَوْهُ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِطٍ ابْنُ أُمِّ الْقَيْسِ ابْنُ زَيْدٍ قَطَعَنَّ النَّاسَ فِي أَمْرِهِ مِنْ قَبْلِهِ
 وَأَيُّكُمْ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلْقًا كَالْإِمْرَةِ وَأَيُّكُمْ اللَّهُ إِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ دَارَتْ هَلَاكُهُنَّ
 لَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بِكُذِّهَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہے عبد اللہ بن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر کو کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے تو آپ نے ہر کوئی سوار کر لیا اور تم کو چوڑا دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی)
صحیح حذیب بن الشحید یثیل حدیثنا بن علیؑ و انساذم ترجمہ وہی جو گذر **صحیح**
 عبد اللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر نکفی
 بصبیان اهل بيته قال وانه قدم من سفر فسبقني اليه فحملك بيديك ورجلي
 جني يا حذیب انبی فاطمة فارودك خلفك قال فادخلنا المدينة فلاكثة على ذاتي
 واحدة ترجمہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے
 تشریف لاتے تو گھر کے بچہ آپ کو جا کر ملتے اکیس آپ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ کو منہ کے
 لیے آپ مجھ کو اپنے سامنے بٹھالیا پھر حضرت فاطمہ زہرا کی ایک صاحبزادی آئی آپ نے اسے اپنے
 پیچھے بٹھالیا پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے **صحیح** عبد اللہ بن جعفر
 قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر نکفی بنا قال فتکفی فی قری
 بالحسن او بالحسين قال فحمل احدا کابین یدیه والاخر خلفه حتى دخلنا المدينة
 ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو
 ہم لوگوں کو ملتے ایک بار مجھ سے اور حسن مجید سے اسے تعالیٰ عنہا سے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو
 سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے **صحیح** عبد اللہ بن جعفر قال
 اردقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم خلفه فاستراک حدیثا لا احدا
 یہ احدا من الناس ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کروں گا
باب فضائل خدیجۃ حضرت خدیجہ کی فضیلت **صحیح** علیؑ یقول سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خدیجۃ ہا مریم بنت عمران وخدیجۃ ہا خدیجۃ
 بنت خویلد قال ابو کبشیر اشاد وکعبہ الی السماء والارض ترجمہ حضرت علی سے
 روایت ہو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آسمان اور زمین کے اندر جتنی
 عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں

سب میں خیر بہت خولید افضل میں **ف** یعنی ہر ایک اپنی زمانہ میں سب عورتوں کو افضل ہر اب راب
 امر کہ اون دونوں میں کون افضل ہے اوسکو بیان نہیں کیا **عن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ کل من الرجال کثیر وکم یکنل من النساء غیر مریم بنت عمران
 واسیہ امراؤ فذعنون وان فضل عائثہ علی النساء کفضل الذئب علی سائر الطعَام
 ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے لیکن
 عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوا مریم بنت عمران اور اسیہ فرعون کی جو رو کے **ف** اس حدیث
 سے بعضوں نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ بنی نہ تھیں بلکہ ولی
 تھیں اور منقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہو تھیں **ف** اور عائثہ کی فضیلت اور عورتوں
 پر ایسی ہے جیسو فرید کی فضیلت اور کہانوں پر انوروی نے کہا اس حدیث پر یہ نہیں لکھا کہ حضرت
 عائثہ حضرت مریم اور اسیہ کو افضل میں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت ہر اس امت کی عورتوں پر ہو
عن ابی ہریرۃ قال انی جبیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ہذا
 خدیجۃ فذاتک معها یا کاد فیہ اودام او طعم او شرب اب کاد اچی انتک قاور علیہا
 السلام من ربہا ووقی ربہا بنبیت فی الجنة من قصب لا حطب فیہ ولا نصب قال
 ابو بکر بن ابی شیبہ فی روایتہ عن ابی ہریرۃ کہ نقول سمعنا وکم نقول فی الحدیث
 صحیحی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہر حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
 اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہیں آپ پاس آئیں میں ایک برتن لیکر اس میں سالن ہو یا کہانا ہو
 یا شربت ہے بہر وجہ با دین تو آپ انکو سلام کیسے اون کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اور
 انکو خدیجہ بنی دیکھیے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار رسول کا بنا ہوا ہے نہ اس میں غل ہے نہ کوئی تکلیف
عن اسمعیل قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لیکر خدیجہ فیکبیت فی الجنة قال نعم لیکرہا بنبیت فی الجنة من قصب لا حطب
 فیہ ولا نصب ترجمہ اسمعیل نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت خدیجہ کو خدیجہ بنی دی ایک گھر کی جنت میں جو خولدار رسول کا ہے نہ اس میں غل ہے نہ
 نہ تکلیف **عن** ابن ابی اوفی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ منہ ترجمہ وہی

انہوں نے کہا ان آج کا وہ خدیجہ بنی دیکھیں

جو گزرا **عائشہ** قالت لیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ بیبت فی البیت
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سروریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ
کو ایک گہر کی جنت میں **عائشہ** قالت ما غرت علی امراۃ ما غرت علی خدیجۃ
ولقد ہدکت قبل ان یتزوجنی فی ثلاث سنین لیا کنتی اسمعہ یدکرہا ولقد امرہ ان
ان یتکثر ہا بیبت من قصیب فی البیت وان کان لیکان لک الشاة ثم یضد بہا إلخ لہما
ترجمہ حضرت عائشہ سروریت ہر میں نے کسی عورت پر اتنا رشاک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میری نکاح
مہونے سے تین برس پہلے رطبین تھیں اور یہ رشاک میں اسوقت کر لی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے (اور
ادب کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپکو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت
میں جو خولدار رسولی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری بچے نے تھے پھر خدیجہ کے سلیبوں کے پاس اسکا گوشت
تھوڑے بہتے **عائشہ** قالت ما غرت علی سیدہ البیت صلی اللہ علیہ وسلم إلا کلا
خدیجۃ وانی لہ ادریکہا قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا ذبح
الشاة یقول اریلو ابھا الی اصد تاک خدیجۃ قالت ناغضبتہ یوما فقلت خدیجۃ
نفاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی قد رزقت حبہا ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پر رشاک نہیں کیا البتہ خدیجہ پر کی اور
میں نے انکو نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری بچے نے تو فرماتے اسکا گوشت خدیجہ کے
بھائیوں کو بھیجا ایک دن میں نے آپکو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپنے فرمایا مجھے انکی محبت خدا تعالیٰ
نے دلی **عائشہ** ہشام یطک الا سناد نحو حدیث انی اسامۃ الی قصۃ الشاة
ولکہ یدکر الی الزیادۃ بعد ہا ترجمہ وہی جو گزرا **عائشہ** قالت ما غرت علی امراۃ
فی البیت ما غرت علی خدیجۃ لیکثرہ ذکرہ ایاہا وما رایتہا قط ترجمہ حضرت
عائشہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں نے اتنا رشاک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ انکا
ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا ہی نہ تھا **عائشہ** قالت لہ یتزوج
البیت صلی اللہ علیہ وسلم علی خدیجۃ حتی ماتت ترجمہ حضرت عائشہ سروریت ہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہ کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں **عائشہ** قالت

اسناد بنت حویدل اخذ خدیجہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقت
 استیذان خدیجہ فارناجہ لذلک فقال المصنمہ ہالکۃ بنت حویدل فخرت فقلت واما
 تاذکر من عجب از قریبین حمراء البیدقین خمسۃ الشافین ہلکت فی
 اللہ فابذلک اللہ خیراً امیناً ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ سروریت ہر مالہ بنت حویدل حضرت
 خدیجہ کی بہن آپ کی سالی نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی آپ کو خدیجہ کا اجازت
 مانگا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا امہ ما یثی خویدل کی مجھے رشک اسی میں نے کہا آپ کیا یاد کرنا
 ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیہ کے سرخ سوڑیوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیہ) جس کے ایک
 دانت ہی نہ رہا اور زری سرخی سرخی ہر دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مرگی اور
 امہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی ہر عورت دی (جو ان باکرہ جیسے میں ہوں قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی
 رشک معاف ہو کیونکہ یہ اون کی طبعی ہے اور اس سبب آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع
 نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے
 آپ ان پر خفا نہ ہوئے **باب** فَمَا تَأْتِي عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان **صحیح** عَائِشَةُ أَلَّتْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكَ الْمَلَكُ فَاَسْرَفَ فِي مِرْحَوِيلٍ
 يَقُولُ هَلْ دِهَ امْرَأَتُكَ فَانْشَفَ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَاَقُولُ إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ
 عِيْدِ اللَّهِ يُصْنَفُ ترجمہ حضرت عائشہ سروریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (موت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید
 حریر کے کڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کہو لا تو وہ تو کل
 میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھ کی بیگم اور تمیز
 اس خواب کی نہ ہو) **صحیح** هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَا كُنْتُ نَأْمُتُ عَلَى سَخَطِي قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِذَا كُنْتُ
 عَنِّي رَاحِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا رَيْبَ لِي إِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا رَيْبَ لِي إِذَا كُنْتُ

الرَّحْمَانُ وَأَنَا سَأَلْتُكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ بَلِيَّةٌ أَلَسْتَ
 تُحِبِّينَ مَا أَحْبَبْتُ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ نَأْجِزُكِ هَذِهِ فَقَالَتْ نَقَامْتُ نَاطِمَةً حِينَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ إِلَى أَذْرُوحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِأَلَدِي فَقَالَتْ رِبَا لِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا
 مَا دَأْبُكِ أَنْ أَخْبَيْتِ عَنَّا مَنْ تَحِبُّ فَارْتَبِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ
 إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْتَشِرُكَ الْعَدْلُ فِي ابْنَةِ ابْنِي خُفَاةً فَقَالَتْ نَاطِمَةً وَاللَّهِ لَا أَكْفُهُ فِيهَا
 أَبَدًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَتْ أَزْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ
 زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيئُنِي مِنْهُمْ فِي الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ أُمِّمَرَّةً فَطُخْخِرَا فِي الدَّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتَتْهُ
 اللَّهُ وَاصْدَقَ حَدِيثًا مِمَّنْهَا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِدَاءً أَلَا تَقْرَأُ
 فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقْرُبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حِلَّةٍ كَانَتْ فِيهَا
 شُرْعٌ مِنْهَا الْفَسِيخَةُ فَقَالَتْ فَاسْتَأْذَنْتِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مَرْطَلَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ نَاطِمَةً عَلَيْهَا
 وَهُوَ بِهَا قَاذِنٌ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ
 أَرَسَلْنِي بِكَ عِنْدَكَ الْعَدْلُ فِي ابْنَةِ ابْنِي خُفَاةً فَكَلِمَةً وَقَعَتْ فِي فَاسْتَطَلَّتْ
 عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرَفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا
 فَقَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْذِبُ أَنَّ
 أَتَعَبَرُ فَقَالَتْ لَنَا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشْكُرْ أَحَدًا أَخْبَيْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْسِمُ أَنَّهَا ابْنَةُ ابْنِي نَكِرٌ مَرَّجَمٌ حَضَرَتْ عَائِشَةُ وَرَدَّ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بِي بِيُونَ لَمْ نَاطِمَةً زَهْرًا ابْنِ كِي صَاحِبِ زَادِي كُوَابِ بَابِ سَبِيحِ الْأَنْبِيَاءِ أَجَارَتْ
 بَابِي أَبِطَرِ مَرْيَمَ تَهْ بِرَ سَاهِي مِيرِي جَادِرِينَ ابْنِي أَجَارَتْ دِي اِدْنُونِ لَمْ عَرَضَ كِيَا يَارُو
 اِسْرَابِ كِي بِي بِيُونَ لَمْ مَجْهُرِ ابْنِي سَبِيحِ بَابِي وَهْ جَابِرِي مِينَ ابْنِ اِنْفَاكِ كَرِينِ اِدْنِ كِي سَاهِي اِبْرَقَانِ
 كِي مِثْلِي مِينَ اِبْنِي جَبْنِي مَحَبَّتِ اِدْنِ كِي كِتْمُونِ اِدْنِي هِي اِدْنِ كِي كِهِينِ يِهْ اِمْرَ اِخْتِيَارِي نَهْ تَهْ اِدْنِ

تعالیٰ نے ایک بلالیا میرے سینہ اوپر حلق میں (یعنی آپکا سر مبارک میرے سینہ پر لگا ہوا تھا) **عائشہ**
 اُنہا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنَدٌ إِلَى الصُّلْبِ رَمَا
 وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَالْحَقُّنِي بِالرَّفِيقِ **ترجمہ** اُم المؤمنین
 حضرت عائشہ صدیقہ سرورایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگا کر
 تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگا یا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخشد میری جھکاو اور رحم کر مجھ پر اور طاہر و مجبکہ
 اپنے رفیقوں سے **عائشہ** **ہشام** بھٹک اہل سنا دیندہ **ترجمہ** وہی جواب دہر گدرا **عائشہ** **عائشہ**
 قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ حَتَّى يَخْرُجَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ مَا تَدْرِي مَا تَدْرِي وَخَذَنِي فِي يَدَيْهِ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَعْمَى
 اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا
 قَالَتْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَخْرُجُ حَتَّى يَخْرُجَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ **ترجمہ** اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سرورایت ہر میں سنا کرتی
 تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اسکو اختیار دیا جاوے دیکھا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے
 کا ہر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیماری میں حسین آپ نے وفات پائی اُسوقت
 آواز آپ کی بیماری تھی آپ فرمایا دن لوگوں کے ساتھ کہ جنہر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور
 شہید اور نیک نحت لوگوں میں ہر اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ اُسوقت میں سچھی ہو گوا اختیار دیا
عائشہ **سعد** بھٹک اہل سنا دیندہ **ترجمہ** وہی جواب دہر گدرا **عائشہ** **عائشہ** **عائشہ**
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ حَيٌّ أَنَّهُ لَمْ يَقْبَضْ
 نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَكُنْ مَقْعَدًا فِي لَبَةِ ثُمَّ يَخْرُجُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخْذِي غَشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَتَانِي فَاشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ
 ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذَا الْأَخْيَارُ نَأَى قَالَتْ عَائِشَةُ وَدَعْنِي
 الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يَخْدِي ثَنَابَهُ وَهُوَ حَيٌّ فِي قَوْلِهِ أَنَّهُ لَمْ يَقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَكُنْ مَقْعَدًا
 مِنَ لَبَةِ ثُمَّ يَخْرُجُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ الْخُرُوجُ لَكُمْ بِهَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى **ترجمہ** اُم المؤمنین حضرت عائشہ سرورایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اسنے اپنا

لہذا جنت میں مکہ نہیں لیا اور شہسپار نہیں ملا دینا سے جانے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ ایک ساعت تک بیہوش رہے
 پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چپت کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیعوں کے ساتھ کر (یعنی
 پیغمبروں کے ساتھ) اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا اس وقت میں نے کہا اب آپ
 سہوا اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں کوئی نبی
 نہیں رہا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں رکھ دیا ہو اور اسکو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہ نے
 کہا یہ اخیر کلمہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰهُمَّ ارْزُقْ اَلْاَعْمٰی عَائِشَةَ فَالْت
 كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَلَا اُخْرِجُ اَنْدَرَجَ بَلْکَیْنَا اِیْمَہُ فَکَارَتْ اَلْقُرْعَةُ عَلَیْ عَائِشَہُ
 وَحَفْصَہُ فَخَرَجَا مَعًا کَجِیْعَہُ وَکَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِذَا کَانَ بِاللَّیْلِ سَآ
 مَہَ عَائِشَہُ یَتَخَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَہُ لِمَ اِیْتِیْتَ اَلْاَتِیْکَ مِمَّنِ اللّٰیئِلَہُ بَعِیْرَتِیْ دَارِکَیْ
 بَعِیْرَتِیْ فَتَنْظُرُ بِنَیْ دَانُظْرُ قَالَتْ بَلْ فَرَحْتُ بِمَا بَدَا لِعَائِشَہُ عَلَیْ بَعِیْرَتِیْ حَفْصَہُ
 عَلَیْ بَعِیْرَتِیْ عَائِشَہُ فَاَجَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَلْحَبْلُ عَائِشَہُ وَعَائِیْہُ وَحَفْصَہُ
 فَسَلَّمَ ثُمَّ سَآ مَعَهَا حَتّٰی سَلُّوْا فَاَنْتَفَدَتْ عَائِشَہُ فَتَارَتْ فَلَمَّا اَنْزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ
 رِجْلَہَا بَیْنَ اَلْاِذْعَرِ وَتَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَیْ عَقْرَتِیْ اَوْ حِیَیَّہُ نَدْعُ غَیْرَ رَسُوْلَکَ وَلَا اَسْتَطِیْعُ
 اَنْ اَقُوْلَ کَہُ شَیْئًا تَرْجُوْہُ اَمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَہُ سُرُوْدِیْ ہُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ حَبِیْبُکَہُ تُوَفِّرُ
 دَالَتِیْ اِنِّیْ عَوْرَتُوْنِ بِرَایْکَ بَارِقَہُ جَمِیْعِہُ اَوَّامُ الْمُؤْمِنِیْنَ حَفْصَہُ بِرَایْہِمُ دُوْنِ اَیْہِمُ کَہُ سَآ مَہُ لَکَلِّیْنِ اَوَّابِ
 حَبِیْرَاتِکَ سَفَرُکَ تَہُ تُوَضَّرُ عَائِشَہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَہُ سَآ مَہُ حَبِیْبُوْنِ اَوْنِیْ حَبِیْبُوْنِ کَہُ سَآ مَہُ حَفْصَہُ عَائِشَہُ
 کَہُ کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گی جو تم نہیں
 دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہ نے کہا اچھا اور وہ حفصہ کے
 اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ اون کے اونٹ پر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ
 کی طرف آئے دیکھا تو اس پر حفصہ ہیں اپنے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے گیا تاکہ کہ منزل پر آوے
 اور حضرت عائشہ نے آپ کو نہ پایا رات بھر انکو غیرت آئی جب دترین تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گہاس) میں
 دالیں اور کہتیں یا اللہ مجھ پر مسلط کر ایک بچہ ہو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لیوے تو میرے رسول میں یز

اناؤ کچہ کہہ نہیں سکتی **ف** حضرت عائشہ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو برسات
 ہے چہرہ اور پر گندہ چہرہ مہذب کہا احادیث سے یہی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت باہر آپ پر حجب
 نہ تھا اور نہ حفسہ ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ اگر باری آپ پر حجب ہی ہو حجب ہی فر
 میں چلتے چلتے بر عورت کو باہر جا سکتا ہے ہر طرح حضور میں ہی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کی سکتا
 ہے بشرطیکہ دیر نہ لگے (نوفی) **ع** النّزّیّ بن مالک قال سمعتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم یَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَمَّا لَیْسَ بِہَا فَضْلُ الذَّوْبِ عَلَی سَائِرِ الطَّعَامِ تَرْجُمَہُ النّزّیّ
 مالک وروایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہی جیسے یہ
 راکیا کہانا ہے روٹی اور گوشت سے مل کر بنایا جاتا ہے اکی فضیلت باقی کہا نون پر **ع** النّزّیّ بن
 النّبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یُحَدِّثُہُ وَلَیْسَ فِی حَدِّیْثِہِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم وَفِی حَدِّیْثِہُ اَنْ یُّعْمَلَ اَنْہُ سَمِعَ النَّبِیَّ بْنَ مَالِکٍ تَرْجُمَہُ وہی جہاد پر گزرا **ع** عائشہ
 اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ لَهَا اِنَّ جَبْرَائِیلَ یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ قَالَتْ
 فَقُلْتُ وَعَلِیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَرْجُمَہُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا جبر
 ئیل کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہ **ع** عائشہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم قَالَ لَهَا یُبْنِیْ لَیْسَ فِی حَدِّیْثِہِمَا **ع** زکریا یطہد الانسناد منکدہ تَرْجُمَہُ وہی جہاد
 پر گزرا **ع** عائشہ زکریا النّبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّم یَا عَائِشَیْ هَذَا جَبْرَائِیلُ یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلِیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ
 اللّٰهِ قَالَ وَهُوَ یَرِیْ مَا لَا اَرِیْ تَرْجُمَہُ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جبرائیل بن تمکو سلام کہتے ہیں میں نے کہا وہ علیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکھتے ہیں جو میں
 نہیں دیکھتی تھی **ح** اُمّ زرع اُمّ زرع کی حدیث کا بیان **ع** عائشہ
 اَنَّہَا قَالَتْ جِئْتُ اَحَدَیْ عَشْرَ اَمْرَاةٍ فَتَعَاهَدَنَ رَتَعَا فَاَذَنَ اَنْ لَا یَاْتِیَنَّ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِہُمْ
 شَیْئًا قَالَتْ الْاُولٰی زَوْجِیْ لِحُمُومِیْ عَلَیْ رَاسِیْ جَبَلٍ وَعَرِ لَاسَہِلَ فِیْ رَتَقِیْ وَلَا سَمِیْنِیْ
 قَالَتْ الثَّانِیَہُ زَوْجِیْ لَا اَبْتَغِیْہُ اَنْ یَاْخُذَ اَنْ لَا اَذْہَرُہُ اِنْ اَذْکَرُہُ اَذْکَرُہُ وَجَبْرَہُ
 قَالَتْ الثَّالِثَہُ زَوْجِیْ الْعَشَقُ لَنْ اَنْطَلِقَ اَطْلُقْ اِنْ اَسْکُتُ اَعْلَقْ قَالَتْ الرَّابِعَہُ زَوْجِیْ

[illegible]

کا ہمدونیت الیٰ مزہ پہنچوین کا کبشتہ چھٹی کا ہند ساتوین کا خنے بنت علقمہ اٹھوین کا بنت اوس بن عبد
 دوسوین کا کبشتہ بنت ارقم گیارہوین کا اُم نزع بنت کھیل بن ساعد استہ اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں
 بعض کتابوں میں ہے کہ وہ بنت الیٰ مزہ دوسری اور بعضوں نے اس ترتیب میں اختلاف بھی کیا ہے اور یہ
 عدد تین سببوں کی تہین **ف** پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دوبر اوٹ کا گوشت ہو جا ایک شتر
 اگر رہاڑ کی چٹی پر رکھا ہو تو وہ ان نک صاف راستہ پر کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت ہوتا ہے کہ لیا
 جاوے **ف** تکلیف اٹھا کر مطلب ہے کہ میری خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اسکی ساتھ منزل میں
 غربت بھی نہیں بلکہ غور اور سخوت ہو اور بدخلق بھی ہے **ف** دوسری عورت نے کہا میں اپنی خاوند
 کی خبر نہیں پہیلا سکتی میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں کی اسقدر نہیں محبوب ہیں
 ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعضوں نے یہ معنی کیوں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اسکو چوڑ دو گئی
 یعنی وہ خفا ہو کر مجھ کو طلاق دیدیگا اور اسکو چوڑنا پڑے گا) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لہنا ہر مہنی
 احمق اگر میں اسکی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دیدیگا اور جو چاہوں تو اوٹ پر ہوں گی (یعنی نہ
 نکاح کے نہ فرادٹھاؤ گئی نہ بالکل مجبور ہوں گی) چوتھی نے کہا میرا خاوند لہ ایسا ہے جیسے تھامہ (حجاز
 اور مکہ کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی مستدل المزاج ہے) نہ ڈر ہے نہ سچ (یہ اسکی تعریف کی یعنی اسکے
 اخلاق عمدہ ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملل ہوتا ہے) پانچوین نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو
 جیتا ہے (یعنی پڑکھو جاتا ہے اور سیکھ نہیں ساتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے **ف** نووی
 نے کہا یہی تعریف ہو اور چوتھے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور اپنی مال اور سباب کی فکر سے غافل ہو جاتا
 ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں ابن ابی ادیس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر
 میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرنا ہے اور جہاں بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے **ف** اور جو مال
 اسباب گھر میں چوڑ جاتا ہے اسکو نہیں پوچھتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کہا تا ہے تو سب کام
 کرتا ہے اور پیتا ہے تو لچٹ نک نہیں چوڑتا اور لیتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ
 نہیں ڈالت کہ میرا کہہ اور رو بیچا نے (یہ بھی عجیب ہے یعنی سوا کہانے پیڑ کے بیل کی طرح اور کوئی کام کا
 نہیں عورت کی خیر تک نہیں لیتا) ساتوین نے کہا میرا خاوند نہ دے یا شتر نہ مات احمق ہے کہ کھا
 نہیں کر جاتا سب جہاں بہر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا میر پوڑی یا ماتہ توڑے

یا سردار ما تہ دونوں مردوں کی آہوین عورت کی کہہ کہ میرا خاندان بومین نرنیب ہوا نرنیب ایک خوشبودار گہا سن
 ہے اور چونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اسکا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں اور چونے جو رستے
 کہا کہ میرا خاندان اچھو محل والا لنبے پر تلے والا لنبے قداور ٹہری را کہہ والا لنبے سختی ہے اور سکا باد چچا نہ ہمیشہ
 گرم رہتا ہے تو را کہہ بہت نکلتی ہے) انکا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانہ سے یعنی سردار اور سختی ہے انکا انگ
 جاری ہے) دشمنین عورت نے کہا کہ میرے خاندان کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک فصل ہے میرے اس
 تعریف سے اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور گٹر چراگاہیں ہیں یعنی ضیافت میں اس کے بہان
 اونٹ بہت بچ ہو کر تے ہیں اس سبب شتر خانوں کو جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں جبکہ اونٹ باجو کی
 اولاد سنتے ہیں اپنے بچ ہوئی کا یقین کر لیتے ہیں انھیا ضیافت میں آگ اور باجو کا معمول تھا اس سبب باجو
 کی اولاد سننے کے اونٹوں کو اپنے بچ ہونے کا یقین ہو جاتا تھا کیا یہ عورت نے کہا کہ میرا خاندان کا نام
 ابو زرع ہے سو وہ کیا خوب ابو زرع ہے اس نے زور سے کہہ دو دنوں کاں چھلائے اور چربی ہو میرا دونوں
 بازو ہرے لپٹے مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین میں رہی مجھ کو اس نے بیٹھ
 بکری والوں میں پایا جو بھاڑ کے کنارے تھے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کہ بہت اور خرمن
 کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا میں اس کی بات کرتی
 ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا سوتی ہوں تو تو فخر کر دینی ہوں (یعنی کچھ کام کرنا نہیں پڑتا) اور پتی ہوں تو
 سیراب ہو جاتی ہوں مان ابو زرع کی سو کیا خوب جو مان ابو زرع کی اس کی بڑی بڑی گھٹن پان کشادہ اور
 کشادہ گہر بٹیا ابو زرع کا سو کیا خوب جو بٹیا ابو زرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تنوار کا میان یعنی نازنین
 برتن کا اسکو اتودہ کر دیتا ہے حلوان کا مانتہ (یعنی کم خور) بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب جو بیٹی ابو زرع
 کی اپنے مان باپ کی تابعدار اپنے لباس کے پہرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنی سوت کی رشتک (یعنی اپنی
 خاندان کی پیاری جو ہو سطر اسکی سوت اس کے جلتی ہے تو ٹنڈی ابو زرع کی کیا خوب جو ٹنڈی ابو زرع
 کی ہماری بات مشہور نہیں کہتی ظاہر کر کے اور ہمارا کہنا مانہیں لیجائی اڈہا کر اور ہمارا گہرا آلودہ نہیں
 رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جب کہ شکون میں دودھ مہتا جاتا تھا انکی نکالنے کیو سطر
 سو وہ ملا ایک عورت جو جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیرو چیتے اسکی گود میں دو ناروں سے
 کہہ لیتے تھے سو ابو زرع نے مجھ کو طلا قدا اور اس عورت کے نکاح کیا پھر بیٹے اور اس کے بعد ایک سردار مرد

نکاح کیا عمدہ گاہورے کا سوار اور نیزہ باز اور اسے مجھ کو چاہے جانور بہت دیے اور اس نے مجھ کو سہرا کیا میری شہ
 جوڑا جوڑا دیا اور اس نے مجھ پر کما کما کہا اے ام نزع اور کہلا اپنے لوگوں کو سواگر میں جہر کروں جو دوسرے
 خاندان نے دیا تو ابو نزع کے چھوٹے برتن کے برابر یہی نہ ہو بخیر یعنی دوسرے خاندان کا احسان پہلے خاندان کے
 احسان نہایت کم ہے حضرت عائشہؓ فرماتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر فرمایا میں تیرے لیے ایسا ہوں
 جیسے ابو نزع تھا ام نزع کے لیے یعنی ویسا ہی تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضرور نہیں
 تو آپ نے طلاق نہیں دیا حضرت عائشہؓ کو اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاندان
 کا ذکر کیا کیونکہ انہوں نے اپنی خاندان کا نام نہیں لیا اور جب تک نام لیکر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت
 نہیں دوسرے کہ یہ عورتیں جھول رہی ہیں اگر غیبت ہی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور ہودت میں اگر
 کوئی عورت اپنی خاندان کی برائی کرے اور لوگوں کے سامنے جو اس کے خاندان کو بچا پانتے ہوں تو وہ غیبت
 ہو جو دیگر کو نام نہ لے کرے (نوی) **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ وَصَفْتُ رَدَّهَا وَخَيْرُ لَهَا وَتَعْطَرُ حَارِثًا
وَقَالَ وَكَانَتْ تَقِيْتُ مَيْمَنًا تَقِيْتُهَا وَقَالَ وَاعْطَانِي مَرْكُوبًا ذَا بَعْدٍ زَوْجًا مَرَحِمًا وَهِيَ جَوَازُ
كَيْ لَفْظُونَ كَاجْزَاءِ نَوَافِلٍ **باب** **مِنْ فَضَائِلِ نَاحِلَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** حضرت فاطمہ
 زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کا بیان **عَنْ** **الْمَيُورِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنِيرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامٍ مِنَ الْمَيْمُونَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يَكُونُوا
رَأْسَهُمْ عَلَى بَنِي أَبِي بَكْرٍ فَلَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ
ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ
ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْنُ لَهُمْ
 سہر بن مخزوم روایت ہوا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہر پر آپ فرماتے تھے کہ ہشام
 بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے کہتے
 ابوجہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علی نے پیام دیا تھا تو میں اجازت نہ دے گا نہ دن کا نہ
 دن کا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دین اور انکی بیٹی سے نکاح
 کریں ایسی کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اسکو شک میں ڈالتا ہے اور
 ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اسکو ایذا ہوتی ہے اسکو اسکا نام دے کہ اسکو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا

کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تھا چرب فاطمہ کو اور اس کی وجہ سے رنج ہوتا تو آپ کو اور کس رنج
 کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کر دیا بوجہ کمال شفقت کو علی اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت
 فاطمہ کسی فتنہ میں پڑ جاتیں رشک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے **حسین** **الْمُسَوْرِبِ خُرْمَةً قَالَتْ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا فَاطِمَةُ بِمَحْضَةِ مَيْمَنِي يُؤَدِّيَنِي مَا أَذَاهَا سَرَّحَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ
أُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَلَى بَنِي حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَتُفْرَجُونَ قَدْ مَوَّاهَا الْمَدِينَةُ
مِنْ عَبْدِ بَنِي مُدَّةٍ مَعَاوِيَةَ مَقْتُلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمُسَوْرِبُ خُرْمَةً فَقَالَ لَهُ هَلْ
لَكَ الْحَاجَةُ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَتْ نَشَأْتُ لَهُ لَا قَالَتْ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِي سَيِّفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ أَخَافُ أَنْ يُقْبَلَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِيَّاهُ اللَّهُ لَكِنَّ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا
يُخَالِفُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي أَنْ عَلَيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خُطِبَ بَيْنَ الْجَهْلِ عَلَى فَاطِمَةَ
فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْطِبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرٍ هَذَا
وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَحْتَلِكَةٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَخْشَوُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَتْ لَمْ ذَكَرْ
صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَشْنَى عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي
وَعَدَكُنِي فَأَوْنِي رَأَيْتُ لَيْلَةً لَسْتُ أَحْرِمَ حَلَاكًا وَلَا أَجِلَ حَرَامًا وَلَكِنْ رَأَيْتُهَا تَجْتَمِعُ بَيْنَ
رَسُولِ اللَّهِ وَبَيْنِي هَذَا وَاللَّهُ مَعَنَا وَوَاحِدًا أَبَدًا مسیحیہ امام زین العابدین علی بن الحسین رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے زید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی
 شہادت کو بعد تو لے اوں سے سورہ بن مخزومہ اور پوچھا آپ کا کچھ کام ہو تو پوچھا حکم فرمائیے امام زین
 العابدین نے فرمایا کچھ نہیں سورہ نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر اور مجھ کو دیدیتے ہیں کیونکہ
 میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اسکو چھین نہیں تم خدا کی اگر وہ تلواریں آپ مجھ کو دیدینگے تو کوئی اسکو
 نہ لے سکیگا جب تک یہ دو جان میں جان ہو اور حضرت علی نے الجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے
 ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ کرتے تھے لوگوں کو اس منبر پر
 اور اوں دونوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھ پر رہے
 کہ اوں کے دین پر کوئی آفت آدمی بہر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کے اولاد میں سے ہے زینبہ
 حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اور تھریف کی اوں کی رشتہ داری کی اور فرمایا انہوں نے جواب دیا

مجھ کو بھی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا
 ہوں لیکن قسم خدا کی اس کے رسول کی بیٹی اور اس کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوگی **عَنْ**
عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمُسَوِّبِينَ مَحْرُومَةً أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
عِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا سَمِعْتُ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَنْتِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ إِنْ تَوَلَّيْتُ يَتَدَثُّونَ أَنتَ لَا تَقْضِي لَنَا نِكَاحًا وَهَذَا
عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةً رَجُلَيْنِ قَالَ الْمُسَوِّبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ
حِينَ تَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنْ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ لَخَدَثَنِي فَصَدَقَنِي وَ
إِنْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مَيْتَةٍ وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتَدَوْهَا وَأَنَّهُمَا وَاللَّهُ لَا يَجْتَمِعُ
بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ وَبِنْتُهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا قَالَ فَتَرَكْتُ عَلَى الْخُطْبَةِ رَجُلًا
 مسووب بن مخزوم روایت ہے حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہ تھیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آئیں اور عرض کیا آپ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں
 جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں سو کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ گئے سو اور شہید پڑے
 بہر حال میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا اور اس کے جوہان مجھ کو بھی سچ
 کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھ پر لکھا ہے کہ لوگ اوس دین پر آفت لاؤں
 (یعنی جب علی و دوسرا نکاح کرینگے تو شاید فاطمہ رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ
 بیٹھیں یا دن کی نافرمانی کریں اور گنہگار ہوں) اور قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی اور عدو اللہ (اس
 کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے باجمیع نہ ہوں گی یہ سنکر حضرت علی نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابوجہل
 کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا) **عَنْهُ الرَّهْبِيُّ بِطَلْحَةَ الْأَسَدِ وَخَوْفَهُ مَحْرُومَةً وَهِيَ جَوْ**
كَدْرٍ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَتْ
فَمَكَتْ بَيْنَ سَارَتِهَا فَخَبَرَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي تَأْكُلِينَ يَوْمَئِذٍ
وَيَصْلَحُ بِكَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَتْ سَارَتِي فَأَخْبَرْتُ بِمَوْتِ بَنِيكَ ثُمَّ سَارَتِي فَأَخْبَرْتُ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَتَلَبَّسُ
بِهَا أَهْلُهَا فَخَبَرْتُ ام المؤمنین حضرت عائشہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان مین اور نوات کی وہ روئین پہر کان مین کچھ اور نہ سو فرمایا رہ
ہنسنیئے اور سوچا پہلے تم سے آپ کچھ فرمایا تو تم روئین پہر کچھ فرمایا تو تم ہنسنیئے یہ کیا بات تھی کہ
نے کہا پہلے آپ فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں دلی پہر فرمایا تو سب پہلے میری وائل بہت میں میرا
دیگر نوین ہنسی **ف** سبحان امیر حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تھا کہ خاندانہ
اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ نے کی خوشی **عائشہ** قالت کن ازواج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ کہ یعاد رملہن راحۃ فقلت فاطمہ تمہنی ما علی
مشیئہا من مشیئۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً فلما رآھا اکتب بہا فقال مرحباً
یا بنتی ثم اجلسھا عن یمنہ او عن شمالہ ثم سارھا فبکیت بکاء شدیداً کما رآا منہ
جزعھا سارھا الثانیۃ ففعلت لھا خصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
بذہب لیساۃ بالبر ایشم انت سیکین فکما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتھا ما
قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کنٹ افش علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم براءۃ قالت فکما ثونی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت غرمت علیک
بما علیک من الخصال حلتنی ما قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت اما
الان فنعمة اما حین سارنی فی الدرة الاولى فاحبرنی ان جبریل کان یعارضہ القرآن
فی کل سسۃ مرۃ اومرتین واثۃ عارصۃ الان مرتین وانی لارسی الاجل الا انک اقرت
فاقر اللہ واصبرنی فاذۃ نعمۃ الشکف انک قالت فبکیت بکائی الیہ رایت فکما
راى جبرئیل سارنی الثانیۃ فقال یا فاطمہ اما تو ضحیک ان تگوئی سیدۃ النساء المؤمنین
او سیدۃ النساء ہلہ الاما قالت فضحکت ضحیک الدیۃ رایت محمدیہ ام المؤمنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیان آپ کے پاس تھیں آپ کی بیاری میں (گوئی تھی
نہ تھی جو نہ ہر دے اتنے میں حضرت فاطمہ امین اسے طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چلتے تھے آپ جب آگاہ دیکھنا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پہر او کہو اپنے دہنی طرف بٹہا
یا بائیں طرف اور آؤں گے کان مین چیکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئین جب آپ نے انکا یہ حال دیکھا تو
دوبارہ ان کے کان مین کچھ فرمایا وہ ہنسنیئے میں نے اور سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص

تم سے راز کی باتیں کہیں ہر قسم روتی ہو جب آپ کٹر کے ہو تو میں نے اون سے پوچھا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا میں آپ کا راز افاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے
 انکو قسم دینی اوس حق کی جو میرا دہن ہوتا اور کہا بیان کرو مجھ کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا
 ہوتا انہوں نے کہا اب البتہ میں بیان کروں گی پہلے مرتبہ آپ میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ
 السلام ہر سال میں ایک بار یا دو بار مجھ کو قرآن کا دور کرتے اس سال انہوں نے دوبارہ دور کیا اور میں چچا
 کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سو جانے کا) تو اسے سو ڈرتی رہا اور سہر کر میں تیرا ہمت اچھا پڑ
 خیمہ ہوں یہ سنکر میں نے لکھی جیسے تم نے دیکھا تھا جب آپ نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ پر سرگوشی کی
 اور فرمایا اے فاطمہ تو راضی نہیں ہے اس بات کو کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سہارا
 ہو کہ یہ سنکر میں نے ہی جیسے تم نے دیکھا **ف** احديث عن صفات انكنا ہے کہ اس امت کی تمام
 عورتوں کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے اگلی ہی سب عورتوں سے
 افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ حضرت صلعم کا خیر ہیں اسوجہ سے اون کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی
 اور جہود کا یہ قول ہے کہ حضرت میر علیہ السلام کے بعد سب کو افضل میں کیونکہ حضرت میر تم کے شان میں
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَصَلَّاهُ عَلٰى رَسُوْلِ الْعَالَمِيْنَ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا
 بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
 سب جو ان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی آپ کے بہائی ہیں دنیا اور آخرت میں راضی ہو ہر
 تعالیٰ اون کو اور ہر خیر اون کے غلاموں میں کرے آمین یا رب العالمین **ع** عائشة فذات
 الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُعَادِرُ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُنْفِئُ
 كَانَتْ وَشَيْئًا مِثْلَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا بَنِيَّ فَاجْلَسِي عَنْ
 يَمِينِي أَوْ شَيْئًا مِثْلَ ذَلِكَ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَقْبَلُكَ فَاطِمَةُ رَضَوْنَ اللَّهُ عَلَيْهَا فَخَرَّ رُكْعًا
 سَاجِدًا فَفَعَلَتْ لَهَا مَا يَكْفِيكَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَنَّ رِزْقَ رَسُوْلِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ مَرْحَبًا أَقْرَبَ مِنْ حَزَنٍ نَقَلْتُ لَهَا حَبْرَةً
 أَخْصَلَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَ مَا نَحْنُ تَكْفِيَنَّ رَسَاكُمَا مَا قَالَ
 فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَنَّ رِزْقَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ

اِنَّهٗ كَانَ سَكَنًا نَّبِيًّا اَنْتَ بِرَبِّكَ اَنَّكَ تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ حَادٍ مَرَّةً وَاَنَّكَ عَارَضُهُ بِهِ فِي الْعَامِ
مَرَّةً مَرَّةً اَنَّكَ تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ اِنَّكَ تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ اِنَّكَ تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ اِنَّكَ تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ
لَا تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ اِنَّكَ تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ اِنَّكَ تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ اِنَّكَ تَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ
هَذِهِ الْاَمْرَةُ فَفَعِلْتَ لِدَاكَ ثُمَّ جَاءَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْتِ عَالَمَةِ سُرُوْدِ اَيَّتِهِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبَبِي بَيَانِ جَمْعِ مَرْثِيْنَ كَوْنِي بَاقِي نَزْبِي بِرِئَاسَةِ اَمِيْنٍ بِالْكَلِّ رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْطَرِجِ اَدْنَى كِي
جَالِ تَبِي اَيْتِيْ فَرَايَا مَحْبَابِيْ بِرِيْطِيْ اَدْرَا كُنُوْدُ اِهْنِيْ بَابَا بَيْنِ حَرْفِ بَهَا يَا بِرِادْنِ كَسْ كَالِ بِنِ اِيْكَ بَابِ
فَرَايَا وَهْ رُوْنِيْ لَكِيْنِ بِرِ اِيْكَ بَابِ فَرَايَا تُوْهْنِيْ لَكِيْنِ بِنِ نِيْ كِهَاتِمِ كِيْرِنِ رُوْتِيْ هُوْ اَهْوَنِ لِيْ كِهَا
مِيْنِ اَبِ كَا بِهِيْدِ كُوْلِيْ دَالِيْ نِهِيْنِ هُوْنِ مِيْنِ كِهَاتِمِ نِيْ تُوْ اَجِ كَيْطَرِجِ كِهِيْ خُوْشِيْ نِهِيْنِ دِكِهِيْ جُوْرِيْجِ
سِيْ اَتِيْ نَزْدِيْكَ هُوْ رِيْجِيْ سِيْجِ كِهِيْ عِدِيْ اُوْسِ كِهِيْ مَقْصَلِ خُوْشِيْ هُوْ حَبِيْبِ رُوْمِيْنِ تُوْمِيْنِ نِيْ كِهَا رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ كُوْ خَاصِ كَيْلِيْ هِيْ اَسْبَاتِ سُوْ اَدْرَسِيْ بَيَانِ نَكِيْ بِرِئَاسَةِ رُوْتِيْ صُوْرِ اَلَا كِهِيْ نَهَارِ اَدْرَجِيْ اِيْ
بُرْهَ كِيَا كِيْ بِيْوِيْنِ سُوْ كِيَا يَدُوْ رَاوِيْ سُوْ كِيَا اَدْرَمِيْنِ نِيْ پُوْجِيَا رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ كِيَا فَرَايَا
اُوْهْوَنِ نِيْ هِيْ كِهَا كِهِيْ رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِ اَزْ فَاشِ كَرِ نِيْوَالِيْ نِهِيْنِ جِيَا بِاِيْ كِيْ وَفَاتِ
بِهِيْ كِيْ تُوْمِيْنِ پُوْجِيَا اُوْهْوَنِ نِيْ كِهَا اَيْتِيْ فَرَايَا جِيْرِيْ اَلِيْهِ اِسْلَامِ بِرِ اِلْجِيْ اِيْجَا بِرِ اَلِيْهِ شَرِيْفِ كَا
وَدَرِ كَرِيْ تَبِيْ اِسْ سَالِ دُوْ بَارُوْ كِيَا اُوْمِيْنِ بِجِيْ اَهْوَنِ كِهِيْ سِيْ اَبُوْتِ قُرِيْ اَنْ پُوْجِيْ هِيْ اَدْرُوْ رَسُوْلِ
بِيْ اِيْجِيْ سُوْ مِيْ كِيْ اُوْمِيْنِ تِيْ اِيْجِيْ اِيْشِ خِيْمِيْ هُوْنِ يَسْكُرِيْ مِيْنِ دُوْ بِيْ اَيْتِيْ فَرَايَا كِيَا تُوْخُوْشِيْ نِهِيْنِ هُوْتِيْ
اِسْ بَابِ سُوْ كِهِيْ تُوْمِيْنِ كِيْ عُوْرُوْنِ كِيْ سُوْ اَرِجُوْ سِيْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ اِسْ
مِهْنِيْ **بَابِ** مِيْنِ فَضَائِلِ اِيْمٍ سَلَمَةٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمَامِ سَلَمَةِ كِيْ فَضِيْلَتِ كِيَا كِيْ سَلَمَانَ قَالَ
اَلَا تَكُوْنُ اِنْ اِسْتَضَحَّتْ اَوَّلُ مَوْئِدِ خُلِ الْمُسُوْقُ وَكَالْ اَخِيْرُ مَوْئِدِجِ مِيْنَهَا فَاِتْمَامُ مَعْرَكَةٍ
الشَّيْطَانِ وَيَجِيْ اِيْخُوْبِ رَاَيْتُهُ قَالَ وَارَيْتُ اَنْ جِيْرِيْ اَلِيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَنْبِيْ اَللّٰهُ صَلَّ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوْعِيْنْدُهُ اَمُ سَلَمَةٍ قَالَ فَجَلَّ يَحْيٰى كِيْ اَمُ سَلَمَةٍ قَالَ فَجَلَّ يَحْيٰى كِيْ اَمُ سَلَمَةٍ
وَسَلَمَةُ اَمُ سَلَمَةٍ مَوْئِدِ اَوُ كِهِيْ مَوْئِدِ اَوُ كِهِيْ مَوْئِدِ اَوُ كِهِيْ مَوْئِدِ اَوُ كِهِيْ مَوْئِدِ اَوُ كِهِيْ مَوْئِدِ
اَلِيْهِ اَللّٰهُ مَا حَرَبْتُهُ اَلَا اِيَا هِيْ سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اَللّٰهُ صَلَّ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِئَاسَةِ اَمُ سَلَمَةٍ
اَوُ كِهِيْ قَالَ قَالَ فَفَعِلْتُ لِكِيْ هَتْمَانِ مَوْئِدِ مَوْئِدِ هَذَا اَقَالِيْنِ اَسَامَتِيْ بِرِئَاسَةِ اَمُ سَلَمَةٍ

اِلٰی اُمِّ اَيْمَنْ فَانْطَلَقَتْ مَعَهُ فَمَادَلَّهُ اِنَّهُ فَيَبِيْهُ شَرَّ اَبٍ قَالَ فَلَا اَدْرِى اَصَادَفْتَهُ صَادِقًا
 اَوْ كَذِبًا وَهُدًى فَجَعَلَتْ تَحْتَهُ عَلَيْهِ وَوَقَفَتْ مَوْعِدًا عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَهُ ابْنُ رُوَيْتٍ رَسُوْلُ اِمَامِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 سَلَّمَ اُمِّ اَيْمَنْ کے پاس شریف لڑکے مین ہی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک بن مین شربت لائیں مین نہیں جانتا
 آپ کو روکے تہی کیا آپ اس کو پیو دیا وہ چلنے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر ف کیونکہ وہ
 کہلائی تھیں آپ کی ایحدیت مین ہے کہ اُمِّ اَيْمَنْ میری دوسری مان ہے پہلی مان کے بعد عین
 اَلْبَرِّ قَالَ اَبْنُ یَحْیٰی بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَمْرُ اَنْطَلَقْتُ اِلٰی اُمِّ
 اَيْمَنْ نَزُوْرًا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا اَنْتَهَيْتُهَا اَلْبَرِّ
 بَلَّغْتُ فَقَالَ لَهَا مَا يَبْكِيْكَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَكُوْنُ
 اَنْ لَا اَكُوْنُ اَحْلَمُ اَنْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنْ
 الْوَحْيَ قَدْ اَلْفَطَمَ مِنَ السَّمَاءِ فَصَيَّتُ تَهْمًا عَلٰی الْبَرِّ اَنْ يَجْعَلَ لِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَعَهَا تَرْجُمَةً فَجَاءَهُ
 رُوَيْتٌ رَسُوْلُ اِمَامِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر سے کہا ہمارے ساتھ چلو اُمِّ اَيْمَنْ کی ملاقات کر لیے ہم اُس
 سے طہر گے جیسے رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم جا بیا کرتے تھے اُس سے ملنے کے لیے جو ہم اوس کے پاس پہنچے تو وہ
 رونے لگی دونوں صاحبوں نے کہا تو کیوں روتی ہے امہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اوس کے رسول
 کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے اُمِّ اَيْمَنْ نے کہا میں ابھی نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن
 مین اسوجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا اُمِّ اَيْمَنْ کے اس کنوڑے سے ابوبکر اور عمر کو
 بھی رونانا آیا وہ بھی اوس کے ساتھ رونے لگے ف احدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت
 کو جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے کیا
 اُمِّ اَيْمَنْ بَيْنَ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حضرت اُمِّ سلیم انس کی مان اور حضرت بلال کی
 فضیلت مکتوب اَلْبَرِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا يَدْخُلُ خَلًّا عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ النَّبِيِّ
 اِلَّا عَلٰی اَرْوَاحِهِ اَلَا اُمِّ سَلِيْمٍ فَاتَّهَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَیْهَا فَيَقِيْلُ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اَرْوَاحَهُمْ
 قَبِيْلُ اَرْوَاحِهَا مَعِيَ تَرْجُمَةً اَنَسَ سے روایت ہے رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کو گہرین نہیں
 جاتے تھے سوا اپنی بی بیوں کے یا اُمِّ سلیم کے (جو انس کی مان اور ابوطالبہ کی بی بی تھیں) آپ اُمِّ سلیم
 کے پاس جا بیا کرتے تو کون نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اوس پر بہت رحم آتا ہے اس کا بہائی

میری ساتھ مار گیا۔ نووی نے کہا ام سلمہ اور ام حرام دونوں آپ کی خالہ تھیں۔ ضاعی بالنبی اور
 محرم تھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کو پاس جانا درست ہے۔ **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّبِيِّينَ يَتَزَوَّجُ نِكَاحًا شَرَفًا فَتُكْتَبُ لَهُ بِهِ مِائَةُ نَفْسٍ مِمَّنْ هُوَ فِيهِمْ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ
 أَمُّ النَّبِيِّ مَالِكٍ مَرْحُومَةٍ أَسْرَدَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ مِنْ بَيْتِ
 أَهْلِ بَابِ الْكُفَى كِي أَوْدَى بَيْنَ بَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ لَوْ كُنَ فِيهِمْ مَنْ كَانَ مِثْلَ
 رَسِيْدِهَا بَيْنَ النَّاسِ بَنِي مَالِكٍ كِي بَانَ مَحْمُودٌ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَرَأَيْتَ الْجَنَّةَ قَرَأَيْتَ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ لَمْ تَمِمْتْ خَشْفَةً أَمَّا حِي إِذَا بَلَغَ مَرْحُومَهُ
 جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ مِنْ بَيْتِ أَهْلِ الْبَيْتِ
 كِي بِيَ بِي أُمِّ سَلِيمٍ كُو دِي كِي بِي بِي فِي أَهْلِ الْبَيْتِ كِي أَهْلِ الْبَيْتِ كِي أَهْلِ الْبَيْتِ كِي أَهْلِ الْبَيْتِ
 قَالَ مَاتَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَقَالَ لَا هَلْ لَهَا لَحْدٌ فَوَ أَمَا طَلْحَةَ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ
 أَنَا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ فَجَاءَ فَتَرَبَّتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَكُلَ وَشَرِبَ قَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ
 تَصَنَّعَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَتْ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ رَأْسُهَا مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ
 لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتِ طَلْحَةَ عَارِيَتَهُمْ أَلَمْ يَكُنْ يَسْتَوْفُوهُمْ قَالَ
 لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ نَفْصِي فَقَالَ تَرَكْنِي فِي حَيْثُ تَلَطَّطْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِأَجْنِي
 فَأَنْظُرْ حَتَّى كُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِي غَايِرِ لِكَلِمَةٍ كَمَا قَالَ لَحْمَتِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ هِيَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَدِيْنَةَ
 مِنْ غَيْرِ لَا يَطْرُقُهَا طَرُقًا وَفَاقْدُوا مِنْ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا النَّكَّاسُ نَاحِيَةً بَيْتِهَا أَبُو طَلْحَةَ
 وَأَنْظُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ
 يُعْجِبُنِي أَنَّ أَخْرَجَ مَعَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ رَأْسُهَا مَعَهُ إِذَا نَحَلَ
 وَقَدْ احْتَسِبْتُ بِمَا تَرَى قَالَ يَقُولُ أُمُّ سَلِيمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحَدٌ الَّذِي كُنْتُ أَحَدُ أَهْلِ الْبَيْتِ
 فَأَنْظُرْنَا قَالَ فَضَرَبَهَا النَّكَّاسُ حِينَ قَدْ مَا قَوْلُكَ عَلَامًا فَقَالَتْ يَا أُمِّي يَا أَنَسُ لَا
 يَرْجِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَقْدُوبَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلَتْهُ

فَاذْكُفْتُ بِهِ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ فَصَادَقْتُهُ وَسَعَا مَیْلُكُمْ فَلَمَّا رَافَقَ
قَالَ لَعَلَّ اَمْرًا لَیْکُمْ وَکَذَبْتُ فَقُلْتُ لَعَنَکُمْ قَالَ فَوَضَعَهُ اَلْمَیْلَ قَالَ وَجِئْتُ بِہِمْ فَوَضَعْتُهُ فِیْ
حِجْرِہٖ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِرَبْعَةِ مِثْرَ عَشْرَہٗ اَلْمَدِیْنَةِ فَلَا کُفَّارَ فِیْہِہٖ حَتّٰی
ذَابَتْ ثُمَّ قَدْ فَکَّاهَا فِی النَّصِیْبِ فَجَعَلَ النَّصِیْبُ یَتَلَطَّطُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْظُرُوا اِلَیَّ اِنْصَارَ النُّکْرُ قَالَ فَتَسَبَّحَ وَجْہُہٗ وَسَمَّاهُ عَبْدُ اللّٰهِ تَرْجُمَہُ النَّاسُ سُرُوْرَیْہِ
ہے ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو اُمّ سلیم کے پیٹ سے تیار کیا اور انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا انکو
بیٹے کی جیت تک میں خود نہ کہوں آخر ابو طلحہ اُسے اُمّ سلیم شام کا کھانا سانسے لائیں اور انہوں نے کہا
اور پیار اُمّ سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سناگارا کیا اور ان کے لیے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا اور جب
اُمّ سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اور وقت انہوں نے کہا ابو طلحہ
اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگے پر دیں یہ اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اسکو روک سکتے
ہیں ابو طلحہ نے کہا نہیں روک سکتے اُمّ سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہاری بیٹے کو مرنے کی
یہ سنکر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آدھ ہوا (جب ہوا) اب
مجھ کو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تسکون برکت
دیوے تمہاری گزری ہوئی رات میں اُمّ سلیم حاملہ ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اُمّ
ہی آپ کے ساتھ تھیں اور آپ جب سفر میں مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے جب
لوگ مدینہ کے قریب پہنچتے تو اُمّ سلیم کو دروازہ شروع ہوا ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تھے اسے پر روزگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول
کے ساتھ نکلنا پسند ہے جب یہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہو میں جو جہد سے کر گیا
ہوں اُمّ سلیم نے کہا ابو طلحہ اب میری دلیا اور ذہن ہے جس پر پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میان بی بی
مدینہ میں آئے تو یہ اُمّ سلیم کو دروازہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنین میری مان نے کہا ابو طلحہ
اسکو کوئی دودھ نہ پلاوے جب تک تو صبح کو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجاوے جب
صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے دیکھا تو آپ کے
ہاتھ میں انٹون کے دھنڑ کا اکہ ہے آپ جب محکوم دیکھا تو فرمایا شاید اُمّ سلیم نے یہ لڑکا جناسین

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کثرتِ دُخْوٰلِ الجَنَّةِ وَاَنْتُمْ مَجْرُمُوْهُ لَہُ تَرْجَمَہُ ابو موسیٰ جو روایت ہے
 میں اور میرا بہائی دونوں میں سے آئے تو ایک نے اسے کہ ہم عبد اللہ بن مسعود اور ان کی ماں کو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اسوجہ سے کہ وہ بہت جاتے اب کے پاس اور ساتھ رہتے
 آپ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَارْحَمٰی مِنْ اَیِّسَیْنِ فَاَنْکَرْتُمَا تَرْجَمَہُ
 وہی جو اوپر گذر اہل بیت میں سے ابی موسیٰ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا اَرٰی
 اَنْتَ عَبْدُ اللہِ مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ اَوْ مَا ذَکَرْتُمْ مِنْ شَیْءٍ هٰذَا تَرْجَمَہُ وہی جو اوپر گذر اس میں صرف
 عبد اللہ کا ذکر ہے صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَابَا مَسْعُوْدٍ جَلِیْنِ مَنَا بَ
 ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِبَصَاحِبٍ اُتْرَاهُ تَرٰکَ بَعْدَہُ مِثْلَہُ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاکَ
 اَنْتَ کَا لِمُؤَدِّکَ لَہُ اِذَا حُجِبْنَا وَکُنْتُمْ اِذَا غِبْنَا تَرْجَمَہُ ابو الاحوص سے روایت ہے کہ جب ابی موسیٰ
 مر گئے تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود کے پاس تھا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبد اللہ کے مثل
 اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور انکو اجازت دی جاتی
 اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے یعنی زندگی میں ہی کوئی اون کے برابر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون اون کا مثل ہو گا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ کُنَّا
 فِیْ دَارِ اَبِیْ مُوْسٰی مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللہِ وَہُمْ یَنْظُرُوْنَ فِیْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللہِ
 فَقَالَ اَبُو مَسْعُوْدٍ مَا اَحَلَّہُمْ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَرٰکَ بَعْدَہُ اَحَلَّہُمْ ہَا اَنْزَلَ
 اللہُ مِنْ ہٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُو مُوْسٰی اَمَّا لَیْسَ فُلْتُ ذَاکَ لَقَدْ کَانَ شَہِدًا اِذَا غِبْنَا
 یُوَدِّعُ لَہُ اِذَا حُجِبْنَا تَرْجَمَہُ ابو الاحوص جو روایت ہے ابو موسیٰ کے گھر میں تھے اور وہ ان عبد اللہ
 بن مسعود کو کہی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبد اللہ کے گھر سے ابو مسعود آیا
 میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کے جانتے والا اس شخص سے زیادہ کوئی
 چھوڑا ہو جو کھڑا ہے ابو موسیٰ نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو صحیح ہے انکا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم
 غائب ہوتے اور انکو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے صلی اللہ علیہ وسلم وَہِیْکَ اَلْکُتُبُ جَالِیَاتٌ
 حَدِیْقَہٗ وَابِیْ مُوْسٰی رَسَاۗءُ الْحَدِیْثِ وَحَدِیْثُ فُطْبَہٗ اَتَمَّ وَاکْثَرُ تَرْجَمَہُ وہی جو اوپر
 گذر اہل بیت میں سے عبد اللہ اِنَّہُ قَالَ وَمَنْ یَعْلَمُ یَا بَنَیْ اٰمِلِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ قَالَ عَلٰی فَاذُو

ترجمہ انس روایت ہے کہ قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں
 نے اور وہ چاروں انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو زید سے قتادہ
 نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابو زید کون تھے انہوں نے کہا سیر و جچاؤن میں تھے **ف** انہوں نے
 کہا اس حدیث سے بعض محدثوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے نواز میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوا
 ان چار کے اور لوگ شریک تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے
 اور صحیح حدیث میں ہے کہ یا سہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے شتر آدمی شہید ہو
 اور یا سہ کی لڑائی آپ کی وفات کو قریب واقع ہوئی تو کیونکہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ
 ہوں اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس وقت میں نہیں حالانکہ ان کا صحیح ذکر نا عبیدہ بن جراح سے عقل سے باوجود یہ وہ
 حریف تھے بہ نسبت اور ان کے عبادت پر اور خیر پر اور جو مان لین کہ جمع میں بھی چار آدمی شریک تھے
 جب بھی تو اتر میں خل نہیں پڑتا کہ لیے کہ اجزا قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور سوجہ و مجموعہ قرآن
 بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا محمد نے خلاف نہیں کیا اتھے **عَنْ قَتَادَةَ قَالَ**
قُلْتُ لَا تَبْرَأُ مِنْ مَلَائِكَةٍ جَمَعُوا الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبُّهُ
كَافَرٌ مِنْ الْأَنْصَارِ أَبِي بُرْءٌ كَعْبٌ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
 لیکن ابنا زید ترجمہ قتادہ روایت ہے کہ انس بن مالک کہہ اس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصاریں اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور
 زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصاریں حیکو ابو زید کہتے تھے **عَنْ** **الْبُنِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْرَأُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ
لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ قَالَ فَجَعَلَ أَبِي يُبَكِّي ترجمہ انس بن مالک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ قرآن سنائیں چھ کو ابی نے
 کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا مان تیرا نام لیا یہ سن کر ابی بن کعب رونے لگے
 خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا وجہ دیکھ کر اور خداوند
 کریم کی عظمت کا خیال کر کے **عَنْ** **الْبُنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ لَا يَنْ كَذِبَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ الْبُنِ كَهْرًا قَالَ سَمَّاكَ قَالَ لَمْ

فَبِئْسَ ثَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَادِرُ كَذِبٍ **عَنْ** النَّبِيِّ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَلَغَ
 بَيْتُهُ ثَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَادِرُ كَذِبٍ **بَابُ** ثَمَنُ قَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَضِيلَتُهُ
 كَمَا بَيَّنَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَنَاهُ سَعْدِ
 ابْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَكْبَادٍ نَحْنُ أَهْلُ كَعْرِشِ الرَّحْمَنِ ثَرْجُمَةً جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ كَأَنَّكَ تَرَاهُ سَائِمًا رُكَّاهًا تَهَادِيكَ وَدُخْلًا بِرُودُكَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ حَبِيبًا
عَنْ يَعْثَى أَوْ كَأَنَّكَ تَرَاهُ خَوْشِيًا وَرَشِيدَ عَرْشِ بْنِ نَعْمٍ أَوْ رَأْسِ هَوَاسٍ كَوْنِي أَمْرًا لَيْسَ بِهِ
 أَكْثَرُ فَمَا سَفَهَ أَفْكَارُكَ بَيْنَ نَفْسٍ ثَابِتَةٍ كَيْدٍ هِيَ أَوْ بِرِيٍّ ظَاهِرٍ حَدِيثٍ هِيَ أَوْ بِرِيٍّ ظَاهِرٍ هِيَ أَوْ بِرِيٍّ ظَاهِرٍ هِيَ
 أَنْ كَيْ سَوْتٍ هِيَ أَوْ عَرْشٍ أَيْ كَيْ سَمٍ هِيَ أَوْ كَمَا بَلَغَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَرْشَ بِلَاحٍ أَوْ عَرْشَ بِلَاحٍ أَوْ عَرْشَ بِلَاحٍ
 هِيَ يَعْثَى مَالِكُهُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ سَعْدًا كَيْلِي خَوْشِي كَيْ سَمٍ هِيَ أَوْ عَرْشٍ أَيْ كَيْ سَمٍ هِيَ أَوْ عَرْشٍ أَيْ كَيْ سَمٍ هِيَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ كَعْرِشِ الرَّحْمَنِ لَوْ كَتَبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ثَرْجُمَةً جَابِرُ بْنُ
 رَوَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ كَأَنَّكَ تَرَاهُ حَبِيبًا
عَنْ أَكْثَرِ بَنِي مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ كَأَنَّكَ تَرَاهُ حَبِيبًا وَجَعَلَنَاهُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
 سَعْدًا أَهْلُ كَعْرِشِ الرَّحْمَنِ ثَرْجُمَةً هِيَ أَوْ كَيْ سَمٍ هِيَ أَوْ كَيْ سَمٍ هِيَ أَوْ كَيْ سَمٍ هِيَ
 الْبَرَاءَةُ يَقُولُ أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ حَبِيرٌ فَجَلَّ أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَتَحْبُونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا نَقَالَ اتَّحِبُّونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا نَقَالَ اتَّحِبُّونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا نَقَالَ اتَّحِبُّونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا نَقَالَ
 فَتَجْعَلُوا أَلَيْسَ ثَرْجُمَةً بَارَكَةَ رَوَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ أَلَيْسَ بِهَا نَقَالَ اتَّحِبُّونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا نَقَالَ
 أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ كَأَنَّكَ تَرَاهُ حَبِيبًا وَجَعَلَنَاهُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
 هِيَ أَلَيْسَ بِهَا نَقَالَ اتَّحِبُّونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا نَقَالَ اتَّحِبُّونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا نَقَالَ اتَّحِبُّونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا نَقَالَ
 الْبَرَاءَةُ يَقُولُ أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ حَبِيرٌ فَجَلَّ أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنَّ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ هَذَا أَوْ بَيْتُهُ ثَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَادِرُ كَذِبٍ **عَنْ** شُعْبَةَ هَذَا الْحَدِيثِ
 بِأَنَّ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ كَأَنَّكَ تَرَاهُ حَبِيبًا وَجَعَلَنَاهُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَبُهُ مَوْسِدٌ دَسٌّ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَزَنِ فَجَبَّ النَّاسُ مِنْهَا

قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيكَ سَعِدَ بِرُفْعِهِ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا
 ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس (ایک شیخی کپڑا ہے) کا
 ایک جبہ تحفہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اس کو دیکھ کر تعجب کیا (اوسکی نرمی اور خوبی سے) آپ نے
 فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں
 النَّبِيُّ اَنَّ اَكْبَدَ رَدْمَةً اُجْنَدَلِ اَكْهَدَى اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ
 نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْكَزْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ یہ رومال جنت کے بادشاہ
 نے اس کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا ہر بیان کیا اوس طرح اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے
 تھے **بَابُ** فُضِّلَ اَبُو جَعْفَرٍ عَمَّا كَانَ بِرَحْمَةِ ابُو جَعْفَرٍ سَأَلَ ابُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
 كَيْ فَضِّلَتْ عَنْ النَّبِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ
 مَنْ يَأْخُذْ مِنِّي هَذَا اَنْبَسَطُوا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذْ
 بِحَقِّهِ نَأْجِدَ الْقَوْمَ فَقَالَ يَمَّاكَ بَنُو خَرْشَةَ ابُو جَعْفَرٍ اَنَا اخَذَهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَاَخَذَهُ
 فَفَلَقَ بِهِ هَامَ التُّشَرِكِيْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی حد
 کے دن اور فرمایا کہ میں لیتا ہوں ہر لوگوں نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں ہوں گا میں ہوں گا آپ نے
 فرمایا اس کا حق ادا کر کے کون لیگا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) اس
 بن خرسہ ابو جعفر نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور ہوں گا ہر اونہوں نے اس کے لیے لیا اور شکر کرنا
 کے سر اوس تلوار سے چیز **بَابُ** فُضِّلَ اَبُو جَعْفَرٍ عَمَّا كَانَ بِرَحْمَةِ ابُو جَعْفَرٍ سَأَلَ ابُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
 كَيْ فَضِّلَتْ عَنْ النَّبِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ
 مَنْ يَأْخُذْ مِنِّي هَذَا اَنْبَسَطُوا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذْ
 بِحَقِّهِ نَأْجِدَ الْقَوْمَ فَقَالَ يَمَّاكَ بَنُو خَرْشَةَ ابُو جَعْفَرٍ اَنَا اخَذَهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَاَخَذَهُ
 فَفَلَقَ بِهِ هَامَ التُّشَرِكِيْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی حد
 کے دن اور فرمایا کہ میں لیتا ہوں ہر لوگوں نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں ہوں گا میں ہوں گا آپ نے
 فرمایا اس کا حق ادا کر کے کون لیگا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) اس
 بن خرسہ ابو جعفر نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور ہوں گا ہر اونہوں نے اس کے لیے لیا اور شکر کرنا
 کے سر اوس تلوار سے چیز **بَابُ** فُضِّلَ اَبُو جَعْفَرٍ عَمَّا كَانَ بِرَحْمَةِ ابُو جَعْفَرٍ سَأَلَ ابُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
 كَيْ فَضِّلَتْ عَنْ النَّبِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ
 مَنْ يَأْخُذْ مِنِّي هَذَا اَنْبَسَطُوا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذْ
 بِحَقِّهِ نَأْجِدَ الْقَوْمَ فَقَالَ يَمَّاكَ بَنُو خَرْشَةَ ابُو جَعْفَرٍ اَنَا اخَذَهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَاَخَذَهُ
 فَفَلَقَ بِهِ هَامَ التُّشَرِكِيْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی حد
 کے دن اور فرمایا کہ میں لیتا ہوں ہر لوگوں نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں ہوں گا میں ہوں گا آپ نے
 فرمایا اس کا حق ادا کر کے کون لیگا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) اس
 بن خرسہ ابو جعفر نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور ہوں گا ہر اونہوں نے اس کے لیے لیا اور شکر کرنا
 کے سر اوس تلوار سے چیز

باب کا یہ حال دیکھ کر سب کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اڑھٹھا دیا یا آپ کے حکم سے اڑھٹھا یا گیا
 آپ نے ایک روٹی والے یا پلاسے والے کے آواز سنئی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے لوگوں نے عرض کیا عمرو
 کی بیٹی یا بہن ہے دینے شہید کی بہن یا پڑوسی ہے آپ فرمایا کیوں رہتی ہے فرشتے اور سپر برابر
 سائے کیو رہے یہاں تک کہ وہ اڑھٹھا یا گیا **ع** جابر بن عبد اللہ قال اصابني ابي يوم احد فقلت
 اكشفت الثوب عن فخمي واكبر وجهي فاستهزأوا بي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفتحني
 قال وجعلت كالحمار بين يدي فقلت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بئس بك يا
 لا يفتحني ما ذاك قلت المالك فقلت يا جعفر احش رفقهم ورحمتهم جابر بن عبد الله هو الذي
 ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو میں اوس کے منہ پر کپڑا اڑھٹھا تا اور دروازے لگ مجھ سے منع کرتے
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے اور فاطمہ عمر کی بیٹی (یعنی سیری پڑوسی) وہ بھی اور سپر
 رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو رو کیا نہ رووے فرشتے اور سپر اپنے پردن کا سایہ کیو نہ
 تے یہاں تک کہ تم نے اوسکو اڑھٹھا یا **ع** جابر بن عبد اللہ الخديث غير ان ابن جبريجه لغير في
 حديثه ذم الملائكة وبكاء الياسية **ع** جابر قال خي يا بني يوم احد فجد عا
 فوضع بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فذم فحوا حديثه ورحمته وهي جواد پر گرا
 اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لا یا گیا اوس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ
 کے آگے **ع** من فضل جليلي جليبي رضي الله تعالى عنك فضيت **ع** ابي
 برودة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في معسكره فاقام الله عليه فقال لا حجاب
 هل تفقدون من احد قالوا نعم فانا وفلانا وفلانا فانا شمر قال هل تفقدون من
 احد قالوا نعم فانا وفلانا وفلانا فانا شمر قال هل تفقدون من احد قالوا لا قال
 ابكتي فقلت جليبي فانا طلبوه فطلب في القتل فوجدوه الى جنب سبعة ذكركم ثم
 نعتهم فقلو فلي النبي صلى الله عليه وسلم فوقف عليه فقال قتل سبعة ذم فقلو
 هذا امي بانا امينه هذا امي بانا امينه قال فوضع على ساعد نير لئلا يساعدا
 النبي صلى الله عليه وسلم قال تحفركم ذم في قبره ولم يذم غيرهم
 ابو بزره هو الذي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مادیات آپ نے

اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کوئی کم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں فلان فلان شخص کم ہیں
 بہر آپ نے پوچھا کوئی کم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا البتہ فلان فلان فلان شخص کم ہیں بہر آپ
 فرمایا کوئی کم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں آپ نے فرمایا میں جلیب کو نہیں دیکھتا
 لوگوں نے انکو مردوں میں ڈھونڈا تو اون کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جسکو جلیب نے مارا تھا
 وہ سات کو مار کر مارے گھر رسول اسے صلی اسے علیہ وسلم اون کے پاس آ کر اور وہ ان کے گھر سے ہو کر فرمایا
 اسے سات آدمیوں کو مارا بعد ازاں کیا یہ سیرا میں اسکا ہونے میرے میں اسکا ہونا یعنی میں اور وہ ایک میں
 بہر آپ نے اسکو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اوٹھایا بعد اوس کے گڑھ کہہ دیا
 اور قبر میں رکھ دیا اور غسل کا بیان نہیں کیا راوی نے **کافی** **فَضْلُ ابْنِ دُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ **ابُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **كَفَيْتُ عَنْهُ** **عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الصَّلَاحِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ**
خَرَجْنَا مِنْ قَوْمٍ يَتَخَفُونَ كَأَنَّهُمْ لَوْ كَانُوا لَوْنُ الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَخَرَجْتُ أَتَادِرْحِي أُنَيْسَ وَأَمَّا فَتَرَلْنَا
عَلَى خَالٍ لَنَا فَاتَكَ رَمَا خَالَنَا وَاحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدْنَا قَوْمَهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ
أَهْلِكَ خَالَتَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسَ فَخَالَتْنَا فَتَنَّا عَلَيْنَا الْكِنَى قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ إِنَّمَا بَا مَطْنِي مِنْ
مَعْرِفَتِكَ فَقُلْتُ كَذَرْتَهُ وَلَا جَمَاعَ لَكَ فِيمَا بَدَأْتُ فَهَرَبْنَا حَرَمَتْنَا نَاخَتْنَا عَلَيْهِمَا وَكُفُّوا
خَالَنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَكْبُرُ نَاظِرًا لَنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَادَرْنَا نَيْسَ عَنْ حَرَمَتِنَا وَعَنْ
نَيْسَ لَهَا قَاتِمَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ أُنَيْسًا أَتَانَا أُنَيْسٌ بَعْضُ مَتْنَا وَمِنْهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ
بِإِيْنِ أَخِي قَبِيلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلَاتِ سَبْعِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ
بِئْسَ قُلْتُ لِمَنْ كَوَجَّهَ قَالَ أَوَجَّهَ حَيْثُ يُوجَّهِي رَبِّي أَهْلِي مَعْنَاهُ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ
أَخْرِ اللَّيْلِ الْقَبِيلُ كَانِي خِفَاءً حَتَّى تَقْلُوِيَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ أُنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ
فَاكْفِنِي نَاظِلًا أُنَيْسَ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَرَأَتْ عَلَى شَعْرَ حَاجَةٍ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا
بِمَكَّةَ عَلَى دَرَبِكَ يَرْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ
شَاعِرٌ كَأَنَّهُ سَاحِرٌ وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدَ الشُّعْرَاءِ قَالَ أُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَاهِنَةِ
قَبْلَ هَؤُلَاءِ هُمْ وَلَقَدْ وَصَّوْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْدَرِ الشُّعْرَاءِ قَبْلَ يَكْتَلِمُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ
بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ وَأَنَّهُ مَوْءَاةٌ لَصَادِقٌ وَارْتَعُمُ لَكَ ذَبُونُ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ

فَانْظُرْ قَالَ فَاْتَيْتُ مَكَّةَ فَخَفَيْتُ حَتَّى جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِي هَادٍ الَّذِي تَدْعُوهُ الصَّلَاحَ
فَاثَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِيُّ فَمَا لَكَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظْمٍ حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًا
عَلَيَّ قَالَ فَاذْنَعْتَ حِينَ ارْتَفَعْتَ كَأَنِّي نُصِبْتُ لِحِمْرِ قَالَ فَاْتَيْتُ زَمْرَمَ فَعَسَلْتُ حَتَّى الْتَمْتُ
وَشَرِبْتُ مِنْ مَاءِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَابِسًا ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَبَيْنَ نَهَارٍ كَانَتْ فِي طَعَامِ الْأُمَامِ زَمْرَمَ
فَسَمِعْتُ حَتَّى تَكْرَبْتُ عَلَى بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَيْدِي سَخْفَةً جُوعَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَهْلُ
مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمَرَاءُ اخْتَبِئُوا إِذَا ضَرَبَ عَلَى أَسْجِدِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَأَمْرًا بَيْنَ
مِيهِمْ تَدْعُوهُ إِسَاءَةً وَأَنَا لَكِلَ قَالَ فَاْتَيْتُ عَلَى فَيْءٍ لَهَا فَوَيْسَ مَا نَفَلْتُ أَنْيَا أَحَدَهُمَا الْآخَرَ
قَالَ تَمَانَا هُنَا حَتَّى نَوَاجِعَ قَالَ مَا تَنَا عَلَى نَفَلْتُ هُنَا مِثْلُ الْخَشْبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْرِي
فَانْظُرْنَا فَنُؤَلِّقُ لَوْ كُنَّا أَحَدًا مِنْ أَهْلَانَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَا بَطَانِ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِيُّ بَيْنَ الْكُعْبَةِ وَارْتَارَهَا
قَالَ مَا قَال لَكُمَا قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةٌ تَمْلَأُ الْقَمَرُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجْرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا نَفَخَ صَلَاتَهُ قَالَ
أَبُودُرٍّ وَكُنْتُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَاهْوَى يَدَهُ نَوْمَهُ
أَصَابِعُهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي كَفِّي كَرِهَ أَنْ أَنْتَمِيَتْ الْغِفَارُ فَقَدْ هَبَّتِ الْخُلُوفُ بِيَدِهِ
فَقَالَ عَنِّي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمُ مِنِّي وَشَمَّرَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ سَتِي كُنْتُ هُنَا قَالَ قَدْ
كُنْتُ هُنَا مِنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَبَيْنَ نَهَارٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ
لِي فِي طَعَامِ الْأُمَامِ زَمْرَمَ فَجِئْتُ حَتَّى تَكْرَبْتُ عَلَى بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَيْدِي سَخْفَةً
جُوعَ قَالَ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَدَنْتَ لِي فِي طَعَامِهِ
الَّذِي لَكَ فَاَنْظُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَانْظُرْتُ مَعَهُمَا فَتَنَّى أَبُو بَكْرٍ
بَابِ الْفَعْلِ فَبَعْضُ لَنَا مِنْ زُهَيْبِ الطَّائِفِ كَمَا كَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ
مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وَجَّهَتْ لِي أَرْضٌ
فَاتَّخَذْتُ لَهَا أَهْلًا لَا أَكْرِفُ فَعَلِ أَنْتَ مُبْلَغُ عَنِّي فَوَيْسَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ

وَبَايَعَكَ فِيهِمْ مَا نَدَيْتَ أُنْيَا فَقَالَ مَا صَعَتُ قُلْتُ مَنَعْتِ أَيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ
قَالَ مَا بِي رَغْبَةٍ عَزَّ وَجَلَّ بِكَ فَإِنْ قَدْ أَسْلَمْتَ وَصَدَّقْتَ مَا نَدَيْتَ أُنْيَا فَقَالَ مَا بِي رَغْبَةٍ
عَزَّ وَجَلَّ بِكَ فَإِنْ قَدْ أَسْلَمْتَ وَصَدَّقْتَ فَلَحَمْنَا حَقَّ أُنْيَا قَوْمًا عِفَارًا فَأَسْلَمَ نَفْسُهُمْ
وَكَانَ يَوْمُهُمْ أَيْمَانُ رَحْمَةِ الْغِفَارِ وَكَانَ سَيِّدُهُمْ وَقَالَ نَفْسُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا أَفْقَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
فَأَسْلَمَ نَفْسُهُمْ أُنْيَا وَجَاءَتْهُ أُنْيَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اخُذْنَا نُسْلِيكَ عَلَى النَّبِيِّ أَسْلَمُوا
عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ مَحْفُورٌ لَهَا دَا سَلَّمَ سَالِحًا
اللَّهُ تَرَحُّمَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَامِتٍ نَوْرُ دِيْنِهِ الْبُورِي نَسِيْلُهُ الْبُورِي قَوْمٌ غِفَارِيْنَ نَوْرُ نَفْسِهِمْ دِه حَرَامُ مَسْجِدِ الْكَوْبِي
حَلَالٌ تَحِيَّةٌ هُوَ تَرْمِيْنٌ اَدْرِ مِيْرَا اِهْلَايْ اُنْيَا اَدْرِ مِيْرَا يَ اَنْ تَقِيْلُوْنِ نَكْلُوْ اَدْرِ اَيْكَا سَوْنِ تَهَا هِمَارَا اَوْ سَكِ بِاَسْرِ
اَدْرِ تَرْمِيْ اَوْ سَكِ نَسِيْلُهُ مِيْرَا خَاطِرُ كِي اَدْرِ نَهَارُ سَ سَا تَهِيْ نَكِي كِي اَوْ سَكِي قَوْمُ نَسِيْلُهُ سَكِ حَسْرَتُ كِيَا اَدْرِ مَسْجِدِ الْكَوْبِي
مَاسُوْنِ سِيْ حَبِيْبُ تُوَا سَكِ كِهَرُ سِيْ بَا سَرِ لَكَا سَ تَوَانِيْسِ تِيْرِيْ بِيْ بِيْ كَسَ سَا تَهِيْ تَا كَرُ تَا سَ سَ هِمَارُ بِيْ بَا سَ كِيَا اَدْرِ
اَوْ سَكِ يَهْ بَا سَ شَهْرُ كَرْدِيْ (حَقِيقَتُ سِيْ) اِهْلِيْنِ كِهَا تَهِيْ سَ سَ هِمَارُ سَ سَا تَهِيْ اِحْسَانُ كِيَا دِه يَهِيْ خَرَابُ
سَ هُوَ كِيَا اَبِ سَ تِيْرُ سَ سَا تَهِيْ تَهِيْنِ سَ سَكْتُوْ اَخِرُ مِ اِهْلِيْ اَوْ شُوْنِ بَا سَ كَسَ اَدْرِ اَتَا اِهْلَابِ لَادِ اَسْمَارُ مَاسُوْنِ
نَسِيْلُهُ اَتَا كِيَا اَدْرِ كَرْدِ مَاشَرُوعُ كِيَا سَ حَلِيْ يَهَا تُو كَا كِه كَسَ سَا سَنِيْ اَوْ تَرُ سَ اُنْيَا نَسِيْلُهُ اَيْكَا شَرَطُ لَكَا كِي
اَتَنِيْ اَوْ شُوْنِ رُجُوْ هِمَارُ سَ تِيْرُ اَدْرِ اَوْ تَرُ سِيْ اَدْرِ رُجُوْ دِه شَرَطُ يَهِيْ تِيْ كِه دَا اَوْ بِيْ دَعُوْ كَرْتَسَ هَر
اَيْكَا يَه كِه تَا مِيْنِ بَهْتَرُ سُوْنِ بَهْرُ كِه كَا سَرِيْنِ كِه مَزْدِيْ سَ كِه يَه بَهْتَرُ يَه دِه شَرَطُ كَا دَالِ لَسَ لِيْتَا اَيْسِيْ هِيْ شَرَطُ
اُنْيَا نَسِيْلُهُ كَسِيْ سُوْ كِيْ اَدْرِ مَالُ يَه تَهِيْرُ كِه اُنْيَا كَسَ بَا سَ حَبَاوْثُ مِيْنِ دِه دِيْ حَبَاوْثُ اَدْرِ اَوْ سَنِيْ هِيْ اَدْرِ
سَ بَا سَ رُوْدُوْنِ كَا سَرِيْنِ بَا سَ كَسَ كَا سَرِيْنِ نَسِيْلُهُ اُنْيَا كِه كَا كِه يَه بَهْتَرُ يَه اُنْيَا سَ هِمَارُ اَوْ شُوْنِ لَا يَا
اَدْرِ اَوْ تَرُ سِيْ اَدْرِ اَوْ شُوْنِ لَا يَا اَدْرِ نَسِيْلُهُ كِهَا اَمِ بِيْ سَ سِيْرُ سَ نَهَايْ كَسَ مِيْنِ سَ رَسُولُ اَمِيْرُ مَلِيْ اَسَرُ
عَلِيْهِ سَلَامُ كِيْ مَلَا قَا بَاتُ سُوْ پَهْلِيْ نَا زِ تَرُ سِيْ سَ تِيْنِ رِيْ سَ پَهْلِيْ مِيْنِ كَسَ كِهَا كَسِيْ كَسَ لِيْ سَ بَهْتَرُ تَهِيْ اَدْرِ نَسِيْلُهُ
كِهَا اَسَرُ تَقَالِيْ كَسَ لِيْ سَ مِيْنِ نَسِيْلُهُ كِهَا سَوْنَه كِه سَرُ كَرْتَسَ تَهِيْ اَوْ شُوْنِ نَسِيْلُهُ كِهَا اَدْرِ هَرُ سَوْنَه كَرْتَا تَهَا جَدُ هَرُ
اَسَرُ تَقَالِيْ سَرُ اَسَرُ سَوْنَه كَرُوْ تَا تَهَا مِيْنِ عَشَا كِيْ نَا زِ تَرُ سِيْ تَهَا حَبِ اَخِيْرَاتُ هُوْ تِيْ تُو كَسَلُ كِيْ طَرُحُ رُجُوْ جَا تَهَا بِيْ اَنْ
يَكَا كِه اَقْتَابُ سِيْرُ اَدْرِ اَمَا اُنْيَا نَسِيْلُهُ كِهَا حَبِيْرُ مَكِّيْنِ كَامُ يَه تَقَمِ بِيْ اَنْ رُوْمِيْنِ جَا تَا هُوْ دِه كِيَا اَوْ سَنِيْ دِيْرُ كِي

ہر آیا چین کہا تو نے کیا کیا وہ بولامین ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین بچا اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے اُسکو بھیجا ہے میں نے کہا لوگ اوسو کیا کہتے ہیں اوس نے کہا لوگ اوسکو شاعر کا من جادوگر کہتے ہیں اور
 انیس خود بھی شاعر تھا اوس نے کہا میں نے کہا میں نے کہا ہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں
 کا کلام نہیں ہے اور میں نے اوسکا کلام شعر کے تمام بحروں پر کہا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ خبر بگا
 بشر کی طرح قسم خدا کی وہ چاہے اور لوگ چڑھ گئے میں نے کہا تو یہ بیان یہو میں اس شخص کو جا کر دیکھتا
 ہوں بہر میں مکہ میں آیا میں نے ایک نانا تو ان شخص کو مکہ والوں میں سچا نانا اس لیے کہ زبردست شخص
 شاید مجھے تکلیف پہنچا دے اور اُس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جبکہ تم صابی کہتے ہو (یعنی
 دین بدلنے والا عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت صلح مکہ کو صابی کہتے تھے) اوس نے میری طرف اشارہ کیا
 اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سنکر تمام دادی والے ڈیلر بڑبڑایاں لیکر مجھ پر پلے
 نہاں تک کہ میں بیہوش ہو کر گر اچھب میں ہوش میں آکر اوٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں
 (یعنی سرسبز پہر تک خون سے لال ہوں) بہر میں زمر کے پاس آیا اور یہ خوب بخون دھویا اور زمر کا
 پانی پیا تو اسے بے نیچے میری دھان میں اتار دیا میں دن رات اور کوئی کہا نامیہ میرے پاس نہ تھا
 زمر کے پانی کے (میں جب بہوک لگتی تو اوس کی کو پی لیتا) بہر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میری پٹ کی ہیز
 جھک گئیں (مٹا پے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بہوک کی نانا تو انی نہیں پائی ایک بار مکہ والے چاند
 رات میں ہو گئے اُسوقت بیت امہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نالمکہ کو لپکار
 رہی تھیں اساف اور نالمکہ دو بت تھیں کہ میں اساف مرد تھا اور نالمکہ عورت تھی کفار کا یہ عقدا وہ تھا
 کہ ان دونوں نے وہاں نانا کی تھی اوجہ جو سرخ ہو کر بت ہو گئے وہ طواف کرتی کرتی میری سانسے پڑے
 میں نے کہا ایک لکاح دو سر سے کر دو (یعنی اساف کا نالمکہ سے) یہ سنکر یہی وہ اپنی بات سوا بننے آئیں بہر
 میرے سانسے آئیں تو میں نے عاف کہنیا اور ان کے فلان میں لکری (یعنی بخش اساف اور نالمکہ کی
 پرستش کی وجہ سے) اور مجھے کنا یہ نہیں آتا (یعنی کنا یہ اشارہ میں نے گالی نہیں دی کہہ کر کہا لکاح
 دی اساف اور نالمکہ کو اور مرد و عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالیٰ کے گہر میں خدا کو چھوڑ کر
 اساف اور نالمکہ کو لپکارتی تھیں یہ سنکر وہ دونوں عورتیں چلائی ہوئیں اور کہتی ہوئی چلیں کاسٹ اس
 وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں اون عورتوں

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق علیہ السلام اور وہ اثر ہو جس سے پہاڑ سے اونہونے اور عورتوں کو چہرہ
 کیا ہوا وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کہہ کے پردوں میں چہا ہے اونہونے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولیں
 ایسی بات بولا جس سے منہ بہر جاتا ہے یعنی اسکو زبان ہو نکال نہیں سکتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر
 لاخر بہانک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنی صاحب کو ساتھ بہر نماز تہی جب نماز پڑھا تو اونہونے
 نے کہا میں ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا اسلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علیک السلام
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پوچھا تو کون ہر میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں آپ نے ہاتھ چمکا یا اور اپنی اونگلیاں پیش
 پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دلیں کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں
 ہوں میں لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابو بکر نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا
 مجھ سے روکا پھر آپ سر اٹھایا اور فرمایا تو یہاں تک آیا میں نے عرض کیا میں یہاں تیس ات یا دن کو ہوں
 آپ نے فرمایا تجھے کہا نا کون کہا نا ہے میں نے کہا کہا نا دغیرہ کچھ نہیں سوا از نرم کے پانی کے بہر میں ہوتا
 ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کو بٹ کر گزرا اور میں اپنے کھجے میں بھوک کی نا ڈالی نہیں پاتا آپ نے فرمایا
 از نرم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کہا نا بھی ہے پیٹ بہر دیتا ہے کہانے کی طرح ابو بکر نے کہا یا رسول
 اللہ آج کی رات مجھ پر اجازت دیجیے کہ کو کہلانے کی بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ابو بکر میں ہی
 اذن دونوں کے ساتھ چلا ابو بکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سوطافت کی سکوہی اگور لگانے لگا
 یہ پہلا کہا نا تھا جو میں نے کہا یا مکہ میں بہر میں جیتا کہ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 آیا آپ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایکے میں کچھ ردالی میں سمجھتا ہوں وہ کوئی زمین نہیں ہے سوا بیترک
 (غیر مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میرے بطور سے اپنے قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ اذن کر نشع
 دیوے تیری وجہ سے اور تجھ پر ثواب دیوے میں اٹیس پاس آیا اور نے پوچھا تو نے کیا کیا میں نے کہا میں
 اسلام لایا اور میں نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین ہے مجھ پر ہی نفرت نہیں ہر میں
 ہی اسلام لایا اور میں نے تصدیق کی بہر ہم دونوں اپنی مان کے پاس آئے وہ بولے مجھ پر ہی تم دونوں
 کے دین سے نفرت نہیں ہے میں ہی اسلام لائی اور میں نے تصدیق کی بہر مجھے اونٹوں پر پہاڑ
 لاوا یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے اوسے قوم سلمان ہو گئی اور ان کا امام ایمان حضرت
 غفاری تھا وہ اون کا سردار بھی تھا اور اوسے قوم نے یہ کہا کہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

اور پچانا کہ کوئی مسافر ہے پیراؤن کے پیچھے گئے لیکن کینہ دو سر سے بات نہ کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی نہ پروہ
 اپنا توشہ اور شک مسجد میں ادا ہوا لائے اور سارا دن دن رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک
 نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے وہاں حضرت علیؓ گزرے اور کہا ابھی وہ وقت نہیں آیا
 جب اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو پیراؤن کو کھڑا کیا اور اذن کے ساتھ گھر لیکن کینہ دو سر سے
 بات نہ کی یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا اور دن ہی ایسا ہی کیا اور حضرت علیؓ نے انکو اپنے ساتھ کھڑا کیا
 پھر کہا تم مجھے کیوں نہیں کہتے جس لیے تم اس شہر میں آئے ہو ابو ذر نے کہا اگر تم مجھے سہو عہد اور
 اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں انہوں نے اقرار کیا ابو ذر نے سب حال بیان کیا حضرت
 علیؓ نے کہا وہ شخص مجھے میں اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی
 خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی باپ بیٹا ہوا
 اور جو میں چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے چلے آنا جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا ابو ذر نے ایسا ہی
 کیا اور ان کے پیچھے چلا یہاں تک کہ حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور ابو ذر بھی
 ان کے ساتھ پہنچے پھر ابو ذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اُسی جگہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور انکو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم پہنچے ابو ذر نے
 کہا تم اس کے جس کے ماتھے میں میری جان ہو میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) لکھ دالوں کو بکار کر
 سناؤں گا پھر ابو ذر نکلا اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ اور
 لوگوں نے ادھر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباسؓ نے ان آئے اور ابو ذر پر چکر اور لوگوں
 سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا رستہ سوداگری کا شام کو غفار
 کے ملک پر ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دیں گے) پھر ابو ذر کو ان لوگوں کو چڑھایا ابو ذر نے
 دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دڑے اور مارا اور حضرت عباسؓ آئے آئے اور ان کو چڑھایا۔
بَابُ مَنْ فَضَّلَ جَبْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ جَبْر بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي فَضِيلَتِهِ عَنِ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 يَقُولُ مَا جَبَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَاجِلَ وَلَا رَافِي إِلَّا خَلَعْتُ مَرَحِمَةَ جَبْرِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَدَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْرٍ كَبِيرٍ نَهْنِي بَدَاكَ أَنْ تَنْتَ مِنْ حَبِيبِ سَوِيْرٍ
 مُسْلِمَانِ هُوَ أَدْرَكَهُيْ مَجْرٍ نَهْنِي وَدِيكَ مَكْرَآبٍ مَسْهُوْرٍ لِيْنِ خَنْدَه رَوْلِي أَوْ كَشَادَه پِشَانِي سَ عَلِيٍّ

[illegible]

میں گہڑی پر نہیں جتا تھا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ میری سینے پر
 مارا اور فرمایا یا ابراہیم اسکو جادو اور سحر کو سادہ کہا نیوالا بارادہ پایا ہوا کر دے پھر حیر گئے اور ذوالخلفہ
 کو انکار سے جلادیا بعد اوس کے ایک شخص جسکا نام ابوارطہ تھا خوشخبری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پاس روانہ کیا وہ آپ پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلفہ کو خاشتی اونٹنی کی طرح چھوڑ کر آؤ
 خاشتی اونٹ پر کالار وخن ملتے ہیں مطلب یہ کہ وہ بھی جبکہ کالا ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ **عَلَّیٰ** **اِنَّمَا عِلَّیٰ بِمَلَأَ الْاَسْکَادُ**
وَقَالَ فِي حَدِيثٍ مَرَدَاكَ فَجَاءَ بَشِيرٌ يُرِيْدُ اَبُو اَرْكَانَ مَحْصِيْنٌ بَنِي رَيْبَعَةَ بَشِيرُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذر **کَاب** **مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ** عبد
 بن عباس کی فضیلت کا بیان **عَلَّیٰ** **ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی الخ لاد**
فَوَضَعْتُ لَهٗ دُضُوْءَ فَلَکُمْ اَخْرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِیْ رِوْلِیْ فَقَالَ رُفَیْعَةُ بْنُ رَافِعٍ
فِیْ رِوَاۃٍ اَبُو بَکْرٍ ثَلَاثُ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ ترجمہ عبد بن عباس
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ ماہ میں تشریف لے گئے میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا
 جب آپ نکلے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا نہی لوگوں نے کہا یا میں نے کہا ابن عباس نے آپ نے فرمایا یا
 اسکو سمجھا دے دین میں **کَاب** **مِنْ فَضَائِلِ اَبِی جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا** عبد
 بن عمر کی فضیلت کا بیان **عَلَّیٰ** **ابن عمر قال رايت فی الکتاب کانت فی یدِی فطعنة**
استبروت لکثیر مکان اُرید من الحجة الا کانت فی الیال فقصصنا علی حفصة فقصة
حفصة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری عبد اللہ
 رجلاً صالحاً ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے خواب میں دیکھا میری ماہ میں استبرق کا
 ایک ٹکڑا ہے استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے اور میں جنت کو جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا
 مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں عبد اللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔
عَلَّیٰ **ابن عمر قال کان الرجل فی حیاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای رؤیا**
قصها علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستمتیک ان اری رؤیا اقصھا علی النبی

وہی جو گنڈرا **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ تَرْجَمَهُ هُوَ جَوْدَرُ **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ دَخَلَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُفٍّ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ أُفٍّ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ خُودِي مَدَّ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَنَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ
 أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِرْ مَا لَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ وَفِيهِ تَرْجَمَهُ اسْمُ سُرَدِ بْنِ سُرَدٍ رَسُولِ الْمَدِينَةِ
 عَلَيْهِ سَلَامٌ سُرَدِ بْنِ تَشْرِيفٍ كَرِهُوا سُوْفَتِ كَهْرَبِينَ كُوفِي نَهْتَا سَوَاسِيَرِ ادریسری مان ام سلیم ادریسری
 خالہ ام حرام کے سیری مان نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چوٹا خادم (اس) دعا کیجیے اوس کے لیے آپ نے
 دعا کی ہر ایک بیکار کے لیے اور اخیر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد اور
 برکت دے اور اس میں **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ جَاءَتْ فِي أُفٍّ أُمُّ النَّبِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَقَدْ أَرْدَتْ فِي بَيْضِ خِمَارِهَا وَكَرَّتْ فِي بَيْضِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَنْتَ كَرَّتْ فِي بَيْضِهَا
 بِهِ جَدِّ مَدَّ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِرْ مَا لَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ النَّبِيُّ اللَّهُ إِنَّ مَالِي كَثِيرٌ
 وَأَنْتَ وَلَدِي دَوْلَدٌ وَلَدِي لَيْتَعَا دُونَ عَلَى نَحْوِ الْيَاثَةِ الْيَوْمَ تَرْجَمَهُ اسْمُ سُرَدِ بْنِ سُرَدٍ
 مان جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سر بندہ کو پہنچا کر اوس میں سوا ہی کی
 اذرا بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھ کو تو کہنے لگی یا رسول اللہ یہ چوٹا اس میرا بیٹا ہے آپ کی بہت
 کرے گا آپ اسکو لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد اس نے کہا
 تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سوسے زیادہ ہیں **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ أُفٍّ أُمَّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ يَا بِي وَأُفٍّ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ كَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ دَعَاؤُكَ قَدْ دَأَيْتُ
 مِنْهَا أَنْتَ تَيْنَ فِي الدُّنْيَا دَأَا الرَّجُلُ الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ تَرْجَمَهُ اسْمُ بِنَاتِ سُرَدِ بْنِ سُرَدٍ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزربے تو سیری مان ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنی لگی سیر مان
 باپ آپ پر صدقہ ہوں یہ چوٹا اس ہے آپ میرے پوتے ہیں دعا میں کہیں تو میں دنیا میں پاچکا اور
 ایک کی آخرت میں اسید ہوں **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ أَنِّي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 أَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغُبَارِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْكَ فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ فَابْطَأْتُ عَلَى أُفٍّ فَلَمَّا جِئْتُ
 قَالَتْ مَا حَبَبَكَ فُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ

تِلْكَ اِنْهَا يَرْقَاكَ لَا اَحَدًا مِّنْ لِّسِرِّ رَسُوْلٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا اَقَالَ اَنْتَ رَا اللهُ
 لَوْ اَحَدْتُ بِهٖ اَحَدًا لَّحَدَّثْتُكَ يَا نَابِثُ مَرْحُومَةُ اَنْسُ رَوَايَتُ هُوَ رَسُوْلُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 سِيرَ بِاِسْرِ تَشْرِيفِ لُحْزٍ اَوْ رَمِيْنِ لُّكُونِ كَيْ سَابِقُ بَيْتِ لُحْزٍ تَابَتْ اَنْسُ رَوَايَتُ هُوَ رَسُوْلُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 لِيَسْبِيحَ فِيْهَا نَبِيَّ اَمَانِ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 رَسُوْلُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 سِيرَ اِيَّانَ بُوْلِي رَسُوْلُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 فَكَلَّمَ سَيِّدًا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا اَبَدًا وَلَقَدْ سَاَلَتْنِي عَنْهُ اُمُّ بَكْرِ لِيَكْرِفَنَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ
 مَرْحُومَةُ اَنْسُ بِنُ مَالِكٍ رَوَايَتُ هُوَ رَسُوْلُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 مِّنْ فَضَائِلِ عَيْدِ اللهِ بِنِ سَلَامٍ نَّجْمُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 رَسُوْلُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 مَرْحُومَةُ سَعْدُ رَوَايَتُ هُوَ رَسُوْلُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ كَيْ يَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 بِرَبِّهَا وَبِنَبِيِّهَا سَنَاءُ وَهَبَتْ مِيْنِ هُوَ مَرْحُومَةُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَسْبِيحَ لِيَا بِيْرَ
 بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَاسٍ فِيْهِمْ بَعْضُ اَهْلَابِ الشَّيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِيْ
 وَجْهِهِ اَنْوَارٌ خُرُجٌ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
 فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَاَنْتَ اَسْتَأْنَسُ قُلْتُ
 لَكَ اِيَّاكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَكَ اَوْ كَكَ اَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا يَنْبَغِيْ لَاحِدٍ اَنْ
 يَقُوْلَ مَا لَا يَحْكُمُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرَاكَ رَاَيْتُ رُوِيَ اَعْلَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَصَّصْتُهَا عَلَيْهِ رَاَيْتُنِيْ فِيْ رُكْعَةٍ ذَكَرْتُ عَنْهَا رَعِيْبَهَا وَخَصَرْتُهَا وَوَسَطُ الرُّكْعَةِ
 عَمُوْدٌ مِّنْ حِدِيْدٍ اسْفَلُهُ فِيْ الْاَرْضِ وَاعْلَاهُ فِيْ السَّمَاءِ فِيْ اعْلَاهُ عُرَّةٌ نَفِيْلٌ اِرْقَاهُ فَقُلْتُ
 لَا اسْتَطِيْعُ نَجَاتِيْنَ مِصْصُفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَابْنُ مَسْرُورٍ فَقَالَ بَنِيَّانِي مَرْحُومَةُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اَنَّهُ رَفَعَهُ مَرْحُومَةُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَرِيْبٌ حَتَّى كُنْتُ فِيْ اعْلَاهُ الْعَمُوْدِ فَاحْدَثْتُ بِالْعَمُوْدِ نَفِيْلًا

لِيَاَسْمِعَكَ فَكَتَدَا سِتْرَهُمَا وَرَآهُمَا الْغَيْبُ فَقَصَصَتْهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرُّوحَانَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْغُرْدَةُ عَمُودُ الْوَلَدَانِ
 فَانْتَبَهَتْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَنَوَّتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مَرَّ بِهِ قَتِيلٌ بَنِي عَدَارِ
 رَدَايْتُ هُوَ مِنْ بَدِينِ بْنِ تَهَانٍ لَوْ كُنْ مِنْ جَنِّ مِثْلَ بَعْضِ صَحَابِهِ تَبَوَّأَ أَيْكَةً خَلَّ أَبَا أَدَسَ كَقَبْرِ بَر
 خَدَاكَ خَوْفَ كَاثِرَتَا بَعْضِ لَوْ كُنْ كَقَبْرِ جَنَّتِي جَنَّتِي أَرَسَتْ دَوْرَ كَتَمِينَ بَرَّ بَرَّ جَلَّ مِثْلُ بَنِي أَدَسَ
 نِجْجَةً كَمَا وَهَاطَ مَكَانَ مِثْلُ كَمَا مِثْلُ بَنِي أَدَسَ كَقَبْرِ بَرَّ بَرَّ جَلَّ مِثْلُ بَنِي أَدَسَ
 اس کے کہتا تھا جیسے جی میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اوس نے کہا سبحان
 اس کی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنا جو نہیں جانتا اور میں تجھے سربان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں میں
 ایک شخص اب دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وہ خواب میں نے آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا
 میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اوس سے بیان کیا) اوس باغ
 کے پچیس سو ایک ستون ہوئے کادہ نیچر تو زمین کے اندر ہے اور اسی ستون کا گیا ہے اوس کی
 بندی پر ایک حلقہ ہو گیا اس پر حلقہ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خدشہ گرا آیا
 اوس نے میری کڑی سے پچیس سو ایک ستون اور بیان کیا کہ اوس نے اپنے ماتھے سے مجھے پچیس سو ایک ستون
 چڑھ گیا یہاں تک کہ اوس ستون کی بندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے ہمام لیا مجھے سو کہا گیا
 اس کو ہمامی رہو پھر میں جاگا اور وہ حلقہ ہر وقت تک میرا ماتھے ہی میں تھا یہ خواب میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور
 وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک قتل نہ کیا وہ شخص عبد
 بن سلام تھے **عَنْ قَتِيلِ بْنِ عُبَادَةَ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ سَالِكٍ وَابْنُ عَمَرَ**
فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ ائْتِنِي
فَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَانَ يَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ
إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وَضَعْتِي وَنَحَارَ وَمِنْ خَضِرَاءَ نَضِيبٍ فِيهَا كَرْنِي رَأْسُهَا عَمُودٌ
وَفِي اسْفَلِهَا مِئْصَفٌ وَالْمِئْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ كَذَبْتُ عَنْكَ حَتَّى أَخَذْتَنِي
بِالْعَمَةِ وَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَبَيَّنَ طَرَفُ الْبَاقِيَيْنِ دَائِمًا الْجَبَلُ ثُمَّ مَنَزِلُ الشَّجَرَةِ أَوَّلُ مَنَازِلِهِ دَائِمًا الْعَمُودُ ثُمَّ
 الْعَمُودُ أَوَّلُ مَنَازِلِهِ دَائِمًا الْعَمُودُ ثُمَّ مَنَزِلُ الشَّجَرَةِ أَوَّلُ مَنَازِلِهِ دَائِمًا الْعَمُودُ ثُمَّ
 مَنَزِلُ الشَّجَرَةِ ثُمَّ مَنَزِلُ الشَّجَرَةِ ثُمَّ مَنَزِلُ الشَّجَرَةِ ثُمَّ مَنَزِلُ الشَّجَرَةِ ثُمَّ مَنَزِلُ الشَّجَرَةِ
 صورت معلوم ہوا کہ وہ عبد اللہ بن سلام میں رہے تو لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب کہ کثرت سے
 ہنسے تو لوگوں نے کہا جاکو پہلا نگر جنتی کو دیکھنا وہ اسکو دیکھتے ہیں نے اپنے دل میں کہا تم خدا کی
 میں اُن کے ساتھ جاؤ لگا اور اُن کا گھر دیکھو گناہ میں اُن کے چہرے ہوا وہ چل رہا تھا کہ قریب ہو
 شخص سے باہر نکلیا وہ پیر اپنے مکان میں گئے میں نے بھی اجازت چاہی اُنسانیکی اُنہوں نے اجازت
 دی پیر پوچھا اے پیغمبر میرے کیا کام ہے پیر میں نے کہا لوگوں سے میری کتنا حاجت تم کہتے ہو
 وہ کہتے تھے کہ جو خوش نگر کسی جنتی کو دیکھنا وہ انکو دیکھے تو مجھ پر اچھا معلوم ہوا تھا اسے ساتھ نہ
 اُنہوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ
 کہنے کی میں ایک بار سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ پیر ہو پیر اس نے میرا ہاتھ پکڑا
 میرا دوس کے ساتھ چلا مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے اُن میں جانا چاہا وہ بولا اُن میں بہت
 چاہیہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پیر دامنہی طرف کی راہیں ملیں وہ شخص
 بولا ان راہوں میں جا پیر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے جو چڑھنا چاہا تو چوڑے کے
 بل گر کسی بار میں نے قند کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گر اہر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک
 ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین اُس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھے یہ کہا اُس
 ستون کے اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں باسپہ کیوں چڑھوں اسکا سر تو آسمان میں ہے اُس شخص نے شخص
 نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اُس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹکتا ہوں پیر اُس
 شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اسوجہ یہ کہ اوڑھنے کا
 کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جباہ سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے خواب
 بیان کیا آپ فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو
 راہیں دامنہی طرف دیکھیں وہ دامنہی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے
 تو دامن تک پہنچ سکیگا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر

بِالنَّبِيِّ أَنَّهُ كَانَ مِنْ كَثَرِ سَعْيِ عَائِشَةَ فَسَبَّهَتْ فَقَالَتْ يَا بِنْتُ أَخِي
دَعَاهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَخْفَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَرَوَيْتُ
بِهِ حَسَانَ بْنِ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ مِنْ حَضْرَةِ عَائِشَةَ سِوَى مِثْلِ الْكُفْرِ بِهَا كَمَا حَضَرَتْ عَائِشَةَ تَعْلَمُ بِهَا جَانِبُ
أَسَافَةٍ سِوَى كَيْفَ حَسَانَ جَوَابَ دِيَارِهَا كَفَرُونَ كَرِهُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي طَرَفَ سِوَى
عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَوَعَدَتْهَا
حَسَانَ بْنُ ثَابِتٍ يُسَدِّدُهَا شَعْرًا يُسَدِّدُ بِأَيِّاتِ اللَّهِ فَقَالَ

حَصَانُ رَدَّانِ مَا نَزَلَتْ بِرَبِّيَّةٍ وَنُصِيحَةُ عُمَرَ لِي مِنْ عَمَلِ الْعَوَاقِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَيْسَ بِكَ لَيْسَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لِمَ تَأْذِنِينَ لَهُ يَدْخُلُ
عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ وَالَّذِي كُوْنِي كِبْرَهُ مِنْهُ صُحْرُكَ عَدَاكِ عَظِيمٌ فَقَالَتْ مَا نِي عَلَى
أَسَدٍ لِمَنِ الْغَلِي فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يَخْفَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ جَاءَهُ مَسْرُوقٌ وَرَوَيْتُ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ كَيْفَ بَاسَ كَيْفَ بَاسَ حَسَانَ بْنِ ثَابِتٍ
بِئْسَ تَهْنِئَةٌ أَيْكَلُ شَعْرًا سِوَى تَهْنِئَةِ ابْنِ غَزَلٍ مِنْ سِوَى جَوْنِ بَتِيونَ كِي أَوْنَهُونَ نَعْلِي تَهْنِئَةُ

حَصَانُ رَدَّانِ مَا نَزَلَتْ بِرَبِّيَّةٍ وَنُصِيحَةُ عُمَرَ لِي مِنْ عَمَلِ الْعَوَاقِلِ

پاک ہیں اور غفلت الی ان کے کچھ بہت نہیں
یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے حضرت عائشہ نے حسان کو کہا
لیکن تو ایسا نہیں ہو (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا
تو حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا وَالَّذِي كُوْنِي كِبْرَهُ مِنْهُ صُحْرُكَ عَدَاكِ عَظِيمٌ
لَا عَذَابَ عَظِيمٌ یعنی جس شخص نے اون میں سے بڑا اور بڑا یا بڑی بات (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ پر تعہت
لگانے کا) اور اس کے واسطے عذاب ہے (حسان بن ثابت اون لوگوں میں شریک ہے جنہوں نے حضرت
عائشہ پر تعہت لگا لی تھی پھر آپ نے ان کو حد ماری) حضرت عائشہ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہو
کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تھا یا بھوکتا تھا کافروں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کی طرف سے عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَ كَانَ يَدْبُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدْبُكَ بِحَصَانِ رَدَّانِ ثُمَّ جَاءَهُ دِيَارِهَا كَفَرُونَ كَرِهُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي طَرَفَ سِوَى

تَاكَتْ فَكَحَسَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اُبْدَنْ لِي فِي ابْنِ سُلَيْمَانَ قَالُ كَيْفَكَ بِشَرِّ ابْنِي مِنْهُ وَاَلَدْنِي
 اَكْ رَمَكَ لَا سُلْتَنَكَ مِنْهُمْ كَمَا اَمَلْتُ الشُّعْرَ مِنْ الْخَوِيفِ فَقَالَ حَسَانُ وَاِنَّ سَلَامَ الْجَدِّ
 مِنْ اِلِ هَا شَيْخٍ بَنُو بَنِي تَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ بِدَقْمِيكَ تَهْ هَذَا ثُمَّ جَمَعَ حَضْرَتَ عَائِشَةَ
 رَوَيْتُ حَسَانَ نَعَى كَمَا يَارَسُولَ اَمْرَ اجَا زَتْ يَكْبِرُ مَجْهَ الْبُوسَفِيَانِ كِي جَوْرُ كَهْنَسَ كِي رَا الْبُوسَفِيَانِ حَارِثُ
 بِنِ عَبْدِ مَلِطِكِ بِيْثُ تَبَ اَدْرُ اَسْلَامُ سِيْپِلَ اَبِ كِي جَوْرُ كَرْتِ تَبَ اَدْرُ اَبِ كِي جَوْرُ اَدْرُ اَبِ كِي جَوْرُ اَدْرُ اَبِ كِي
 فَرَا يَادُو تُو مِيرَا نَاتِ وَاَلَا اَبِ حَسَانَ نَعَى كَمَا تَمَّ اَدْرُ شَخْصِ كِي حَسَنُ اَبِ كُو غَرْتِ دِي مِيْنِ اَبِ كُو اَدْرُ مِيْزِ
 اَبِ اَسْطَرَحِ نَكَالِ لُونِ كَا جِيْسَ بَالِ حَمِيْرِ مِيْنِ اَبِ كَالِ بِيَا جَاتَا سِيْ اَبِ حَسَانَ نَعَى يَشْعُرُ كِي شَعْرُ

وَأَنَّ سَنَامَ الْمُجِيدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُو عَبْدِ مُحَمَّدٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

فائدہ آپ کا یہ مطلب تھا کہ جیابوسفیان میرا چچا زاد بہائی ہے اور تو اس کی بھجورے کا قتل
میری بھئی بھجورے کی کیڑنکے میرے اور سکر دادا ایک بین حسان نے یہ کہا کہ میں آپ کو بچا کر انکی
کی بھجورے دن کا حسان کی یہ شعر ایک تفسیر یہ ہے جو ابوسفیان کی بھجورے حسان نے کہا تھا انکو
بعد یہ شعر ہے وَمَنْ ذَلَّلَتْ اَبْنَاءُ دَهْرٍ مِنْهُمْ كَرَامٌ وَكَمْ يَقْرُبُ عَجَائِزُكَ الْحَبْلُ

یعنے بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں بہت مخروم کے بیٹوں کو ہے اور بہت مخروم فاطمہ
بہت عمر دین عائد بن عمر ان بن مخروم تہیں جو مان تہیں حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور
زبیر اباب تو غلام تھا کیونکہ حارث کی مان سمیہ بہت مہربان تھی اور وہ مہرب غلام تھانی عبد مناف
کا اور ابوسفیان کی مان بھی لڑکھی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں
بنی ہاشم میں اور زہرہ سے مراد مالہ بنت وہب بن عبد مناف ہر حمزہ اور صفیہ کی مان اور تیرے
بڑے بیٹوں کے پاس نو شرافت پہنکی ہیں انہیں **سُحُلٌ** ہیشام بن عروہ و ذبیحہ الہاشم و قال
استاذنا حسن بن ثابت التیمی **صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رَفِيْهِ **هَاجِرُ التَّمِيمِ** وَ كَذَلِكَ **هَاجِرُ التَّمِيمِ**
وَقَالَ بَدَلُ الْحُسَيْنِ **عَجَبٌ**۔ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا **عَنْ**
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ **صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ **أَهْجُؤْ أَفْرَكِيْنَا** فَارْتَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِمَا مِنْ
رَشِيْقِ النَّبْلِ فَارْتَدَّ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ **أَهْجُؤْهُمَا** فَجَبَّاهُمَا ثُمَّ يَرُضُّ فَارْتَدَّ إِلَى النَّبِيِّ **وَاللَّهُ**

ثُمَّ ارْسَلَ الْحَسَنَ بِرَقَابَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَنُ قَالَ اِنْ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلَى هَذَا
 الْاَسَدِ الصَّارِبِ بِدَنِيَّةٍ ثُمَّ اَذْلَمَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَحْكُمُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَقْرَأُ
 بِلِسَانِي فَرَمَى الْاَدِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُ فَاِتْ اَبَا بَكْرٍ عِلْمَكَ وَفَرَسَكَ
 يَا سَابِغًا فَاِنْ لِيْ فِيْهِ جُودٌ سَبَّاحَتِيْ يُلْخَصُّ لَكَ شَيْءٌ فَاَتَاهُ حَسَنُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللهِ قَدْ لَخِصَّ لِيْ لِسَبِّكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ سُبُّكَ كَمَا تُسَبُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ
 قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَنَ اِنْ رُوحَ الْقُدُسِ
 لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحَتْ عَيْنُ اللهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَا هَجَرَ حَسَنٌ فَشَفَاوْا نُسْتَفَى (قَالَ حَسَنُ)

هَجَرْتُ مُحَمَّدًا فَاجَبَتْ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ شَيْئًا مِنْهُ الْوَفَاءُ فَكَلَّمَ بَنِيَّ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا عَلَى اَكْمَامٍ فَهَا اَكْسَلُ الظَّالِمَ فَاِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنَّا اَعْتَمَرْنَا يُجِرُّ اللهُ فِيهِ مَنْ كَيْفَاكَ وَقَالَ اللهُ قَدْ يَسَّرْتُ حُبَّكَ سَبَابُ اَوْ تَبَابُ اَوْ هَجَا	وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَلِكَ الْجَزَاءُ فَاِنْ اَبْرَأَ الدَّهْ وَعِزِّي تُنْفِذُ النِّقْعَ عَائِيَّتُهَا كَيْ اَوْ تُظَلُّ جِيَادُ نَامَتُمْ طَابَتْ وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الظُّلَامُ وَقَالَ اللهُ قَدْ ارْسَلْتُ عَبْدَكَ هُمُ الْاَنْصَارُ عَرَفَتْهَا الْاَلِفَاءُ فَمَنْ يَجْعَلُ رَسُولَ اللهِ مِنْكُمْ	هَجَرْتُ مُحَمَّدًا بَنَّا تَقِيًّا لِيَحْرُسَ مُحَمَّدٌ مِّنْكَ ذَوَا يُبَارِئِينَ الْاَعْيَةَ مُصْعِدَاتٍ تُكَلِّمُهُنَّ بِالْحَمْرِ الْبَيْضَاءِ وَالْاَفَاصِرُ وَالْاَضْرَابُ يَوْمٍ يَقُولُ الْحَقُّ لَيْسَ بِهَذَا خَطَا لَنَا وَنُكَلِّلُ يَوْمَ مَنَعَلٍ وَيُنْكِحُهُ وَيَصْرُوهُ سَوَادًا
--	--	---

وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كُفَاةٌ

يَجِبُ رَيْلُ رَسُولِ اللهِ فِيْنَا

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سرورایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجو کرو قریش
 کی کیونکہ ہجو انکو زیادہ ناگوار ہے تیرون کی بوجھاڑ سے بہرے اپنے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ پاس اور
 فرمایا ہجو کرو قریش کی اوس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی بہر کعب بن مالک پاس بھیجا بہر حسان بن
 ثابت پاس بھیجا جب حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا تمکو اکیادہ وقت کہ تم نے جلا بھیجا اس شخص
 کو جو اپنے دم سے مارتا ہے رینو زبان سو لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان مضاحت اور شعر گوئی کے
 شیراز بن بہر اپنی زبان باہر نکالی اور سکوہانے لگے اور عرض کیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر

بیجا میں کافروں کو اس طرح بہاڑا دلون گا جیسے چڑے کو بہاڑا دلاتے ہیں اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر قریش کی نسب کو سبجی جانتے ہیں اور میرا ہی نسب قریش ہی میں ہے تودہ میرا نسب سبجو عیال و کھردین گے پھر حسان حضرت ابوبکر کے پاس آئے بعد اوس کے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کا نسب سبجی بیان کر دیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سبجا بنیہ کر کے بیجا میں آپ کو قریش میں سے ایسا نکال دلون گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے ہیں گے جب تک اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیا رہیگا اور حضرت عائشہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنوں کے دلون کو اور تباہ کر دیا کافروں کی عزتوں کو حسان نے کہا ہاں ان شعروں کو جو ابوبکر گذرین دلون کا ترجمہ یہ ہے اے تونے برائی کی محمد کی میں نے اُسکا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اُسکا بدلہ دیگا اے تونے برائی کی محمد کی جو نیک ہیں پر سیرگار ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں و قادری دلون کی خصلت ہے اے میرے مالک اباب اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے صدقہ میں ملے میں اپنی جان کو کہو دلون اگر تم میریجو ادسکو کہ اڑا دیگا غبار کو کدھر کے دو تو جانب سے کہہ ارا ایک کہاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر ایسا بیسی اونٹنیاں جو باگون پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اور چڑھتے ہوئے کادون کے منہ ہون پر وہ برچھو میں جو باریک ہیں یا خون کے پیاسے ہیں اے اور ہمارے گھوڑے دوڑ کر موئے آدھیکر دلون کے سہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سر نہ میں سے اے اگر تم ہے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جاوے گی اور پردہ اٹھ جاوے گی اٹھ نہیں تو صبر کرو اس دن کی مار کے لیے حسان اللہ تعالیٰ عزت و لگا جسکو چاہو گا ۱۰ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بیجا جو سچ کہتا ہے اوسکی بات میں کچھ شبہ نہیں ملے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک شکر طیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جبکہ کہیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے اے تم تو ہر روز ایک نہ ایک طیار سی میں میں گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی ادواون کی تعریف کرے یا بددکرے وہ سب برابر ہیں جبریل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح لطف دس جکا کوئی مثل نہیں **باب** ۱۱
 میں فصائل اربعہ دفعی اللہ تعالیٰ عتہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت عن

اِنْ هُدَيْرَةٌ قَالَتْ كُنْتُ اَدْعُوْهُ اِحْمٰی اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْهَا يَوْمَ مَا فَاْتَمَعْتَنِيْ
 نَبِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا الْاِخْلَیْ
 قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ اَدْعُوْهُ اِحْمٰی اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبِ عَلٰی قَدْعُوْهَا الْیَوْمَ فَاَسْمَعْتَنِيْ
 فَبِئْسَ مَا اَكْرَهُ فَاَدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّهْدِیْ اَمْرًا یُّهْدِیْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
 اَللّٰهُمَّ اِهْدِ اُمَّ لِّیْ هُدًیةً تَخْرُجُ مِنْ سُلْبِیْ ثُمَّ ایدْعُوْهُ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
 جِئْتُ فَمَرْتُ اِلَی الْبَابِ نَادَا هُوْجَبًا فَتَمِصْتُ فَمِنْ خَشَفْتُ قَدَمَیْ فَقَالَتُ مَكَانَكَ
 يَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَتَمِصْتُ حَفْصَةَ الْمَاءِ قَالَ فَلَا تُسَلِّتْ لَیْسَتْ رِجْعًا وَحِجْلَتُ عَنْ حِمَارِهَا
 وَفَتَحْتُ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاْتَيْتُهُ وَاَنَا الْاِخْلَیْ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبَشِرْ قَدْ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَلَكَ اُمَّ الْیَهُودِیَّةِ فَحَمِدَ اللّٰهُ وَاسْتَبْرَأَ
 عَلَیْهِ وَقَالَ خَیْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّجِیْبَ بَنِیْ اَنَا وَاحِیْ اِلَی الْعِبَادِیْهِ الْمُؤْمِنِیْنَ
 وَیُجِیْبَهُمُ الْیَقِیْنَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عِبْدَكَ هَذَا
 یَعْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ وَامَّا الْاِخْلَیْ وَكَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْهِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَمَا لِحَلِیْقٍ مُّؤْمِنٍ
 یُكَلِّمُ فِیْ ذٰلِكَ اِیْنِیْ اِلَّا اَحْبَبْتِیْ مَرَّحِمَ الْاَبْرَیْهِ سَوْدِیْتِ وَادْنُوْنِیْ نَیْ كَمَا مِیْنِ اِبْنِیْ اِنْ كُوْلَا تَا
 تَهَا اِسْلَامُ كِی طَرَفٌ وَهُ مُشْرِكٌ اِیْ اِیْ كِی نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ نَیْنِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَی حَقِّ مِیْنِ وَه بَاتِ سَبَاغِیْ حُجْمِیْ كُوْا لَوَا رَکْزَیْ
 مِیْنِ جَنَابِ رَسُوْلِ خَدَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَی پَاسِ اَیَا بَرُوْا سَوَا اَوْرَعِیْ
 كَسِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِیْنِ اِبْنِیْ مَانِ كُوْا اِسْلَامُ كِی طَرَفٌ بَلَا تَا تَا وَه نَا نَتِیْ تَلِیْ اَجِ اَوْسِیْ اَبِیْ كَی
 حَقِّ مِیْنِ وَه بَاتِ مَحْجُوْ سَبَاغِیْ حُجْمِیْ نَا كُوْا وَه تَا اِسْلَامُ تَعَالٰی سَیْ دَعَا كِیْ حِیْیَ كُوْا اَبْرَیْهِ كِی مَانِ كُوْا بَاغِیْ
 كَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَیْنِ فَرَمَا یَا اِسْمَا اَبْرَیْهِ كِی مَانِ كُوْا بَاغِیْ كَی مِیْنِ خُوشِ سَوَا كَی كَلَا اَحْضَرِ
 كِی دَعَا سَوِیْ كَی اَبَا اَوْرَدَا وَه پَرِیْچَا تَوَه بِنْدَ تَهَا سِیْ مَانِ نَیْنِ سِیْ پَاغِیْ كِی اَوَا زِیْ سِیْ اَوْرَ
 بُولِیْ ذَرَا اِیْ رَیْ مِیْنِ نَیْنِ پَانِیْ كَی كَی كَی اَوَا زِیْ سِیْ مِیْ رِیْ مَانِ نَیْنِ عِشَلِیْ كِی اَوَا پَا كَی تَهَا
 اَوْرَ حَلْدِیْ سَیْ اَوْرَ مِیْ اَوْرَ مِیْ پَرِیْ وَه وَه كُوْا اَوْرَ بُولِیْ اَسَیْ اَبْرَیْهِ مِیْنِ كُوْا اَبَا مِیْ مِیْنِ كُوْیْ

بعض معبود نہیں ہر سوا خدا کے اور میں گماہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد اس کے بند میں اور اس کے رسول
 میں ابو ہریرہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دوتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اللہ
 خوش ہو جاوے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی مان کو ہدایت کی آپ اللہ کی تعریف
 اور اس کی صفت کی اور بہت بات کہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ - اللہ عز و جل سب دعا کیجیے
 کہ میری اور میری مان کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور اون کی محبت ہمارے دلوں میں
 ڈال دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اپنے ان بندوں کی یعنی ابو ہریرہ اور اون کی مان
 کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت اون کے دلوں میں ڈال دے
 یہ کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اور نے مجھ کو
 اَبی ہُرَیْرَةَ يَقُولُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ اَنْ اَبَاهُ دَرَّةً يَكْبُرُ الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اِنَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا فَتَمَكَّنْتُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ
 أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَغَلَّبُهُمُ الصَّفْوِيُّ بِأَسْوَأِ ذِكَايَتِ الْأَنْصَارِ فَتَغَلَّبُوا عَلَى الْقِيَامِ
 عَلَى أَمْرٍ لِحُجَّتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطُ قَوْبَهُ فَلَنْ يَكُنْ شَيْئًا سَمِعَهُ
 مِنْهُ فَابْسَطْتُ قَوْبِي حَتَّى قُضِيَ حَدِيثُهُ ثُمَّ قَمَمْتُ إِلَيْكَ فَمَا لَيْسْتُ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنْهُ
 ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تھے تم سچتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بہت بیان کرتے
 ہیں اور اسے حساب لینے والا ہے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو میں ایک
 مسکین شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے پر کیا کرتا تھا اور وہاں جہوں کو بازاروں میں معاشی کرنے
 سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے وہ جو چھپے ہوئے گناہوں کے گام میں ہے اپنا کپڑا بچھا
 دیا یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے ہوں میں نے اس کپڑے کو اپنے (پیشے) سے لگا لیا اور کوئی
 بات نہ بھولا جو آپ کو سنی تھی **عن** اَبی ہُرَیْرَةَ يَهْدِي الْحَدِيثَ غَيْرَ اَنْ مَالًا اَتَتْهُ حَدِيثُهُ
 عِنْدَ الْفَضْلِ قَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَكَهْ يَدُكَ فِي حَدِيثِهِ الزَّيْطُ اَيَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطُ قَوْبَهُ اِلَّا اخْبَرَهُ مُحَمَّدٌ وَبِي جَوْدًا سَمِعَهُ عِدَّةُ بَنِي الرَّبِيعِ اَنْ عَالِيَةً تَأْكُلُ
 اَلْأَيْبُهَا اَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَهُ فَيُكْسِرُ لِي جَانِبَ حُجْرَتِي يَعْلَمُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ رَكْنَتْ أَسْبَابُهَا قَبْلَ أَنْ أَقْضَىٰ سَجَّتِي بَلَوَا ذَرَكْتُهَا لَرَدَدْتُ عَلَيْهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ كَثُرَ كَمَا قَالَ أَبُو سَهْلٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ
 إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْبَرُوا اللَّهَ الْمُوعِدَ وَيَقُولُونَ قَالُوا لِمَ هَاجَرَ
 وَأَلْفَصَارَ لَا يَخْذَلُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأَخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ الْخَوَارِجَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يُشْعَلُونَ
 عَلَى الْأَرْضِ حُمْدًا وَأَمَّا الْخَوَارِجُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ لِيَتَغَالَهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَابِ وَكُنْتُ أَلْزِمُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِثْلِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا عَابُوا وَكَحَفُوا إِذَا بَسُوا لَقَدْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَتَيْتُكُمْ بِكَبْشَةٍ تَوْبَةٍ لِيَأْخُذَ مِنْ حَدِيثِي هَذَا شَمْرُ
 بِجَمْعِهِ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ قَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَى حَقَّتِي فَرَفَعْتُ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ
 جَسَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسَيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْ لَا آيَاتُ أَنْزَلَهُمَا
 اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ
 إِلَى الْخَيْرِ الْأَيَّاتِينَ تَرَجَمَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ لَمَّا تَمَّ تَعْجِيبُنِي كَرْتِ الْبُؤْسِ بِرِ
 مِيرِ حَجْرِي كَمَا كَانَتْ طَرَفُ بَيْتِي حَدِيثَ بَيَانٍ كَرْتِ لَكِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُنِّ بَيْتِي
 بَيْتِي لَيْكِنْ مِنْ تَسْبِيحٍ بَرْهَتِي بَيْتِي أَدْرُوهُ سِيرَ فَارِغٍ مَوْنِي سِيْلَ جَلْدِي نِيْلَ أَلَمِيْنَ أَلَمُوْا بَالِي تَوَانُكَارِ دَرَكْتِ
 كُنُوْكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو ابوبکر
 نے کہا لوگ کہتے ہیں ابوبکر نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اسے تعالیٰ جلّ جلالہ نے دالہ ہے اور یہی کہتے
 ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابوبکر کے کثیر حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان
 کرتا ہوں میرے کہانی انصاری جو تیرے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تیرے وہ باہر
 کے معاملوں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور
 وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا ہوں ہول جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کون تم
 میں اپنا کپڑا بچھا رہا ہے اور میری حدیث سننا ہو پھر اس کو اپنے سینے میں لگاوے تو جو بات سنو گا وہ نہ
 پہنچے گی میں نے اپنی چادر بچھا دی یہاں تک کہ آپ حدیث کو فارغ ہوئے پھر میں نے اس چادر کو سینے سے
 لگا لیا اس دن میں کسی کی سی بات کو جواب نے بیان کی نہیں پہلا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید
 میں اور تیری نہیں تو میں کسی کو کوئی حدیث بیان کرتا اور آیتوں کا ترجمہ یہ ہو جو لوگ چاہتے ہیں جو

پہنچے انار بن نشانان اور ہدایت کی باتیں اور لعنت ہوا خیر بن **عن** ابی ہریرۃ قال انکم تقولون
 ان ابی ہریرۃ یکرر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینویح حدیثہم ترجمہ وہی جو
 گزرا **باب** میں کھانا بل حاطب بن ابی بلتعہ و اہل بدر حاطب بن ابی بلتعہ اور بدر
 والوں کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن ابی رافع وہو کاتب علی نقال سمعت علیاً رضی اللہ عنہ یقول
 بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والذریع والیقہ اذ نقال ایور و صناعہ خارج
 کان بہا الخینۃ معصا کتاب کذب وہ منہا فانطلقنا ننادی یتأخیمنا فاذا نحن
 بالمرأۃ فقلنا انھما الکتاب فقالت سامعی کتاب فقلنا لخرجن الکتاب او کلتھین
 الکیاب تاخر حجتھن عیضاً فانینا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ
 من حاطب بن ابی بلتعہ الی ناس من المشرکین من اھل مکہ فخرہم بعض امر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما
 ہذا قال لا تعجل علی یا رسول اللہ انی کنت امرا مملوفاً و قد لیس قال سفلی
 کان حلیفاً لھم و لہ یکن من الغیصا و کان منک ان معک من المهاجرین لھم
 قد ابانت یحمرن بہا اھل ہمدان و احببت اذ قاتلنی ذلک من النیب فیہم الخن فیم
 ید ایقون بہا قاتلنی و لہم افعالہ کفر و لا اری انہ اعن دینی و لا دینی یا لکفر بعد
 الاسلام فقال الشیخ حسنہ اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر رضی اللہ عنہما یا رسول اللہ انہ
 عنق طرد النافق فقال انہ قد شجید بدنا و ما یدریک لعل اللہ اطعم علی اھل
 بدرا فقال اعملوا ما سینکم فقد عفرتم لکذ فانزل اللہ عز وجل یا ایھا الذین امنوا
 لا تنحدوا عدوی و عدوکم اولیکم اولکم فی حدیث ابی بکر و وہیہ ذکر الایۃ
 وجعلھا اھواء فی روایتہ من ثلاثۃ سفیان ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع سوریہ ہر
 وہ منشی ہی حضرت علی کے انہوں نے کہا میں نے سنا حضرت علی سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مجھ کو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا ثقنا لہ کے مانع ہیں جاؤ وہ ان ایک عورت شتر سوا
 ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس کے لیکر آؤ سمجھے کہہ رہے دور رہے ہرے تاکہ وہ عورت نہ کہ
 بل پہنچے اس کے کہنا خط نکال وہ بول میرے پاس تو کسی خط نہیں پہنچے کہنا خط نکال یا ابوبکر

اوتار پہر میں دہشتا اوس کچڑے سے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آیا اوس میں کہا تھا
 حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے کہ بعض مشرکوں کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھینس با تون کا
 ذکر تھا ارا یکے دایت میں ہے کہ حاطب نے اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طیاری اور فوج کی آوازی
 اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کرو یا اپنے فرمایا اسے حاطب نے یہ کیا کیا وہ بولا آپ جلدی
 نہ فرمائیے یا رسول اللہ (یعنی فوراً مجھے سزا نہ دیجیے میرا حال سن لیجیے) میں ایک شخص تھا قریش سے
 ملا ہوا یعنی اونکا حلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا اور آپ کے ساتھ مہاجرین جو بہن اون کے شہر
 دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ سے اون کے گھر بار بکا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش
 سے ہی نہیں میں ہی کوئی کام اون کا ایسا کروں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جاوے اور میر
 نے یہ کام سوجھ بوجھ نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا ترید ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر سلمان
 ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر نے کہا آپ چوڑیے یا
 رسول اللہ میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں
 جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جہانکھا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر نکٹ ہو نہیں
 میں نے نگو بخشد یا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری اسے ایمان دالو میرے دشمن اور اپنے
 دشمن کو دوست مت بناؤ **فَاَمَّا** نو دینی کہا احمد ریش میں بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جابر
 کو پکڑا اور اٹکام پر دہ کہوں درست ہے اور جاسوس کا فرہین ہوتا مگر ایسے جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف
 ہیں ہو سخت کبیر گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسکا قتل ہی جائز ہے اگرچہ تو بکرے اور شاخی
 کے نزدیک اسکو سزا دین قتل نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہو کہ آخرت میں
 مواخذہ نہ ہو گا مگر دنیا میں اون سے مواخذہ ہوا اور سطح کو حد پڑی وہ بدری تھا انتہے **طعن**
 عَلَیْہِ سَالِ بَعَثَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاَبَاہُ رَشِدٌ الْغَنَوِیُّ وَالزُّبَیْرِیُّ الْعَوَامُ وَکُلُّہَا
 فَاَرَسُ فَقَالَ اَنْکَلُہُمْ وَاَحْتِیْ تَاْفُوْا رَوْضَةً خَاصَّةً فَاِنَّ بِہَا اَمْرًا مِّنَ الْمُسْرِکِیْنَ مَعْجَاکِیْہِمْ
 حَاطِبٌ اِلَی الْمُسْرِکِیْنَ فَاَنَّ کَرِیْمَہُ حَلِیْمَہُ عَبِیْدُ اللّٰہِ بْنِ اَبِی سَافِجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْمِہِ
 ہوی جو اوپر گذرا **سَلَّمَ** جَابِرُ اَنْ عَبِیْدَ اِلَی حَاطِبٍ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَیْسَ لَکُمْ اَحَاوِلًا
 فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ لَکُمْ حَاطِبٌ النَّارُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَذَبْتَ

لَا يَدْخُلُهَا كَرَامَةُ شَيْءٍ بَدْرًا وَلَا حُدَيْبِيَّةٌ مَرَحِمَةٌ جَابِرٌ رَوَى هُوَ حَاطِبٌ كَيْفَ ظَلَمَ اِدْنُ كِي
 فَكَاتِ كَرَامَةُ رَسُوْلٍ اَسْطَلَّ عَلَيْهِ سَلَمُ كَيْفَ اَيَا اِدْرَكْنِي كَا رَسُوْلٍ اَسْطَلَّ عَلَيْهِ سَلَمُ رُوْخِ مِيْن
 جَابِرٌ كَيْفَ اَيَا اِدْرَكْنِي حَاطِبٌ رُوْخِ مِيْن نَدَاوِي كَاوَهُ دَبْرًا اِدْرَكْنِي مِيْن شَرِيْكَ بَابِ
 مِنْ قَضَائِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلُ بَيْعَةِ الرِّخْوَانِ جَنْ لَوْ كُنْ لَمْ نَجْزِ شَجَرَهُ رَضْوَانِ كَيْفَ رَسُوْلٍ
 اَسْطَلَّ عَلَيْهِ سَلَمُ كَيْفَ بَيْعَتِ كِي اِدْنُ كِي فَضِيْلَتِ عَمَلٍ اَمُّ مَيْشَرٍ اَتَهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ الْمَرْءُ اِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ
 مِنَ الْاَذْيَانِ اَبَا يَمُوْا تَحْتَهَا فَالْتَبَلَّى بِرَسُوْلٍ اَللهِ فَانْتَهَرَ هَا فَالْتَحَفَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِنْكُمْ
 اِلَّا اَدْرُدُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقْدٌ قَالَ اللهُ شُمْ نَحْنُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَدَرُ
 الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جَنِيًّا مَرَحِمَةٌ اَمُّ مَيْشَرٍ رَوَى هُوَ حَاطِبٌ كَيْفَ ظَلَمَ اِدْنُ كِي
 تَحْمِ اَمُّ الْمُنِيْرِ حَفْصَةَ كَيْفَ اَيَا اِدْرَكْنِي حَاطِبٌ رُوْخِ مِيْن نَدَاوِي كَاوَهُ دَبْرًا اِدْرَكْنِي مِيْن
 لَمْ بَيْعَتِ كِي اِدْنُ رُوْخِ مِيْن كَيْفَ اَيَا اِدْرَكْنِي حَاطِبٌ رُوْخِ مِيْن نَدَاوِي كَاوَهُ دَبْرًا اِدْرَكْنِي مِيْن
 كَيْفَ اَيَا اِدْرَكْنِي حَاطِبٌ رُوْخِ مِيْن نَدَاوِي كَاوَهُ دَبْرًا اِدْرَكْنِي مِيْن شَرِيْكَ بَابِ
 رَسُوْلٍ اَسْطَلَّ عَلَيْهِ سَلَمُ كَيْفَ اَيَا اِدْرَكْنِي حَاطِبٌ رُوْخِ مِيْن نَدَاوِي كَاوَهُ دَبْرًا اِدْرَكْنِي مِيْن
 يَمِيْنِ نَهْرٍ مَنَاجَاتٍ دِيْنِ كَرَامَةِ رَسُوْلٍ اَسْطَلَّ عَلَيْهِ سَلَمُ كَيْفَ اَيَا اِدْرَكْنِي حَاطِبٌ رُوْخِ مِيْن
ف اَسْطَلَّ عَلَيْهِ سَلَمُ كَيْفَ اَيَا اِدْرَكْنِي حَاطِبٌ رُوْخِ مِيْن نَدَاوِي كَاوَهُ دَبْرًا اِدْرَكْنِي مِيْن
 اِدْرَكْنِي حَاطِبٌ رُوْخِ مِيْن نَدَاوِي كَاوَهُ دَبْرًا اِدْرَكْنِي مِيْن شَرِيْكَ بَابِ
 اِيْ مَوْسَى وَارِيْ عَادِيْ اَلْاَشْعَرِيْنَ اَلْمَوْسَى اِدْرَاوِيْ عَامَرُ الشَّعْرِيْ كِي فَضِيْلَتِ عَمَلٍ
 اِيْ مَوْسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْبَيْرَةِ اَتَتْهُ رِيْلَانُ مَكَّةَ
 وَالْمَدِيْنَةُ وَمَعَهُ يَلَالٌ فَاَنْتَبَهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا فَقَالَ
 اَلَا تَنْجُرُ فِيْ بَايَ مُحَمَّدٍ مَا وَعَدَنِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَشَّيْءُ فَقَالَ
 لَهُ الْاَعْرَابِيَّةُ اَنْتَ كُنْتَ عَمَلٌ مِيْن اَبْنِيْ رَفَائِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ اَلِيْ
 وَيَلَالِي كَيْفِيَّةُ الْغَضَابِيْنَ فَقَالَ اِنْ فَعَلْتُ قَدْ رَدَّ اللهُ رَسُوْلَهُ فَاَقْبَلَا اَنْتُمَا فَقَالَ قِيْلَانَا
 رَسُوْلُ اللهِ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلَحُ فِيْهِ مَاءٌ فَنَعْلُ يَدِيْهِ وَوَجْهَهُ

دونوں بھلون کی سفیدی دیکھی ہو فرمایا یا امہ ابوعامر کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کر دینے کا وعظ فرمایا
 کیا یا رسول اللہ اور میرے لیے دعا فرمائیے بخشش کی آپ نے فرمایا بخشدے یا امہ عبد اللہ بن قیس کے یہ
 نام ہے ابوسوی کا اگناہ کو اور قیامت کے دن اسکو عزت کی مکان میں لے جا اور وہ نے کہا ایک دعا
 ابوعامر کے لیے کی اور ایک ابوسوی کے لیے **بِأَقْبَابٍ** مِّنْ قَضَائِلِ الْأَشْعَرِيَّيْنِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا اشعری لوگوں کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ إِنَّ كَعْبَرَةَ أَصَوَاتِ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيَّيْنِ بِالْقَمَارِ حِينَ يَبْغُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرَفْتَ مَنَازِلَ
 مِّنْ أَصَوَاتِهِمْ بِالْقَرَانِ بِاللَّيْلِ وَارْتُكِبْتَ لَهَا دَمَازَ لِحُمْرِ حِينَ تَزُولُ يَا لَتَجَارِدُ مِنْهُمْ
 حَكِيمٌ إِذَا لَبَّى الْخَيْلُ أَوْ قَالَ أَلْعَدُّ قَالَ لِهَجْرًا أَهْلًا لِي بِأَمْرٍ وَنَكَمٌ أَنْ تَنْظُرَ دَوْلَةً حَرَمِ
 ابوسوی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعریوں کے آواز قرآن پڑھنے میں پہچان
 لیتا ہوں جب ہر رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے اون کا ٹھکانا ہی پہچان لیتا ہوں اگرچہ
 دن کو اون کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترتے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے
 کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو اداں سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہیں ہری
 بہنو فرصت دے دیا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی ظہار میں گزرنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں دانا لے
 اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)
عَنْ ابْنِ مَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّيْنِ إِذَا أَرْمَلُوا
 فِي الْقُدُورِ أَوْ قُلْ بَلْجَامَ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي خُبُوبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ
 انْتَمَوْا بِكَيْصَرٍ فِي إِيَّائِهِ وَاحِدٍ بِالْبُيُوتِ فَهَمُّ مِثْلِي وَأَنَا مِثْلُهُمْ حَرَمِ ابوسوی سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کو
 حور و چون کا کہنا نام ہر جانا ہے تو جو کچھ اون کے پاس ہوتا ہے اسکو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے
 ہیں ہر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں ہر لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں (یعنی میں ان سے رہتی
 ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں) **بِأَقْبَابٍ** مِّنْ قَضَائِلِ ابْنِ سَفْيَانَ حَضْرَتِ
 ابوسفیان کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ السَّيِّدُونَ لَا يَطْرُقُونَ ابْنِ سَفْيَانَ وَ
 لَا يَتَعَادُونَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تِلْكَ أَهْلِي مِنْ قَالِ نَعَمْ

قَالَ عِنْدِي الْحَبْلُ الْعَرَبِيَّ جَمَلُهُ اَنْ تُحِبُّهُ يَنْتُ اَبْنُ سَفِيَّانٍ اُرُوْجَكَ مَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
 وَمَعَاوِيَةُ جَمَلُهُ كَاَنِّيَا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ تُوْمَرُوْنِي حَتَّى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ فِي
 اُنَاتِلَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُو دُرَيْسٍ وَلَوْ لَآ اَنَّهُ كُلُّكَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاكَ ذَلِكَ لَآ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْتَلْ شَيْئًا اِلَّا قَالَ نَعَمْ مَرَّ بِهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ
 هُوَ سَلَامَانُ الْبُسْفِيَانِ كَيْطُفٌ وَهَيَّانٌ نَهِيْنٌ كَرْتَسِيْ نَهْرُهُ اَوْسُ كَسَانَتَهُ مِثْلُ تَوْبَتِهِ كَيْنُوكُمَا الْبُسْفِيَانِ كَيْ
 مَرَّتَبَةُ اَنْخَضَتْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا تَهَا اَوْسُ سَلَامَانُ كَاَسَحَتْ وَثْمَنُهَا اَيْكٌ بَارُوهُ رَسُلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُولَا اَسَى نَبِيْ اَسَى كَسَى تَيْنِ بَاتِيْنِ مَجْرُوحًا فَرَمَا يَسَى اَيْسَى فَرَمَا اَيْسَى الْبُسْفِيَانِ بُولَا سِرْ بَاَسُ
 وَهُ عُدْرَتُ يَسَى كَامَامُ عَرَبُوْنِ مِيْنِ حَسِيْنٍ اَوْرُخُوْجُ بَصُوْرَتُ يَسَى اَمُ حَمِيْدِيَّةُ سِيْرِيْ بِيْطِيْ مِيْنِ اَسَا اَنْكَاحُ اَيْسَى كُرُوْتَا
 هُوْنُ اَيْسَى فَرَمَا اَيْسَى دُوسَرِيْ سِيْرِيْ بِيْطِيْ مَعَادِيَّةُ كُوْ اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى
 حَكْمُ دَجِيْجِيْ كَا فَرُوْنُ سُوْ لُزْدُوْنِ (جِيْسِرُ اِسْلَامُ سُوْ بِيْلِيْ) اَسْلَامُوْنُ سُوْ لُزْمَا تَهَا اَيْسَى فَرَمَا اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى
 كَمَا اَلْكَرْدَةُ اِنْ بَا تُوْنُ كَا سُوَالُ اَيْسَى سُوْنَهْ كَرْمَا تُوْ اَيْسَى نَهْ دِيْتِيْ كَسَى لِيْ كَمَا الْبُسْفِيَانِ جَبَا تَ كَا سُوَالُ اَيْسَى
 كَرْمَا اَيْسَى اَنْ فَرَمَاتِيْ اَوْرُ قَبُوْلُ كِيْتِيْ هَا اَيْسَى كَا حَسَنُ خَلْقُ تَهَا اَوْرُ صُلْحَتُ يَسَى تَهَا كَيْنُوكُمَا الْبُسْفِيَانِ
 كَا فَرُوْنُ كَا سُوْدَا رِيْ تَهَا اَوْسُ تَالِيْفَتُ قَلْبِيْ يَسَى ضَرُوْرَتِيْ مَرَّ حَسَنُ الْبُسْفِيَانِ كَا اِسْلَامُ بِيْلِيْ اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى
 دُرْسِيْ تَهَا لَكُمُ عِبْدُ كُوْ شَا يَدُ بَحْنِيْ هُوْ كِيَا هُوْ كَا اَوْرُ جَبِيْ اَوْمِيْ اِسْلَامُ لَا يَا تُوْ اَوْسُ كَسَى قَصُوْدُ كُفْرِيْ وَدَقِيقُ
 كَسَى سَبْعَا تَ هُوْ جَا تِيْ مِيْنِ اَوْسَى اَيْسَى حَسَنُ قَا لُ حَمْرُهُ رَضِيْ اَسَى عَنَّهُ كَا اِسْلَامُ قَبُوْلُ كِيَا اَيْسَى اَيْسَى اَيْسَى
 كَا خَا نْدَانُ خَا نْدَانُ نَبُوِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا مِيْشِيْ دُشْمَنُ رَمَا الْبُسْفِيَانِ عُمَرُ بَرَّ حَضْرَتُ سُوْ لُزْمَا اَيْسَى
 اَوْرُ صَدْرُ اَسْلَامُوْنُ كُوْ اَوْسُ نِيْ شَهِيْدُ كِيَا اَوْسُ كُرْمِيْطِيْ مَعَاوِيَةُ بِنُ اَلِيْ سَفِيَّانِ نِيْ جَنَابُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
 خَلِيْفَةُ رَجُلِيْ اَعْلَى مَرْتَبَتِيْ شِيْرُ خَدَا كَا مَقَابِلُهُ كِيَا اَوْرُ جَبَا صَفِيْنِ مِيْنِ مَرَارُوْنِ اَسْلَامُوْنُ كَا خُوْنُ كِيَا اَوْسُ
 كَسَى بِيْطِيْ زِيْدُ بِيْلِيْ تِيْ نِيْ تَحْمِيْطِيْ دُرْمَا اَمَامُ حَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوْ زَهْرُ دُرْمَا اَمَامُ حَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوْ لِيْ
 ظَلَمُ سِيْ شَهِيْدُ كَرَا يَا حَسَنُ كَسَى خَالُ كِيْتِيْ سُوْ قَلَمُ كَا بِنْتَا يَسَى پَرُ زِيْدِيْ كَسَى لَعْبُ يَسَى سَا كُرْ خَلْقًا بُوْنِيْ اَيْسَى سُوْدَا
 عُمَرُ بِنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِيْ كَسَى خَا نْدَانُ نَبُوِيْ كَسَى دُشْمَنُ رَسَى اَوْرُ مِيْشِيْ دُرْمَا اَيْسَى اَوْرُ قَصْدُ لِيْ رَسَى اَوْرُ دِيْكَ
 دُنِيْ كَسَى دُوسَطُ اَبْنِيْ اَخْرَجْتُ كُوْ تَهَا كَرْتَسِيْ رَسَى لَاحَوْلُ وَلا قُوَّةُ تُوْدِيْ نِيْ كَمَا اَحْمَدِيْثُ مِيْنِ يَسَى شَكَا لِيْ
 كَمَا الْبُسْفِيَانِ فَتَحُ مَلِكُ كَسَى دُنِ شَهْرُ مِجْرِيْ مِيْنِ اِسْلَامُ لَا يَا اَوْرُ اَمُ حَمِيْدِيَّةُ سُوْ اَيْسَى رَسَى يَسَى مِيْنِ اَلْمَا

فرمایا مدینہ میں باجسہ دین اور یہ نکاح عثمانؓ کیا یا خالد بن سعیدؓ نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے ابن حزمؓ
کہا مسلم کی روایت وہم ہے راوی کا لیکر اس پر اتفاق ہو کہ آپؐ نے ام حبیبہؓ کو فتح سے پہلے نکاح کیا جب
اون کے باپ کا فرستہ ابن خرم نے یہی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بنا بنو الاءکر بن عمار ہے
اور شیخ ابن صلاح نے ابن خرم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہو ابن خرم کی اور عکر بن عمار کو کسینہ وضع
کی تہمت انہیں کی بلکہ وکیع اور یحییٰ بن عیین نے اسکو ثقہ کہا ہے اور وہ مشاب الدعوتہ تھا اور ابو
کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کے مرضی کے ناجائز ہے
اس لیے آپؐ نے صریحاً فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابو سفیانؓ کو یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضرور ہو انتہ
مختصر باب مِنْ فَضْلِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَاتِلِ السَّمَاءِ بْنِ عُمَيْرٍ وَاهْلِ سَفِيْنَةَ حَمْرٍ مِنْ بَطْنِ
اور اسما بنت عمیس اور اون کی کشتی والوں کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى قَالَ بَلَّغْنَا فَخْرَ جِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ مَيْمُونٍ رَجُلًا مَحْجَرِيًّا الْكَلْبِيَّ أَنَا وَالْخَوَانِزَكِيُّ أَنَا أَصْخَرُهَا
وَحَسْرَتَيْنِ دَخَلَا مَرْقُوقِي قَالَ فَرَكْنَا سَفِيْنَةَ فَالْقَتْنَا سَفِيْنَتَنَا إِلَى الْخِجَارِثِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَاقْنَا
جَعْفَرُ بْنُ إِطْلَاجٍ أَحْبَابَ مُعَيْدَةٍ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا
هَهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَاقْبَلُوا مَعَنَا قَالَ قَاتَلْنَا مَعَهُ حَتَّى قُتِلَ سَاجِدِيْعًا قَاتَلْنَا فَوَاقْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقْبَحَ خَيْبَرَ فَاسْتَحْمَرْنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَقَسَمَ لِأَحَدٍ
غَاب عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا أَلَا مَرَّ بِهِدٍ مَعَهُ إِلَّا أَهْبَابَ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَهْبَابِ
قَسَمَ لَهْدٍ مَعَهُ قَالَ لَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَغِيْرُ أَهْلُ السَّفِيْنَةِ عَنْ سَبْقِنَاكُمْ
بِالْحِجْرَةِ قَالَ فَكَدَخَلْتُ السَّمَاءَ بْنَ عُمَيْرٍ وَهُوَ مِنْ قَدِيمٍ مَعَنَا عَلَى حَقِصَةٍ رُبَّجِ الْيَبْيِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَايْتُهُ وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى الْخِجَارِثِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عَمْرُ
عَلَى حَقِصَةٍ وَأَسْمَاءُ حِينَئِذٍ هَانَتْ عَلَى عُمَرَ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مِنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْرٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ
بِالْحِجْرَةِ فَنَعْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ نَفَضِيْتِ وَقَالَتْ كُلُّ
كَذِبٍ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ

رَبِّظْ بَابَهُمْ وَكَانَ فِي دَارِ اَوْفَى الْاَكْصَى الْبَعْضَاءُ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اللَّهُ لَا اَطْعَمَهُمْ حَامًا وَلَا اشْرَبَهُمْ اَبَاحًا اَنْ اَكْبَرُ مَا كُنْتُ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِيُؤْذِيَ وَخَافَ وَسَاذَكَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْأَلَهُ وَاسْأَلَهُ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَرِيغُ وَلَا اُرِيدُ عَلَيَّ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا كَانَا لَيْلِي صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا كَيْسَ اللَّهُ اِنْ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِاَحَدٍ مِنْكُمْ وَلَا وَلَا حَيَايَهُ هَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَا كَلِمَةٌ اَنْتُمْ اَهْلُ السَّيْفَةِ هَجْرَتَانِ
قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ اَبَا مُوسَى وَاصْحَابَ السَّيْفَةِ يَأْتُونَنِي اَرْسَالًا يَتْلُونَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ
مَا مِنْ لَيْلٍ اَشْتَمِي هُمُ بِهِ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرَّةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ اَبَا مُوسَى وَارَنَّهُ لَيْسَ يَعْبُدُ هَذَا
الْحَدِيثَ مِنْهُ تَرْجِمَةُ ابُو موسى وروایت ہے میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تو میں ہی اچھے طرف نکلی ہجرت کر کے میں تھا اور وہ میرے چوٹے بہائی تھے ایک کا نام ابو براء تھا اور
دوسرے کا نام ابو ہریرہ اور جبہ آدمی تین یا باون آدمی ہمارے قوم کے تھے تو میں ایک کشتی میں سوار ہوئے
وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا پادشاہ نجاشی تھا وہاں پہنچا جعفر بن ابیطالب اور اون کو سستی
ملے جعفر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کو بیان بھیجا ہے اور فرمایا ہے بیان نہیں تو تم بھی
ہمارے ساتھ نہیں ابو موسیٰ نے کہا ہم ادنیٰ کے ساتھ نہیں رہیں یا تنگ کہ ہم سب کے ملکر مدینہ کو آئے
اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگا یا وہاں کی لوٹ میں رہا اور
جو شخص خیر کی لڑائی سے غائب تھا اس کو حصہ ملا اس ہمارے کشتی والوں کو جو جعفر اور اون کے اصحاب
کے ساتھ تھے آپ نے اون کا حصہ لگا یا بعض لوگ کہنے لگے ہم سے تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے پہلے اس بات
عمیرہ ہمارے ساتھ آئیں تین اُم المؤمنین جعفر کی ملاقات کو انہوں نے یہی ہجرت کی تھی نجاشی باون
حبش کی طرف اور ساتھیوں میں حضرت عمر جعفر کے پاس گئے وہاں اس امر پر جو وہ تین حضرت عمر نے حبش
اسما کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے وہ بولی اسما بنت عمیر حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے
اسما نے کہا مان حضرت عمر نے کہا بھنے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف تم سے پہلے اسما عرض کریں اور بولیں اے عمر تم نے یہ غلط کہا سرگز نہیں تم

خدا کی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تمہاری بیوی کے کو کہا نام تیرا اور تمہارا جو جاہل کو نصیحت کرتے
 آپ اور ہم ایک دوسرا دشمن ملک میں تھے اور بیٹے کافروں کے ملک میں کیونکہ سوانحی کے دھان کوئی
 مسلمان تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چپکے مسلمان ہوا تھا، صرف خدا کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور
 بسم خدا کی میں کہا نام کہا، ذکی نہ پائی بیویں کی جب تک جو تم نے کہا ہے اور اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 نہ کروں گی اور ہر کہ جس میں ایذا ہوتی تھی دوسری تھی میں اسکا ذکر آپ کو نہ کریں گی اور آپ کو نہ چوں گی قسم
 خدا کی میں نہ جھوٹ بولوں گی نہ میرا جھوٹوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگا
 تو اسامہ نے عرض کیا ابویہی اللہ تعالیٰ کے عمر نے ایسا کیا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہیں لکھتے تم سے
 بلکہ اون کی اور اون کے ساتھیوں کی ایک سحر ہے (مکہ سو مدینہ کو) اور تمہاری کشتی والوں کی دو سحر ہیں
 میں (ایک مکہ سو حبشہ کو دوسری حبشہ سے مدینہ طیبہ کو) اسامہ نے کہا میں نے ابو موسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا
 وہ گروہ گروہ سیر و پاس آتے اور حدیث کو سنتے اور دنیا میں کوئی چیز انکو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بُری
 تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرماتے زیادہ ابوربدہ نے کہا اسامہ نے کہا میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا
 وہ مجھ سے دوسرے تھے اور حدیث کو خوشی کے لیے **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ سُلَامَانَ وَبِیْلَالٍ وَصُحْبِهِ
 حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت **عَلَيْهِمْ سَلَامٌ** وَاتَّابَا
 اَللّٰهُ سَلَامًا وَصُحْبَةً بِلَالٍ وَفَقَالَ مَا آخَذْتُ سُبُوتَ اللَّهِ مِنْ عَقْبِي عَدُوًّا
 مَا آخَذَ هَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا الشَّيْخُ قُرَيْشِيٌّ سَيِّدُهُمْ قَاتِي الشُّبُوحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَاخِبُهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَدُنِّي كُنْتُ أَغْضَبْتُكُمْ لَدُنِّي لَقَدْ أَغْضَبْتُ
 رَبَّكَ فَأَنَا هُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا اخْوَانَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا آخِئِ مَرْجُمِ
 عَامِدِينَ عَمْرٍو سے روایت ہے ابو سفیان سلمان اور صہیب بلال پاس آیا اور یہی چند لوگ بیٹھے تھے انہوں
 نے کہا اس کی تلواریں خدا کے دشمن کے گردن پر اس پر موقع پر نہ ہو چیں (یعنی یہ خدا کا دشمن مارا نہ گیا) ابو بکر
 نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو ابوبکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابو سفیان
 ناراض ہو کر ہمد ہم سے قبول نہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے بیان کیا آپ نے فرمایا اے
 ابوبکر تم نے شاید ناراض کیا اون لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے
 انکو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سنکر ابوبکر ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے

ہمایکومین نے نکو ناراض کیا وہ بولے نہیں اسے کہو بخیر ہمارے بہائی **ف** تو دوسرے کہا یہ سوقت کا ذکر
 ہے جب ابوسفیان کا فرہتا اور صلح کر کے مسلمانوں میں آیا تھا اور اس میں فضیلت پر مسلمان اور ان کے
 ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفا اور اہل میں کی خاطر داری اور دل رکھنے کا **یَا فَاكِهٌ مِّنْ فَصَائِلِ**
الْأَنْصَارِ انصار کی فضیلت **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قِيلَ لَكَ زَكَتُ إِذْ هَمَّتَ تَحْتَ الشَّجَرِ فَصَنَعْتَ**
أَنْ تَفْشَلَكَ اللَّهُ وَلَيْسَ مَكْنُوتُكَ رُبُّو حَارَكَةً وَمَا خَبَّرْتُ أَنْفَاكَ تَزُولُ لِقَوْلِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ
 ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے یہ آیت جب ذکر کرنے میں قصد کیا بہت مار دینے کا اور اسے مالک
 اور دونوں کا اسم لوگوں کے بایں امدادی بنی سلمہ اور نبی حارثہ میں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی
 کیونکہ اسے تہ فرمایا ہے اسے مالک اور دونوں **ف** تو اس جملہ کو ایسے خوشی ہے کہ کچھ لفظ کے اترنے
 سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خرمین سے اور بنو حارثہ اوس میں سے تھو اور یہ دونوں قبیلے انصار کے ہیں
 جو وقت آپ مذہب کی لڑائی کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر راہ کو
 پہر گیا اور دونوں قبیلوں نے بھی اسکا ساتھ دینا چاہا پھر اسے تعالے نے ان کو بچالیا **عَنْ زَيْدِ بْنِ**
أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخُفَّ لِلْأَنْصَارِ وَالْأَنْصَارُ لِلْأَنْصَارِ
وَالْأَنْصَارُ لِلْأَنْصَارِ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا انصار مجھ سے
 انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو **عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ** ترجمہ وہی جو گذرا
عَنْ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ دَاخِسْبَةُ قَالَ وَلَوْلَا رِزْقُ
الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْإِنْفَارُ لَأَكْشَدُ دِينَهُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا
 کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى حَبِيبًا نَاكِيًا وَبَيَّاتًا مُّقْبِلِينَ مِنْ عَرَبٍ فَقَامَ بَيْنَهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلَا
فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَقِي الْأَنْصَارِ ترجمہ
 انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو شادی کرتے دیکھا تو آپ سامنے
 ٹہرے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ میرے محبوب ہو اسے لوگوں میں سب لوگوں سے زیادہ
 میرے محبوب ہے انصار کو فرمایا **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ**
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

اخبرنا ادریس بن حنین عن رسول الله صلى الله عليه وسلم دارهم فادركوا رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فقال له رجال من قومه اجلسوا الى رسول الله صلى الله
 عليه وسلم داركم في الدرع الذي سمي فمك شاك فكم ليسموا اكثر من سمي فانهي
 سعد بن عباد بن عوف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمه ابو هريره عن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمايا بين يمينه
 انصاره كما بهتر كسر تبارون لوكون في عمن كيامن يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فرمايا بنو عبد شمس لوكون في
 کہا پھر کوئنا گھر آپ نے فرمایا بنی نجار لوگون نے کہا پھر کوئنا آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزیمہ لوگون نے
 کہا پھر کوئنا آپ نے فرمایا بنی ساعدہ لوگون نے کہا پھر کوئنا یا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمایا انصار کے ہر ایک گھر
 میں بہتری ہے پس سعد بن عبادہ غصی کہ کھڑے ہو اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں جب انہوں
 نے آپ کا فرمانا سنا تو جاہ آپ کی بات پر اعتراض کرنا اون کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ لو اس بات سے سختی
 نہیں کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے نیز گہرا نہ اون چاروں میں کہا جبکہ بیان کیا اور جن گہروں کو نہ
 بیان کیا وہ بہت سختی میں تو سعد بن عبادہ جب ہو رہا تھا
 ابن عبد الله الجعفی عن سفيان بن عيينه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحب احد ائمتهم ولا احد منته
 زاد ابن المنشي وابن كنفار في حديثه وكان جديك اكب من الذي قال ابن بكاس اس من
 ترجمه ابن بن مالك و ابن حنین بن عبد الله بن علی کے ساتھ نکلے سفر میں وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا تم میری خدمت
 کرو کیونکہ تم مجھ سے ہو اور انہوں نے کہا نہیں انصار کے رسول الله صلى الله عليه وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے کہا کسی انصاری
 ساتھ ہرگز تو کسی خدمت کرنا نہ گا اور جبرائیل نے فرمایا کہ
 ذکر میں کچھ غفار اور سلم اور جبینہ اور شجاع اور نریدہ اور تمیم اور دوسوں کی فضیلت بیان میں
 عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 نے فرمایا غفار کو اس نے بخشید یا اور سلم کو بچا یا
 ائمت قومك فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اسما الله وغفار غفر الله له
 ترجمہ ابن نے فرمایا سلم کو خدا سلامت رکھو اور غفار کو خدا بخش کرے

وہی جواب دہ گزرا **عَنْ جَابِرٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْكُمُ سَالِمَهَا اللَّهُ وَعِفَارُ غَفَرُ اللَّهُ
 لَهَا تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادٌ بِكَزْرٍ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْكُمُ
 سَالِمَهَا اللَّهُ تَرْجِمُهُ غَفَرُ اللَّهُ لَهَا أَمَّا إِيَّيْكَ أَفْكَهَا وَكَزْرُهَا تَرْجِمُهُ ابُو بَرٍّ رَوَى بِه
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَمَا يَأْسَلُ كُوْخْدَانِ سَلَامَتِ رَكْبَا او غَفَارُ كُوْخْدَانِ فِي بَنِي سَامِيْنَ بِه
 كَبَا اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَا **عَنْ** خُفَّاءِ بْنِ إِيمَانَ الْغَفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي خُجَيَانَ وَرَحْلًا ذَا كُوْكَانٍ وَعَصِيَّةَ عَصْوَا اللَّهِ وَرَسُولَهُ غَفَارُ
 غَفَرُ اللَّهُ لَهَا وَأَسْكُمُ سَالِمَهَا اللَّهُ تَرْجِمُهُ خُفَّاءُ بْنُ أَبِي غَفَارٍ رَوَى بِه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 وَسَلَّمَ فِي اِيْكَ نَازِيْمِيْنَ دَجَاكِي يَا اَللّٰهُ لَعْنَتُكَ رُبِّيْ خُجَيَانَ كُوْ وَرَحْلًا ذَا كُوْكَانٍ كُوْ وَرَعِيَّةَ كُوْجُوْكَانٍ نَافَرَمَا
 كِي اَللّٰهُ تَعَالَى كِي اُوْر اُوْس كِي رَسُوْلُ كِي اُوْر خُجَيَّةَ يَا اَللّٰهُ تَعَالَى نِيْ غَفَارُ كُوْ اُوْر اَسْكُمُ كُوْ بِجَادٍ **عَنْ**
 ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَارُ غَفَرُ اللَّهُ لَهَا وَأَسْكُمُ سَالِمَهَا اللَّهُ
 وَعَصِيَّةَ عَصِيَّةَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ تَرْجِمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَى بِه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 فَرَمَا يَأْسَلُ كُوْخْدَانِ اُوْر اَسْكُمُ كُوْ سَلَامَتِ رَكْبَا او غَفَارُ غَفَرُ اللَّهُ لَهَا نَافَرَمَا كِي رَسُوْلُ كِي **عَنْ**
 ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبِّيَّةَ وَفِي حَدِيْثٍ صَالِحَةٍ وَأَسْمَاةُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَالِكَ عَلَى الْمُنْشَرِّ تَرْجِمُهُ وَهِيَ اسْمِيْنَ بِه كِي مَنِيْرٍ بِه فَرَمَا
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيْثٍ هُوَ كُوْ
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ **عَنْ** أَبِي كَيْوَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْأَنْصَارُ
 وَمُزَيْنَةُ رَجُومُهُ وَغَفَارُ وَاشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ
 وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ تَرْجِمُهُ ابُو اَبِيْ بَرٍّ رَوَى بِه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَلْأَنْصَارِ اُوْر رِيْ
 اُوْر جَمِيْدَةُ اُوْر غَفَارُ اُوْر اَشْجَعُ اُوْر جَوْدُ عَبْدِ اَللّٰهُ اُوْلَا دِهِيْ سَمِيْرٍ وَدَسْتِ بِيْنٍ اُوْر لُوكٍ اُوْر خُدَا
 كَارِ سَمَلٍ اُوْر لُوكَا وَدَسْتِ اُوْر حَامِيْتِيْ **ف** بِه جِهَةٌ نَامُ عَرَبِ كِي قَوْمُوْنَ كِي بِيْنِ يِهِيْ سَمِيْرٍ
 اُوْر عَرَبِ سَمَلٍ اُوْر جَوْدُ عَبْدِ اَللّٰهُ اُوْر اَشْجَعُ اُوْر جَوْدُ عَبْدِ اَللّٰهُ اُوْر اَشْجَعُ اُوْر جَوْدُ عَبْدِ اَللّٰهُ اُوْر اَشْجَعُ
 اَلْكَانَامُ بَنِي عَبْدِ اَللّٰهُ رَكْبَا عَرَبِ اَلْكَوْمُوْلَةُ كِي نَكْرُ كِيُوْكَ اُوْر كِي بَابُ كَانَامُ سَمَلٍ كِيَا (نَوْمِيْ)
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَمِنْ ذَلِكَ الْفَصْلِ وَهُوَ مِنْهُ وَجْهٌ وَاسْمُهُ وَغِفَارٌ وَاسْمُهُ مَوْلَى الْكَلْبِ كَيْفَ مَوْلَى دُونَ رَسُولِهِ
 ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور مزنیہ اور جہینہ اور
 اسلم اور غفار اور شجرہ و دستہ میں اور انکا حمایتی کوئی نہیں ہوا اور اسکی رسول کے حکم سے سعد
 ابن ابیہاشیم یہذا الاسناد مثله غیر ان فی الحدیث قال سعد فی بعض هذا ایما اعلیٰ
 ترجمہ وہی جو کدرا **ع** ابن ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائہ قال اسلم و
 غفار و مزنیہ و من کان من جھینہ او جھینہ فخر من بنی تہیم و بنی عامر و الحلیثین
 اسد و غطفان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور
 مزنیہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تہیم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان **ع** ابن ہریرہ قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد یدہ لغفار و اسلم و مزنیہ و من کان
 من جھینہ او قال جھینہ و من کان من مزنیہ فخر عند اللہ یوم القیامہ من اسد و
 طہ و غطفان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جسکے
 ہاتھ میں محمد کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزنیہ اور جہینہ بہترین اس کے نزدیک ہیں اسکے گردن اس
 اور طہ اور غطفان **ع** ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاسلم
 و غفار و شعی من مزنیہ و جھینہ او شعی من جھینہ و مزنیہ فخر عند اللہ قال احیہ
 قال یوم القیامہ من اسد و غطفان و ہوا رت و تہیم ترجمہ وہی جو کدرا **ع** ابن ہریرہ
 ات الاقرع بن حابر جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما بایعک سدا
 الخیر من اسلم و غفار و مزنیہ و احسب جھینہ محمد الذی شک فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ارایت ان کان اسلم و غفار و مزنیہ و احسب جھینہ فخر من
 بنی تہیم و بنی عامر و اسد و غطفان اخبروا و احسبوا فقال نعم قال فوالذی نفسی
 بیایہ انکم لا خیر منکم و لیس فی حدیث ابن ابی شیبہ فخر الذی شک ترجمہ
 ابوہریرہ سے روایت ہے اقرع بن حابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اور کہنے لگے آپ بیعت
 کی حاجیوں کے لوٹروں نے اسلم اور غفار اور مزنیہ اور جہینہ کے لوگوں کو کہا آپ نے فرمایا اگر اسلم اور
 غفار اور مزنیہ اور جہینہ بنی تہیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کو بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تہیم)

وغیرہ) ٹوٹے میں ہو اور نامراد ہوئے وہ بولایا ان آپؐ فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان
 ہے دیکھو اسے اسلم اور غفار وغیرہ بہترین اور ان سرینے بنی تیمم وغیرہ سے (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
 ابْنِ ابْنِ يَعْقُوبَ الصَّبَّاحِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجْهَيْكَ وَكَذَلِكَ أَحْسِبُ تَرْجُمَهُ دُحْرُ
 كَذَرِ احْتِجَابِ ابْنِ بَكَّةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُهُ وَغَفَارٌ مِنْ مُزَيْنَةَ
 وَجْهَيْكَ فَخَيْرُ مَنْ بَنَى تَيْمِيمَ دُرَيْنَ بَنَى عَابِدَ وَالحَيَفَيْنِ بَنَى اسَدَ وَغَطَفَانَ تَرْجُمَهُ رَسُولُ
 اسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور زینہ اور جبینہ بہترین بنی تیمم سے اور بنی عامر سے اور بنی
 اسد اور غطفان سے جو جلیف میں ایک دوسرے کے **عَنْ ابْنِ بَكَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَرْجُمَهُ دُحْرُ**
 كَذَرِ احْتِجَابِ ابْنِ بَكَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جَوْهَيْكَ
 وَاسْمُهُ وَغَفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنَى تَيْمِيمَ وَبَنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرُ بْنُ مَعْصُصَةَ وَمَدَّ
 بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا وَقَالَ نَأْتِيكُمْ خَيْرٌ ذُنُوبِي رِوَايَةُ ابْنِ
 كَثِيرٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جَوْهَيْكَ وَمُزَيْنَةُ وَاسْمُهُ وَغَفَارٌ تَرْجُمَهُ الْبُكْرَةَ سِرْدِ اسْمِهِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جبینہ اور اسلم اور غفار بہترین بنی تیمم سے
 اور بنی عبد اسلم بن غطفان سے اور عامر بن معصصہ سے اور بلندہ آواز سے فرمایا لوگوں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ اس صورت میں بنی تیمم وغیرہ ٹوٹے میں ہو اور نقصان پاپا آپؐ فرمایا وہ بہترین اور ان
 سے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ أَمِيْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنْ أَوَّلَ صَدَقَةٍ**
 بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ أَصْحَابِهِ صَدَقَةٌ طَيِّبَةٌ جِئْتُ
 بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ عَدِي بْنُ حَاتِمٍ سِرْدِ اسْمِهِ
 ہاں آیا انہوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ اصحاب
 کے مونہہ کو (یعنی غرض کر دیا ان کو اطمینان کا صدقہ تھا) اطمینان کا ایک قبیلہ ہے) میں سکوئید آیا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ**
 اللَّهِ إِنْ دَرَسْنَا قَدْ كُنْزَتْ دَابَّتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَفِيكَ هَكَذَا دَرَسْتُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْزِلْ
 دَرَسًا زَأَلْتِ بِحُجْرَةٍ تَرْجُمَهُ الْبُكْرَةَ سِرْدِ اسْمِهِ اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول
 اللہ درس کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بد دعا کیجیے دوس کے لیے کہا گیا

تباہ ہو دوس کے لوگ نہ فرمایا یا اسے ہدایت کر دوس کو اور اون کو میرے پاس لیکر آج **ع** ابی ذرؓ
 قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَكْذِبُ ابْنِي تَيْمِيمُ بْنُ قُلَابِثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمِّي عَلَى التَّحَالُلِ
 قَالَ وَجَافَتْ مَدَّ قَائِلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صِدْقَاتٌ قَوْمٌ قَالُوا
 وَكَانَتْ سَيِّئَةً مِمَّنْ عِنْدَ عَالِيَةِ رَضَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقِيهَا
 فَرَأَتْهَا مِنْ وَلَدِ ابْنِ عَمِيلٍ **ترجمہ** ابو ذرؓ سے روایت ہے ابو ہریرہؓ نے کہا میں ہمیشہ سے صحبت رکھتا
 ہوں بنی تیمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو بنی تیسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے
 فرماتے ہیں وہ سب زیادہ سخت ہیں میری است میں دجال پادراون کے صدر نے آؤ تیرا آپ کو فرمایا یہ سہا
 قوم کے صدر میں اور ایک عورت ادن میں کی قیدی حضرت عائشہؓ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اسکو
 آزاد کر دے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے **ع** ابی ہریرہؓ قَالَ لَا أَكْذِبُ ابْنِي
 تَيْمِيمُ بْنُ قُلَابِثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذِهِ صِدْقَاتٌ
 مِمَّنْ عِنْدَ **ترجمہ** وہی جو ابو ہریرہؓ **ع** ابی ہریرہؓ قَالَ ثَلَاثُ خَصَالٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي تَيْمِيمٍ لَا أَكْذِبُ ابْنِي تَيْمِيمُ بْنُ قُلَابِثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنِ ابْنِهِ قَالَ هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ خِيَالًا فِي الْمَلِكِ وَلَمْ يَكُنْ كَرِيًّا التَّحَالُلِ **ترجمہ** وہی جو گذرا
 اس میں یہ کہ بنی تیمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں
 ہے **باب** خیال یا بتائیں بہتر لوگ کون ہیں **ع** ابی ہریرہؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْدُ النَّاسِ مَعَادَرَةُ خِيَارِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ
 إِذَا تَقَرَّعُوا الْوَحْشَ وَنَازَحُوا النَّاسَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ
 وَتَجِدُ مَنْ يَنْتَازِعُ النَّاسَ الْوَجْهَيْنِ الْأَوَّلَى يَكْتُمُ هَوَاهُ لَا يُوْجِبُهُ وَهُوَ لَا يُوْجِبُهُ **ترجمہ**
 ابو ہریرہؓ سے روایت ہے لوگوں کا حال ہی کا ان کی طرح ہے بعضی کان ہونے کی ہے بعضی لوہے کی
 دوسری آدمی ہی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اہل اچھے ہے کوئی بُرا ہے تو بہتر آدمیوں میں
 اسلام کی حالت میں ہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سچیدار ہو جاویں اور
 تم بہتر اوسکو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہو گا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی

کے لیے کہ ہر وہ سلام و در مضبوط ہوگی **باب** بَيَانُ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَانٌ لِأَهْلِ بَيْتِهِ وَبَقَاءَ أَهْلِكَ بِهٖ أَمَانٌ لِّلْأُمَّةِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي دَاتِ سِرِّ صَحَابِهِ كَوْنِ
 تہا اور صحابہ سرت کو امن نہا **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسَتْ تَحْتِي نُصَلِّي مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ نَحْبِسُكَ تَحْتِي عَلَيْنَا نَقَالَ
 مَا زِلْنَا هَهُنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَحْبِسُكَ تَحْتِي نُصَلِّي مَعَكَ
 الْعِشَاءَ قَالَ احْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِّمَّا يَرُدُّهُمُ رَأْسَهُ
 إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْخُجُومُ أُمَّةٌ لِّلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ الْخُجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا يُوعَدُ وَأَنَا أُمَّةٌ
 لِّأَهْلِ بَيْتِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَوْ أَصَحَّابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَهْلِكَ أُمَّةٌ لِّأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُكَ
 أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ ترجمہ ابو موسیٰ ہر روایت ہر عینہ مغرب کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ پہر پہننے کہا اگر ہم آپ کو ساتھ بیٹھیں ہمیں یہاں تک کہ عشا آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پہر
 ہم بیٹھے رہیں آپ باہر تشریف لائے آپ فرمایا تم یہیں بیٹھے رہو مجھے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ
 آپ کو ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پہر پہننے کہا اگر بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشا کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں
 تو بہتر ہوگا آپ فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پہر اپنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر
 آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پہر فرمایا نامہ بجاؤ وہیں آسمان کے جب تار کو سٹ جاوین گے تو
 آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہر وہ آجاوین گی (یعنی قیامت آجاوے گی اور آسمان ہی ہیٹ کر
 خراب ہو جاوے گا اور زمین بجاؤ وہوں اپنے اصحاب کا حب بن چلا جاوے گا تو میرے اصحاب
 ہی وہ وقت آجاوین گا جب کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں اور میرے اصحاب بجاؤ وہیں
 میری امت کرب اصحاب چلاوین گے تو میری امت ہر وہ وقت آجاوین گا جب کا وعدہ ہے
ش نوذی نے کہا اصحاب کے جانے بدعتیں پیدا ہونگی دین میں نئی باتیں نکلیں گی فتنہ
 ہوں گے شیطان کا سینک منہ دار ہوگا نصاریٰ کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بھیر ستی ہوگی یہ سب
 باتیں واقعہ ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے **ابن کثیر** فَضَّلِ الصَّحَابَةَ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ
 لَكُمْ الْإِيمَانُ يَكُونُ صَحَابَةً اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ
 أَخَذْتُ رِوَايَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَاتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُفْرَوُ قِيَامُ مَرِّ

پہر جو اللہ نزدیک ہیں اور جو اللہ نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پہر ان میں سے بہت سے
 لوگ آدین کے جنگی گواہی سے پہر ہو گئے اور قسم گواہی سے پہر ہو گئے (نوروی نے کہا صحیح قول خبر
 خبر ہوئے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساخت ہی وہ صحابی
 ہے اور حدیث میں تفصیل سے مجموعہ قرن کی تفصیل دو سو و ستر مجموعہ قرن پر مراد ہے نہ فردا فردا ایک کی دو
 ہزار حضرت میں صحابی کی شخصیت انہما پر نہ لکھی گئی نہ عورتوں کی تفصیل حضرت مریم اور اسیمہ پر قاضی
 نے کہا قرن کو کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے وغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں اور ان کے بعد
 کا قرن اور ان کے بیٹے اور ان کے بعد کا قرن اور ان کے بیٹے اور ان کے بعد کا قرن جب تک کہ جب تک
 کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہے اور دوسرا قرن جب تک کہ کوئی دیکھنے والا باقی رہے اور دوسرا
 قرن جب تک کہ کوئی دیکھنے والا باقی رہے اور دوسرا قرن جب تک کہ کوئی دیکھنے والا باقی رہے اور دوسرا
 بعض کچھ نزدیک سے برس کا غرض پہلا قرن یعنی صحابہ کا ایک سو بیس برس تک اس کے اخیر صحابی ابوہریرہ
 میں چونتیس ہجری میں انتقال کیا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستتر میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ اور
 سو بیس ہجری تک اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو گواہی کے ساتھ نہ سمجھی کہ وہاں بعض ایک
 احادیث سے دلیل پڑی ہے کہ جو شہادت کو ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہو اور مطلب حدیث کا یہ ہے
 کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کہہ ہی حلف پہل کرے گا کہہ ہی شہادت (نوروی سے زیادہ) **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ فَرَفَعْنَا شُعْبَةَ الَّذِينَ يَكُونُونَ
شُعْبَةَ الَّذِينَ يَكُونُونَ خَيْرٌ قَوْمٌ يَبْذُرُونَ شَجَاةً أَحَدُهُمْ يَمِيتُ وَتَبْدُرُ يَهْبِئُهُ شِمَاكُهُ قَالَ
إِبْرَاهِيمُ كَأَنَّا بَيْنَهُمَا وَخَلْفَهُمَا بَنَاءُ الْعَقْدِ وَالشَّجَاةُ أَيْ تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگ بہترین آپسے فرمایا یہ قرن کے بہرہ
 اور ان سے نزدیک ہیں چہرہ اور ان سے نزدیک ہیں بہرہ لوگ آدین کے جنگی قسم گواہی
 سے پہلے حلف کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے حلف کرے گی اب اسیمہ نے کہا سمجھتے تھے ہونٹ
 لوگ بہرہ منہ کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے **عَنْ**
مَعْنَى حَدِيثِهِمَا أَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةُ أَبِي جَرْدَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قُلَيْنِ شُعْبَةُ الَّذِينَ يَكُونُونَ

دی جو گذرا اس میں یہ سب کچھ لکھ لیا گیا کہ جو بن گواہ کیے گواہی دیکر چہ ہون گے انات داری نہ کر کر
 نذر کرین گے لیکن پوری نہ کر سچے اور میں مٹا باپیلے کا **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ مَرْجَانٍ قَالَ سَمِعْتُ
 قَالَ كَذَا أَوْ رَأَيْتُ كَذَا أَوْ تَلَا تِلْكَ أَوْ تَلَا تِلْكَ أَوْ تَلَا تِلْكَ أَوْ تَلَا تِلْكَ أَوْ تَلَا تِلْكَ أَوْ تَلَا تِلْكَ
 بَيْنَ مَخْرُوفٍ جَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَافِي سِ كَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي حَدِيثٍ يَخْبُرُ
 وَشِبَابَهُ يَسْتَدْرِكُونَ وَلَا يَقُونَ فِي حَدِيثٍ يَخْبُرُ يَوْمُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ تَرْجَمَهُ دِهْ جَوَابِ
 كَذَرِ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ خَيْرٌ هَذَا أَلَمْ
 الْقُرْنُ الَّذِي يُعْثَرُ فِيهِمْ شَرُّ الدُّنْيَا لِكُلِّهُمْ ذَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عَدَا نَقَلَ قَالَ وَاللَّهِ أَعَدَّ
 أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا يَمْتَلِ حَدِيثُ رَضِيكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَذَا فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ
 وَيَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ وَلَا يَسْتَحْكُمُونَ تَرْجَمَهُ دِهْ جَوَابِ كَذَرِ اتنا زیادہ ہے کہ قسم کہا ویسے بن تم و لاوی
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى النَّاسَ خَيْرًا قَالَ الْقُرْآنُ
 الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّلَاثُ تَرْجَمَهُ دِهْ جَوَابِ تَرْجَمَهُ دِهْ جَوَابِ تَرْجَمَهُ دِهْ جَوَابِ
 شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون لوگ بہترین آپ کے فرمایا وہ قرن بین میں ہوں بہر
 دوسرا بہر تیسرا **ف** انہی تین قرون کو قرون ثلثہ کہتے ہیں اس جو فعل یا قول دین میں ان مانو
 میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ اون کے بعد پھر گواہی اور سنا کا زمانہ ہی بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں
 کہ اون کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت کو مراد وہی فضیلت مجموعی ہو اور
 مجموع کے پس یہ جزو نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں
 افضل مرتبہ تابعین کے بعد یہی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور عل گذرے ہیں جن کی تبع تابعین
 فضیلت ہو اور حدیث سیر ہی غرض نہیں ہے کہ ان قرون کے بعد سب لوگ سیر ہوں گے اس لیے کہ ہر ایک
 قرن میں امت محمدی سچے لوگوں سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ سیری امت
 کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ ائمہ حدیث اور قرآن کا ہے اہمیت کیسے اہم اور بہرہ دیا اور آخرت میں
 اسی گروہ میں شامل ہوگا **بَابُ** بَيَانِ لَا يَبْقَى عَلَى نَاسٍ مِائَةٌ سَنَةً أَحَدٌ مِنْهُمْ هُوَ
 موجود آگاہان صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہیں گے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ صَلَّى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَاتَ الْيَكْفَرِ صَلَوَةُ الْعِشَاءِ فِي الْخُرُوجِ حَيَاتِهِ فَمَكَتْ لَمْ تَقَامْ

دوزخ میں رہی **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ يَرْفَعُ الْإِسْنَادَ لَمْ يَذْكُرْ بَلْ مَرَّ بِهِ تَرْجِمَهُ دَهِي
 جو کہ را **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قِيلَ مَرَّ بِهِ
 لِيَشْفِيَ الْأَنْفُسَ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنَفُوسَةٍ الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَ مِائَةِ
 دَعَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَاحِبَ الشَّيْخَانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 ذَلِكَ كُنْتُهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقَصَ التُّرْجُمَةُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَأَ بَنِي دِفَاتٍ سَوَائِكَ مِائَةً أَوْ كَيْفَ إِيَّاهُ فَرَمَا يَأْتِيَانِ أَجْرَ كَيْفَ دِنٍ هُوَ أَجْرُ سَبْعِينَ
 كَرَاهِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَعَى أَسْلَى تَفْسِيرُ بَنِي كَرَاهِي كَرَاهِي كَرَاهِي كَرَاهِي كَرَاهِي كَرَاهِي
 تَبَعِ **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ تَرْجِمَهُ دَهِي جو کہ را **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ
 قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي تَيْمٍ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَحَالِي الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنَفُوسَةٌ الْيَوْمَ تَرْجِمَهُ ابْنُ سَعِيدٍ
 ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنوں کی لوٹے تو آپ نے پوچھا قیامت کو آپ نے فرمایا سو برس گزرنے پر اس
 وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا **ف** پھر اس وقت جب لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آجائے
 کیونکہ موت ہی سب سے قیامت ہے کہ قیامت کبریٰ نہیں اور قیامت کبریٰ کب آوے گی اور کس کا علم سوا خدا
 کے کسی کو معلوم نہیں ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
 مِنْ نَفْسٍ مَنَفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَأَلْتُهُ أَكْرَدًا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِفْدَاكَ كَرَاهِي
 نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ تَرْجِمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 برس تک نہ جیسے سال نے کہا ہے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو سجدن پیدا ہو چکا تھا جب
 آپ یہ حدیث فرمائی **بَابُ** تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّخَايَةِ صَحَابَہ کو برا کہنا حرام ہے **ف**
 لڑی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے کہ وہ صحابہ ہوں جو بڑا ہی مین ایک دوسرے کے مقابلہ میں
 شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ مین اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ
 کبیر ہے ہمارا اور جہود علماء کا یہ قتل ہے کہ جوابا کرے اور کون سا دیکھا ہے کہ قتل نہ کیا جاوے اور حضرت
 مالک کے نزدیک قتل کیا جاوے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَهْلَكُنِي لَا تَسُبُّوا أَهْلَكُنِي تَوَالِدُنِي تَسُبُّوا بَنِي دِفَاتٍ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ انْفَقَ مِثْلَ

أَحَدٌ نَهَبًا مَا أَذَرَكَ مُدًّا أَحَدُهُمْ وَلَا نَصِيفُهُ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرٍّ سُرُورِيَّتِ هُوَ رَسُولُ سَلَمٍ نَزَّاهُ بَرَّا
 میری صحابہ کی موت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہو اگر کوئی تم میں سے واحد
 پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو اُن کے ہند (سیہرا) یا آدھے ہر کے برابر نہیں
 ہو سکتا **ف** کیونکہ انہوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نیا ہی ضرورت تھی اور دین کی خیر اذان
 کی تائید سو قائم ہوئی اُن کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی دلی یا بزرگ
 یا پیر اُدی صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ
 وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شُكٌّ فَسَأَلَهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
 تَشْتَبُوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ اتَّفَقَ مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَذَرَكَ مُدًّا أَحَدُهُمْ
 وَلَا نَصِيفُهُ** تَرْجَمَهُ أَبُو سَعِيدٍ سُرُورِيَّتِ هُوَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِثْلُ كَيْفَ جَعَلُوا
 تو خالد نے اُگو برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس
 لیے کہ اگر کوئی تم میں سے واحد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو اُن کے مد یا آدھے ہر کے برابر نہیں ہو سکتا
**عَنْ الْأَعْمَشِ بْنِ إِسْحَاقَ جَرِيرٌ رَأَى مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ شُكٌّ
 وَكَانَ يَذْكُرُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ** تَرْجَمَهُ وَهُوَ جَرِيرٌ **بَابُ
 مِثْلِ كَيْفَ جَعَلُوا** اُدیکے القدریہ نے اویس قرن کی فضیلت **ف** اُن کا نام اویس بن عاصم ہے یا اویس
 بن ناکولایا اویس بن عمر کنیت اذکی ابو عمرو بنی صفین کے جنگ میں مارے گئے اور قرن منسوب ہر قرن
 کی طرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت ص کے زمانے مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے
 تھے پر آپ کی صحبت مشرف نہیں ہو اس لیے تابعین میں انکا شمار ہے اور انکا درجہ تمام تابعین سے
 افضل ہے **عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ دَفَنُوا الْعُمَرَاءَ وَفَجَّرَهُمْ وَجَلَّ كَثِيرٌ كَانَ
 يُسَخَّرُ بِأَدْبَرِ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَلُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَدَرِيِّينَ فَنَجَّاهُ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يَقَالُ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ بِالْأَيْمَرِ
 غَيْرِ أَمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ قَدْ عَاثَ اللَّهُ فَادْهَبْهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ وَالْدِّرْهَمِ
 فَمَنْ لَقِيَهِ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَهُ** تَرْجَمَهُ اسیر بن جابر سُرُورِيَّتِ ہر کوفہ کے لوگ حضرت عمر کے پاس
 آئے اُن میں ایک شخص تاجو اویس سے ٹپا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اسیر بن

سے میں اور اولیں اپنا حال چسپاں تھے تو وہی کہا کہ اے رفیق! یہی طریقہ ہی حضرت عمرؓ نے کہا یہاں قرن کا
 ہی کہی آدمی ہے وہ شخص آیات حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کو یا پس کسی شخص
 آدمی کا میں کو اس کا نام ادریس ہے اور وہ میں میں کسی سیکو نہ چھوڑا (اسے عزیزوں میں سے) سوا اپنی ان کے
 اسکو ادریس کی اسفیدی ہو گئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اسے دور کر دی وہ سفیدی اور اس
 میں سے مگر ایک یا زیادہ برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اسکو ملے تو اپنے لیے دعا کر دو اس شخص
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّائِبِينَ خَيْرُ
 يُقَالُ لَهُ أَوْلَىٰ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمَرَدُهُ وَكَانَ يُسْتَغْفَرُ لَكُمْ ثُمَّ جَاءَ حَضْرَتُ عُمَرَ رُوِيَ
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہترین تائبین میں ایک شخص ہے جسکو ادریس کہتے
 ہیں اسکی ایک آن ہے اور اسکو سفیدی تھی تو اس سے کہا کہ تمہارا یہ دعا کرے کہ اس شخص
 خَابِرٌ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَلَىٰ عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفْنَيْكُمْ أَوْلَىٰ بِي
 عَامِرٌ جَاءَ عَلَىٰ أَوْلَىٰ فَقَالَ أَنْتَ أَوْلَىٰ بِي عَامِرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مَرَادٍ شَعْرٍ مِنْ قَدَرٍ
 قَالَ نَعَمْ قَالَ نَكَانَ بِكَ بَرٌّ فَبَرُّتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ
 نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا لَيْتَ عَلَيْكُمْ أَوْلَىٰ بِي عَامِرٌ جَاءَ
 أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ قَدَرٍ شَعْرٍ مِنْ قَدَرٍ كَانَ بِهِ بَرٌّ فَبَرُّتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ لَهُ
 وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَكَ نَا فَعَلْ
 فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ الْكُوفَةُ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَىٰ عَمَلِكِ
 قَالَ أَكُونُ فِي غَيْرِ الدَّائِرَةِ أَحْيَا لِي قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ بِحُلٍّ مِنْ أَمْرِ أَفْرَافِمْ
 فَوَافَقَ عُمَرَ فَكَانَ لَهُ حَرْقٌ أَوْلَىٰ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَلِيَّةِ فَلَيْلُ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا لَيْتَ عَلَيْكُمْ أَوْلَىٰ بِي عَامِرٌ جَاءَ أَمْدَادُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ
 مِنْ مَرَادٍ شَعْرٍ مِنْ قَدَرٍ كَانَ بِهِ بَرٌّ فَبَرُّتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ
 أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَكَ نَا فَعَلْ فَأَمَّا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ
 قَالَ أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا
 بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ نَا اسْتَغْفِرْ لَكَ فَظَنُّوا لَهُ النَّاسُ فَانْظُرْ

عَلٰی وَجْهِہٖ قَالَ اَسِرُّوْکُمْ کَسُوْکُمْ بَرُوْکُمْ فَکَانَ مَحْلٰکُمْ اَرَاهُ اِنْسَانًا کَالْمِنْ اَیْنِ لِّاَوَّلِیْنَ هٰلِکُوْ
 الْبُرْدَةُ ثُمَّ جَمَعَ اَسِیْرُوْنَ جَابِیْرُ رَوٰی اَنْ حَضْرَتِ عُمَرُ کَے پَارِجِنِ سِیْنِ مَرَدِ دَکے لوگ آتے رَیْنِی رَہ لوگ جو
 سَرِ مَکَے اِسْلَام کَے لُشْکَرِ کِی مَرَدِ کَے لِیے آتے مِیْنِ جِہَادِ کَرنے کَے لِیے تُو دَہ اَدِنِ پُوچھو تَمِیْنِ اَدِیْسِ بِنِ عَامِرِ
 ہِی کوئی شَخْصِ ہِیہ تَاکَ کَے حَضْرَتِ عُمَرُ خُودِ اَدِیْسِ کَے پَاسِ آئے اُو رِ پُوچھا مَتَہَارِ اَنَامِ اَدِیْسِ بِنِ عَامِرِ ہِیہ اُنْہُو
 نے کَہا مَآنِ حَضْرَتِ عُمَرُ نے کَہا تَمِ مَرَادِ قَبِیْلَہ سے ہُو اَدِیْسِ نے کَہا مَآنِ پُوچھا قَرْنِ مِیْنِ سے ہُو اُنْہُو نے کَہا
 مَآنِ پُوچھا تَمْکُو بَرَصِ تہا دَہ اچھا ہو گیا مگر دَرَمِ بَارِ بَاتِی ہِیہ اُنْہُو نے کَہا مَآنِ پُوچھا مَتَہَارِی مَآنِ ہُو اُنْہُو
 نے کَہا مَآنِ تَبِ حَضْرَتِ عُمَرُ نے کَہا مِیْنِ رَسُوْلِ اِمْرِ اَعْلِیِّہ وَاَلَمِ سے سُنَا اَبِ فَرَمَاتے ہُو مَتَہَارِی پَاسِ
 اَدِیْسِ بِنِ عَامِرِ اَوِیْکَا مِیْنِ اَلْوَنِ کِی لَمْکِی فُوجِ کَے سَا تَہِ دَہ مَرَادِ قَبِیْلَہ کَا ہِیہ جُو شَاخِ ہِیہ قَرْنِ کِی اَوِسْکُو بَرَصِ
 تہا دَہ اچھا ہو گیا مگر دَرَمِ بَارِ بَاتِی ہِیہ اَوِسْکِی اَیْکِ اَنِ ہُو اَوِسْکَا یَہ حَالِ ہُو کَہ اَگَرِ خُدا کَے ہِیہ رِیْتَمِ کَہا ہِیہ
 تُو خُدا اَوِسْکُو سَچَا کرے ہِیہ اَگَرِ تَجَہ سِیہ ہُو سَکے دَعَا کَرَا اَنَا اَدِیْسِ سے تُو دَعَا کَرَا اِنْہُو نے لِیے تُو دَعَا کَرُو مِیْرے لِیہ
 اَدِیْسِ نے حَضْرَتِ عُمَرُ کَے لِیے دَعَا کِی بَخْشِشِ کِی حَضْرَتِ عُمَرُ نے اَدِیْسِ کو پُوچھا تَمِ کَہا مَآنِ جَانَا چاہتے ہُو اَدِیْسِ نے
 کَہا کُو دَہ مِیْنِ حَضْرَتِ عُمَرُ نے کَہا مِیْنِ اَیْکِ خَطِ تَمْکُو کَسَدِ وَاَنِ کُو دَہ کَے حَاکِمِ کَے نَامِ اَدِیْسِ نے کَہا مَجْہُو رَاکَا
 مِیْنِ ہِیہ اچھا معلوم ہوتا ہِیہ جَبِ سَرِ اَسَالِ آیا تُو اَیْکِ شَخْصِ نے کُو دَہ کَے رِیْیُوْنِ مِیْنِ ہُو حَجَّ کِیَا دَہ حَضْرَتِ
 عُمَرُ سے مَآ حَضْرَتِ عُمَرُ نے اَدِیْسِ کَے حَالِ پُوچھا دَہ بُولَا مِیْنِ اَدِیْسِ نے کَہا سَ حَالِ مِیْنِ جِہُوْ اَکَ اَدِیْسِ کَے
 گَہرِیْنِ سَبَابِ کَہ تہا اَدِیْسِ دَہ تَنَکِ تَمِ (خُرِجِ سے) حَضْرَتِ عُمَرُ نے کَہا مِیْنِ رَسُوْلِ اِمْرِ اَعْلِیِّہ وَاَلَمِ سے سُنَا
 اَبِ فَرَمَاتے ہُو اَدِیْسِ بِنِ عَامِرِ مَتَہَارِی پَاسِ آوے گَا مِیْنِ اَلْوَنِ کَے اَمْدَاوِی لُشْکَرِ کَے سَا تَہِ دَہ مَرَادِ مِیْنِ
 ہِیہ بَرِ قَرْنِ مِیْنِ سے اَوِسْکُو بَرَصِ تہا دَہ اچھا ہو گیا صَرَفِ دَرَمِ بَارِ بَاتِی ہِیہ اَوِسْکِی اَیْکِ اَنِ ہُو جَبِ کَے
 سَا تَہِ دَہ نِیْکِی کر تہا ہِیہ اَگَرِ اَسِہ رِیْتَمِ کَہا ہِیہ تُو اَسْکُو سَچَا کرے ہِیہ اَگَرِ تَجَہ سِیہ ہُو سَکے کَہ دَہ دَعَا کرے
 تِیہ لِیے تُو دَعَا کَرَا اَدِیْسِ سے دَہ شَخْصِ اِیْسَکَرِ اَدِیْسِ کَے پَاسِ آیا اُو رِ کَہنِہُو لَگَا مِیْرے لِیے دَعَا کَرُو اَدِیْسِ نے
 کَہا تُو اِہِی نِیْکِی سَہ کر کے اَرِ تہا ہِیہ چَہے (مِیْرے لِیے دَعَا کرے ہِیہ دَہ شَخْصِ بُولَا مِیْرے لِیے دَعَا کَرُو
 اَدِیْسِ نے ہِیہ جَوَابِ دِیا ہِیہ پُوچھا تُو حَضْرَتِ عُمَرُ سے مَرَادِہ شَخْصِ بُولَا مَآنِ مَآ اَدِیْسِ نے اَوِسِ کَے لِیے دَعَا
 کِی اَوِیْکِ لُکِ اَدِیْسِ کَا دَہ سَہ سَہجے دَہ وَاَنِ ہُو سَیْدِی جَلَا سِیْرے کَہا اَدِیْسِ کَا لَیْسِ اَیْکِ پَا دَہ تہا
 جَبِ کُوئی اَدِیْسِ اَنْکُو دِکھتا تُو کُتَا اَدِیْسِ کَے پَاسِ یَہ جَا دَا کَہا مَآنِ سے آیا **بَابِ وَصِیَّةِ**

پڑے بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکر سیدی اویں کی کنیت ہی اسلام علیک اباجنبیب

اسلام علیک اباجنبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو
مکرم منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو مکرم منع کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے
سے) **ف** اور جب گڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اسکا نتیجہ ہوا کہ بارہ گئے سراج النور
میں ہر کہ احدیث سے سماع مولیٰ اور ان کا مشور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا **ف** قسم
خدا کی میں جہانناک بتا ہوں تم روزہ رکھو والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناستے کو جوڑنے
والے تمہیں قسم خدا کی وہ گروہ جسکو برہم ہو عدہ گروہ ہے یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی بُرا
گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے کہ وہ بر گروہ ہے **ف** نووی نے کہا عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ
بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں عبد اللہ بن عمر کی بھی تائید
نکلی اور غرض عبد اللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبد اللہ بن زبیر کی شہرہ کی ہیں وہ غلط ہیں
اور لوگوں پر اذی کی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر ظالم تھے اور حجاج
اور اس کے رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تائید جو کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن
زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاحزاب میں انکو سخی کہا ہے **ف** یہ خبر عبد اللہ بن عمر کی حجاج
کو پہنچی اوس نے اذکھو سولی پر سے اتر دیا اور یود کے مقبرہ میں پہنکوا دیا اور مردود دینہ بچھا کر اس
کے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گڑے پر اوس کے اعمال اچھے ہونا ضرور ہے) پھر حجاج نے اہل کی زبان اسکا
سنت ابی بکر کو بلا بھیجا انہوں نے حجاج کے پاس آئے سو انکار کیا حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی
ہو تو اور نہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہارا چوڑا پکڑ کر لاوے (خدا بھیجے اس میں مردود ہو جس نے
ابو بکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے اپنی بے ادبی کی) انہوں نے جب یہی لے سو انکار
کیا اور کہا قسم خدا کی میں تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس نہ آؤں گے بھیجے جو میرے بال کہیں چتا
مجھ کو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیان لاؤ اور جوتیان پہنکا کر تا ہوا چلا یہاں تک کہ اسکا کے پاس پہنچا
اور کہنے لگا تم نے دیکھا قسم خدا کی میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (حجاج نے) اپنی عقاد کے موافق
عبد اللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تھا اسکا نے کہا میں نے دیکھا تو نے عبد اللہ بن زبیر کی
دنیا بگاڑی اور اس نے تیری اثر بگاڑی میں نے سنا ہے تو عبد اللہ بن زبیر کو کہتا تھا ورنہ خدا کی

کا بیٹا بیشک قسم خدا کی مین و مکر بند والی ہوں ایک کے بند میں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کا کہنا
 اوٹھاتی تھی کہ جاننا و سکونہ کہا لیں اور ایک کے بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہو اس کے اپنے کمر بند کو پہنا
 کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے ایک کو تو کمر بند مٹی تھیں اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تھی اس کے کہ جو کچھ حاج مرد و عیب سمجھتا تھا اور عبد اللہ بن الزبیر
 کو ذلیل کرنے کے لیے اون کو دو کمر بند الیکا بیٹا کہتا تھا تو خبردار رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم
 سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک چوٹا پیداموگا اور ایک ٹکڑے کو تو چوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہا کو مین
 نہیں سمجھتی وہ اس کے کسی کو بے شک حاج کٹر اموا اور اس کا کچھ جواب نہ دیا **باب فضل فارس**
 فارس والوں کی فضیلت **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ
 الذُّرِّيَّاتُ كَالْذَّهَبِ يَجْعَلُ ثَمَنُ فَارِسٍ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ حَتَّى يَتَنَاقَلَهُ الرَّحْمَةُ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین فریاد پر ہوتا تو فریاد پرین کو کہتے ہیں یعنی
 وہ چوٹے چوٹے تار کو چوٹے کی طرح معلوم ہوتے ہیں وہ زمین کے نہایت دور ہیں اون کے بعد کا اندازہ
 براہین منہ سی سو ہی نہیں ہو سکتا تو یہی فارس کا ایک آدمی اس سے جاتا یا سے لیتا **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ تَرَكْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ
 الْجُثَّةِ فَلَمَّا قَرَأَ الْاٰخِرِيْنَ مِنْهَا يَتَقَوَّاهُمْ قَالَ هُنَّ لَوْنٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَذَلِكَ يَرِاجِعُهُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَدَّةً اَوْ مَدَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا سَلَامٌ الْمَارِي
 قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلَامَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِنْسَانُ عِنْدَ
 الذُّرِّيَّاتِ لَنَاقَلَهُ رَجُلًا مِّنْ هَهُنَا اِلَى هَهُنَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 بیٹھے تھے میں نے سورہ جمہ اور تری جب آپ نے آیت شری و آخرین نہیں لکھا تھا تو ہم نے پال ہو وہ خدا
 جس نے پیغمبر سے عرب کی طرف اور اور دن کی طرف جو ابی حریث نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ
 کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ آپ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یا دو بار یا تین
 بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سامان فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ اون پر رکھا اور فرمایا
 اگر ایمان فریاد پر ہوتا تو یہی اون کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے **فصل** سراجہ الوماج
 میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کو فی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

بیماری دکھ میں خیر کیا حادثہ محاسبی کہا اجماع کیا ہے علمائے کرام مقدم ہو باب پر نیک سلوک کرنے میں
 اور عین سونے دونوں کو برابر کہا ہے اور صحابہ ان کی تقدیم ہے **ف** انہوں نے کہا سلوک کر نہیں
 مانتے داروں کی ترتیب یہ ہو پہلے مان پہر باب پہر اولاد پہر اولاد وادی نانی پہر بیانی بہن پہر اور
 محرم جیسے چچا بہر ہی ماسون خالہ اور نزدیک مقدم ہو بعد پر حقیقی مقدم ہے علمائی اور انصافی پر
 پہر وہ مانتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماسون کی اولاد خالہ کی اولاد پہر نکاحی رشتہ والے
 پہر غلام پہر عبا کر اتھے **س** اَبُو ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ لَعَلَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَحَقِّ النَّاسِ
 بِحُسْنِ الْعُحْبَةِ قَالَ اَنْتُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ يَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ
 رسول اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ زیادہ حق دار ہو نیک سلوک کرنے کا آپ نے فرمایا مان پہر
 مان پہر باب پہر عورتیں پہر قریب ہو سکتے **ح** اَبُو ہُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ كَرِّمْتُكَ بِمَنْ تَحِبُّ اَوْ اَدْفَعُكَ لِمَنْ تَحِبُّ وَابَيْتُكَ لَتَبَيِّتَاتٍ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوْدَرُ اَتَانَا
 زیادہ عورتوں کو بولا اچھا آپ کے باب کی قسم آپ کو خبر ہو چکے گی انہوں نے کہا باب کی قسم میں نے تم کو
 منصرف نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عداوت کا زبان پر جاری ہو **س** اَبُو ہُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
 اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ اَدْفَعُكَ لِمَنْ تَحِبُّ وَابَيْتُكَ لَتَبَيِّتَاتٍ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوْدَرُ اَتَانَا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس اجازت چاہی آپ نے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا پھر وہ مان باب
 زندہ ہیں وہ بولا مان آپ نے فرمایا تو اونہی میں جہاد کر **ف** یعنی انہی کی خدمت کر انہوں نے
 کہا احمدیہ ہر الدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہو علمائے
 کہا یہ احوال میں ہر حبیب الدین سلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے اوں ہو اجازت لیتا ضرور
 نہیں ہے اس طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں اس وقت بھی اجازت ضرور نہیں ہے **س** اَبُو ہُرَیْرَةَ
 قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَرِّمْتُكَ بِمَنْ تَحِبُّ اَوْ اَدْفَعُكَ لِمَنْ تَحِبُّ
 اَبُو ہُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَرِّمْتُكَ بِمَنْ تَحِبُّ اَوْ اَدْفَعُكَ لِمَنْ تَحِبُّ

ترجمہ ہی جو اردو پر کراہے۔ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ قَالَ الْعَاصِمُ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَى الْحَجَّةِ وَالْجِهَادِ أَتَجْعَلُ الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَقُلْ مِنْ ذَا الدِّينِ أَحَدٌ كَسَى قَالَ كَسَمْتُ بِكَ لَا هُمْ أَكَلًا فَتَبَتَنِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ كَسَمْتُ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى ذَا الدِّينِ فَآخِزْنِي مُخْتَبِصًا ترجمہ عبد البر بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر عبد البر اسکا ثواب چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہو وہ بولا دونوں زندہ ہیں آپ نے فرمایا تو اس سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی ماں باپ کو پاس اور نیک سلوک کر اور نہ کہ باپ

تَقْدِيرِ نَبِيِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَوةِ لَقُلْ نَارُ بَرِّ الدِّينِ كِي اطاعت مقدم ہے عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جَبْرِئِيلُ يُعَلِّدُ فَوْصَ مَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةً إِنْ هَذِهِ لَصِفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّهُ حَيْدٌ دَعَا عَنْ كَيْفَ جَعَلَتْ لَهَا خَوْفَ حَاجِبِهَا ثُمَّ دَنَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُو فَقَالَتْ يَا جَبْرِئِيلُ إِنَّا أُمَّكَ كُنْتُمْ فَمَا دَنَعْتُه يَصْلِي فَقَالَ اللَّهُمُّ أَهْمُ وَصَلَاتِي قَالَ فَاخْتَارَ صَلَاتِي فَجَعَلَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جَبْرِئِيلُ إِنَّا أُمَّكَ كُنْتُمْ قَالَ اللَّهُمُّ أَهْمُ وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتِي فَقَالَتْ اللَّهُمُّ إِنْ هَذَا جَبْرِئِيلُ فَهُوَ أَبِي وَإِنَّكَ لَمُنْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمُّ فَلَا تُؤْمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْوُصَيَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَيْتُ عَلَيْهِ أَنْ يُفَنِّسَ لَفَنَنْتَ قَالَ دَكَانَ دَعَى صَافٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِمْ قَالَ فَخَرَجَتْ أُمُّهُ مِنَ الْقَدْرَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا السَّرَّعُ فَجَعَلَتْ فَوَلَدَتْ سَعْدًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ نَحْيَا كَوْنُ نُسْرِهِمْ مَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ نَصَادُ قُوهِ مَبْصِلِي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَآخَذَ وَابِئَهُمْ مِنْ دَيْرَةٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذَا قَالَ فَتَسَبَّحْتُمْ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ فَقَالَ ابْنِي رَأَى الصَّغِيرَ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا أَنْتَبَيَ مَا هَذَا مَكَانَ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِطْرَةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَعْيَدْتُكُمْ وَأَنَا كَمَا كَانَ كُنْزُ عَلَاهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جبیر بن عبد اللہ غابریہ بنی اسرائیل میں عبادت کرتا تھا عبادت خانہ میں اتنے میں اسکی ماں ابی حمیدہ نے کہا ابو رافعہ نے بیان کیا ابو ہریرہ نے جو بیان کیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اسکی ماں نے

اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اٹھایا جیسے کھجور کے پتے کو تو بولی اسے جیسے میں تیری مان ہوں مجھے بات کر
 جیسے اس وقت نماز میں تھا وہ بولا اپنے دل میں (یا اے تیری مان پکارتی ہو اور میں نماز میں ہوں پہرہ
 اپنی نماز میں نا اوسکی مان لوٹ گئی دوسرے دن پہرائی اور بولی اے جیسے میں تیری مان ہوں مجھے
 بات کر وہ کہنے لگا اے رب میری مان پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز پڑھی گئے وہ بولی
 یا اے یہ جیسے ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اُس سے بات کی لیکن اُس نے بات کرنے سے انکار کیا یا اے
 ماریو اسکو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لیوے آپ فرمایا کہ اگر وہ دعا کرے جیسے کسی فتنہ میں پڑے
 البتہ پڑ جاتا رہا اُس نے صرف اسقدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے ایک چرواہا تھا بیٹھ دن کا جو
 جیسے کے عبادت خانہ پاس ٹھہر کر تھا تو گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اسکو
 بیٹھ رہ گیا ایک لڑکا جتنی لوگوں نے اوس پر چڑھا یہ لڑکا کہان سے لائی وہ بولی اس عبادت خانہ میں جو
 رہتا ہے اسکا لڑکا ہے (بستی کے لوگ) اپنی کدالین اور بھاڑ میں لیکر آئے اور جیسے کو آواز دی وہ
 نماز میں تھا اوس نے بات نہ کی لوگ اسکا عبادت خانہ گرانے لگے جب اُس نے یہ دیکھا تو اڑا لوگوں نے اُس
 سے کہا اُس عورت پر چڑھ کیا کہتی ہے جیسے کہنا اور اُس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پیرا اور پوچھا تیرا باپ
 کون ہے وہ بولا میرا باپ بیٹھ دن کا چرواہا ہے جب لوگوں نے بچے کو یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ
 پہنچے تیرا گرایا ہے وہ سو جاندی سے بنا تو میں جیسے نے کہا نہیں مٹی ہی جو درست کر دو جیسا پہلو تھا پہرہ
 چڑھ گیا اوس کے اوپر **عَلَى** اِنِّ هَذِهِ عَزِ الشَّيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي الْوُجُوهِ
 اَلَا كُنْتُ عَلَيْهِ مِنْ مَرْئِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَلَّى جَرِيحٌ وَكَانَ جَرِيحٌ رَجُلًا عَابِدًا اَفَاثَلَتْهُ صَوْمَعَةٌ
 فَكَانَ فِيهَا نَائِتُهُ اِنَّهُ رَهْوُ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جَرِيحُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمَّيْ وَصَلَوْتِي قَا قَبْلَ عَلَى
 صَلَوَتِهِ فَاَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الصُّبْحِ اَتَتْهُ مِنْ الصُّبْحِ فَقَالَتْ يَا جَرِيحُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمَّيْ
 وَصَلَوْتِي قَا قَبْلَ عَلَى صَلَوَتِهِ فَاَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الصُّبْحِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جَرِيحُ فَقَالَ يَا
 رَبِّ اُمَّيْ وَصَلَوْتِي قَا قَبْلَ عَلَى صَلَوَتِهِ فَقَالَتْ اَللَّهُمَّ لَا تُؤْتِهَا حَتَّى يَنْظُرَ اِلَى وَجُوهِ الْمُؤْمِنَاتِ
 فَنَنْتَ اَكْرَمُ نَبَا اِسْرَائِيلَ جَرِيحًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَغِيَّةً يَمْثِلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ
 لَا تَنْتَبِهَنَّ لَكُمْ قَالَتْ فَتَعَرَّجْتَ لَهْ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَانْتَبَهَتْ رَاْعِيًا كَانَ يَارِي اِلَى صَوْمَعَةٍ
 فَاَمْلَكَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهِمَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وُلِدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جَرِيحٍ فَاَنُوهُ فَانْتَبَهَتْ

جیج نے اس طرف خیال ہی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جیج کے عبادت خانہ پاس ٹہر کر تاتھا اور اجازت دی اُسکو اپنے سر صحبت کرنے کی اور اس نے صحبت کی وہ بیٹ سو ہوئی جب بچہ جینی تو بولی کہ یہ بچہ جیج کا ہے لوگ بیٹ نکر جیج کے پاس آئے اور اُس سے کہا اور تراور تم کا عبادت خانہ گرا دیا اور تم کو مارنے لگوہو اور کیا ہوا تمکو انہوں نے کہا تو زنا کی اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ ہی جینی تجھ سے جیج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے لوگ اُسکو لائے جیج نے کہا ذرا مجھ کو چوڑو میں نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھ ہی اور آیا اور بچے کے پاس اور اوس کے پیٹ کو ایک ٹونسا دیا اور بولا اب بچہ تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلا نا چرواہا یہ نکر لوگ دوڑے جیج کی طرف اور اُسکو چومنے اور چاٹنے لگو اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنائے دیو میں وہ بولا نہیں مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سدا زنگلا عمدہ جانور پرستہری پوشاک والا اوسکی ماں نے کہا یا اے میری بیٹے کو ایسا کرنا بچہ یہ نکر چاتی چوڑوی اور اوس سدا کی طرف دیکھا اور کہا یا اے مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چاتی میں جھکا اور دودھ پینو لگا ابو ہر بچہ کہا گو یا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھیں اس طرح کہ کلمہ کی انگلی اپنے ہونہ میں ڈالکر چوستے تھے حضرت نے فرمایا یہ لوگ ایک لوٹھی کو لیکر نکلو جسکو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کرالی اور چوری کی وہ کہتے تھے اے مجھ کو کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے بچہ کی ماں یہ دیکھ کر بولی یا اے میرے بچہ کو اس لوٹھی کی طرح نہ کیجو یہ نکر بچے نے دودھ پینا چوڑوی اور اُس لوٹھی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا یا اے مجھ کو اس لوٹھی کی طرح کیجو اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی ماں نے کہا اوسے سنو جب ایک شخص اچھی صورت کا نکلا اور میں نے کہا یا اے میری بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا اے مجھ کو ایسا نہ کرنا اور یہ لوٹھی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کی چوری کی تو میں نے کہا یا اے میرے بچہ کو اسکی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اے مجھ کو اسکی طرح نہ کرنا یہ کیا بات ہے (بچہ بولا وہ سدا را ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یا اے مجھ کو اُس کی طرح نہ کرنا اور اُس لوٹھی پر لوگ تہمت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کی چوری کی حالانکہ نہ اوس نے زنا کی ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا اے مجھ کو اوسکی مثل کرنا **ف** زوی نے کہا جو بچہ کی حدیث ہو کسی غلام کی لکے ایک تو والدین کے ساتھ لپکی کرنے کی فضیلت دوسرے ماں کے حق کی تاکید تیسرے یہ کہ ماں جب بلا دے تو جواب دینا چاہیے چوتھے یہ کہ جب دوا مرجم ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے پانچویں یہ کہ مصیبت کو وقت اے تعالیٰ اپنی دوستوں کے

وَعَمَّا نَشْكُرُ بِعَدَا سَةِ نَبِيِّنَا هُوَ يَوْمًا عَلَا ذِيكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ اَبْنُ مُلَاكٍ
ابْنُ مُلَاكٍ قَالَ بَلَى فَاَنْطَلَقَ الْحِمَارُ وَقَالَ اَدُكِبْ هَذَا الْعِمَامَةُ قَالَ اَشْدُّ بَعَادُ سَك
فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هَذَا الْاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرُدُّهُ عَلَيْهِ
وَعِمَامَةُ كُنْتَ تَشْكُرُ بِعَدَا سَك فَقَالَ اِنْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ
مِنْ اَسِيرَةِ الْيَزِيدِيَّةِ الرَّحْلِ اَهْلَ رَدِّ اَيُّهُ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ فِيهِ وَاِنْ اَيُّهُ كَانَ صِدْقًا لَيْسَ
مِنْهُمْ فَحَسْبُكَ عَمَّا بَنِي عَمْرٍو حَسْبُكَ كَوْنُكَ تَوَكُّبُكَ لِمَنْ رَكِبَتْهُ اَبْنُ سَاحِرٍ كَيْفَ يَكُونُ
اَوْثَقُ سَوَارِي سَوِيكَ طَبَّحْتَ اَوْرَاكِي عَمَامَةً رَكِبَتْهُ جَوْبُ مَرْيَمَ بَانَدُتَهُ اَيْكُنْ وَهْ اُسْ كَدِي سَرْجَارِ هِيَ
اَتَيْتُ مَيْنَ اَيْكُ كُنُوْرُ نَكْلَا عَمْرٍو اَسْهَ كَمَا تَوَلَّى اَنْ كَابِيْشَ اَيْ فُلَانُ كَابُوْرَاوَهُ بُولَا اَنْ عَمْرٍو اَسْهَ اَوْ سَكُو
كَدُوْرَاوَهُ اَوْرَاكِي اَسْهَ اَسْهَ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
اَبْنِي اَفْرِيْجِيْ كَا كَدُوْرَاوَهُ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
رَسُولِ اَسْهَ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
سَ بَابُكَ مَرْجَانِيْ كَرَبْدُ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
بَهْلَامِيْ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَلْبُرْدَا لَشَحْرِ فَقَالَ اَلْبُرْدَا لَشَحْرِ اَلْبُرْدَا لَشَحْرِ اَلْبُرْدَا لَشَحْرِ اَلْبُرْدَا لَشَحْرِ
يُطْلَعُ عَلَيْهِ النَّاسُ فَحَسْبُكَ نَوَاسُ بْنُ سَعْمَانَ وَرُوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اَسْهَ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
بُحْبَا بَهْلَامِيْ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
كِي وَلَدَارِيْ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
حَوْرِيْ دَلِّ مَيْنَ جَبِيْ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
سَ كَهْ نَامُ كَنَاهُ اَمِيْنُ اَكْبَرُ نَوَاسُ بْنُ سَعْمَانَ قَالَ اَمْتُ مَعَ رَسُولِ اَسْهَ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً ثَمَّ اَمْتَعَنِي مِنَ الْعُجْبَةِ اِلَّا اَلْسَنَتُهُ كَانَ اَحَدُكَ اِذَا هَاجَسَ الْمَدِيْنَةَ
رَسُولِ اَسْهَ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
اَسْهَ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي
يُطْلَعُ عَلَيْهِ النَّاسُ فَحَسْبُكَ نَوَاسُ بْنُ سَعْمَانَ وَرُوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اَسْهَ اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي اَوْرَاكِي

زمانہ زمین ایک سال تک راسطرح جیسو کوئی آپ کی ملاقات کر لیتے دوسرے ملک آتا اور اپنی ملک میں پہنچا
 ارادہ کر لیتا اور میں نے ہجرت نہ کی رہنے اپنی ملک میں جائیگا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر سو جس کو کہ جب کوئی
 ہم میں ہجرت کر لیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ پہنچتا (برخلاف مسافروں کے ان کو چہنبر کی
 اجازت تھی) میں نے پہنچا آپ پہلانی اور ربالی کو آپ نے فرمایا پہلانی اور ربالی حسن خلق ہے اور گناہ نہ
 جدول میں کہنگو اور لوگوں کو اس کی خبر مہربان لگے سچے کو **کاب** صلی اللہ علیہ وسلم
 قطعہ عقیقہ ناما تو نہ ماحرام ہے **حق** ابن مسعود کہ کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى اِنْ دَخَلَ مِنْكُمْ فَاَمَّا لِلرَّحِمَةِ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ مِنْ الْفُطَيْمِ
 قَالَ نَعَمْ اَمَّا رَحْمَتِي اَنْ اَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ وَاقْطَعُ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاِنَّ لَكَ
 لَشَيْءًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُوا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُوْنْتُمْ اَنْتَ
 تَقْسِدُوا فِي الْاَرْضِ مِنْ رَفِطَتِ اَرْحَامِكُمْ اُولَئِكَ الَّذِيْنَ اَخْصَصَهُ اللهُ فَاصْبِرُوا وَاصْبِرُوا اَبْعَادُكُمْ
 اَقْلَامُ يَدِ بَرُونَ الْقُرْآنِ اَمْ عَلَى قُلُوبٍ اَنْفَالُكُمْ رَحْمَةُ ابُو بَرٍّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے فرمایا اللہ خدا تعالیٰ نے خلق کو بنایا ہر جب اس کے بننے سے فرغت بائی تو ناما اکثر امہ اور بولا یہ مقام
 ہے یعنی زبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طیف سے بولا اور یہ تاویل ہو اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود
 ناما بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ملتے کی زبان سے اس عالم میں اجنا تا توڑنے سے پناہ چاہی اس
 تعالیٰ نے فرمایا مان تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملاوے اور اس سے کاؤن
 جو تجھ کو کاٹے ناما بولا میں اس ہی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا ہر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدا تعالیٰ سنا نقون سے فرماتا ہے اگر
 تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین میں نہا پیداؤ اور ناتون کو توڑو یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی
 او کو نہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا غور نہیں کرتے قرآن میں
 کیا اور کج دلوں پر قفل پڑے ہیں اخیر تک **حق** عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّكَةُ يَا لَشَيْءٍ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ
 ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناما عرش ہو لگا
 ہوا ہے کہتا ہے جو مجھ کو ملا دیا اس کو اپنے سے ملا دیا اور جو مجھ کو کاٹے اس کو اپنے سے کاٹے گا

عن جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ أَبُو
 إِسْحَقَ قَالَ سَفِيَانُ كَيْفَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ حَسْبُهَا رُحْمٌ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ
 جَنَّةً جَاوِيكَ حَبْتِ مِثْلٍ وَهُوَ جَزَاءُ كَوْنِكَ فِي عَيْنِ جَوَانَا تَوْرًا حَالًا تَجْهِيكَ وَهُوَ كَوْنُكَ فَرَسَ مَدِينَةٍ
 جَنَّتِ مِنْهُ سَهْ كَا وَجَوَّ حَالًا نَهْجِيكَ وَهُوَ بَعْلِي بَارِ مِثْلٍ جَوَّ وَجَوَّ بَلْكَ رَوَّ جَوَّ وَجَوَّ تَوْرِي مَدِينَةٍ تَوْرِي
 كَعْدَابِ مِثْلٍ (نَوْدَى) **عن** جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ
 الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ
 كَعْمَرٍو بَعْلِي مِثْلٍ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 مِثْلٍ بَرَكْتِ بَعْلِي أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ
 هُوَ يَابِئُ رَاوِي كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو
 النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 لَهُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 وَلَيْسَ يَدْخُلُونَ إِلَيْكَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَنَحْنُ نَحْمِلُكُمْ عَلَى فُقَالٍ لَنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتُ فَكَا نَحْنُ نَحْمِلُكُمْ
 الْمَلِكُ وَكَذَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظُهُورٌ عَلَيْكُمْ مَا دُمْتُ عَلَى ذَلِكَ تَرَحُّمِهِ الْبُورِي رُوِيَ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ
 مِثْلٍ بَرَكْتِ بَعْلِي أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ أَوْسَلِي عَمْرٍو أَرْزُقُوا نَافِعًا لَكُمْ
 هُوَ يَابِئُ رَاوِي كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو كَعْمَرٍو
 النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 لَهُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُلٌ مَرَحِمَةٌ وَهِيَ جَوَّ وَجَوَّ
 وَلَيْسَ يَدْخُلُونَ إِلَيْكَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَنَحْنُ نَحْمِلُكُمْ عَلَى فُقَالٍ لَنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتُ فَكَا نَحْنُ نَحْمِلُكُمْ
 الْمَلِكُ وَكَذَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظُهُورٌ عَلَيْكُمْ مَا دُمْتُ عَلَى ذَلِكَ تَرَحُّمِهِ الْبُورِي رُوِيَ عَنْ

سے تعبیر کیا احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طبیعت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحمہ کرینا اے کی نذر میں ہرگز نہیں
باب تحريم التماسد والتباغض والتدابر حسد والبغض اور دشمنی کا حرام ہونا حسن
 الثربین مالک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تكادوا
 ولا تكونوا عباد الله اخوانا ولا يحل لمسلم ان يفتخراخاه فوق ثلاث ترجمہ انس بن مالک
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت باغض نہ کرو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے
 سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندوں کے بہاؤ کی طرح اور نہیں حلال ہر مسلمان
 کو چوڑی دیکھ اپنے بہائی کی ہلانات تین دن سے زیادہ **ف** حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کا زوال
 جانے کو یہ سخت حرام ہے اور طبیعت بلا ہے حاسد کہی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اسکو کہا جیتی
 ہے **حسن** الثربین الثربی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقبل حدیث مالک **حسن** الثربی ہذا
 الإسناد و زاد ابن عیینة ولا تقاطعوا ترجمہ وہی جو گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ است
 کا ٹوٹنا کہ زیادہ سنی اور محبت کو **حسن** الثربی ہذا الإسناد و زاد ابن عیینة ولا تقاطعوا
 سفیان عن الثربی یذکر ان یصل الکریم جمیعاً و اما حدیث عبد الرزاق ولا تحاسدوا
 ولا تقاطعوا ولا تدابروا **حسن** الحسن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحاسدوا و
 لا تباغضوا ولا تقاطعوا وكونوا عباد الله اخوانا ترجمہ وہی جو گذرا **حسن** شعبہ
 یحذروا الإسناد مثله و زاد کما امرکم الله ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بہاؤ میں
 کی طرح جیسے تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا قرآن میں **باب** تحريم العجوة فوق ثلاث
 آیات بلا حد بشرعی بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو خفا رہنا حرام ہے **حسن**
 ابی ایوب الانصاری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لمسلم ان يفتخراخاه
 احاه فوق ثلاث لیال یلتفتیان یفتخر من هذا ویفخر من هذا وخیبهما الذی یبکد
 یا التلکام ترجمہ ابواب انصاری سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان
 کو درست نہیں اپنے بہائی مسلمان کا چوڑی دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح کہ دونوں میں یہ امر
 سونہ پیر کہ وہ اوپر سونہ پیر کے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے **ف** حدیث سے
 معلوم ہوا کہ تین رات تک چوڑی دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے لیکن

دن تک چوڑ دینا ممان ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا نہیں ان تک ہی چوڑنا درست
 نہیں اور جب سلام علیک پہنچے تو چوڑنا جائز رہا بشرطیکہ اسکو ایذا نہ دے سید طرح اگر اسکو خط لکھی یا پیام
 بھیجے تب ہی چوڑنے کا گناہ جائز رہیگا (نودی مختصر) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ يَرْسُدُ مَالِكٍ وَمِثْلُ ذَلِكَ
 لَا تَوَلَّاهُ يُعْرِضُ هَذَا وَتُعْرِضُ هَذَا فَإِنَّهُ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هَذَا
 وَيَصُدُّ هَذَا **ترجمہ** وہی جو گذر **عَنْ** عبد اللہ بن عمر **عَنْ** رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَأْكُلُ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُعْجِزَ أَخَاهُ تَوَلَّى ثَلَاثَةً وَأَيُّكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہر مومن کو چوڑ دینا اپنے بہائی کو تین دن سے زیادہ **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُهَيِّجُوا بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کے بعد چوڑنا نہیں **كَافٍ**
تَحْرِيرُ الظَّنِّ وَالْجَسَسِ وَالْتِمَاسُ وَالْتِمَاسُ وَتَحْوِصًا بَعْضًا مِمَّا كَانُوا يَفْعَلُونَ
 اور لا ڑیا بن حرام ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ
 وَالظَّنُّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا
 وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور ست کان لگاؤ کسی کی باتوں پر
 اور ست ٹوہ لگاؤ اور ست رشک کرو دنیا میں لیکن دین میں درست ہے اور ست حسد کرو اور ست بغض
 رکھو اور ست دشمنی کرو اور سہو جاؤ اسے بند رہائی بہائی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْفُرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا
 عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چوڑو ایک
 دوسرے کو اور ست دشمنی کرو اور ست کان لگاؤ کسی کا رائے سننے کو اور ست بیچو ایک دوسرے کی بیج پر اور
 سہو جاؤ اسے بند رہائی بہائی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَكَنَ لَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو اور ست بغض کرو اور ست ٹوہ لگاؤ اور
 ست کان لگاؤ کسی کا بھید سنو اور ست لا ڑیا بن کر دو اور سہو جاؤ اسے بند رہائی بہائی **عَنْ**

وَأَمَّا أَيْدِيكُمْ فَالْكُلُوبُ كَذِبًا وَأَعْمَالُكُمْ ثُمَّ جَاءَهُ أَبُو سَرِيحٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَمَاهَا إِلَى تَعَالَى تَهَارَى صَوْرَتُونَ وَدَهَارَى مَوَلُونَ كَوْنِهِمْ بِحُجَّتِهِ كَالْيَمِينِ تَهَارَى دَلُونَ أَوْ رَعَالِ كَوْنِهِمْ
بَابُ التَّحْنُوتِ كَيْفَ رَكِبَتْهُ كَيْفَ مَانَتْ عَنْهُ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُفُّوا أَعْيُنَكُمْ عَلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْأَشْتَيْنِ يَوْمَ الْخَوَافِ فَيُخَفَّرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ
بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ فُجْحًا فَيُقَالُ لَهَا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظُرُوا هَذَيْنِ
حَتَّى يَصْطَلِحَا ثُمَّ جَاءَهُ أَبُو سَرِيحٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا جَانِبًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
جَمْعَاتُ كَيْفَ دَنَ بِهَرِّهِ رَأَيْتُكَ كَيْفَ مَغْفَرَتِ هَوَتْ سَجْدًا تَعَالَى كَيْفَ سَاهَتْ مَنَافِعُ نَهْنِ كَيْفَ مَكْرَهُ تَخْضَعُ
كَيْفَ رَهْنًا سَاطِئًا بِهَرِّهِ سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا
أَنْدَ وَنَزَلَهُ وَبِهِ رَجُلٌ بِهَرِّهِ رَجُلٌ بِهَرِّهِ رَجُلٌ بِهَرِّهِ رَجُلٌ بِهَرِّهِ رَجُلٌ بِهَرِّهِ رَجُلٌ بِهَرِّهِ رَجُلٌ بِهَرِّهِ
غَيْرَاتٍ فِي حَدِيثِ الدَّرِّ أَوْ رَدِّي إِلَّا التَّحْنُوتِ جَدِّهِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ هَذَا
الْمُجْتَمِعُ **ثُمَّ جَاءَهُ** أَبُو سَرِيحٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا جَانِبًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
تَرْكُ مَلَامَاتِ كَيْفَ هُوَ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَرَّضُوا لِعَمَلِكُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِينَ
أَشْتَيْنِ فَيُخَفَّرُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ لِكُلِّ أَمْرِ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَمْرًا أَكَانَتْ بَيْنَهُ وَ
بَيْنَ أَخِيهِ فُجْحًا فَيُقَالُ لَهَا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا **ثُمَّ جَاءَهُ**
وَسَيَّ جَوْنَهُ سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَرَّضُوا لِعَمَلِكُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِينَ
فِي جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْأَشْتَيْنِ يَوْمَ الْخَوَافِ فَيُخَفَّرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا
وَبَيْنَ أَخِيهِ فُجْحًا فَيُقَالُ لَهَا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا **ثُمَّ جَاءَهُ** أَبُو سَرِيحٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَفْسًا جَانِبًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ جَمْعَاتُ كَيْفَ دَنَ بِهَرِّهِ رَأَيْتُكَ كَيْفَ مَغْفَرَتِ هَوَتْ سَجْدًا تَعَالَى كَيْفَ سَاهَتْ مَنَافِعُ نَهْنِ كَيْفَ مَكْرَهُ تَخْضَعُ
كَيْفَ رَهْنًا سَاطِئًا بِهَرِّهِ سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا سَاطِئًا
يَا تُبَارِكُ الرَّحْمَنُ وَرَبُّ الْعَالَمِينَ **بَابُ** فَضْلِ الْحَبِيبِ فِي اللَّهِ تَعَالَى السَّعْيُ
تَعَالَى كَيْفَ وَطَرِ مَحَبَّتِ كَيْفَ فَضْلُ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْغَائِبُونَ بِجَلَالِي الْيَوْمِ أَطْلَعْتُمْ فِي خَلْقِي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا

خلیلہ ترجمہ البہرہ سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کو دن فرماتا ویگا
 کہان میں وہ لوگ جو میری زیرگی اور اطاعت کر لیے ایک دوسرے محبت کرتے تھے آج کے دن میں ادین
 کو اپنے سامنے میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سامنے کے یعنی میری
 بناء کر یا میری نعمت کر یا میرے عرش کے سنا کے اس جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہر جو اس کی تعمیل حکم اور
 اس کی رضا مندی کے لیے ہو وی جیسے محبت کہنا و میدارون ہر عاملون ہر پیغمبر کا دن ہر محبت
 ابی ہر کبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلاً ذار اخا له في قريته انكر فارصد
 الله له على صد رجه مسكاً فكمنا اني عليه قال ابن عرید قال اريد اخاك في هذه القرية
 قال هل لك عليه من نعمة تربها قال لا غير ابي احبته في الله قال فاني رسول الله لك
 بكان الله قد احبك كما احبته فيه ترجمہ البہرہ سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے بہائی کی ملاقات کو ایک دوسرے کو گاہے کھٹکے گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی
 راہ میں ایک فرشتے کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا کہان جاتا ہے وہ بولا اس
 کا دن میں میرا ایک بہائی ہر اس کے دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اس کا تیرا اوپر کوئی احسان ہے
 جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کسی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اس کے
 لیے میں اس کو چاہتا ہوں فرشتے بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا بھی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی
 راہ میں اپنے بہائی کو چاہتا ہے **باب فضل عیادۃ المریض بیمار پر کسی کرنے کا ثواب**
عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عأيد المریض في حرفة الجنة
 حتى يرجع ترجمہ ثوبان سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا پوچھنے والا اس کے رکنا
 پر جا کر محبت کرنا بہت عین حرجب تکہ لے **عن** ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضاً لم يزل في حرفة الجنة حتى يرجع
 ترجمہ وہی جو کبذرا **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا عاد
 اخاه المسلم لم يزل في حرفة الجنة حتى يرجع ترجمہ وہی جو کبذرا **عن** ثوبان مولى
 رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من عاد مريضاً
 لم يزل في حرفة الجنة قيل يا رسول الله وما حرفة الجنة قال جباها ترجمہ وہی ضرر

عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَرْثَدٍ الْكَلْبِيِّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْهُ **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَدْتُ فَكَمْ تَعْلَمُ فِي قَالَ
 يَا رَبِّ كَيْفَ اعْوَدْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَاعِلَتْ أَنْ عِبْدِي فَلَا تَأْمُرُصَ فَكَمْ تَعْلَمُ
 أَمَاعِلَتْ أَنْتَ كَوَعْدْتَهُ لَوْجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتُكَ فَكَمْ تُطْعِمُنِي قَالَ يَا رَبِّ
 اطْعِمْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَاعِلَتْ أَنْتَ اسْتَطَعْتُكَ عِبْدِي فَلَا تُكْفِيكَ إِلَّا
 عَلَيْكَ أَنْتَ كَوَأْمَعْتَهُ لَوْجَدْتَهُ فَلَمَّا عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَغْفِرُكَ فَكَمْ تَسْقِي قَالَ يَا رَبِّ
 كَيْفَ اسْقَيْتُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَغْفَرَكَ عِبْدِي فَلَا تُكْفِيكَ إِلَّا أَنْتَ كَوَأَسْقَيْتُكَ
 وَجَدْتَهُ ذَلِكَ عِنْدَكَ **ترجمہ** ابوہریرہ و روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرما دیگا
 قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر
 لیتا تو تو مالک ہر ساک جہان کا پروردگار فرما دیگا جہک معلوم نہیں میرا فلان بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اسکی
 خبر نہ لی اگر تو اسکی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اوس کے نزدیک آ آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کہا نا مانگا تو نے مجھ کو کہا
 نہ یا وہ کہیگا اے رب میں تجھ کو کیسے کہلاتا تو تو مالک ہر ساک جہان کا پروردگار فرما دیگا کیا تو نہیں جانتا
 میرا فلان بندہ نے تجھ سے کہا نا مانگا تو نے اسکو نہ کہلایا اگر تو اسکو کہلاتا تو اسکا قواب سیر پاس پاتا اسے
 آدم کے بیٹے میں تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ بلایا بندہ بے گامین تجھ کیونکر پلاتا تو تو مالک ہر ساک
 جہان کا پروردگار فرما دے گا میرا فلان بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسکو نہیں بلایا اگر پلاتا تو اسکا
 بدلہ سیر پاس پاتا **باب** ثواب المؤمنین فیما فیہم من مومن اکحذرن من مومن کو کوئی بیماری
 یا تکلیف پہنچے تو اسکا ثواب **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا اسْتَلَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَنِي رِوَايَةُ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا **ترجمہ** اُم المؤمنین عائشہ سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی پر مین بیماری کی سختی نہیں دیکھی **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ
 رِوَايَةُ جَدِّهِ مِثْلَ حَدِيثِهِ **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُدْعَى فَمَسَسَنِي بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَثُرَ حَلُّكَ وَحُجَّتُكَ
 شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ لِي أَوْعَلْ كَسَا يُدْعَى رَجُلًا رَحِمَهُ اللَّهُ
 قَالَ فَقُلْتُ فَلَكَ إِنَّ لَكَ أَجَلَ ثَمَرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا حَطَّ
 الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَلَكِنَّ فِي حَدِيثٍ رُوِيَ عَنْ سَنَةَ بَيْدِي تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوْدٍ وَرَوَيْتُ بِهِ مِنْ
 أَبِي بَنِی سَوْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَى بَابُ كُنْجَارٍ أَيْتَانِ مِثْلَ نَهْثَةٍ لَهَا يَدَاوِعُ عَرْضَ كَيْبَارِ رَسُولِ اللَّهِ
 أَبِي كُنْجَارٍ نَهْثَةً أَيْتَانِ فَرَمَا يَدَانِ مِثْلَ كُنْجَارٍ تَابَهُ جَنَابُ مِثْلِ سَوْدٍ كَوَاوَسَ سَیِّئَاتِهِ كَمَا أَبِي كُنْجَارٍ
 دَوَا جَبَرِ مِثْلِ فَرَمَا يَدَانِ مِثْلِ أَبِي كُنْجَارٍ فَرَمَا كُنْجَارٍ أَيْتَانِ مِثْلَ كُنْجَارٍ تَابَهُ جَنَابُ مِثْلِ سَوْدٍ كَوَاوَسَ سَیِّئَاتِهِ كَمَا أَبِي كُنْجَارٍ
 مَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْرَكَ كُنْجَارٍ مَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى جَبَرِ مِثْلِ أَبِي كُنْجَارٍ فَرَمَا كُنْجَارٍ أَيْتَانِ مِثْلَ كُنْجَارٍ تَابَهُ جَنَابُ مِثْلِ سَوْدٍ كَوَاوَسَ سَیِّئَاتِهِ كَمَا أَبِي كُنْجَارٍ
 عَنْ حَدِيثٍ رُوِيَ وَرَدَّ فِي حَدِيثٍ أَبِي مُطَوِّیَّةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَيَّ إِلَّا رَحْلٌ مُسْلِمٌ
 تَرْجَمَهُ دَوَا جَبَرِ مِثْلِ أَبِي كُنْجَارٍ فَرَمَا كُنْجَارٍ أَيْتَانِ مِثْلَ كُنْجَارٍ تَابَهُ جَنَابُ مِثْلِ سَوْدٍ كَوَاوَسَ سَیِّئَاتِهِ كَمَا أَبِي كُنْجَارٍ
 بَعَثَكُمْ فَقَالَ مَا يُضِيقُكُمْ قَالُوا أَنَا لَأَنْ حَرَّ عَلَيَّ طَبْ مُطَابِرٍ لَكَ كَادَتْ عُنُقُهُ أَفَى
 عَلَيْهِ أَنْ نَذَّهَبَ قَالَتْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
 مُسْلِمٍ كُنْجَارٍ شَوْكَةٍ فَمَا تَوْفَعَا إِلَّا كُنْجَارٍ لَكَ بَهَا دَرَجَةٌ وَكُنْجَارٍ عَنَهُ بِهَا خَطِيئَةٌ
 تَرْجَمَهُ سَوْدٍ سَوَايَتِ هُوَ قَرِيبٌ كَيْسَ جَبَرِ مِثْلِ أَبِي كُنْجَارٍ فَرَمَا كُنْجَارٍ أَيْتَانِ مِثْلَ كُنْجَارٍ تَابَهُ جَنَابُ مِثْلِ سَوْدٍ كَوَاوَسَ سَیِّئَاتِهِ كَمَا أَبِي كُنْجَارٍ
 رَسَمَ تَبَعَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ نَعَمْ كُنْجَارٍ هُوَ أَهْوَجُ كُنْجَارٍ لَكَ بَهَا دَرَجَةٌ وَكُنْجَارٍ عَنَهُ بِهَا خَطِيئَةٌ
 أَنَّهُ جَانِبِي جَانِبِي جَانِبِي حَضْرَتِ عَائِشَةَ نَعَمْ كُنْجَارٍ هُوَ أَهْوَجُ كُنْجَارٍ لَكَ بَهَا دَرَجَةٌ وَكُنْجَارٍ عَنَهُ بِهَا خَطِيئَةٌ
 أَرَأَيْتَ كُنْجَارٍ كُنْجَارٍ بَابُ كُنْجَارٍ نَهْثَةً أَيْتَانِ مِثْلَ كُنْجَارٍ تَابَهُ جَنَابُ مِثْلِ سَوْدٍ كَوَاوَسَ سَیِّئَاتِهِ كَمَا أَبِي كُنْجَارٍ
 سَطَحًا وَبِهَا كُنْجَارٍ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُضِيقُ الْمُؤْمِنَ
 مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا تَوْفَعَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ تَرْجَمَهُ دَوَا جَبَرِ مِثْلِ أَبِي كُنْجَارٍ
 آمِينَ يَرْجَمُهُ كُنْجَارٍ رَجَبُ يَرْجَمُهُ كُنْجَارٍ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضِيقُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا تَوْفَعَا إِلَّا نَقَبَ اللَّهُ بِهَا مِثْلَ خَطِيئَتِهِ
 أَيْتَانِ مِثْلَ كُنْجَارٍ نَهْثَةً أَيْتَانِ مِثْلَ كُنْجَارٍ تَابَهُ جَنَابُ مِثْلِ سَوْدٍ كَوَاوَسَ سَیِّئَاتِهِ كَمَا أَبِي كُنْجَارٍ
 الْأَسَادُ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مُصِيبَةٍ فِي صَابِ بِهَا
 الْمُسْلِمُ إِلَّا كَفَّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةُ لَيْسَ أَكْثَرُ عَائِشَةَ رَوَى السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُضِيقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى

او بند و سیر تم سب پہو ہو کر جسکو میں کہلاؤں تو مجھ سے کہانا مانگو میں نہ کہو کہلاؤں گا اسے بند و سیر تم سب
 ننگے ہو کر جسکو میں کہلاؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں کہناؤں گا تم کو اسے بند و سیر تم رات دن گناہ کرتے ہو اور
 میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو اسے بند و سیر تم میرا نقصان نہیں کر سکتے
 اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہاری اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب کہے ہو جاوین جسو تم میں کا
 بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہوگی اور اگر تم میں کہے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات
 اور سب آدمی ہو جاوین جیسے میں کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں کچھ کم نہ ہوگا اسے بند و سیر اگر تمہارا
 اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک سید ان میں کھڑے ہوں پر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں
 ہر ایک جو مانگے سو دو دن تب ہی میرے پاس جھکے ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈوب کر نکال لو
 رتو دیا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا ہی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا ہے ہی بڑا ہو آخر محدود
 ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہی اسے بند و سیر یہ تو تمہاری ہی اعمال ہیں جسکو تمہارا
 لیے شمار کرتا رہتا ہوں لیکن تو ان اعمال کا پورا بدلہ دو لگا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر
 کرے کہ اوسکی کمائی بیکار نہ گئی اور جو برابر بدلہ پاوے تو اپنے ہی تمکین برائے رکھے اُس نے جیسا کیا وہ
 پایا **ف** قرآن میں آیت الکرسی اور احادیث میں بہ حدیث خداوندعالیجاہ بے پرواہ کی عظمت اور
 ویدہ کے بیان میں بے مثل ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی
 نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور نہ کو کسی سرتی برابر ہی ڈر اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا تھا
 مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اُس کی درگاہ میں ہوا اگر گڑانے کو اور عاجزی کرنے
 کے کچھ نہیں کر سکتا سب بند اُس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ ہے پرواہ دنیا میں ہی وہی کہلاتا پلاتا ہے اور
 آخرت میں ہی وہی چاہے تو پڑا ہوا اُس کے سوا نہ کوئی مالک ہو نہ کوئی مددگار اوسکی سلطنت اور بے
 پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہان پیہر دن کی طرح مشقی ہو جاوے تو اوسکی حکومت کی کچھ بے وقوفی نہ
 پڑے گی اور جو تمام جہان فرعون اور فاماں کی طرح بدکار ہو جاوے تو اوسکی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا
 یہ حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندہ خدا کی درگاہ میں سفارش کریں گے مراد اوس سفارش سے وہی سفارش ہے جو
 غلام بادشاہ کی مرضی پر اوس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو
 دنیا کے پادشاہوں پاس نہ وڑا کر کیجاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش

قبول نہ کروں گا میرے کاموں میں خلل آجائے گا مگر خدا تعالیٰ پر سیکڑا زونہیں چلتا اور اس کے
حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چون و چرا کرے کسی کی مخالفت یا مخالفت کی اسکو تہی برابر ہی پرواہ نہیں
تمام جہان کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اسے اگر بغیر من محال خدا کے خلاف ہو جا دیں تو ایک ہی برابر
اور اسکی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک مہینے میں ان سب کو فنا کرے خاک میں ملا سکتا ہے **عن**
سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ مَرْوَانَ أَمَّهُمْ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا
بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ وَحُكْمٌ بَعْثَنِي قَالَوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسَاسِمٍ أَنَّ
الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ جَوَادَ بْنَ كَزْرٍ **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِيَامُ رَدِي عَزَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَقْضُوا لِي أَدَانًا
الْحَدِيثَ بِخَوَرٍ وَحَدَّثْتُ أَبِي إِدْرِيسَ الْأَدْمِيَّ ذَكَرَنَاهُ أَتَخَرَّجُ مِنْهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ جَوَادَ بْنَ كَزْرٍ
عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَقْضُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ
ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ أَهْلُكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ
تَقُولُوا أَرْمَاهُمْ وَاسْتَحْلَوْا فَحَارَمَهُمْ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ ظَلَمَ تَارِيحِيَانِ مِنْ قِيَامَتِ كَوْنِ (ظلم کو راہ نہ لے گی
قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تار
کیا بخیلی کی وجہ سے رمال کی طمع ہوئی) انہوں نے خون کیو اور حرام کو حلال کیا **عن** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ ظَلَمَ تَارِيحِيَانِ مِنْ قِيَامَتِ كَوْنِ **عن**
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا ظَلَمَ لَا يَظْلِمُ وَلَا يُظْلَمُ مَنْ
كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى اللَّهِ فِي حَاجَةٍ وَمَنْ قَدَّرَ عَلَى مُسْلِمٍ كُفْرًا كُفْرًا ثُمَّ جِئْتُ بِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بِهَذَا كُفْرًا مِنْ كُفْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرْتُ سَتَرْتُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ ظَلَمَ تَارِيحِيَانِ مِنْ قِيَامَتِ كَوْنِ
نہ اسکو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بہائی کے کام میں نہ لگے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص
کو مسلمان پر کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اور سب سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت

دوز کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پروردہ پرشی کریگا اسے تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پروردہ پرشی کرے گا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَذَرُونَ مَا لِلْفُلَسْرِ تَالِئًا الْمَفْلِسِ
 فِيكَامَنْ لَكَ دَرَهْمُكَ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمَفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَوَةٍ وَصِيَامٍ
 وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَكَذَبَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَوَرَّثَ هَذَا ^{هَذَا} فَيُطْلَعُ ^{هَذَا}
 مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فُتِنَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ
 فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ لُحْرُطِيَّةٌ فِي النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جا
 ہو مفلس کوں ہے لوگوں نے عرض کیا مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس دیر اور سبب باندہ ہو اپنے فرمایا
 مفلس میری امت میں قیامت کو دن وہ ہوگا جو نماز لا دوگیا اور روزہ اور زکوٰۃ لیکن اس نے دنیا میں کیا
 کہ گالی دی ہوگی و دس کر کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسری کامال کہا لیا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہوگا
 پانچویں کو مارا ہوگا پھر ان لوگوں کو اپنے جنگو اس نے دنیا میں ستایا) اسکی نیکیاں ملجا دیں گی اور جو
 اسکی نیکیاں اس کے گناہوں پر ختم ہو جا دیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جا دیں گی
 آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جاوے گا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَتُؤَدَّبَنَّ الْخَوَافِقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّيْءِ الْجَلِيءِ مِنَ الشَّيْءِ الْفَرَاغِ ترجمہ
 ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حقہ اردن کے حق ادا کرو گے قیامت کے
 دن یہاں تک کہ بے سنیگ الی بکری کا بدلہ لاسنیگ الی بکری سے لیا جاوے گا اگر جو انور دن کو غذا
 و ثواب نہیں برقصا ضرور ہوگا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْذُلُ لِلظَّالِمِ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْ بِهِ شَرْقَرًا وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ
 الْقُلُوبَ وَهِيَ خَالِدَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ الْيَوْمَ شَدِيدًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بے شک اس بطل طلبا مہدیت دیتا ہے ظالم کو (اسکی باگ ڈوبلی کر تا ہے تاکہ خوب شرارت کرے
 اور عذاب کا مستحق ہو جاوے) پھر جب پکڑتا ہے اسکو تو نہیں چوڑتا بعد اس کے اپنے یہ آیت پڑھی
 اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو اپنے اذن بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بیشک اس
 کی پکڑ کہہ والی ہے سخت **بَابُ** بَشْرُكَ خَالِيًا أَوْ مَفْلُوكًا اپنے بہائی کی مدد و ظالم ہو یا
 مظلوم ہر حال میں کرنے کو کیا مراد ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَقْتَلُ عُلَمَاةً مِنْ عُلَمَاءِ بَنِي الْمُطَّلِبِ

[illegible]

حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو اس منافق کی گردن مارنے دیجو آپؐ فرمایا جانے دو اسے عمر لوگ یہ نہ کہیں
محمدؐ اپنے صحابہ کو قتل کرتے ہیں رگودہ مردود اسی قابل تھا پر آپؐ مصالحت ہو اسکو سزا دی **عن**
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ كَيْسَ الْمُعَاذِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ الْقَوْدَقُ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَأَمَّا مُنْتَبِهَةٌ قَالَ
ابْنُ مَسْوُودٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ أَدْرَعُ مِنْ كَيْسٍ مَّجْهُدٍ قَصَاصٌ لِّوَالِيهِ **وَاب** تَرَأَّى الْمُؤْمِنِينَ
وَتَعَاكَدُهُمْ مُمْنُونَ كَأَنَّهُمْ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ وَكَأَنَّهُمْ مَدَّكَارٌ مِّنَ الْأَرْضِ **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْنَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہر مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ
دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے)
ف رگودہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو اسکی مدد کرنا چاہیو
خصوصاً اس حالت میں جب کافر اسکو ستادین تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنوں کو ٹرنا چاہیو
عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي
تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ
الْجَسَدِ بِالنَّهْمِ وَالْحُمَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نفعان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومنوں کی مثال ادن کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (بعضے سب
مومن بلکہ ایک طالب کی طرح ہیں) بدن میں سوجب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں
شریک ہو جاتا ہے (یہ نہیں آتی بخار آجاتا ہے) (اسی طرح ایک مومن پر آفت اور خصوصاً وہ فتنہ
جو کافروں کی طرف سے ہو پونچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اسکا علاج کرنا چاہیے)
عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
الْمُؤْمِنُونَ كَالْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالنَّهْمِ وَالْحُمَّى **عَنْ** النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ كَالْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ

[illegible]

اور وہ چہ سبب ہوئی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست
 ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلان نے مجھ پر ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو بیٹھنے کے لیے دوسرے
 سے فریاد کرنا اور جسکو قدرت ہو اوس سے کہنا کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے لگو باز رکھو اس سے تیسرے
 فتویٰ لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لیو یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ
 ہند نے اپنی خاوند ابوسفیان کا نام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چاہے
 مسلمانوں کو بچانے کے لیے شرع سے جیسے حدیث اگرادیون اور گواہوں کی خرچ اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے
 بالاجماع بلکہ جب ہر حفظ شریعت کے لیے سہی طرح نکاح کے شعور میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کو بی
 چیز عیب وار رسول کرنا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ دوسرے
 کی انداد و نادکی نیت سے اسکا عیب بیان کر دینا اور ہی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا
 عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تاکہ وہ دہو کہ نہ کہا و پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسو
 علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں کو حیرانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اسکو بیان
 کر دینا نہ اور باتوں کو چھپی یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اسمے قطع
 وغیرہ سے تو بغرض تعریف اسکا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض تو ہین اور جو اور طرح سے تعریف
 کرنے تو بہتر ہے (نودی) **بَابُ بَشَارَةِ مَنْ سَمِعَ مِنْ سُلَاسِمَانَ** کی پردہ پوشی کی فضیلت
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا
سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ ابوریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص
 دنیا میں کسی بندہ کو عیب چھپا دے گا اللہ تعالیٰ اسکا عیب چھپا دے گا **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ مَدَارَةِ مَنْ يَتَّقِي خُشَّةَ حَبْلِ بَرٍّ أَوْ رَجُلٍ** کا ذکر ہے اوس کے
 ظاہر میں خاطر داری کرنا **عَنْ ابْنِ عَائِشَةَ أَنَّ نَجْلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتِنَا ذَاكَ فَلَمَّا**
أَبْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَنَسَ رَجُلٌ الْعَشِيرَةَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ الْآتَ لَهُ الْقَوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ الذَّنْبُ قُلْتَ ثُمَّ كُنْتَ لَهُ الْقَوْلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ
عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ وَدَّعَا أَذْنَهُ النَّاسَ اتَّقَا فُشَّةً ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ

سے روایت ہو ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا اجازت دو
 اور کوربا بخش ہے اپنے کنبہ میں جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے باتیں کیں مگر
 سے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ تو اس کو ایسا فرمایا تھا کہ اس سے باتیں کریں نرمی سے آپ نے فرمایا
 اے عائشہ! بخش رسول اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ رحمت کریں یا جو پڑ دین ہوگی
 بدگمانی کی وجہ سے **ف** نووی نے کہا یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اس وقت تک سلمان نہیں ہوا تھا
 اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا آپ اس کا حال بیان کر دیا تا اور سلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا
 کہ یہ شخص آپ کے وفات کے بعد بہر زندہ ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آ یا اور
 آپ اسے نرمی کی تالیف تک کے لیے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی
 مدارا منع نہیں اور فاسق ملعون کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ اس کی تعزیر
 کی صرف نرمی کی جو مقتضای صلوٰۃ تھی **عَنْ ابْنِ التَّيْمِيَّةِ رَفِي هَذَا الْأَسَدِ مِثْلَ مَعْنَاهُ**
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَلَّسَ أَخُو الْقَوْمِ ذَا بَنِي الْحَشِيرَةِ هَذَا ترجمہ وہی جو گندرا **بَاب**
فَضْلِ الرَّفِيقِ نرمی کی فضیلت **عَنْ جَدِّ رَجِزِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ** ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ**
الرَّفِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكِيمِ ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ**
مُحَمَّدِ بْنِ وَهَبٍ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا
يَقُولُ مَنْ جَرَّمَ الرَّفِيقُ جَرَّمَ الْخَيْرَ ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ**
الْحَكِيمِ ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ**
مَّا لَا يُطْعَمُ عَلَى الْغَنَةِ وَمَا لَا يُطْعَمُ عَلَى مَا سِوَاهُ ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کسی چیز پر (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود وہی نرم ہے اور
 دیا ہے نرمی پر جو نہیں دیا سختی پر اور کسی چیز پر **ف** نرم ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا
 اللہ تعالیٰ پر وارد ہے اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے
 دل کو کسی نام کا اطلاق درست نہیں یہی صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

حک سَلَّمَكَ التَّحَنُّنُ بِفَضْلِ الْإِسْنَادِ وَرَأَى فِي حِكَايَتِ الْمُتَحَنِّنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تُصَاحِبُنَا
 رَأَوْكَةَ عَلَيْكَ لَعْنَةُ ثَمِينِ اللَّهِ أَوْ كَمَا قَالَ تَرْجَمُهُ دِهِي جَوَگَزْدَا اس مین یہ کہ تم خدا کی ہمارے ساتھ
 وہ اوستی در ہے جب لعنت ہر اس کی طرف سے **ف** یہ آج فرمایا نجر کے وسط پر تاکہ لوگ لعنت کرنے
 کی عادت جو پورین معلوم ہو کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں (تختہ الاخیار) **حک** اَبْنِ عَبَّاسٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْتَفِي بِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعْنًا تَرْجَمُهُ أَبُو بَرْزَةَ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے **ف** ابوبکر
 صدیق نے ایجا بارہ غلام پر لعنت کی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چلپٹ فرمائی صدیق اُس کی
 کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نہ ہو کہ بے طلب لیل اور بدون سحجرہ دیکھو ایمان لاؤ جیسے شہر
 ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے کچھ حضرت سر سحجرہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل بالاش کی صرف اپنے دل کے
 سے حضرت کو بغیر جا بکر ایمان لائے بعد پچھنی کے رتبہ کے ولایت کو رجین مین صدیقی کے برابر
 کوئی رتبہ نہیں (تختہ الاخیار) **حک** الْعَدَاوَةُ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ مَرْثَدَةَ الْإِسْنَادُ مِنْهُ تَرْجَمُهُ
 وہی جو گزدا **حک** زَيْدُ بْنُ أَسَدٍ أَنَّ عَمِيرَ الْكَلْبِ بْنِ مَرْثَدَةَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدُّدُرِ أَرْبَعًا عَشَرَ
 مَرْجَمِينَ قَالُوا أَنْ كَانَ ذَلِكَ فَامَّ خَيْدَ الْكَلْبِ مِنَ الْكَلْبِ فَدَعَا خَدَمَهُ فَكَأَنَّهُ
 ابْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدُّدُرِ أَرَدْتَ مَمِئْتَكَ الْيَكَّةَ لَعْنَتُ خَدَمِكَ
 حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ مَمِئْتُ أَمَا الدُّدُرُ أَرَدْتُ قَوْلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَكُونُ الْكَافَرُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجَمُهُ زَيْدُ بْنُ أَسَدٍ سے روایت ہے
 عبد الملک بن مروان اُم الدردوا پاس گہر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سو بیجا ایک ات کو عبد الملک
 اوٹھا اور اُس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے مین دیر کی عبد الملک نے اس لعنت کی جب صبح
 ہوئی تو اُم الدردوا نے عبد الملک سے کہا میں سارا ات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی
 اور میں سارا ابوالدردوا سے وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ لعنت کرتے
 مین وہ قیامت دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہونگے **ف** اسو طو کہ لعنت کر
 مینے نہ کرنا اس کی رحمت ہو اور یہ بد دعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہو اور آپس مین ایک دوسرے کے
 جوئی اور دست مین پر جس نے اپنے بہائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا اتہا کی دشمنی اُس کے کی اور اسو طو

صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گناہ یا اوسکو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومن کو ایسی عداوت کرے
قیامت کو دن اور کا شفیق اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے **عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَةَ فِي هَذَا الْاِسْنَادِ**
بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ خُصْبِ بْنِ مَيْسَرَةَ رَحِمَهُ وہی جواب دہر گزرا **عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ**
مَنْ حَتَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْكَاثِبِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ مِنْهُمْ اَرَادَ كَشْفَعَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحِمَهُ وہی جواب دہر گزرا **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَبِلَ يَا رَسُوْلُ اللهِ اَدْعُ عَلَيَّ**
الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ رَاَيْ لَمْ اُبْعَثْ لَكُمْ اَزْوَاجًا يُوْنِسُ رَحْمَةً رَحِمَهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے لوگوں
نے کہا یا رسول اللہ بد دعا کیجیے مشرکوں پر آپ نے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں
پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کرنے کے لیے (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگوں پر زیادہ ہوگی) لعنت
اسے قال فرما ہے **وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ** **اَبَا** **مَنْ ثَلَّثَ الشَّيْءُ**
وَلَيْسَ هُوَ اَصْلًا لِّمَا فَعَلَ لَهٗ رَكْعَةً وَّاجِبَةً لعنت کی اور وہ لعنت کو لا الہ الا انت اور سو رحمت
ہوگی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ تَكَلَّمَا**
بِشَيْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَانْغَضِبَا فَمَلَعْنَهُمَا وَبَسَّيْهُمَا فَاَخْرَجَا فَلَمَّ يَا رَسُوْلُ اللهِ لَمَنْ
اَصَابَ مِنْ اَحَدِنَا شَيْءًا مَّا اَصَابَهُ هَذَا اِنْ تَاَلَ وَمَا ذَا اِلَی قَالَ ثَلَّثْتُ لَعْنَتَهُمَا وَسَبَّيْتُهُمَا
قَالَ اَوْ مَا عَلِمْتَ مَا شَاكَ طَعْنٌ عَلَيْهِ رَجَّيْتُ ذَلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاَنْتَ الْمَلِیْکُ لَعْنَتُكَ اَوْ
سَبِّیَّتُكَ فَاجْعَلْ لَّهٗ لَكُفُوًّا وَاَجْزَا رَحِمَهُ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم نہیں آپ نے کیا باتیں کیں آپ کو
غصہ آیا آپ نے ان دونوں پر لعنت کی اور ان کو برا کہا جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا
یا رسول ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا آپ نے فرمایا کیوں میں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپ نے ان پر
لعنت کی اور ان کو برا کہا آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں میں نے جو بشرط کی ہے اپنے پروردگار سے
میں نے عرض کیا یہ اوی مانک میرے میں آدمی ہوں تو جس سلمان پر میں لعنت کروں یا اوسکو برا
کہوں اوسکو پاک کر اور ثواب دے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری
میں وہ آپ میں بھی موجود ہے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصہ میں سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے اور یہ آپ
کی کمال شفقت ہے اپنی است پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں رحمت کر دیا **كَادَرَبْتُ صَلَاتِي وَتَسَلَّمَ**

ترے بھولی بڑی نہ ہو یہ شکر اُمّ سلیم علیہا سے لکھیں اپنی اور سنی اور سنی ہو سنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ملین آپ فرمایا کیا ہے اُمّ سلیم وہ بولیں کہ نبی اللہ کے آپ کے بد دعا دی میری تنہم لڑکی
 کو آپ نے پوچھا کیا بد دعا اُمّ سلیم بولیں وہ کہتی ہے آپ فرمایا اور سنی یا اور سنی بھولی کی عمر دراز نہ ہو یہ شکر
 آپ نے اور فرمایا اُمّ سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہ کہ میں نے
 عرض کیا ہے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہوں
 جیسے آدمی غصہ ہوتا ہے تو جس سپر میں دعا کروں اپنی اُمت میں سے ایسی دعا جس کے وہ لائق نہیں ہوں
 اوس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی فیارت کردن **عَنْ عُبَّادِ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ**
مَعَ الصَّيْبَانِ نَحْوَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَوَّارِيكَ خَلَفْتُ بَابَ قَالَ لِمَا كُنْتُ أَكْتُبُ
حَقًّا وَكَأَنَّكَ أَذْهَبَ لِدُعِي مُعَاوِيَةَ قَالَ لِمَا كُنْتُ أَكْتُبُ هُوَ يَا كَلَّ قَالَ لَمْ قَالَ لِي إِذْ أَهْبَ بَادِعُ
لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ لِمَا كُنْتُ أَكْتُبُ هُوَ يَا كَلَّ فَقَالَ أَشْبَحَ اللَّهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْأَثَرِ خَلَفْتُ
لِأُمِّيَّةَ مَا حَقَّ أَنْ قَالَ فَقَدْ رَفَعْتُ عَرَجِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ رَأَى
 ہوا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں ایک ہزار سے کہ چھ چھ آپ کیا ہاتھ سے
 چھ پھیکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لائے میں کیا پھر لڑ کر آیا اور میں نے کہا وہ کہنا کہ ہاتھ سے
 آپ پھر فرمایا جا اور معاویہ بلا لائے میں پھر لڑ کر آیا اور کہا وہ کہنا کہ ہاتھ سے میں آپ فرمایا خدا کا بیٹ
 نہ بہرے **ف** یہ آپ عادیہ فرمایا جیسے اور پھر لڑ چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انہوں نے
 اتنے میں دیکھ اور چاہیے یہ تھا کہ کہا ناچوڑ کر اتنے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے یا نبی اللہ
أَمَّا أَشْجِيئُوهُ وَلَوْ رَأَوْهُ لَأَقَامُوا عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ وَأَمَّا بَابُكُمْ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ لَكُمْ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ لَكُمْ
 نہ تھے سپر اس طرح کہ اس باب میں لکھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بد دعا کے لائق
 الحقیقت یہ ان کے لیے بد دعا ہوئی ہو جب آپ فرماتے کہ میں جس کے لیے بد دعا کروں تو اس کو قربت
 اور اجر کر اوس کے لیے امام سنی نے غرض کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کہا یا جب انہوں نے منبر پر
 کہا کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوا حدیث کہ لا تُبْعِثَنَّ أَتْلُفَةُ **عَنْ**
أَبِي كَيْسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَكْتُبُ مَعَ الصَّيْبَانِ نَحْوَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَتَّابُ
مِنْهُ فَإِنَّ كَرَّ **بِشْرِهِ** ترجمہ وہی جو اور پکڑنا **بَابُ** **فَوْزِي** **الْحَكِيمِ**

دو سو نہ وار کی مذمت **ع**

ابن ہریرہؒ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رِبِّ

مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الرَّجْحَيْنِ الَّذِي يَأْتِيَهُ هَوَاكَ وَيُوجِبُهُ وَهْوَاكَ وَيُوجِبُهُ تَرْجُمَةُ ابْنِ هَرِيرَةَ

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دو سہ رکھتا ہے

ان لوگوں پاس ایک سہ نہ بیکر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا سہ نہ لیکر جاتا ہے **ف** اس

حدیث کی شرح اور پرکری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو چھان جاوے وہین کی سی بات کہو ہر ایک طرف

ملا ہو شتر عا اور اخلافا یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضی رہنمائی اور دیانت داری کی

یہ صفت اس کے بالکل برخلاف ہے اس لئے میں بعض بڑے وقوف دنیا دار اس صفت کو نہ اور چالاک کی سمجھتی ہیں

حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے

تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اوپر ہر دو سہ نہیں کرتا ہر فرقہ یہ

کہتا ہے کہ وہ تو سہ چائی اور رکابی مذہب ہو گیا اعتبار ہے آخر وہی مثل صادق آتی ہے وہی

کا کہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کر

بعد قائم کیے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے ان دنیا دار بیوقوفوں کی بات

پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط **ع** ابی ہریرہؒ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

رَبِّ النَّاسِ ذَا الرَّجْحَيْنِ الَّذِي يَأْتِيَهُ هَوَاكَ وَيُوجِبُهُ وَهْوَاكَ وَيُوجِبُهُ تَرْجُمَةُ ابْنِ هَرِيرَةَ

ع ابی ہریرہؒ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجِدْتُ مِنَ شَرِّ النَّاسِ ذَا

الرَّجْحَيْنِ الَّذِي يَأْتِيَهُ هَوَاكَ وَيُوجِبُهُ وَهْوَاكَ وَيُوجِبُهُ تَرْجُمَةُ ابْنِ هَرِيرَةَ

تَحْوِيلُ الْكَذِبِ وَ بَيَانُ مَا يَكُونُ مِنْهُ جَوَابُ حَرَامِ لَيْكِنْ كَسْ جَابِرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ع حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتُ عَقْبَةَ بِنْتُ ابْنِ مُعَيْطٍ

وَكَا نَتَمَّ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّاتِي بَايَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا

سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُضِلُّ لَيْكِنْ النَّاسُ كَذِبٌ

وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْهَى خَيْرًا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ لَمْ أَسْمَعْ بِرَحْصٍ فِي كَلِمَةٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ

إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْخُرْبُ وَالْأَصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَخَالِدُ بْنُ الْأَخِيلِ إِذَا تَدَّ وَخَالِدُ بْنُ الْمُرَادِ

ذَكَرَ جَهَا تَرْجُمَةُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ مَانٍ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتُ عَقْبَةَ بِنْتُ ابْنِ مُعَيْطٍ وَسَمَاعُ بْنُ جَاهِزٍ

اول میں تہمین جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو چوڑا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلہ کر اویے اور بہتر بات کہی یا لگا دی اس نے جنت
 میں کہا میں نے کہیں نہ کسی جوڑ میں جنت دی گئی ہو مگر میں مقاسوں میں ایک ٹولرائی میں دوسرے
 لوگوں میں صلہ کرانے کو تیسرے کو خداوند کو بی بی سے اور بی بی کو خداوند سے قاضی نے کہا ان
 صورتوں میں بالاتفاق جوڑ بولنا جائز ہے اور اون کے سوا بھی بعضوں نے مطلقاً مصالحت کر لیے جائز
 رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل اون کی قول ہے حضرت ابراہیم کا یہ قول
 فَعَلَا كَيْفَ نَحْمُ اور اتنی سیقیم اور ایتھا اتری اور منادی یوسف کا قول انعم لسا قون انہوں نے کھا اس میں
 کسی کا خلاف نہیں ہے کہ اگر کوئی ظالم شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہو ایک شخص کے پاس تو چھپنے
 والا کو جوڑ بولنا اور یہ کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علمائے کہا اون میں سے ہیں طبری
 کہ جوڑ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جوڑ بولنے کے ہر طریق تو یہ ہیں اور تعریف
 نہ کذب صریح اور مصالح کے لیے جوڑ یہ ہے کہ ہر فرق کی طرف سے دوسرے فرق کو عمدہ باتیں پہنچا دے
 اس طرح لڑائی میں مثلاً یون کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سے دوسرے کوئی اگلے زمانے کا سردار ہے
 اور زوج زوجہ کا وہ جوڑ درست ہے جو از یاد محبت کو وسط کیا جاوے نہ کہ وہ فریب جس سے کسی کی حق
 منفی ہو وہ تو حرام ہے بالاجماع و نودی **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
 بَطَّلَا الْإِسْلَامَ مِثْلَهُ غَيَا أَنْ فُخِدَ نَيْثُ صِرَاحٍ وَقَالَتْ لَهَا أَمْعَةٌ بَرَّخَصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا
 يَقُولُ النَّاسُ الرَّائِي فَلَا تَبِثْ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُؤْنَسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ **عَنْ** الزُّهْرِيِّ
 بِطَرَاكِ اسْنَادٍ إِلَى قَوْلِهِ وَكُنْ خَيْلاً وَكُنْ يَدَكُ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ حَجَّجَهُ دِي جَوَادٍ بِكَزْرَا
بَابُ فِي نَجْرِ النِّمَةِ فِي جِلِّ غَرَمِي حَرَامٌ **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
 سَمِعْتُ أَسْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَتِيكُمْ مَّا الْعَصَةُ هِيَ النِّمَةُ الْفَالَا بَيْنَ النَّاسِ
 دَارَتْ مُحَمَّدٌ أَصْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ التَّحِلُّ يَصُدُّ حَتَّى يَكْتَفِي حَدِيثًا وَكَذِبًا
 حَتَّى يَكْذِبَ كَذَابًا ثُمَّ حَجَّجَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَرَوَيْتُ أَنَّ حَضْرَتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَا
 أَكَا هُوَ مِنْ بَكْرٍ بَلَاءَ هُوَ كَيْهْتَانِ فَبِجَرِ كَيْهْتِ هُوَ جَعْلِي هُوَ جَوَادٍ مِنْ عَمَادَاتٍ وَأَرَابٍ فَرَا
 كَ آدَمِي حَرْبٍ بَلَاءَ هُوَ بَلَاءُ حَذَا كَيْهْتِ نَزْدِيكَ سَجَا لَهَا جَانَا هُوَ جَوَادٍ بَلَاءَ هُوَ بَلَاءُ حَذَا

کے نزدیک جہنم ٹاکنہ لیا جاتا ہے **باب** فُجِّرَ الْكَذِبُ وَحُسْنُ الصِّدْقِ وَفَصْلُهُ جَهَنَّمُ
 بولتا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت اور جہنم کی مذمت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْكِبْرَ
 يَهْدِي إِلَى الْفَحْشَى وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكْتَبَ صِدْقًا فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى
 الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى الْفَسَادِ وَإِنَّ الْفَسَادَ يَهْدِي إِلَى الْكِبْرِ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا
 ترجمہ عند اللہ بن سعید و روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ لکلی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور
 نیکی جنت کو لجاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جہنم
 سرائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کرے جاتی ہے اور آدمی جہنم بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے
 نزدیک جہنم ٹاکنہ لیا جاتا ہے **ف** یعنی چون اور جہنم ٹون کی فہرست میں اسکا نام داخل کیا
 جاتا ہے یا لوگوں کے دل پر اس کا اثر ہوتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى
 الصِّدْقَ حَتَّى يَكْتَبَ صِدْقًا فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَالْفُجُورُ يَهْدِي إِلَى الْفَسَادِ وَالْفَسَادُ
 يَهْدِي إِلَى الْكِبْرِ حَتَّى يَكْتَبَ كَذِبًا قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ الرَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جواب پر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا
 يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِنَّا كُفْرًا وَالْكَذِبَ
 فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَالْفُجُورُ يَهْدِي إِلَى الْفَسَادِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ
 وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا ترجمہ وہی جواب پر گذرا **عَنْ** الْأَعْمَشِ
 بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكَهْ يَذْكُرُ فِي حَدِيثِ عُمَيْسٍ وَبِخَيْرِي الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَ
 فِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْرُوحٍ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ ترجمہ وہی جواب پر گذرا ابن مسرور کی روایت میں
 ہے کہ یہاں تک اللہ تعالیٰ اسکو لکھ لیتا ہے تو وہی لے کہا ہمارے شہر دن میں جو بخاری مسلم کے نسخہ سوچے
 ہیں اور میں یہ حدیث اسی قدر ہمارے پاس ہی نقل کیا اسکو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو سعید خدری
 نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ کثرت الروایا کا دوا یا انکذب انکذب لا یصلیٰ منہ جلد و

وہ ہر جو اپنے اوپر اختیار کر کے غصہ کی وقت یعنی زبان اور کس قلوب میں اس کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول لیس الخدیذ بالشرعة قالوا فالشديد ايم هو يا رسول
 الله قال الذي يملك نفسه عند الغضب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس کے ان صیرہ عن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس کے سلیمان بن عمرو
 قال استب رجلا من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجل احداهما عن غيبه وتلفخ اوداجه قال رسول
 الله صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تعرف كلمة لو قالها لذهب عنه الذي يجد اعوذ بالله
 من الشيطان الرجيم فقال الرجل وهل ترى من جنت قال ابن العلاء وهل ترى
 في كبر النجل ترجمہ سلیمان بن عمرو روایت ہو دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گل کی رنگین پول گئیں آپ نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ
 معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جا رہے وہ کلمہ یہ ہے اعوذ باللہ من الشيطان الرجيم وہ شخص یہ منکر
 بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں حقیقت میں دیوانہ نہا جب تو نیک بانی یعنی انہوں نے کہا شامہ وہ
 منافق ہو گا یا یوسف سخت گفتار ہو گا وہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنوں ہی کا علاج ہے اس کے
 سلیمان بن عمرو قال استب رجلا من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل احداهما
 يغضب ويحس وجهه ونظر النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال اني لاعلم كلمة لو قالها
 لذهب ذا عنه اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقام الى الرجل رجل مثن سجع النبي
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال اندري ما قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم اني لاعلم
 كلمة لو قالها لذهب ذا عنه اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقال له الرجل
 انجنون ترائي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہو کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
 منکر جابر اس شخص سے بیان کیا جو غصہ ہوا تھا وہ بولا کیا تو مجھ کو مجنون سمجھتا ہے اس کے انعمش
 بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا **باب** خلق الانسان خلقا لا يملك انسان
 اخرج به امره اختياره من ركه كما عني ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لما صور الله ادم في الجنة تركه ملكا الله ان تتركه فجعل ابليس يطيف
 به يظن ما هو كما اراه اجوف عرف الله خلقا لا يملك ترجمہ انس وروا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہلا بنا یا خدا نے آدم کا ہر شے میں قرآن کو پڑھا رہی ہو یا جتنی مدت
 اسکا پڑا رہتا چاہا تو شیطان اسکو گرد گھونٹا اور اس کی طرقت دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی پیتا
 دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ سطر پید کیا گیا ہے جو تمہم دیکھا گیا اسنے شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھالا
 نہ سکیگا یا وسوسوں کو اپنے تئیں بچا نہ سکیگا (نودی) **عَنْ** حَقَّادٍ بَيْهَقٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
 دہی جو گندرا **كَافٍ** النَّبِيُّ عَنِ ضَرْبِ الْوَجْهِ مَوْهَبٌ بَرَّانٌ كِي مَمْلُوفٌ **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجَنِّبِ الْوَجْهَ تَرْجَمَهُ
 ابو جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بہائی سے لڑے تو
 اس کے منہ سے بچا ہے **ف** یعنی منہ پر نہ مارو اس لیے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور
 آجاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو بہ وقت نمایاں ہوتا ہے اس طرح کچھ بابی بی با غلام لوٹدی کو مارا
 وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نودی) **عَنْ** ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَبَّ الْوَجْهَ
 ترجمہ دہی جو اوپر گندرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
 قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجَنِّبِ الْوَجْهَ تَرْجَمَهُ جب کوئی تم میں سے اپنے بہائی سے لڑے تو منہ
 پر طمانچہ نہ مارے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ
 عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجَنِّبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ أَدَمَ عَلَى
 صُورَتِهِ ترجمہ ابو جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بہائی
 سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنا یا ہے **ف**
 نودی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں ہے اور اسکا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا
 اور بعض علماء ایسی احادیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں
 اور انکا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسا معنی مراد ہے جو لائق ہے خدا کے صفت ہونیک اور یہی
 مذہب ہے جو ہر سلف کا اور ہی میں امتیاط ہے اور سہل استی ہے اور بعض انکی تاویل کرتے ہیں جیسے
 لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تشریف کے کیونکہ اسکی مثل کوئی شے نہیں ہے ماری نے کہا یہ حدیث اس لفظ
 سے ثابت ہے اور بعضوں نے یوں روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنا یا اور یہ لفظ

الحدیث کہ نزدیک بت نہیں ہو اور شاید غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازکنے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث
 میں غلطی کی اور اس کو ظاہر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہو لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور
 یہ قول ظاہر لفظاً ہی ہو سکتا ہے کہ صورت ہو تو کیوں لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہو اور اسے جو فعل حادث نہیں
 ہے تو صورت دار ہی نہ ہوگا اور یہ قول انکا مجسم کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم نہیں بلکہ اجسام کی طرح انہوں نے
 دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور شیا کی طرح تو بڑا دنیا اور کہنے لگو جو جسم ہے نہ اور
 اجسام کی طرح حالانکہ شے اجسام میں بڑا فرق ہو شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم و صورت ترکیب
 کو مقتضی ہیں اور ترکیب کے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہو ابن قتیبہ سے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صورت
 ہے نہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا اون کی رائے پر یہ چمنوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو
 اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی ہر یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں
 کی طرح نہیں تھی متناقض ہے اور اون کا کہا جاد یگا کہ صورت ہو نہ اور صورتوں کی طرح اس کا کیا مراد
 ہے اگر یہ عرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہو تو صورت نہ ہوئی حقیقتہً اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر رد ہوتا تو
 ہو گئی اور اختلاف کیا ہو علمائے اسکی تاویل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف پہنچی
 ہے جسکو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اسی شخص کی صورت پر بنایا تھا اور پھر
 نے کہا آدم علیہ السلام کی طرف پہنچی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اور اسکی صورت پر یعنی آدم کی
 کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہو اور بعضوں نے کہا ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچی ہے اور اضافت اشرف
 اور خصائص کی ہے جسکو کہتے ہیں ناقہ اللہ تعالیٰ کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب ترجمہ
 کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر میں محمول ہے جسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہر ہی منافی ہے ہمارا ایسا
 ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی نہیں ہے اور امام نووی نے جو ظاہر ہی معنی کی نفی سلف کو نقل
 کی اس کے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنی لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے
 اور انتہائی الاستدلال میں ہے کہ سلف کے بہت نقل کیے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات اپنے
 ظاہر میں محمول ہیں اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اس لیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے اسی
 ہی ہے جس پروردگار خود یا اسکا سمیع یا بصیر یا ماتمہ یا قدم جیسے اُن اشیاء سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسی
 صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کو یہ نہ کہ اپنے

دل سے اطلاق کرینگے اور جسم کی نفی ہی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آئی اور اس کا اثبات اور اس کی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کے حدوث یا ترکیب لازم آئی ہے تو اور صفات کو بھی یہی صورت چڑھنا بات کرنا آنا جانا منسا منسا کرنا ان صفات کو بھی لازم آئی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے البتہ اعتراض مازنی کا کہ جب قدرت اسد تعالیٰ کی لاکھ صورتوں کو تو آدم اس کی صورت پر کیونکر مہون گئے نام بھی سو ہے کس لیے کہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ مراد اور حقیقت میں جیسے کوئی کہے اس پر ہی سنتا ہے آدمی ہی سنتا ہے اس کا بھی ہاتھ ہے آدمی کا بھی ہاتھ ہے اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجازاً اس کا تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث کس لیے کہے کے مخالف ہو جاوے گی امام شوکانی نے یہ حدیث میں صوری تہ کی ضمیر آدم کے طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صوری تہ سے صفت مراد ہے یہ بتا دیا کہ نہیں ہے کس لیے کہ ایسے تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پرتارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی سراج الوناج میں علامہ ابو الطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف پر مبنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکلیف اور تشبیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے و اللہ اعلم بحسن **الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ الْجَدُُّ كُفْرًا أَحْبَبَهُ** نِكَاحُ الْوَجَّةِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قوم میں سے اپنے بہائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے یعنی نہ پرنہ مارے **بَابُ الْوَعْدِ وَالْعِقَابِ** **لِيُخَفِّدَ النَّاسَ بِعَذَابِ جَهَنَّمَ** جو شخص کو کفر سے تباہ کرے اور اس کا عذاب جہنم **هَيْثَامُ بْنُ حَكِيمٍ** بن خزام **قَالَ مَرَّ بِاللَّيْلِ عَلَى النَّاسِ وَقَدْ أَقْبَمُوا فِي التَّيْمَنِ صَدَقَ عَلَيْهِمُ الرَّسُولُ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَقُولُونَ بَعْدَ بَوْنِ الْخَدَارِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا** **ترجمہ** ہشام بن حکیم بن خزام کے ملک میں کہ لوگوں پر گندہ رہے وہ وہاں میں کہتے تھے کہ گئے تھے اور اس کے سروں پر تیل ڈال دیا گیا تھا انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا مگر کاری محمولہ نے کے لیے انکو سزا دی جاتی ہے اور انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرنے میں رہنے لگے تو اس میں وہ عذاب اہل نہیں ہے جو عذاباً یا تعزیراً ہے **عَنْ**

هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ بِبَنِي حِزَامٍ نَبِيَّ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنَ الْكُنْبِاطِ بِالنَّكَمِ قَدْ
 أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا أَحْبَبُوا فِي الْحِزْمَةِ فَقَالَ هِشَامُ أَتَشْهَدُ لِمَعْتِ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا مَرَّجَمِهِ
 وہی جو گذرا اس میں یہ ہو کہ وہ عجم کے کاشتکار رہتے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے **سُحُلٌ** ہِشَامُ بِطَلَا
 الْأَسْنَادِ وَذَكَرَ فِيهِ جَرِيرٌ قَالَ وَأَمِيرُ هُمْ يَوْمَ مَدِينَةِ عُمَيْيَاتٍ سَعْدٌ عَلَى فَلَسْطِينِ فَدَخَلَ
 عَلَيْهِ فَنَحَلَتْهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَنَحَلُوا مَرَّجَمِهِ وَهِيَ جَوَازُهَا تَزِيدُ بِهِ كَمَا دُونَ نُونِ حَاكِمٍ وَهِيَ كَأُمِّهِ
 بن سعد تہاجروالی تہا فلستین کا فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کو شہر ون کو انشا
 بن حکیم اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اس نے حکم دیا وہ لوگ چوڑ دیے گئے **سُحُلٌ** عُدْوَةَ
 ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمَصٍ يُشَمْسُ نَائِمًا فِي التَّنْبِيذِ فِي
 أَدَاةِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ
 الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا مَرَّجَمِهِ وہی اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو
 دیکھا جو حمص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دو سو پین عذاب دے کر لے رہا جزیہ دینے کے لیے **يَا بَابُ**
 مَنْ مَرَّ بِسَاحِلٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سَوَّى أَمْسَكَ بِصَوَالِهَا مَجْمَعٍ مِنْ تَهْمَا لَيْسَ جَاوِسَ تَوَادُّسُكَ احْتِطَاطُ
 رکے **عَنْ** جَابِرٍ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِّمْ أَمْسَكَ بِصَوَالِهَا مَرَّجَمِهِ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِرِيَاءِ نُونٍ كَوْبُورٍ فَتَمَّكَ كَمَا كَسَى كَوْبُورُهُ نُونُ نُونٍ كَوْبُورٍ
 ضرر کا احتمال ہوا اس کا یہی حکم ہے ہمارے زمانے میں بنو قریظہ یا تنفکھ مجھے میں بہر نہ لیجا نا چاہیے۔
سُحُلٌ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِسَهْمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نَصُولَهُ كَأَمِيرِ الرَّجُلِ
 تَأْخُذُ بِصَوَالِهَا كَمَا تَأْخُذُ بِصَوَالِهَا مَرَّجَمِهِ اِمَّا يَكُنِي فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نَصُولَهُ كَأَمِيرِ الرَّجُلِ
 آپ نے فرمایا اون کی پیکان میں تھام لے تاکہ کسی مسلمان کو چر کہ نہ لگے **سُحُلٌ** جَابِرٌ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا
 وَهُوَ اخِذٌ بِصَوَالِهَا وَقَالَ ابْنُ زُجَيْجٍ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّيْلِ مَرَّجَمِهِ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صلی اﷺ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹتا تھا مسجد میں کہ تیر لیکر جب نکلا تو اون کی

بیکان تمام بیکارے **عَنْ** اَبُو مُوسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِذَا مَرَّ لَصَقَ کُمُ فِی الْجُلُوسِ سَوَیًّا
 یُکَلِّمُکُمْ فَاِذَا خَلَّی بَیْنَکُمْ لَیْسَ اِلَیْکُمْ لَیْسَ اِلَیْکُمْ فَاِذَا خَلَّی بَیْنَکُمْ لَیْسَ اِلَیْکُمْ فَاِذَا خَلَّی بَیْنَکُمْ لَیْسَ اِلَیْکُمْ فَاِذَا خَلَّی بَیْنَکُمْ لَیْسَ اِلَیْکُمْ
 بَعْضُکُمْ فِی وُجُوْہِ بَعْضٍ تَرْجِمُہُ اِبُو مُوسٰی سُرُوْدِیْتُ ہر رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جب کوئی
 تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرنے اور نہتہ بین تیرہوں تو جاہیہ کہ اون کی گانسی اپنے ہاتھ میں پکڑ لے
 پھر گانسی پکڑ لے پھر گانسی پکڑ لے پھر گانسی پکڑ لے پھر گانسی پکڑ لے پھر گانسی پکڑ لے پھر گانسی پکڑ لے
 مرے ہاتھ تک کہ ہننے پیر کو لگایا ایک دوسرے کو ہننے پر یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا **عَنْ** اَبُو مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِذَا مَرَّ
 اَحَدُکُمْ فِی مَسْجِدٍ نَّارًا اَوْ سَوَیًّا مَعَ نَبَلٍ فَاِذَا مَرَّ عَلٰی نَصَابِہَا یَقُوْمُ اَنْ یُّصِیْبَ لَحْلًا
 مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَنْہَا اَوْ قَالَ لَیْقِیْضُ عَلٰی نَصَابِہَا تَرْجِمُہُ ہر جو گزرا **بَاب** النَّبِیِّ عَنِ
 الْاِمَارَةِ بِالسَّلَاحِ اِلَی الْمَسْلُوْمِ۔ کسی سہلان کو ہتیار سے ڈرنے کی ممانعت **عَنْ** اَبُو ہریرۃ
 یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْفَارَسِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ اَشَارَ اِلَیْ اَخِیْہِ بِحَدِیْدٍ اِنَّ الْمَلِکَ
 تَلَعَنَہُ حَتّٰی یُکَفَّہُ وَاِنْ کَانَ اَخَاہُ لَا یُکَفِّرُہُ وَاَمَّا تَرْجِمُہُ اِبُو ہریرۃ سُرُوْدِیْتُ ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بہائی کو لوہے سے ڈرے (یعنی ہتیار سے) اور سپر فرشتے
 لعنت کرتے ہیں جب تک اس کے بازو سے اگرچہ وہ اس کا سر کا بہائی ہو اور اس کا مارنا منظور نہ ہو
 لیکن صرف ڈرنے میں اتنا ثبات ہے ہر معاذ اللہ **عَنْ** اَبُو ہریرۃ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 سَلَّمَ یُؤْتِیْہِ تَرْجِمُہُ ہر جو گزرا **عَنْ** ہشام بن مثنیہ قَالَ هَلَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو ہریرۃ
 عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْہَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا یُؤْتِیْ اَحَدُکُمْ اِلَیْ اَخِیْہِ بِالسَّلَاحِ فَاِنَّہُ لَا یَذَرُیْ اَحَدُکُمْ لَعَلَّ
 الشَّیْطَانَ یُؤْتِیْہِ فِیْ یَدِہٖ فِیَقْبَعُ فِی حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ تَرْجِمُہُ اِبُو ہریرۃ سُرُوْدِیْتُ ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تم میں سے اپنے بہائی کو نہ ہم کا وہ ہتیار سے معلوم نہیں شیطان
 اس کے ہاتھ کو ڈگا دے اور ہتیار چل جاوے (یہ جہنم کے گڈبے میں جاوے) **بَاب**
 فَضْلِ اِدَالَةِ الْاَذَى عَنِ الطَّرِیْقِ رَاہِ مِیْنِ سُرُوْدِیْتُ خَیْرُ مِیْنِ لَیْسَ کَاثِبًا **عَنْ** اَبُو ہریرۃ
 اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ ہِیْمَا رَجُلٌ یَّمِیْنُ یُطْرِقُ فِی حِدْعَہٗ شَوْکِ

عَلَى الطَّرِيقِ فَكَفَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَخَفَّرَهُ لَهُ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ سُرَدِيتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَرَمَا يَأْتِيَهُمْ رَاحِلٌ مِنْ جَارِبَاتِهَا أَدْنَى رَاحٍ بِرَأْسِهَا شَاخٌ وَبِهَا كَانُثُونُ كِي لَوَادِ سَكْرٍ كَرَدَا بِهَا
 تَعَالَى لَمْ يَكُنْ كُوْتُوبُ كِيَا أَوْ تَرْجَمَهُ بِأَرْزُومِي نَعَمْ كَمَا سَلَامُونَ كُوْتُوبُ كِيَا طَرَحَ فَاذْهَبْ دِينَ مِثْلَ
 بِرِهِ ثَوَابٌ هِيَ) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ مَرَجُلٌ بِفَضْلِ بْنِ قُصَيْبٍ عَلَى خَلِيفَتِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تُحْيِيَنَّ هَذَا عَمْرَ الْمُسْلِمِينَ لَا
 يُؤْذِي بَعْضُهُمْ فَاذْخُلِ الْجَنَّةَ تَرْجَمَهُ أَجْبَ فَرَمَا يَأْتِيَهُمْ رَاحِلٌ مِنْ جَارِبَاتِهَا أَدْنَى رَاحٍ بِرَأْسِهَا شَاخٌ وَبِهَا كَانُثُونُ كِي لَوَادِ سَكْرٍ كَرَدَا بِهَا
 كَمَا تَمَّ خَدَا كِي مِثْلَ كُوْتُوبُ كِيَا سَلَامُونَ كِيَا جَانِكِي رَاحٍ سَعَى تَاكَادُونَ كُوْتُوبُ كِيَا كَلِيفَ نَهْ هُوَ اللَّهُ
 تَعَالَى لَمْ يَكُنْ كُوْتُوبُ كِيَا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَّقِي فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ فَطَعَهَا مِنْ خَشَرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي
 النَّاسَ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ سُرَدِيتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَأْتِيَهُمْ رَاحِلٌ مِنْ جَارِبَاتِهَا أَدْنَى رَاحٍ بِرَأْسِهَا شَاخٌ وَبِهَا كَانُثُونُ كِي لَوَادِ سَكْرٍ كَرَدَا بِهَا
 شَخْصٌ كُوْتُوبُ كِيَا دِيكَرَ حَبِيبٌ كِيَا وَرَحْتَ كُوْتُوبُ كِيَا سَعَى كَاثُ دِيكَرَ حَبِيبٌ كِيَا كَلِيفَ مَوْتِي
 بِرِهِ كُوْتُوبُ كِيَا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ
 تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَطَعَهَا فَذْخَلَ الْجَنَّةَ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ سُرَدِيتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَأْتِيَهُمْ رَاحِلٌ مِنْ جَارِبَاتِهَا أَدْنَى رَاحٍ بِرَأْسِهَا شَاخٌ وَبِهَا كَانُثُونُ كِي لَوَادِ سَكْرٍ كَرَدَا بِهَا
 شَخْصٌ آيَا أَوْ رَحْتَ كَاثُ دَالَا وَرَحْتَ مِثْلَ كِيَا **عَنْ** أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اغْزِلِ الْكَادِي عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ +
 تَرْجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ سُرَدِيتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَأْتِيَهُمْ رَاحِلٌ مِنْ جَارِبَاتِهَا أَدْنَى رَاحٍ بِرَأْسِهَا شَاخٌ وَبِهَا كَانُثُونُ كِي لَوَادِ سَكْرٍ كَرَدَا بِهَا
 بَاتِ أَيْسَى بِلَا يَسَى حَبِيبٌ سَعَى أَوْ تَاكَادُونَ كِيَا فَرَمَا يَأْتِيَهُمْ رَاحِلٌ مِنْ جَارِبَاتِهَا أَدْنَى رَاحٍ بِرَأْسِهَا شَاخٌ وَبِهَا كَانُثُونُ كِي لَوَادِ سَكْرٍ كَرَدَا بِهَا
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسَدِيِّ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَذْهَبْ
 لَعَسَى أَنْ يَكُونِي دَاكِبٌ بِكَ فَرَزِدْتَنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَبِيَّ دَاكِبٌ الْكَادِي عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ سُرَدِيتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِثْلَ كِيَا رَاحِلٌ مِنْ جَارِبَاتِهَا أَدْنَى رَاحٍ بِرَأْسِهَا شَاخٌ وَبِهَا كَانُثُونُ كِي لَوَادِ سَكْرٍ كَرَدَا بِهَا
 كُوْتُوبُ كِيَا أَيْسَى بِلَا يَسَى حَبِيبٌ سَعَى أَوْ تَاكَادُونَ كِيَا فَرَمَا يَأْتِيَهُمْ رَاحِلٌ مِنْ جَارِبَاتِهَا أَدْنَى رَاحٍ بِرَأْسِهَا شَاخٌ وَبِهَا كَانُثُونُ كِي لَوَادِ سَكْرٍ كَرَدَا بِهَا

اور حکم کیا ابنا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا **باب** تحریم تقدیب البیعة و نحوها من
 الحیوان الذی لا یؤدی جو جانور ستانہ ہو سگ و تکلیف و یا حرام ہے جیڑی کر **ع**
 عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأة فی هرة سجنتها حتی
 ماتت فدخلت فیہا النار لایہ اطمعہا و سقمہا اذہی حبسہا و لایہ ترکہا تا کل
 من خشايش الا ذن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہوا ایک بلی کے لیے
 جبکہ اوس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی بہرہ عورت جنم میں گئی اُس عورت نے اوس بلی کو نہ کرنا
 دیا نہ پانی قید میں اور نہ جوڑا کہ زمین کے کیر و ن کو کہاتی **ع** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم عنہ حدیث جویریہ ترجمہ وہی جو ابو بکر **ع** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم عذبت امرأة فی هرة اوثقتھا فکلمتھا و لکھتھا و لکھتھا و لکھتھا و لکھتھا
 من خشايش الا رحن ترجمہ وہی جو بکر اس میں یہ کہ اوس بلی کو باندھ دیا تھا **ع** ابن ہریرہ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ ترجمہ وہی جو ابو بکر **ع** ابن ہریرہ عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کن احادیث منہا و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت
 امرأة النار من جرأہ و هرة کھا اذہی اطمعہا و لکھتھا و لکھتھا و لکھتھا و لکھتھا
 خشايش الا من حتی ماتت ہر کہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب جبکہ اوس نے باندھ دیا تھا پرنہ اوس کو کہنا دیا نہ جوڑا کہ
 وہ زمین کے کیرے جباتی یہاں تک کہ وہی ہو ہو کر مر گئی **باب** تحریم الیکبر غرورکما
 ہے **ع** ابن سعید الخدری و ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الیکبر اذہ و الیکبر یاء و اذہ فممن یأر عنی عذبتہ ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ
 سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غرور پروردگار کی انارش اور بزرگی اوس کی چادر ہے
 ایسے یہ دونوں اسی کی صفتیں ہیں اب پروردگار فرمانا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں تیار کرے یا
 اوس کو عذاب دوگنا (نودی) نے کہا حدیث مسوغور بخت و عید لکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے
 اور صفت خاص پروردگار کی ہے **ع** مراد اسد کبریا و ہنی کہ ملکش قدیم ست و شمس
باب التبی عن تقدیب الاکل من لحمہ اللہ تعالیٰ اللہ کی رحمت کسی کو نہ افسد کرنا

حرام ہے **عَنْ جَدِّهِ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَكَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا
 يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ إِلَّا أَنْ اللَّهُ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى حُلًّا أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ يَا نَبِيَّ قَدْ غَفَرْتُ
 لِفُلَانٍ وَأَخْبَطْتُ عَنْكَ أَذْكَمَا قَالَ **تَرْحِمُهُ** حَنْدُبُ سُرُوَيْتٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا ایک شخص بولا قسم اس کی اللہ تعالیٰ نے کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں جو وہ قسم کہتا
 ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا میں نے اس کو بخش دیا اور میں اس کے جس قسم کہائی تھی اعمال بخیر دیے
ف نیز کار فرمائی نے کہا اس حدیث سے اصل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بے
 توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کیا اسے اعمال صالحہ سے
 مبرا ہے میں اور بہشت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر و جحیم ہیں اور حدیث کا یہ مطلب بیان کیا
 ہے کہ اس کی نیکیاں برائیوں کے ساتھ گر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہو گیا
 ہوگا یا یہ حکم اگلے امتوں کے لیے تھا **بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّامِلِينَ مَا تَوَاتَرُوا** اور
 گناہ مخصون کی فضیلت **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْتَ أَشَقَّتْ
 مَكْدُونُوعُ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ تَرْحِمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سُرُوَيْتٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال بخبر اکودہ دروازوں پر سے وہ پہلے ہو گئے کہ اگر خدا کے اعتماد
 پر کیسی بات کی قسم کہا بیٹھیں تو خدا اودن کی قسم کو سچا کر دیوے **ف** یعنی بعض مذہب گان خدا
 کے لیے ذلیل اور بڑے ہیں کہ کوئی درواری پر نہ کھڑا ہوئے اور باطن کے لیے صاف ہیں کہ خدا
 جل جلالہ کو اودن کی خاطر درواری منظور رہتی ہے حدیث کو دو فائدہ معلوم ہوا اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر
 کو حقیر نہ جانے **س** خاک راں چہاں را بختارت سنگر **ن** چہ طائی کہ درین گرد و ساری باشد
 مگر یہی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیرین کو ولی اور قطب عوام کی طوفا اعتقاد کرے ہر سطر کہ حضرت نے
 اس حدیث میں بعضی پریشان ہو خاک راں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار یا دیک یا ہنگ
 پینے والے یا دھبی منڈی پہی ایسے ہونے میں دو سرافندہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاک ساری اور گناہی
 حقیقتاً کو پسند ہے **(تحفۃ الاخیار)** **بَابُ التَّحْقِيقِ عَنْ قَوْلِ هَكَذَا النَّاسُ** یہ کہنا منع ہے
 کہ لوگ تباہ ہوئے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ النَّحْلُ
 هَكَذَا النَّاسُ هَهُوَ أَهْلُكُمْ قَالُوا أَبَوَاتُكُمْ لَا أَدْرِي أَهْلُكُمْ بِالنَّحْلِ أَمْ أَهْلُكُمْ بِالنَّحْلِ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو کر رختار
 سے اپنے تئیں عمدہ جانکر اور جو منوس یا بچے دین کی خرابی پر کہی تو نسخ نہیں ہے (تو وہ خود سے
 زیادہ ہلاک ہونے والا ہے) **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْإِمْلَاءِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو گذر **باب**
الْوَصِيَّةُ بِالْجَارِ ہمسایہ کا حق **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَا ذَالَ جِبْرِيلُ يَوْصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ كُورُنَةُ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ صدیقہ
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل علیہ السلام مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسایہ
 کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا وہ ہمسایہ کو دارت بنا دین **ف** یعنی یہاں تک ہمسایہ
 کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا دارت ہو جاوے گا احادیث میں
 حق ہمسائیگی کی نہایت تاکید ہے **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ**
 وہی جو گذر **عَنْ** ابْنِ مَرْثُومٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَالَ جِبْرِيلُ يَوْصِيَنِي
 بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورُنَةُ **ترجمہ** ابن عمر سے یہی ایسے ہی روایت ہے **عَنْ** ابْنِ ذَرِّقَالٍ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَاذِرُ إِذَا لَحِجْتَ مَرْقَةَ فَأَكْثِرْ مَاءَ هَذَا تَقَاهُ جِدْرُكَ
ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ابو ذر جب گوشت بچاؤ تو شوربا
 بہت کر کہ اور خیال کر کہ اپنے ہمسایہ کا **عَنْ** ابْنِ ذَرِّقَالٍ قَالَ خَلِيفَةُ الْأَصَابِي إِذَا لَحِجْتَ مَرْقَةً
 فَالْكَيْتُ مَا دَا لُجْ أَنْظِرْ أَهْلَ بَيْتِكَ مِنْ جَيْزِكَ فَأَصْبِرْ مِنْهَا بِمِثْلِ عَرَفِ **ترجمہ** ابو ذر
 سے روایت ہے کہ میر جانی و درستانہ مجھ کو نصیحت کی کہ جب گوشت بچاؤ تو شوربا بہت کر کہ اور اپنے ہمسایہ
 کے برابر دین کو دیکھ آگوا اس میں سے بھیج کر جانی و درستانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں **باب**
الْمُتَعَبِّاتُ بِطَلَبِ الرُّوحِ عِنْدَ الْفَقَائِ مَلَقَاتُ كِيَرَاتِ كُشَادَةِ بِيْشَانِ **عَنْ** ابْنِ ذَرِّقَالٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحْقِرَنَّ مِنَ الْعَرُوفِ شَيْئًا وَكُلُوا نَسْلَفَ أَحَاكِ
 يَوْجِهِ طَلَبِ **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم
 مت سمجھو (یعنی ثواب کا غالی نہیں) اور یہ بھی ایسا احسان ہے کہ اپنے ہمسایہ کو کُشَادَةِ بِيْشَانِ
 کے ساتھ **باب** **الْمُتَعَبِّاتُ بِطَلَبِ الرُّوحِ** عِنْدَ الْفَقَائِ مَلَقَاتُ كِيَرَاتِ كُشَادَةِ بِيْشَانِ
عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا اتَاَهُ طَالِبٌ حَاجَةً اَقْبَلَ عَلَيْهِ كَاثِرَةً فَقَالَ اَسْتَعُوْا فَاَنْتُمْ جَوْرٌ اَوْ لَيْقُضَنَّ اللهُ عَلَيَّ السَّيِّئَاتِ
 نَبِيُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا احَبَّ رَحِمَهُ الْبُيُوتِيُّ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا احَبَّ
 كَوْنِي حَاجَتٌ لِكُلِّ اَتَا تَوَابٍ اِنِّسَ سَاهِيُوْا كَفَرْنَا عَنْ سَفَارِشِ كَرْدُ مَكُوْثُوْابِ هُوْكَ اَدْرَا سَهْ تَقَالِي تَوَابِيْ مَغِيْمِ
 كِي زَبَانِ بِرُوِيْ حَكْمِ كَرِيْ كَا جَوَابِ تَهَا هِيْ **ف** بِيْنِيْ مِيْنِ نُوْمِيْ كَرُوْنِ كَا جَوْحِ هِيْ لِيْ كِنِ تَمِ اِيْثَارِ
 مَتِ كُوْ سَفَارِشِ كَرُوْ نُوْمِيْ نِيْ كِهَا فَمَاعَتِ بِيْنِيْ سَفَارِشِ بَادِشَاهِ اَدْرَا حَاكِمِ اَدْرَا سِرْخُشْ كِيْ پَسِ مَرَسْتِ
 هِيْ اَكْرُجْ ظَلَمِ رُوْكِنِيْ كِيْ لِيْ پَسِ زَا كُوْ مَعَا فِ كَرْنِيْ كِيْ لِيْ يَا كِيْ كُوْ كُچِ دِلُوَانِيْ كِيْ نِيُوْ هُوْ لِيْ كِنِ جَدِ مَدِيْنِ
 سَفَارِشِ حَرَامِ هِيْ اِيْطَرِ مَانِ كَرْنِيْ كِيْ لِيْ **بَابُ** اِسْتِجَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ
 نَبِيُّكَ صَحْبَتِ كَا حَكْمِ **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ جَلِيْسِ
 الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ الْمَيْتَةِ وَنَافِلَةِ اَنْكَبِيْ نَحْمَلِ الْمَيْتَةَ اِمَّا اَنْ تُجْنِدَ بِكَ وَرَئَا
 اَنْ تَبْتَاعَ مِيْنَهُ وَرَئَا اَنْ يُجَدِّ مِيْنَهُ رِيْحًا طَيِّبًا وَنَافِلَةِ اَنْكَبِيْ اِمَّا اَنْ تُجْرَقَ رِيْحًا بَلِيًّا وَرَئَا
 اَنْ تُجَدِّ رِيْحًا خَبِيْثَةً رَحِمَهُ الْبُيُوتِيُّ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ فَرِيَا نِيْكَ حَسَنًا
 اَدْرَا بِرِصَا حِ كِيْ شَالِ اِيْسِيْ هِيْ جِيْسِيْ شَكِ بِيْجُوْ دَا لِيْ اَدْرَا بِرِطِيْ دَسُوْ نِيْ كِنِيْ دَا لِيْ اَكِيْ شَكِ وَاَلَا يَا
 تُوْ تَجِيْ يُوْنِ هِيْ دِيْكَ اَتَحْفَ كِيْ طُوْرِ رِيْسُوْ كُوْ كِيْ لِيْ يَا تُوْ اَدْرَا سِيْ خَرِيْدِيْكَ اَدْرَا بِرِطِيْ پُوْ نِيْ كِنِيْ وَاَلَا يَا تُوْ
 تِيْرِيْ كِيْ طَرِيْ جَلَا دِيْكَ يَارِيْ بُوْجُوْ كِيْ نُوْ مَكْمُ سَا طَرِيْ كِيْ **ف** بِيْغِيْ عِظَارِ كِيْ پَسِ جُوْ كُوْ يِيْطِيْ تُوْ
 فَا كِيْ سُوْ خَالِيْ نِيْنِ اَكْرُ عِطَرِ خَرِيْدِيْ تُوْ خُوْ شَبُوْ هِيْ هِيْ شَالِ نِيْكَ نِيْخُشْ كِيْ هِيْ كِيْ عَالَمِ يَا
 دُرُوْشِيْ اَحْكِيْمِ كِيْ صَحْبَتِ مِيْنِ كِيْچِيْ نِيْ كِيْچِيْ فَا كِيْ ضَرُوْرِ هُوْ رِهَتَا هِيْ اَدْرَا بِرِطِيْ پُوْ نِيْ كِنِيْ وَاَلَا بِخُشْ كِيْ طَرِجِ
 هِيْ مِيْ كِيْ صَحْبَتِيْنِ نَفْضَانِ ضَرُوْرِ هُوْ تَا هِيْ اَكْرُ دِيْ نِيْ سِيْ كُوْ جِيْ هِيْ اَدْرَا كَا اَفْضَرُوْرِ هُوْ تَا هِيْ اَدْرَا
 اَدْرَا دَرِجِيْ يُوْ كِيْ نِيْ كِيْ اَوْ عِبَادَتِ كِيْ لَذَتِ كِيْ هُوْ جَاتِيْ هِيْ - تُوْ دِيْ نِيْ كِهَا اَحَدِيْثِ سُوْ يِيْ نِيْكَ اَكْرُ مَشْكِ
 پَا كِيْ هِيْ اَدْرَا سِيْزِ اَجْمَاعِ هِيْ عِلْمَا كَا لِيْ كِنِ شِيْعِيْ سُوْ اَوْكِيْ نِيْجَارَتِ مَقْوَلِ هِيْ اَدْرَا كَا قَوْلِ بَا طَلِ هِيْ
 حَدِيْثِ سُوْ اَدْرَا اَجْمَاعِ هِيْ اَدْرَا عِيْنَتِيْ سَلْمَانِ شَكِ لِكَلْتِيْ هُوْ كِيْ آتِيْ اَدْرَا بِجِيْ تُوْ كِيْ اَتَمِيْ مَخْضَرِ
بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى النَّبَاتِ سَبِيْنِ كِيْ پَانِيْ كِيْ نَفِيْثِ **عَنْ** عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللهُ عَنْهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِيْ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَاَسْأَلْتُهُنَّ
 فَاَمَرْتُ بِحَدِيْثِيْ شَيْئًا غَيْرَ مَكْرُوْرٍ وَاحِدَةٍ نَا عَطِيْتُهُمَا اِيْثَا فَاَخَذَتْهُمَا فَسَمَّيْتُهُمَا بَيْنِ

باب فضلی من یؤت کہ ذلک یختسبہ جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے عن ابی ہریرۃ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت واحد من المسلمین ثلثۃ من اولادہ فتمسکۃ
 النار الا لحکۃ القسم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان
 کے تین بچہ مر جاویں اور سب کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اٹھانے کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم
 میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر نہ لگے اور جو بچہ لگا ہی گذر دوزخ پرے ہو گا پر اور کسی طرح کا
 عذاب نہ ہو گا **مسئلہ** الرہریۃ یا سناد مالک ومعنی حدیث یہ کہ ان فی حدیث سفیان کیل
 النار الا لحکۃ القسم ترجمہ وہی جو اور گذر **مسئلہ** ایضاً سورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لیسوا من الاضار لا یموت واحد منکم ثلثۃ من اولادہ فتمسکۃ
 راہ دخلت الجنة فقالت امراءۃ منھن ایاتنان یا رسول اللہ قال اولتان ترجمہ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں جو جس کے تین
 بچے مر جاویں اور وہ خدا کی رضا مندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جاوے گی ایک عورت بولی
 یا رسول اللہ اگر دو بچے مر میں آپ نے فرمایا وہی یہی **مسئلہ** ایضاً سعید الخدری قال جاءت امراءۃ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ذهب الرجال یحیدنک فاجعل
 لنا من نکتک یوماً نأتیك فیہ نعلمکنا مما عندک اللہ قال اجتمعن یوم کذا فاکمل
 فاجتمعن فاکملن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلمن مما عندہ اللہ ثم قال
 ما من کت من امراءۃ تقدمن بین یدیهما من ولیدھا ثلاثۃ الا کانتوا الھاججا
 من النار فقالت امراءۃ واثنتین واثنتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 واثنتین واثنتین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتیں آپ کی مردہ ہی سناتے ہیں تو ہمارے لیے وہی
 ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ کو پاس آیا کریں اور آپ ہم کو وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے
 آپ کو سکھلائی آپ نے فرمایا اچھا فلاں دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس
 تشریف لائے تو ہر فرمایا تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اس کو
 مر گئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جاوے گی جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچہ درپے دو بچے آپ نے

فرمایا اور دو بچہ دو بچے دو بچہ دینے اور کہا ہی حکم ہے احسن ابی ہریرہ قال ثلاثہ کہ
 یکنوا الجنۃ ترجمہ وہی جگہ را اس میں اما زیادہ ہو کہ وہیں بچے سیانے ہو کہ ہوں احسن
 ابی حسان قال قلت لابی ہریرہ انہ قد مات لی ابنان کما انت تحن فی عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجدینہ تطیب بہ النفسا عن موتانا قال نعم صغارا
 دعائیم للجنۃ یتکلم احدہم اباءہ او قال ابویہ فیما ھو ینویہ قال ینیدہ کما
 اخذ انا بصنفۃ ثوبک ھذا فلا یتنا ھے او قال یتنہی حق یدخلہ اللہ اباءہ للجنۃ
 و فی رواية سیدہ حاکمنا ابو الشکیل ترجمہ ابسان سروریت و میں ابہریرہ کہ ہاں
 دہشتہ مرگے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو
 انہوں نے کہا اچھا چوٹے بچہ لوحیت کو کپڑے ہیں یعنی جنت و جہانہ ہوں جیسے پانی کا کپڑا پانی
 سے جدا نہیں ہوتا وہ اپنے باپوں و ملیں گے یا مان باپ سوار اٹکا کپڑا کپڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس
 وقت تیرے کپڑے کا کنارہ کپڑے ہوں بچہ چوڑیں گے یہاں تک کہ اسے اٹکوا اور ان کے باپوں کو
 حبت میں داخل کرے گا احسن الشیخ بیضاوی الاسناد وقال فصل سمعت من رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم شکیا تطیب بہ النفسا عن موتانا قال نعم ترجمہ وہی جو
 گدرا احسن ابی ہریرہ قال آتت امراۃ الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم بصیبتی
 لھا فقال یا نبی اللہ ادع اللہ کہ فکفدت ثلاثۃ فقال دفت ثلاثۃ فکفدت
 نعم قال لقد احطرت و حیا شد ید من النار قال عمر من یتنہی عن جہنم و
 قال الباقون عن طلحہ لکھین کما دا الحد ترجمہ ابہریرہ سروریت و ایک عورت ایک بچہ
 لیکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجیے اس کے لیے رعد و برق
 مرنے کی کیونکہ میں تین بچوں کو کھڑی ہوں اپنے فرمایا تو نے تین بچوں کو کھڑا وہ بولی ہن اپنے
 فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے احسن ابی ہریرہ رضى اللہ تعالیٰ عنہ قال
 جاکت امراۃ الی الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم یابن لھا فقال یا رسول اللہ ایتک
 یقتل ذرۃ اخاف علیہ قد دفت ثلاثۃ قال لقد احطرت و حیا شد ید
 من النار قال زھیر عن طلحہ و لکھین کما دا الحد ترجمہ ابہریرہ سروریت و

ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس بیٹی کے لیے دعا فرما
وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ میں بڑے جادوے میں تین بچوں کو مار چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تو ایک
مضبوط روک کر لی جہنم کی **باب** اِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَحَبَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حُبًّا وَهُوَ
کریم کسی نبی سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِهِ
فَقَالَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ قُلْنَا فَكَيْفَ قَالَ كَيْفَ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَأْتِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ قُلَانَا فَكَيْفَ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا ابْنُ
اللَّهِ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ إِنَّ ابْنًا كَانَتْ بَيْتُهُ قَالَ فَيُبْعِثُ
جِبْرِيلَ ثُمَّ يَأْتِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْعِثُ قُلَانَا فَكَيْفَ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ فَيُبْعِثُ
تُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ جَاءَهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللہ تعالیٰ جسے ہی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلا نے
بندے کو تو ہی اس سے محبت کر جبریل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس کے اور آسمان میں منادی کرتا ہوں
اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلا نے سو تم بھی محبت کرو اس کے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں بعد
اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو
جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اُٹھکا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتا
ہیں پھر منادی کرتا ہے میں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے
دشمنی رکھو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم
جاتی ہے یعنی زمین میں ہی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں پھر ہے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِهِ
وَيُحِبُّ قُلَانَا فَكَيْفَ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا ابْنُ
اللَّهِ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ إِنَّ ابْنًا كَانَتْ بَيْتُهُ قَالَ فَيُبْعِثُ
جِبْرِيلَ ثُمَّ يَأْتِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْعِثُ قُلَانَا فَكَيْفَ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ فَيُبْعِثُ
تُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ جَاءَهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللہ تعالیٰ جسے ہی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلا نے
بندے کو تو ہی اس سے محبت کر جبریل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس کے اور آسمان میں منادی کرتا ہوں
اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلا نے سو تم بھی محبت کرو اس کے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں بعد
اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو
جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اُٹھکا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتا
ہیں پھر منادی کرتا ہے میں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے
دشمنی رکھو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم
جاتی ہے یعنی زمین میں ہی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں پھر ہے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِهِ
وَيُحِبُّ قُلَانَا فَكَيْفَ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا ابْنُ
اللَّهِ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ إِنَّ ابْنًا كَانَتْ بَيْتُهُ قَالَ فَيُبْعِثُ
جِبْرِيلَ ثُمَّ يَأْتِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْعِثُ قُلَانَا فَكَيْفَ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ فَيُبْعِثُ
تُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ جَاءَهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امد اور اُس کے رسول کی محبت آپؐ فرمایا تو اوس کے ساتھ ہوگا جس کی محبت رکھو رگو اور اعمال کم ہوں **عَنْ**
 النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعَدْتُ لَهَا فَكَلِمَةً بَيْنَ كُمْ كَتَيْبَةً قَالَ
 وَابْكَيْتُمْ أَحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَانْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اُس گنوار
 نے بہت سامان لے لیا اور کہا لیکن میں محبت رکھتا ہوں امد اور اُس کے رسولؐ سے تو وہی نے کہا امد اور
 اوس کے رسولؐ کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ اون دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اُس سے باز رہے
 اور شروع پر قائم رہے اور محبت میں صالحین کے یہ ضرور نہیں کہ اون کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو اُن
 مثل ہو جاویگا **سُئِلَ أَحِبُّ الصَّالِحِينَ وَكُنْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي صَالِحًا عَنْ**
 النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَقْبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
 مَا أَعَدْتُ لَهَا مِنْ كَيْفٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اُس گنوار نے
 کہا میں تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں **عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ**
 قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا
 أَعَدْتُ لَهَا قَالَ أَحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ النَّسْ وَفَمَا فَرَحْنَا بَعْدَ
 الْوَسْطَانِ قَرَجًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ النَّسْ
 فَأَنَا أَحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَخُصَّ كَارِجُونَ أَنْ أَكُونَ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ أَجْعَلْ بِأَعْمَالِ عِمْ
 ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول امد
 قیامت کب ہے آپؐ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا طیار کیا ہے وہ بولا امد تعالیٰ اور اوس کے رسولؐ کی
 محبت کو آپؐ نے فرمایا تو تو اوس کے ساتھ ہوگا جس کی محبت رکھو۔ انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے
 اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کو سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں امدؐ اور اُس
 رسولؐ سے اور ابو بکر اور عمر سے اور بجز اسیدؓ کی قیامت کو دن میں اون کے ساتھ ہوں گو میں نے اون کے
 سے اعمال نہیں کیے **عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَاهُ بَيْنَ كُمْ قَوْلَ النَّبِيِّ**
 فَأَنَا أَحِبُّهُ وَمَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی جو ابو بکر اور **عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ**
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عَيْنًا سُدَّةَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعَدْتُ لَهَا قَالَ تَكَانَ الْإِسْتِكَانَ ثُمَّ قَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَذْتُ لِي كِتَابًا مِنْ صَلَوةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ لَكَتِي أَحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 قَالَ فَانْتَ مَعَهُ مَنْ أَحَبَّكَ تَرَجَّمَهُ اس بن مالک سرودیت هرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں
 مسجد بن کر نکل رہے تھے اسے میں ایک شخص بکھڑا مسجد کے سامان کے پاس اور بولا یا رسول قیامت کب
 ہوگی آپ نے فرمایا تو نے کیا سامان طیار کیا ہے قیامت کہیے یہ شکر وہ خضر دیکھا یہ بولا یا رسول اللہ میں نے
 تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ طیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول
 سے آپ نے فرمایا پس لو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھو **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَرَجَّمَهُ دہی جو اب پر گذر **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَّمَهُ دہی جو اب پر گذر
 تَرَجَّمَهُ دہی جو اب پر گذر **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَلَّاهُ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا ذَلَّكَ لِيَكُونَ بَصِيحًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْمُ الْكُرْدِ مَرْمَرٌ أَحَبَّ تَرَجَّمَهُ عبد اللہ بن مسعود سرودیت هر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھو ایک قوم سے
 اور اس قوم سے عمل نہ کرے آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَّمَهُ دہی جو اب پر گذر **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ذَلَّكَ كَرِيْمٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ أَبِي خَالِدٍ تَرَجَّمَهُ ابو موسیٰ و دہی الیہ
 ہر رویت ہر باب **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَّمَهُ دہی جو اب پر گذر **عَنْ** أَبِي خَالِدٍ تَرَجَّمَهُ ابو موسیٰ و دہی الیہ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَايَتِ الرَّجُلُ يَجْعَلُ الْفَصْلَ مِنَ
 الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ الْبُشْرَى الْمَوْتِ تَرَجَّمَهُ ابو ذر سرودیت هر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچر اعمال کرتا ہے اور
 لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بالفضل خوشخبری ہے مومن کو دینے احزمت میں جو ثواب اور
 اجر ہے وہ تو اب تک ہر یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اور کہیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں **عَنْ** أَبِي
 عَمْرِو بْنِ الْيَكُوْبِيِّ يَابِسًا وَحَمَاءُ بَنِ زَيْدٍ قِيلَ حَدَّثَنَا غَيْرَانُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ شُعْبَةَ
 عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَجَيْدُ النَّاسِ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَجَيْدُ النَّاسِ كَمَا قَالَ حَمَّادُ

ترجمہ دہی جو اب پر گذر

کتاب القدر

کتاب تقدیر کے بیان میں

عن عبد اللہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلفہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم ینزل فی ذلک علفۃ ثم ینزل ذلک ثم ینزل فی ذلک مصغۃ ثم ینزل ذلک ثم ینزل الذلک فیدفع فیہ الرحم ویومئذ یامر کلکائن وکتب لہم وعلیہ واجرہ وشفقہ او سحیدہ کو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما ینزل بطنہ وینزلہ الا ان ذلک فیکتب علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیکذلکھا و ان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما ینزل بطنہ وینزلہ الا ان ذلک فیکتب علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیکذلکھا ترجمہ عبد الباقی
ہر حدیث یا کسی مسند یا صحیح یا معجم یا مسطور علیہ وسلم نے اور آپ سچ پر مبنی کئے ہوئے پیشکش تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطق اور اسکی جان کے بہت پہچانیں دن جمع رہتا ہے ہر چالیس دن میں لوہو کی ہشٹی ہو جاتا ہے ہر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے ہر خدا تعالیٰ اس کی طواف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح ہونکتا ہے اور چار ہاتھوں کا اسکو حکم ہوتا ہے کہ اسکی روزی لکھتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اسکی عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکھتا ہے کہ نیک یا بد بختی ہوگا یا بد بختی (دوختی) ہوگا سو میں تم کہتا ہوں اسکی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں مانتہ بہر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قرب ہو جاتا ہے ہر تقدیر کا لکھا اسے غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے ہر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بہر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں سو اسے ایک تہہ بہر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے ہر تقدیر کا لکھا اسے غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے ہر بہشت میں جاتا ہے **ف** احادیث میں انسان کی اہم دار انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکی مطلب خصوصاً تقدیر کا بہید نہیں سمجھ سکتے اس کے بوجھ کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن انادریافت کی چاہیے کہ یہ خاتمہ پر دار ٹھہرا تو کوئی نئی عبادت اور بندگی پسند نہ کرے سو اس طرح کہ خاتمے

علی المرتضیٰ کا یہ قصہ ترجمہ عبدالمہ بن سعد کہتے ہیں بخت وہ جو اپنی مان کے پیٹ کو بخت ہو اور
 نیک بخت وہ جو دروگر کے نصیحت پاوے۔ عامر بن رائلہ عبدالمہ بن سعد سے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ایک صحابی پاس آئے جنکو خذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان کو یہ حدیث بیان کی
 کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہوگا۔ خذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے جو بخل لطفہ پر پالیں اس میں گند جاتی ہیں تو اسے تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس
 کے پاس وہ اسکی صورت بتاتا ہے اور اس کے کان اگھہ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بتاتا ہے پھر عرض
 کرتا ہے ای پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ کہہ لیتا ہے
 پھر عرض کرتا ہے ای پروردگار اسکی عمر کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ
 کہہ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے ای پروردگار اس کی روزی کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ
 حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ کہہ لیتا ہے پھر وہ فرشتہ اپنے ماتھے میں یہ کتاب باہر لیکر نکلتا ہے اور
 اس کے کوئی امر نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ رَأَى الْكَذَّابَ يُنَادِي**
عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** ابی سعید خذیفہ بن اسید غفاری
 فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْذُنُ هَاتَيْنِ يَقُولُ إِنَّ التُّطْقَةَ تَقَعُ فِي
 الرَّحِيمِ الرَّعِيْنِ لِكَلَّةٍ ثُمَّ يَتَسَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلِكُ قَالَ دُهِيرُ حَسْبَبْتُه قَالَ الَّذِي يُخْلَقُ
 فَيَقُولُ يَا رَبِّ اذْكُرْ اَوْ اَنْتَ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا اَوْ اُنْثَى ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ اَسْوَى اَوْ
 غَيْرُ سَوَى فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوًى اَوْ غَيْرَ
 ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رَزَقْتَهُ مَا أَجَلَهُ مَا خَلَقْتَهُ ثُمَّ
 يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيدًا ترجمہ ابو مسرور محمد خذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ان دنوں کا لون گھونڈا ہے تو فرماتے تھے لطفہ مان کے پیٹ میں چالیں اتوں
 تک یوں ہی رہتا ہے پھر فرشتہ اوپر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو سکو تپا بنا تا ہے وہ کہتا ہے ای
 پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت پھر اللہ تعالیٰ اسکو مرد کرتا ہے یا عورت پھر وہ فرشتہ کہتا ہے ای پروردگار
 یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اسکو پورا کرتا ہے یا ناقص پھر کہتا ہے ای پروردگار اسکی روزی
 کیا ہے اسکی عمر کیا ہے اسکو اخلاق کیسے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اسکو بد بخت کرتا ہے یا نیک بخت **عَنْ**

حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَلَكَكُمْ مَوْكَلًا بِالْخَيْرِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا يَأْذَنُ لِيُفْعَلَ قَدْ
 أَرَبَيْنِ لِيَكُنْ لَكُمْ دَكْرٌ كَمَا خُلِقَ بَشَرٌ تَرْتَجِمُهُ رَحْمَةُ اللَّهِ جَوْنًا مِنْ يَدِهِ كَمَا كُنْتُمْ جَوْنًا مِنْ يَدِهِ
 بِرَجَبِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ بِرَجَبٍ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ
 التَّوْبَتِ مَا لَكَ دَرَكٌ لِحَدِيثِكَ أَكُنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ دَكَلَ بِالْخَيْرِ مَلَكَكُمْ فَيَقُولُ أَمْرٌ رَبِّكَ لَنْفَعُ
 أَمْرٌ رَبِّكَ عَقَبَهُ أَمْرٌ رَبِّكَ مُضْعَفَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلِكُ أَمْرٌ رَبِّكَ
 دَكْرٌ أَوْ أَشْفَى شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ فَمَا الرِّبُّ فَمَا الْوَجَلُ فَمَا كُتِبَ كَذَلِكَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ رَحْمَةُ
 النَّاسِ بَنِي مَالِكٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَرَسْتُكُمْ كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ
 بِرَجَبِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ بِرَجَبٍ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ
 حَبِيبِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ بِرَجَبٍ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ
 رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَرَسْتُكُمْ كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ بِرَجَبِ اللَّهِ
 تَعَالَى كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ بِرَجَبٍ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ رَجَبُ اللَّهِ
 عَنْ عِيسَى قَالَ كُنَّا فِي جَبَاةٍ فِي بَيْعِ الْغُرَقِ كَانَا نَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 وَقَعْدًا لِحَوْلَةٍ وَمَعَهُ خِصْرَةٌ فَكُنْتُ يَجْعَلُ يَنْكُتُ بِخِصْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ
 مِمَّنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ إِلَّا وَفَدَكَ كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالْمَاءِ وَلَا وَقَدْ كُنْتُ
 شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ نَارُ رَسُولِ اللَّهِ أَفَلَا تَمْكُتُ عَلَى كِتَابِنَا وَتَدْعُ الْعَمَلُ
 فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
 الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ أَعْمَلُوا أَكُلَ مُنْكَرٍ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ
 فَيُيَسِّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسِّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ
 فَرَدَّ مَا مِمَّنْ أَعْطَى وَأَنْفَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَيُسِيرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ يَجْعَلُ وَاسْتَعْنَى
 وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَيُسِيرُهُ لِلْعُسْرَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى
 مَدِينَةُ مَدِينَةِ الْقَبْرِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى
 أَبِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ بَطْنِ
 بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ نے تمہارا نہ لکھ دیا جو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ نیک نیت ہو یا بد نیت ہو ایک شخص بولا
 یا رسول اللہ میری سچائی دیکھ کر کیوں بہرہ رسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا
 بے فائدہ ہے جو جنت میں ہو وہ ضرور ہوگا) آپ نے فرمایا جو نیک بختوں میں سے ہے وہ نیکوں کا شمار کرے گا
 اور جو بد بختوں میں سے ہو وہ بدوں کا کام چلے کرے گا اور فرمایا عمل کر دو ہر ایک کو آسانی دے دی
 گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جاوے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جاوے گا بدوں
 کے اعمال کرنا نہ آپ نے یہ آیت پڑھی سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا
 سوا دس چھ سو آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور بخیل ہو اور بے پرواہ بنا اور نیکوں کو اور دس چھ سو
 جانا تو اس پر ستم آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب پیچھے رہے کہ تقدیر کے روبرو
 عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں ہو سکتے
 کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنے حکمت کو
 بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسو اگلیہ سبب سے بینائی کا اور کان سبب سے شنوائی
 کا اور زہر سبب سے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب سے بہشت کا اور بد عمل سبب سے دوزخ کا تو معلوم
 ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں اسی طرح رزق مقدور ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس
 کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ ان احادیث کو دوسری اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا کہ تقدیر
 حق ہے اور سب سے ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی صنعت
 عقل تقدیر کا بہید سمجھ نہیں سکتی اکثر بیگانہ جاتی ہے کسی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا
 تقدیر کو آپ نے فرمایا کہ اندھ میری رات میں سمندر میں ت گھس لینے تقدیر کا بہید دریافت کرنا
 آدمی کا مقدور نہیں۔ احادیث سے یہی نکلا کہ تقدیر کے بہرہ کو پرکوشش اور محنت کا چھوڑ دینا
 دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم
 یہ ہے کہ سبب کے حاصل کرنے میں جہاد تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس
 کوشش کے اپنے تدبیر پر غور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بہرہ و سار کہی ہمارا تو یہ عہدہ ہے کہ
 دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو حرب
 نامہ کام ہوتے ہیں لکن لال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیا رنج کرتے ہیں پر

مومنوں کو کچھ رنج نہیں وہ جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی
 ضرور ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہم ادنیٰ کی بحث کرتے ہیں کہ پہلا اگر تقدیر نہ ہو تو سب سبب
 سبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ سبب اس کے بعد ہوا کرتے ہیں
 کہلاتے ہیں پر نہیں مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے نقص ہوتا ہے پر ہیضہ نہیں ہوتا باقی خرابیاں
 ہم پر وہاں نہیں ہوتی پانی اور ہوا دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوسری اثر کا
 سبب نہیں مثلاً کوئین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا کافور سے ہمیشہ دبا کوفہ نہیں ہوتا بلکہ ہم کہتے
 ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ سبب کو مستلزم نہیں ہیں مثلاً اگر
 ہمیشہ نہیں جلاتے جبکہ ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہیں یا ہیگی نلڑی کو جلا میں تو نہیں جلاتے
 وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں ایک عامل موجود ہے جو اس پر جواب دہ ہیں کہ سوا اس مانع کے اور بھی ہوگا
 سوائے نلڑی کے ہیں پھر اکیلی نار جلاتے کے سبب کیونکہ ٹھیری اور سوائے ہر قدر غیر محسوس ہیں کہ الکا
 منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہے
 کہ کوئی سبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اسکا ہونا موقوف ہے اس کے سبب کے ہونے پر پھر اس کا
 ہونا اس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ
 کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمانہ تناسلی ہیں کیونکہ پائے جاسکتے ہیں اب اگر زمانہ انزل میں غیر
 متناہی ہے تو ہر ایک سبب واجب بالغیر ہے اور ہر ایک سبب ہی وجہ بالغیر ہوگا کیونکہ وہ سبب کا دوسرے
 سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس وجہ بالغیر یا وجہ
 بدون وجہ بالذات کہ اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدون ما بالذات کو پایا جاوے اور وجہ
 ما بالذات کرنا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور سبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور
 ساری اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور یہی عین ایمان ہے کہ
 بِهَذَا الْوَسْطَانِ مَعْنَاهُ قَالَ فَكَلَّمَ عَبْدًا وَلَمْ يَقُلْ خَصْرًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَحِمَهُ
 عَنْ ابْنِ الْأَكْثَرِ شَرَفُ قَدَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَهُ وَهِيَ حُجْرًا وَبِهَا
 حَكَمٌ عَلَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَخَالِسًا فِي يَدِهِ
 عُرْدٌ كُنْتُ بِهِ فَرَفَعْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ مِنْ نَفْسٍ لَا وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا مِنَ الْجَنَّةِ

وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا تَبْكُلُ قَالَ لَأَعْمَلُوا فَكُلْ مُبَشِّرًا لِمَا خُلِقَ لَهُ شَرُّ قَرَارٍ
 فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَآتَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ إِلَيَّ قَوْلُهُ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ثُمَّ جِيءَ حَضْرَتِ عَلِيٍّ سَوْدًا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ن بیٹھو تھے آپ کے ہاتھ میں ایک بکری تھی جس کو زمین پر بکیرین
 کر رہے تھے آپ اپنا سر اٹھا یا پر فرمایا تم زمین کو کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا ٹھکانا معلوم ہو گیا ہو
 (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں کہ جنت میں جو یا جہنم میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پر ہم عمل کیوں
 کریں بہرہ و ساندہ کر لیں آپ فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا
 گیا ہے پر آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَآتَى (جس کا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) سَحَابٍ مِّنْ صُّوْبٍ
 وَالْأَحْمَشِ أَتَتْهُمَا سَمِعًا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّكَنِ عَنِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ دُحَىٰ جَوَادُ رَحِمَهُ جَابِرٌ قَالَ كَانَتْ سُرَاقَةُ بْنُ
 مَالِكِ بْنِ جُعْثَمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَمَا تَخْلُقُنَا الْآنَ فِيمَا أَلْعَلُّ الْيَوْمَ أَفِيمَا
 جَعَلْتَهُ الْآنَ قَالَهُمْ رَجَرَتْ بِهِ الْقَادِرُ أَمْ فِيمَا لَسْتَ قَبْلُ قَالَ لَا بَلْ فِيمَا جَعَلْتَهُ بِهِ الْآنَ قَالَهُمْ
 رَجَرَتْ بِهِ الْقَادِرُ قَالَ فَنِيمَ الْعَصَلُ قَالَ رُفَيْصَةُ لَمْ تَكُنْ أَيْوَالِ بَيْتِ بَشِيرٍ لَكُمُ أَهْلُكُمْ
 فَسَأَلْتُمْ مَا قَالَ فَقَالَ أَعْمَلُوا فَكُلْ مُبَشِّرًا لِمَا خُلِقَ لَهُ شَرُّ قَرَارٍ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا
 ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی
 یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ نہیں قرار پایا آپ نے فرمایا
 نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا
 ابہر عمل سے کیا فائدہ ہے زیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی جس کو میں نہیں سمجھا میں نے پوچھا لوگوں کو
 سے کیا کہا انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے سَحَابٍ مِّنْ صُّوْبٍ جَابِرٌ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَنَ الْعَلِيِّ دَفِينَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُلُّ عَامِلٍ مُبَشِّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ شَرُّ قَرَارٍ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے
 اس کا کام آسان کیا گیا ہے عَنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ أَهْلُ
 الْحَيَّةِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَنِيمَ الْعَصَلُ قَالَ رُفَيْصَةُ لَمْ تَكُنْ أَيْوَالِ بَيْتِ بَشِيرٍ لَكُمُ أَهْلُكُمْ

ترجمہ عمران بن حصین کی روایت کی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنبش النون کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (خداوند تعالیٰ کو) آپ نے فرمایا ان لوگوں نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیون کر تے ہیں آپ نے فرمایا یہ شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا اب اگر اوس کے ہاتھ سواچھے کام ہو رہے ہیں تو اسید ہوتی ہے کہ اُسکی تقدیر میں جنبتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو بُرے کام ہو رہے ہیں انکیا لکھا ہوتا ہے کہ اوس کی تقدیر میں چہنچی ہونا لکھا ہے ہر تقدیر کا علم نہیں حاصل ہے کہ ہمارے اعمال کیا تقدیر سے خارج ہیں وہ یہی بہ تقدیر الہی ہیں اور عذاب و ثواب اوس اختیار پر ہے جو بحال اسباب دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اوسکی جزا اور سزا ماننے کے سخی ہیں **احسن** یَزِيدُ الرَّشِيكَ فِي ضَلَالِهِ الْاِسْتِغْنَاءُ بِمَعْنَى خَلِّصَ حَمْدًا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَافٍ قَالَ ثَلَاثٌ يَارَسُولَ اللَّهِ تَرْجَمُهُ وَهِيَ حُرٌّ اَوْ بَرَكْدَارٍ **احسن** اِلَى الْاَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ قَالَ قَالَ لِعُمَرَ ابْنُ حُصَيْنٍ اَرَأَيْتَ مَا يَعْلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ اَشْيَئُ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَاسَبَقٍ اَوْ فِي مَا يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمُ نَبِيُّهُمْ وَتَبَدَّلَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ يَلُ شَيْئُ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا نَالَ فَضَرَعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَرَعَا شَدِيدًا اَوْ قُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ وَمَلَكَ يَدُ فَلَا يُسَلِّ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لَيْسَ حُكْمُ اللَّهِ اِنْ لَمْ اُرِدْ بِمَا اَسَأَلْتُكَ لَوْ لَا خِزْرَعَقْلَكَ اِنْ جَلِيئِي مِنْ مُدْرِيَةِ اَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنَا اَيْتَ مَا يَعْلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ اَشْيَئُ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَاسَبَقٍ اَوْ فِي مَا يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ نَبِيُّهُمْ وَتَبَدَّلَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا يَلُ شَيْئُ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصَدَّقُوا ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَنَفْسُ مَا سَرَّاهَا نَالَهُمَا نَجْوَرَهَا دَقَّقُوا هَا **ترجمہ** ابوالاسود دہلی کی روایت کی ترجمہ عمران بن حصین نے کہا کیا سمجھتا ہے آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹا رہے ہیں آیا وہ بات نبیصلہ پاچگی اور گذر گئی اگلی تقدیر کے رو سے یا آگے ہوئی الی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اور حجت سے سنی ہے کہا وہ بات نبیصلہ پاچگی اور گذر گئی عمران نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا اس لیے کہ خدا تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں چہنچی ہونا لکھا یا تو پھر وہ اوس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے

ابوہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ بحث ہوئی حضرت موسیٰؑ نے کہا اے آدمؑ تم ہمارے باپ ہو تم نے سب کو محروم کیا اور حیرت سے نکالا کہ یوں کہا کہ حضرت آدمؑ نے کہا تم موسیٰؑ ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام سے خاص کیا اور توراۃ تمہاری وسط و اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اور اس کلام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدمؑ علیہ السلام بحث میں غالب آئی موسیٰؑ علیہ السلام پر ﴿اللہ تعالیٰ توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس مقام پر اچھا دیتا کہ یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں ہاتھ ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر مجھول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی کمال نعمت اور قدرت و تکریم کے کیونکہ یہ قدریہ اور مستزاد کا قول ہے۔ امام نووی نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے لفظ صریح معارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کو مشابہ نہیں ہو سکتی اور یہ طلب نہیں کہ ظاہر سے لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الہی اپنے ظاہر پر مجھول ہیں تو تفسیر کا ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کامنہ سے اور عین کا اکنبہ سے اور قدم کا پاؤں سے کر سکتے ہیں اور نہیں خصلت کیا اس میں مگر اس حامل نے جو معاندی اور غور نہیں کرتا سلف علیہ الرحمۃ کو اقوال میں اور سمجھنے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانہما فی الاستقامۃ میں بیان کیا ہے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر مجھول ہے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہو ہوں اور حدیث معراج میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں تو یہ امر بعد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باریہ میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے خدا سے دعا کی ہو کہ اون کو حضرت آدمؑ سے ملا دوں۔ اور یہ جو حضرت آدمؑ نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تورات شریف میں لکھا ہے کیونکہ توراۃ حضرت آدمؑ علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو حکم الہی میں تھی وہ تازلی ہے اور نووی **سبحان** ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمؑ کو موسیٰؑ علیہ السلام کا دم مٹا دیا اور موسیٰؑ نے فرمایا کہ موسیٰؑ

نے کہا تشرورات میں نہیں پڑا کہ آدمؑ اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور ہٹا گیا حضرت موسیٰ نے کہا
 کیونکہ میں نے پڑا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا یہ تم مجھ کو ملاست کرتے ہو اسکا کام کے کرنے پر جو میری
 تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو
 آدمؑ غالب ہے موسیٰ پر **ف** نودی نے کہا اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے یہی جواب دینے کے جو حضرت
 آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اس کے ملاست اور عقوبت جاتی رہے گی جواب یہ کہ نہیں جاوے گی کیونکہ وہ دنیا
 میں سچو دار النکاح ہے اور آدم علیہ السلام تو رچکے تھے اور انکا نداد اللہ تعالیٰ نے جنت یا جہنم جو اس کی
 ملاست نہیں **ع** اِیْ ہٰذِیْہٖہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِیْہٖہٗ اَدَمُ مَوْتٰی
 فَقَالَ لَہٗ مَوْتٰی اَنْتَ اَدَمُ الَّذِیْ اَخْرَجْتْکَ خَطِیْئَتُکَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَہٗ اَدَمُ اَنْتَ مَوْتٰی
 الَّذِیْ اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِرَسَالَتِہٖ وَیَکَلَامُہٗ ثُمَّ تَوَمَّنِیْ عَلٰی اَمْرِ قَدْ رَعٰی قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ
 کَیْہٖہٗ اَدَمُ مَوْتٰی ترجمہ ابو ہریرہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ
 تقریر کی موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ
 ہو جو اللہ تعالیٰ نے جناب رسالت اور کلام سے پہر تم مجھ کو ملاست کرتے ہو اور اس کام پر جو میری تقدیر
 میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب تھے موسیٰ پر **ع** اِیْ ہٰذِیْہٖہٗ
ع عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِمَعْنٰی حَدِیْثِہٖہٗ **ع** اِیْ ہٰذِیْہٖہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَحَدِیْثِہٖہٗ ترجمہ وہی جو اور گزرا **ع** عَنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ
 یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَہٍ وَقَالَ دَعَا شُعْبَةَ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ رَجَعَا
 بن عمر بن عاص سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے
 مخلوقات کی تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے چالیس ہزار برس پہلے اسوقت پر دروکار کا
 عرش بانی پر تھا **ف** نودی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ نہ نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے
 اسکی کوئی ابتدا نہیں۔ اسحدیث کو یہ نکلا کہ خداوند تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے
 پہلے نہا اور وہ عرش بانی پر تھا اب معلوم نہیں کہ بانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر سچو اللہ اور
 رسول نے نہیں دی **ع** اِیْ ہٰذِیْہٖہٗ اَلَا سَادِیْہٖہٗ عَلَیْکُمْ اَنْہُمْ مٰلَکَہٗ دَعَا شُعْبَةَ

علی المائدہ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اپنی پر عرش بڑی کا بیان نہیں ہے **پاک** تحریر اللہ
 تَعَالٰی الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں **عبداللہ بن عمر** رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا
 یَقُولُ اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ اِنَّ قُلُوبَ بَنی اٰدَمَ كُلَّهَا بَیْنَ اَصْبَحَ
 مِنْ اَصْبَحِ الرَّحْمٰنِ قَلْبٌ وَاَحَدٌ یُصَرِّفُہَا كَيْفَ یَشَاءُ شَرَحَ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم اَللّٰھُمَّ مَصْرِفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا
 سے روایت ہوا کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیوں کے دل پروردگار کی
 دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار انکو ہر اتا ہے جس طرح چاہتا
 ہے ہر آپ نے فرمایا اللہ دلوں کے ہر اسنے والے ہمارے دلوں کو ہر اسے اپنی اطاعت پر
 لینے انسان کا دل ہی انکو قابو میں نہیں وہ ہی خداوند کریم کے ہاتھ میں ہو رہا ہے تو ہدایت کی
 راہ پر لگا دیتا ہے، چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے غرض یہ ہے کہ دل کا خیال ہی خداوند
 کی طرف سے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہو ہی نہیں سکتے
 جب تک خداوند تعالیٰ نہ چاہے یہ حدیث احادیث صفات میں ہے اور اوپر کسی بار بیان ہو چکا کہ
 سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ کہ وہ اپنے ظاہری سنی پر مجبور ہیں اور ان کی
 کیفیت کا علم خدا کو ہے بیشک خدا کی انگلیاں ہیں جیسے اوسکی ہاتھ میں پر نہ ہاتھ کی حقیقت
 کہو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہوں نے تاویل کی ہے
 وہ کہتے ہیں انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت
 کا تشبیہ اور جج کیونکر ہوگا قرآن میں صاف صیغہ تشبیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اوس کے کہلے ہیں اور
 اور حدیث میں اصابع کا لفظ جرجج ہے اصبع کی موجود ہے **پاک** کُلُّ شَیْءٍ بِقَدْرِ سِکْرِ
 جیز تقدیر سے ہے **ع** طَاوُسُ اِنَّہٗ قَالَ اَدْرَکْتُ نَاسًا قَدْ اَخْلَیَ سَوَّلَ اللہُ صَلَّی اللہُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُولُ لَوْنٌ کَشْفٌ یَقْدِرُ قَالَ وَمَعِیْکَ عِبْدُ اللہِ بَنُ عَمْرِو یَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَشْفٌ یَقْدِرُ حَتّٰی الْعِجَّ وَوَالْکَمِیْسُ اَوَ الْکَمِیْسُ وَالْعِجَّ
 ترجمہ طاوُس سے روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابیوں کو پاؤں کہتے
 تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے نہایت کمال عاجزی اور دانائی ہی دیکھنے بعض آدمی ہوشیار اور
 عقلمند ہوتا ہے بعض بیوقوف کمال یہی تقدیر سے ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكٌ أَقْرَبُكُمْ**
يُنَادِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَذَكَرْتُ يَوْمَ يُسَبِّحُونَ فِي السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ
ذَوْ قَوْمًا مَسْقَرًا تَأْكُلُ شَيْءًا خَلَقْنَا لَهُ يَغْدِلُهُ ثُمَّ حَمِيمٌ أَبُو بَرٍّ يَسُودُ بَيْتَ هُرَيْرَةَ فِي شَرْكِ
 چمکاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اور تری جسد کہ سٹیج جاویں
 اور نہ منہ جہنم میں اور کہا جاویگا چکھو جہنم کا گناہ بنے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ راہِ حنیف سے
 معلوم ہوا کہ اس آیت میں تقدیر سے ہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں کا اس کے معنی یہ کیے ہیں کہ ہنر ہر چیز
 کو اس کے انداز پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب **بَابُ قَدْ سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّانَا**
 انسان کی تقدیر میں نہ کا حصہ لکھا جانا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ**
مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى آدَمَ حَقَّهُ
مِنَ الزَّانَا أَذْرَكَ ذَلِكَ لَا حَآكَةَ فِزْنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزَنَا اللِّسَانِ الْخَطُّ وَالنَّفْسُ تَمْنَى
تَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَلِّ وَذَلِكَ أَوْ يَكْدِرُ بِهِ قَالَ عَيْدٌ فِي رِوَايَاتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ مِمَّا عَثَرَ
 سے اور لحم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لحم کے معنی وہ
 میں جو ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہر ایک آدمی کے لیے زنا میں
 سے لے لگا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہو نیرالا ہے تو زنا انکھوں کی دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے)
 اور زنا زبان کی باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت کرنا ہے) اور زنا نفس کی خواہش کرنا ہے
 اور فرج لنگوچا کرتی ہے یا چوٹا **ف** یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا میں ہی
 ثابت ہو سکیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقتہً زنا نہیں ہیں بلکہ مجاہد ہیں اور
 یہ باتیں لحم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اسے
 تعالیٰ اس لحم کو بخش دے گا اور بعضوں نے کہا لحم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آوے
 لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جاوے گا و اسے علم **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ الشَّيْخِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبَ عَلَى آدَمَ تَصْلِيْبُ فَحْشِ الزَّانَا وَذَلِكَ لِأَحْكَامِهِ نَا لَمُكِدَانِ

زَنَا هُمَا النَّظَرُ وَالْأَذْنَانِ زَنَا هُمَا الْأَسْبَاجُ وَالنَّسَاجُ زَنَا هُمَا الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَنَا الْبَطْشُ وَالْجُلُ
 زَنَا هُمَا الْخَطُّ وَالْقَلْبُ يَكُونُ وَيَمُوتُ وَيَصْدُقُ ذَلِكَ الْقَرْعُ وَيَكْذِبُهُ تَرْجِمَهُ ابوسريه سورتا
 ہے رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اسکا حصہ ناکا لکھ دیا گیا ہے جسکو وہ خواہ
 مخواہ کرے گا تو اٹکھوں کی زنا دیکھتا ہے اور کانوں کی زنا سناتا ہے اور زبان کی زنا بات کرنا ہے اور
 ہاتھ کی زنا پکڑنا (اور چونا) ہے اور پاؤں کی زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرت) اور دل کی زنا خواہش اور
 تمنا ہے اور شرنگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ **کتاب حکم الاطفال** بچوں
 کا بیان کردہ جنتی مین یا دوزخی اور فطرت کا بیان **عَنْ** ابی ہریرۃ **اَنَّهُ** كَانَ يَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلٍ اَوْ اَيُّوْلٍ اَوْ اَلْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ يَهْتَدُونَ اِيَّاهُ وَيَنْصَرُّوْهُ
 وَيُجِيسَانِهِ كَمَا تُنَجِّجُ الْبَهِيْمَةُ بَعْجِيْمًا جَمْعًا هَلْ تُحْسِنُونَ فِيْهَا مِنْ حَيْثُ عَادَ قَوْمٌ يَقُولُ
 ابُوْهُرَيْرَةَ وَاقْدَادُ اِنْ يَشْكُمُ فِطْرَةَ اللَّهِ اَلَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا يَبْدِلُ لِخَلْقِ اللَّهِ اَكَاثِيَةً
 تَرْجِمَهُ ابوسريه سورتا ہے رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر
 اپنے اوس عہد پر جو رخن ہو گیا تھا یا اُس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ مین ہونے والی ہو یا
 اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر یا ہر اوس کے ماں باپ اسکو ہودسی بناتے مین اور نصرانی بناتے مین
 اور مجوس بناتے مین جسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جان رہتا ہے کسی کو غم و کینہ ہو کان کٹ
 ہوا پیدا ہوا یا ابوسريه کہتے تھے تہا راجی جا ہے تو اس آیت کو پڑھو فِطْرَةَ اللَّهِ اَلَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
 لَا يَبْدِلُ لِخَلْقِ اللَّهِ اَكَاثِيَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمَا اَشْرَفَ عَلَیْکَ مِنْ عِلْمِکَ اَللّٰهُمَّ
 بِهَذِهِ الْاَسْبَادِ وَقَالَ كَمَا تُنَجِّجُ الْبَهِيْمَةَ بَعْجِيْمًا وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعًا تَرْجِمَهُ وہی جو کذرا
عَنْ ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلٍ اَوْ اَيُّوْلٍ اَوْ اَلْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ
 يَهْتَدُونَ اِيَّاهُ وَيَنْصَرُّوْهُ وَاقْدَادُ اِنْ يَشْكُمُ فِطْرَةَ اللَّهِ اَلَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا يَبْدِلُ لِخَلْقِ اللَّهِ اَكَاثِيَةً
 الذِّیْنِ الْقَیِّمِ تَرْجِمَهُ وہی جو کذرا **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا مِنْ مَوْلٍ اَوْ اَيُّوْلٍ اَوْ اَلْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ يَهْتَدُونَ اِيَّاهُ وَيَنْصَرُّوْهُ وَاقْدَادُ اِنْ يَشْكُمُ فِطْرَةَ اللَّهِ اَلَّتِي فَطَرَ
 النَّاسَ عَلَيْهَا لَا يَبْدِلُ لِخَلْقِ اللَّهِ اَكَاثِيَةً قَالَ قَالَ اللَّهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ تَرْجِمَهُ
 ابوسريه سورتا ہے رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے ہر اس

مان باپ اسکو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں ایک شخص بلایا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس کے
 پہلے مر جاوے آپؐ فرمایا خدا جانے نہ کیا کام کرتا **ف** تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہیے اس حجت میں
 لیا وے چاہیے جہنم میں بچوں کے باپ میں جو بلیغ سے پہلے مر جاوے عمار کا اختلاف ہر نووی نے کہا
 مسلمانوں کے بچہ تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ
 اپنے مان باپ کے ساتھ جہنم میں جاویں گے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جسیہ محققین میں
 یہ کہ وہ جنتی ہیں۔ اور اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانیکا ذکر نہیں ہے بلکہ اسکا مطلب
 یہ ہے کہ اگر وہ جو ان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جو ان نہیں ہوتے تو جنتی ہیں اور
 حضورؐ نے جس لڑکے کو مارا اس کے مان باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اسکو کافر کہا ہے اسکا مطلب
 یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہو تو کافر ہوتا اور مان باپ کو بھی کافر کر دیتا **س** **اَلَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْاَسْنَادَ فِي**
حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّنْ يَكُوْلُوْنَ اَلَا هُوَ عَلَى الْمَلَكَةِ وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَاوِيَةَ
اَلَا عَلَى هَذِهِ الْمَلَكَةِ حَتَّى يَكُنَّ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَاوِيَةَ
لَيْسَ مِنْ يَكُوْلُوْنَ اَلَا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يَكُنَّ عَنْهُ لِسَانُهُ ترجمہ وہی جگہ پر
 اس میں یہی کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سنی یا تین کرنے
 کے **س** **هَمَّامُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ هَذَا مَلَكَةٌ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ إِذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْلُوْنَ يَكُوْلُوْنَ
عَلَى فِطْرَةِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودِيٌّ وَدُخْرَانِيٌّ كَمَا تَنْجُوْنَ الْاَبِلَ فَهَلْ جِدْتَ ذَنْبًا
جَلَّ عَارَ حَتَّى تَكُوْنُوا اَنْتُمْ يَحْدُثُ عَنْهَا تَالُوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَا اَيْتُ مِنْ مَكُوْنَتْ صَغِيْرًا
قَالَ اللَّهُ اَعْلَمْتُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ ابو ہریرہؓ روایت فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے مان باپ اسکو یہودی بنادیتے ہیں اور نصرانی
 جیسے اور اُن جنتی ہیں کہ ان میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم ان کان کاٹتے ہو کہ لوگ اسے
 عرص کیا یا رسول اللہ بچہ چھٹی پڑھیں مر جاوے آپؐ فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچہ کیا اعمال کرتے
س **اِنِّيْ هُرَيْرَةُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اِنْسَانٍ تِلْكَ اُمُّهُ**
عَلَى الْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ يَهُودِيٌّ اَوْ دُخْرَانِيٌّ اَوْ يَجَسَّاسِيٌّ فَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا فَسَلَّمَ

قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ زَارَ صَبِيٍّ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عَمَّا دُعِيَ مِنْ حَسَابِ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَكُنِ السُّورَةُ كَمَا يُدْرِكُ ذَلِكَ أَوْ خَيْرٌ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ
 الْكَافَّةَ لَهُمْ لَهَا دُعِيَ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَصْلَابَ خَلْقِهِمْ لَهَا دُعِيَ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ صَحَابَهُمْ
 أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشةؓ و روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچے کے جنازہ پر بلائے گئے تو جو پہلا
 میرے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ غشی ہوا سو یہ جو حبت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا نہ اُس پر بلا
 کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا اپنے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ اللہ تعالیٰ نے حبت کو ایسے لوگوں کو
 بنایا اور حبت کو ایسے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جنم کے یہ لوگوں کو بنایا ان کو
 جنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے **عَنْ** عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ
 عَنْ حَدِيثِهَا **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ** الْأَكْثَلِ وَالْأَزْدِ وَالْأَزْدِ وَالْأَزْدِ وَالْأَزْدِ
 الْقَدِيرِ عَمَّا رَوَى تَقْدِيرِ زِيَادَةَ بَرَقَتِي ہے نہ کہتی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ
 أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَيِّ أَبِي سَعْيَانَ وَبِأَيِّ مَعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ لَا حَالَ مَطْرُوبَةٍ كَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَآرَافَ مَقْسُومَةٍ كَرُجُجٍ شَيْخٍ
 قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُوَحِّدُ شَيْئًا عَرَجِي لَهُ لَوْ كُنْتُ سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَيِّنَ لِي مِنْ عَمَلٍ أَوْ يَأْتِيَ
 أَوْ عَمَلٍ أَوْ الْقَبْرِ كَانَ شَيْئًا أَوْ أَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِثْلُهَا دَارَاهُ
 قَالَ وَالْحَنَاءُ زَيْدٌ مِنْ مَنِيْنَةٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلِ الْبَحْثَ لَشَلَا وَكَأَحْقَابٍ وَقَدْ كَانَتْ الْقِرَدَةُ وَ
 الْحَنَاءُ مِنْ بَنِي قَيْلٍ ذَلِكَ **ترجمہ** عبد اللہ و روایت ہے اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہؓ نے کہا یا اللہ مجھ کو فائدہ پہنچانے
 دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان اور میرے بھائی معاویہ و رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جنکی مسعادین مقرر ہو چکی ہیں اور دن معین
 ہو گئے اور روزیان بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالیٰ اوس کے وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اوس کے
 وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اسے یہ مانگتی کہ تجھ کو دو رخ کے عذاب بچا دی یا قبر کے عذاب سے
 تو بہتر ہو یا افضل ہو تو اس کے سامنے ذکر آیا بندہ رونا کا اور سورون کا کہ وہ آدمی میں جو
 مسخر ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندہ راہ سور ہو گئے تھے انکی نسل بالوالد نہیں ہوتی اور بندہ

ابن معین دَرَوی بَعَثَهُمْ فَبَلَغَهُمْ اَنْ كُنُوْهُ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوْنَدَر **بَابُ** الْاِيْمَانِ لِلْفَقْهَرِ
 تَقْدِيرِ بِرِیْہِ سَارِکِہِ کَہِ کَہِ اِنْ شَیْءٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ الْمُؤْمِنُ
 الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَکَاحٍ اِلَى اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ فِی كُلِّ خَیْ اِخْوَصَ عَلٰی مَا یَفْعَلُکَ وَاسْتَعِزَّ
 بِاللّٰہِ وَلَا تَحْجَنْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ کُوْا اِنَّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا اَوْ کُنْتُ کَذَا فَکَلَّمَ اللّٰہُ
 وَمَا شَاءَ فَعَلَ کَانَ کُوْتُفُہُ عَلٰی الشَّیْطَانِ تَرْجَمَهُ ابُو ہریرہ سَوَدَ اَمِیْتُہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ
 نے فرمایا زبردست مسلمان ازبردست کے مراد وہ ہے جس کا ایمان صحیح ہے اللہ تعالیٰ پر پیر و سار کہتا ہو آخرت کو کاٹو
 میں بہت والا ہو) اللہ نزدیک تیر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو تا تو ان مسلمان ہو اور ہر ایک طرح کا مسلمان
 بہتر ہے حرص کرو ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں فائدہ دینگی) اور مدد مانگ اللہ سے اور
 ہمت نہ ہار اور جو تجھ پر کوئی مصیبت آوے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا ایسا کرتا تو یہ مصیبت کا یہ کیا آئی لیکن
 یوں کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اوس نے چاہا کیا اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کہو نہا ہے
 یعنی جو اس اعتقاد سے کہو کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام
 سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اس کی مشیت کو بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا
 ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اُس کے حکم سے ہے اُس کو اگر مگر کہنا جائز ہے اور اُس کے مثال بھی
 کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلبہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد
 سے ہو اور کافر کا کہنا اور اعتقاد ہو اور جو اعتقاد کا فرق ہے اس اعتقاد سے یہ کہہ کہنا درست نہیں اور
 اور مومن کے اعتقاد سے درست ہی

کتاب الحکم

کتاب علم کے بیان میں

بَابُ النَّبِیِّ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْفَرَاقِ قُرْآنِ مِیْنِ جَوْمِ شَابِہِ اَیَّتِیْنِ مِیْنِ اَوْنِ مِیْنِ کَہِجِ کَہِجِ
 عَلٰی عَائِشَۃَ قَالَتْ لَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ هُوَ الَّذِیْ اَنْتَ لَ عَلَیْکَ
 الْکِتَابَ مِنْہُ اَیَّاتٌ مُّحْکَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتَابِ اُخْرُ مُتَشَابِهَاتٌ کَمَا مَا الَّذِیْنَ
 قُلُوْا یُصْحَرُ لَیْمٌ فَمِیْنَعُوْنَ مَا لَشَابِہِ مِنْہُ اَتْبَعَاءُ الْفِتْنَةِ وَاتَّبَعَاءُ تَاوِیْلِہِ وَمَا یُحْکَمُ

تَابِعَهُ كَمَا لَمْ يَكُنْ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ امْتَابَهُ كُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا وَمَا يَذْكُرُ الْكَافِرُ
 اُولَ الْاَنْبَاءِ قَالَتْ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَادُ اَرْبَعِ اَيُّكُمْ اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَارَعُوا
 مِنْهُ فَاُولَئِكَ اَلَّذِينَ سَمِعْتُ اللَّهَ فَاَحَدَهُمْ ثُمَّ رَجَعَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَوَايَتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آيَةِ ثِيَابِي بِرَدِّ دُكَارُوهُ جِسْمِي تَجَرُّبَةُ كِتَابِ اَوَامِرِي اَسْ مِنْ بَعْضِ آيَتِينَ مَضْبُوطَاتِي
 رَحْمَكُمُ اَوْهُ تَوْجَرُّبَتِي كِتَابِي اَوْ بَعْضِي مُتَشَابِهٌ رُكُولُ رُكُولٍ بِأَجْبِطِ طَلَبِكُمْ اَبْرَجَنَ لَوْ كُنَّ كَيْ دَلِّ مِثْلِي لَمْ يَكُنْ
 هُوَ دَلِّ كَهْوَجٍ كَرْتِي هَبْنِ مُتَشَابِهَاتِي اَنْ تَوْنُ كَا فَاَدَا جَاتِي هَبْنِ اَوَامِرُكَ مُطْلَبُ جَاتِي هَبْنِ حَالُكَ اُسْكَ
 مُطْلَبُ كَوْنِي هَبْنِ جَانِمَا اَسْ كَيْ سَوَا اَوْ رُجُو كَيْ عِلْمُ دَلِّ هَبْنِ وَهُ كَهْوَجِي هَبْنِ بَحْمُ اِيْمَانِ لَدَلِّ اَوْ سَبْرُ
 آيَتِي هَبْنِ بِرَدِّ دُكَارُكَ بَاسِ اَيُّنِ هَبْنِ اَوْ رِضِي حَتَّى هَبْنِ سَتِي هَبْنِ جَوْعَلُ رَكَبَتِي هَبْنِ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَا يَاجِبِ تَمَّ اَوْنُ لَوْ كُنَّ كَوْدِي كَهْوَجٍ كَرْتِي هَبْنِ مُتَشَابِهَاتِي اَنْ تَوْنُ كَوْنِي كَهْوَجٍ
 وَهُ دَلِّ لَوْ هَبْنِ جَبْنُ كَوَا اَسْ تَعَالَى نَبِيَّ بَلَا يَافُتُ مُتَشَابِهَاتِي مَضْمُونِ عِلْمَا كَيْ هَبْتِ سَوَا اَوَالِ هَبْنِ
 لَعَبْنِ يَكَبْتِي هَبْنِ كَيْ مُتَشَابِهَاتِي اَدْنُ حَرَفُونِ كَا نَامُ هَبْنِ اَوَاكِلُ سَوْرَتِي هَبْنِ جَبْرُ اَكْمُ اَوَاكِلُ اَوَاكِلُ هَبْنِ اَنْ كَا
 عِلْمُ سَوَا اَدَا كَيْ كَيْ كَهْنِي هَبْنِ سَلَفُ كَيْ قَوْلُ هَبْنِ اَوْ رَحِيثُ كَيْ هَبْنِ هَبْنِ نَكَلَاتِي هَبْنِ اَوْ رِيَا صَحِ اَلَا قَوْلُ
 هَبْنِ اَوْ بَعْضُونِ كَيْ كَا كَيْ مُتَشَابِهَاتِي فَصَصُ اَوْ اَمَثَالِ هَبْنِ اَوْ رَحْمَكُمُ حَلَالِ اَوْ حَرَامِ اَوْ رُوْعَدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ بَعْضُونِ
 نَبِيَّ كَيْ مُتَشَابِهَاتِي هَبْنِ كَيْ هَبْنِ اَوْ رُسُ وَاَوْ غَرَالِي نَبِيَّ كَيْ كَا كَيْ صِفَاتِي كَيْ اَيُّنِ هَبْنِ مُتَشَابِهَاتِي هَبْنِ جَبْنُ
 ظَاهِرِي هَبْنِ هَبْنِ يَتَشَبِهَاتِي نَكَلَاتِي هَبْنِ اَوْ رُوْعَدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ
 هَبْنِ اَوَاكِلُ هَبْنِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ
 حَالِ كَيْ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ
 اَسْحَدِيثُ كَيْ هَبْنِ نَكَلَاتِي كَيْ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ
 جَوْفَا كَيْ لِي كَيْ هَبْنِ كَرْتِي لَوْ كُنَّ كَوْدِي كَهْوَجٍ كَرْتِي لِي اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ
 فَاَدَا كَيْ لِي كَيْ هَبْنِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ اَوْ رُوْعِيدِ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ هَبْنِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ اَلِ aَصَوَاتُ
 رَجُلَيْنِ اَخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَرَّقُ فِي وَجْهِهِ اَلِ اَلِ aَصَوَاتُ
 فَقَالَ اَيْنَمَا هَلَكْتَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ كَمْ بِاَخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ ثُمَّ رَجَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو

سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر گیا تب وہ شخصوں کی آواز سنی جو ایک کتبہ
 میں جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپ کے پیچھے پیچھے معلوم ہوتا تھا آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے
 اس کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن
 مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے اور انہی **احسن** جندب بن
 عبد اللہ الجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا آتَتْ كُتُبُ عَلَیْهِ
 قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَمُؤْتَا تَرْجُمَہُ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارا دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارا دل اور زبان میں
 اختلاف پڑے تو اوٹھ کھڑے ہو **ف** یعنی قرآن اُس وقت تک پڑھو جب تک دل و لہجہ موافق ہو اور
 جب بدل نہ گئے تو خالی زبان سے پڑھو بلکہ خوف پر غلط طرہ جا کر **احسن** جندب بن یسیر
 ابن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اَقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا آتَتْ كُتُبُ عَلَیْهِ
 قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَمُؤْتَا تَرْجُمَہُ وہی جو گندرا **احسن** ابی عمران قال قال لکما جندب
 وَفَخَرَّ غَلْمَانٌ بِالْكَوْفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حُلِيِّ
 تَرْجُمَہُ ابو عمران نے کہا جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا وہی جو گندرا **احسن** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْ اَنْفَضَ
 الرَّجُلُ اِلَى اللَّهِ اَلَا لَكَ الْخِصْمُ تَرْجُمَہُ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 سب مردوں میں برابر اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو پڑا لڑکا جھگڑا ہو **ف** ناحق لوگوں سے لڑے
 اور فساد نکالے دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حقیقت دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا
 نہیں بلکہ نزاع ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے
احسن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كَتَبَ عَلَيَّ سَنَنَ الْاَنْبِيَاءِ
 مِنْ قَبْلِكَ شَيْئًا لَيْسَ بِاَوْزَاعٍ اِيْذَارٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي الْحَرِّ صَبَّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ اَلَيْسَ هُوَ وَالنَّصَارَى قَالَ كَمَنْ تَرْجُمَہُ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تم جلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت پر
 نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے بالشت برابر بالشت کے اور مٹا ہتھ برابر مٹا ہتھ کے بیان تک کہ اگر وہ گواہ کے

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ کہ علم اوٹھ جاویگا یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے
 دنیا میں غرق ہو جاویں گے اور جمالت قائم ہو جاویگی اور شراب بیا جاویگا اور زنا کا حکم کھلا ہوگی
فائدہ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود نہیں ہیں کہ علم کا تو یہ ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم
 نہیں دیتے عقائد ضروری نکات نہیں سکھاتے حدیث و تفسیر پڑھنے کا تو کیا ذکر ہے۔ شراب کا یہ حال ہے کہ
 سعادہ کو امیر غریب ایک کم ہے جو نشے کا استعمال کرتا ہوا میردن اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا سہاقتہ
 کہتا صحیح ہوگا کہ سو میں تناؤ سے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ منق و فحش کا باز اگر کم ہے فوج
 سے شرم نہیں نہ کوئی عیب لا حول لا قوتہ۔ یا اللہ اب انبیاء رسول کے نائب کو حلبی بھیج کہ وہ تیسے ابن کو
 پر زندہ کریں **ع** **النَّبِيُّ مَالِكٌ قَالَ اَلَا اَخَذْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْذُ تَكْمٌ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ اَنْ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ
الْعِلْمُ وَيَطْفَأَ الْجَهْلُ وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرَّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى
يَكُوْنَ لِحَسْبَيْنِ امْرَاَةٌ فَتَكُوْنُ وَاحِدَةً ترجمہ انس بن مالک روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں سے
 ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا سم
 یہ حدیث بیان کر لیا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں
 میں سے یہ ہے کہ علم اوٹھ جاویگا اور جمالت پھیل جاوے گی اور زنا کا حکم کھلا ہوگی اور شراب بیا جاویگا
 اور مرد کم ہو جاویں گے یہاں تک کہ بچاں غمہ توں کے لیے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا یعنی
 ٹرائیڈن میں مرد بہت مارین جاویں گے اور عورتیں مرد جاویں گی **ع** **اَلْكَرَّعُ الَّذِيْ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ شَرِبَةَ وَعَبْدَةَ لَا يَخْذُ تَكْمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَكْمٌ يَنْتَدِيْهِ تَرْجَمُهُ وَیُجْلَدُ رَجُلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ مُوْسٰی
فَقَالَ قَالَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ يَدِي السَّاعَةِ اَيَا مَا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ
وَيُنْزَلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيَكْتَفَرُ فِيْهَا الْمُسْحَرُ وَالْمُسْحَرُ الْقَتْلُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ
 اشعری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے پہلے کہ دن ایسے ہوں گے جن
 میں علم اوٹھ جاویگا اور جمالت اوڑھو گی اور کشت و خون بہت ہوگا **ع** **شَقِيْبٌ قَالَ كُنْتُ**
جَا لِسَامِعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ مُوْسٰی وَهُمَا يَخْتَلُ تَانِ فَقَالَ قَالَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْلَ حَدِيثِهِ وَكَانَ ابْنُ مُسْتَرِيحٍ ابْنُ مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَهُمْ
 دُحَى جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ جَابَلٍ لَمَّا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ مُوسَى وَنَحْنُ كُنَّا
 فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَهُمْ دُحَى جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ابْنُ مُسْتَرِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَنْهَضُ
 الْفِتَنُ وَيَلْقَى الشَّيْءُ وَيَكْتُمُ الْمَرْجُ قَالَُوا مَا الْمَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ ثُمَّ تَمَّ أَبُو بَريرة سُرُورًا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَاقَرِيبُ جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ
 قَرِيبُ جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ
 دُحَى جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَنْهَضُ
 ثُمَّ دُحَى جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنُ مُسْتَرِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَنْهَضُ الشَّيْءُ وَيَكْتُمُ الْمَرْجُ قَالَُوا مَا الْمَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ ثُمَّ تَمَّ أَبُو بَريرة
 كَلَّمَ جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنُ مُسْتَرِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَدْرُوكُوا ذَلِكَ ابْنُ مُسْتَرِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَسْبُ عَبْدِ اللَّهِ بَرِيعٌ وَبَنُ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ إِلَّا بِزَعَايَا كَيْدِ عَمَلٍ مِنَ النَّاسِ وَكَانَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ
 الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا كُنُوا كَالْعِلْمِ لَمْ يَكُنْ لَكَ عِلْمًا إِلَّا خَلَعَ النَّاسُ دُورًا سَاءَ بَعْضُهَا كَمَا كُنْتُمْ لَوْ أَنَّ فِتْنًا بَعْضُهَا
 فَتَنُوا وَأَصْلُوا ثُمَّ تَمَّ عَبْدُ اللَّهِ بَرِيعٌ وَبَنُ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ تَعَالَى هَذَا طَرِيقُ عِلْمٍ نَهَى ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ
 كَوْنُ ابْنِ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ
 فَتَنَى دُحَى جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ
 كَعَلَمٍ دُحَى جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ
 نَهَى جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ
 هُونُ كَعَلَمٍ دُحَى جَوَادِ بْنِ كَنْدَرٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ أَوْ ابْنُ جَابَلٍ

[illegible]

ارادہ کر کے نہ دیکھا کہ یہ شخص کون ہے عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہا اے
 پہانچو میری بوجہ خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمر و ہمارے ادب پر گذرین گے حج کے لیے تم اون سے ملو اور علم کی باتیں
 پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں ان سے
 ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں عروہ نے کہا ان
 باتوں میں یہی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو گون کر ایک ہی دفعہ
 انہیں چھین لیگا لیکن عالموں کو اٹھا لیگا اون کے ساتھ علم بھی اوٹھ جائیگا اور لوگوں کے سردار جاہل
 رہ جائیں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دینگے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت
 عائشہؓ سے بیان کی انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور حدیث کا انکار کیا اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمر کو
 شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ ضمون پڑھا اور غلطی سے اسکو حدیث قرار دیا ہو یا
 اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے عروہ
 نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا جا عبداللہ بن عمرو مل پڑہا تاکہ کہ پوچھیں ان
 سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا میں پہلے عبداللہ سے ملا اور ان
 سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے
 حضرت عائشہؓ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے اس حدیث
 میں بڑی بات کی نہ کسی کی (حضرت عائشہ صدیقہؓ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اسوجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو
 کو جوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید انکو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ ہی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان
 کیا تو وہ خیال جاتا رہا **باب** مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً فَهُوَ بِهَا جَارٍ یَاتِ جَارِی کرے
 یا ربی بات جاری کرے **عن** جَدِیرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ الْأَعْرَابِ إِنْ سَوَّلَ اللَّهُ لَكَ
 اللَّهُ لَكَ وَكَرِهَ عَلَيْهِمُ الصَّوْفُ فَرَأَى سَوْدَ خَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَخَرَجَتْ النَّاسُ
 عَلَى الصَّدَقَةِ نَاطِقُونَ لَمْ يَكُنْ رِيٌّ فِي ذَلِكَ فِي حُجَّتِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَتَى بِلَا بِلَا بِلَا
 مِنْ رِيٍّ ثُمَّ جَاءَ الْخَرَّ ثُمَّ تَابَعُوا حَتَّى عُدَّتِ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً تَعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِنْ أَجْلِ
 مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْزَائِهِ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً تَعْمَلُ بِهَا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری کسیرت بلا دے اور اسکو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملیگا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کسیرت بلا دے اور اسکو گمراہ چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا

کتاب الذکر والاعتقاد فی التوبۃ والاسْتِغْفَارِ

ذکر الہی اور توبہ اور استغفار کی کتاب

بَابُ الْحِشَّةِ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی نصیحت **عَنْ** اِنِّ هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَعْنِي بَدِي فِي رَأْسِ كَعْبَةٍ حَيْثُ يَذْكُرُونَ اَيْنَ ذَكَرْتُمْ فِي فَنِي ذَكَرْتُمْ فِي فَنِي وَانْ ذَكَرْتُمْ فِي مَكَدٍ هُمْ حَيْثُ مَتَهُمْ وَانْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذَرَا عَا ذَرَا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذَرَا عَا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اِنْ اَتَانِي يَمِينِي اَنْتَهُ هَرَوَكَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں ایسے اوس کے گمان اور اکل کے ساتھ نوکی نے کہا میں جو بخش ہے اور قبول ہے اوس کے ساتھ ہوں اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں رحمت اور ثواب اور ہدایت اور حفاظت سے احب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اوسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اوس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اوس کے مجمع سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کے مجمع میں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہماری اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے نصیحت ملا کہ کی انبیاء پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرتے ہیں میں پیغمبر موجود نہیں رہتا **ف** اور جب بندہ ایک ثابت میری نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ثابت اوس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک تہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اوس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں **ف** نووی نے کہا یا ثابت صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی معارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اسکا یہ ہے کہ

جو سیر نزدیک ہوتا ہے عبادت میں اس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور انعامات بہرہ اگر وہ دنیا
 نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت زیادہ کرتا ہوں اور دوسرا نے سے میرا دیکھ کر رحمت کا دریا اوپر بہا دیتا
 ہوں غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا اجر دیتا ہوں اتنے نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہر سے جو قرآن
 میں آیا ہے دیکھو تم ایک ایک گنتم علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأَسْنَادِ
 لَكَيْدٍ كَرْدَانٍ تَقْبَلُ الْإِسْلَامَ عَائِقَةً مِنْهُ بَاعًا مَرَحْمَةً وَهِيَ جَوْدُ اس میں ماہتہ اور
 باع کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَرْدَانًا تَقْبَلُ الْإِسْلَامَ
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَفَاتِي عَبْدٌ لِيْشْرًا تَلَفَتِيْهُ يَدْرَاجُ
 وَإِذَا تَلَفَاتِيْ يَدْرَاجُ تَلَفَتِيْهُ يَبَاجُ وَإِذَا تَلَفَاتِيْ يَبَاجُ جَلَّتْهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعِ مَرَحْمَةٍ الْبُورِيَّةِ
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کسی
 بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں ایک ماہتہ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک تلہ بڑھتا
 تو میں ایک باع بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف **عَنْ**
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسِي فِي طَبِيقِ مَكَّةَ فَمَنْ عَلَى جَبَلٍ
 يُقَالُ لَهُ جُمُكَا انْ فَقَالَ يَسْلُبُ اهَذَا جُمُكَا انْ سَبَقَ الْمَفْرُودُونَ قَالُوا وَمَا الْمَفْرُودُونَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَنِيَّةً الْذَّاكِرَاتُ مَرَحْمَةٍ الْبُورِيَّةِ سے روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ایک بنا پڑ گزرے جس کو جمدان (جنمہ جیم و سکون ہم)
 کہتے تھے آپ نے فرمایا جلد یہ جمدان ہوا گئے بڑھ گئے مفرد لوگوں نے عرض کیا مفرد کون ہیں یا رسول اللہ
 آپ نے فرمایا جو مرد اس کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اس کی یاد بہت کرتی ہیں **بَابُ**
فِي اسْتِغَاثَةِ اللَّهِ تَعَالَى بِالْمَوْنِ كَابِيَانِ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَسْعَةً وَتِسْعِينَ أَلْفًا مَرَحْمَةً تَخْلُجُ الْجَنَّةَ وَاللَّهُ وَتُرَوِّجُ
 يُحْيِي الْوُتْرُو فِي رَوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مَرَحْمَةٍ الْبُورِيَّةِ سے روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے مٹانے نام میں جو کوئی انگو یا دکر لے لے وہ جنت میں
 جاوے گا اور اسے تھالے طاق ہو دوست رکھتا ہے طاق عدد کو **ف** امام ابو القاسم قشیری نے
 کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم عین بھی ہے اس طرح کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسم ہوتے اور اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے رَبِّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ خُطَابِي نے کہا سب میں شہور اسم کبر اور سب اسماء کبریٰ نسبت دیکھ جانے پیر
 اور مروی ہے کہ اہم عظم اسم ہے ابو القاسم طبری نے کہا سب اسم اسم کبریٰ مسنوب کی جاتے ہیں یوں کہ تو بزرگ
 کہ رؤف اور کریم اسم نام ہیں اور ینین کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اسم ہے اور اتفاق کیا ہے علمائے
 کہ اس حدیث میں اسماء ابی کا حصہ نہیں بلکہ اون کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے
 ناموں کو جو کوئی یاد کرے گا وہ جنت میں جاویگا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اسم کبر اسم ہزار نام ہیں اور ینین
 اُن اسماء کی مختلف فہم ہے اور بعضوں نے کہا مخفی ہے جس پر شب قدر اور عظم اور بیکار نے مراد حفظ کرنا
 ہے اور بعضوں نے کہا دعا کرنا ان ناموں سے اور بعضوں نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا
 اور اسم تعالیٰ درست کہتا ہے طاق کو اور سیو جبہ و اکثر عبادتین طاق ہیں جس پر پانچ نمازیں تین
 بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق ہیں تین تین سات بار رمی زکوٰۃ کا مضاب پانچ وتر
 یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نودی مختصراً) حصص حصین میں یہ نادی نام یوں مذکور ہیں ھُوَ اللَّهُ
 الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُحِيمُ
 الْعَزِيزُ الْحَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْفَخَّارُ الْوَهَّابُ
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْقَائِمُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُدِلُّ السَّقِيعُ
 الْبَصِيرُ الْحَكِيمُ الْعَدْلُ الْكَافِي الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ
 الْقَلْبُ الْكَبِيرُ الْحَفِظُ الْمُقِيتُ الْحَسْبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْحَبِيبُ
 الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ
 الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ
 الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُؤَخِّرُ الْأَدْلُ الْأَخِيرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
 الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْأَبَدِيُّ الْقَوَّامُ الْمُتَّقِمْ الْعَفْوُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْمَلِكُ الْمَلِكُ الْمَلِكُ
 وَالْكَرَامُ الْمُقْسِطُ الْحَامِصُ الْغَنِيُّ الْبَغِيُّ الْمَانِعُ الْفَتَّارُ النَّارِ الْنُورُ الْهَادِي
 الْمُبْدِي الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَعَةٌ وَتَبَعِينَ أَمَّا مِائَةٌ إِلَّا دَاحِلًا مِّنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ
 الْجَنَّةَ وَزَادَهَا مِائَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَعَى وَجْهًا وَزَادَهَا

اسد ہی اوس کو ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اس کے سے ملنا پسند کرتا ہو اس ہی اس کے ملنا پسند کرتا ہو یہی
 حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے منکر حضرت عائشہ باس گیا اور کہا اے اُمّ المؤمنین ابو ہریرہ نے ہم کو وہ حدیث
 بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تیار ہو گئے اور انہوں نے کہ ہمارا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جو بلا لگتا ہو وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہ تو وہ کیا ہو مینی کہ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اسد ہی اوستے ملنا چاہتا ہے اور جو اسد سے ملنا نہیں چاہتا اسد ہی اوستے
 ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے جو تو کوئی ایسا نہیں ہے جو ہر نیکو برائے بھی حضرت عائشہ نے کہا بیشک رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ حبیب اکرمین ہر جاوین
 اور دم رک جاوے سینہ میں اور لوگوں میں بدن پر کٹری ہو جاوین اور اولنگیان ٹیڑھی ہو جاوین یعنی
 نزع کیا حالت میں (ا) اوس وقت جو اسد سے ملنا پسند کرے اسد ہی اوستے ملنا پسند کرتا ہو اور جو اسد
 ملنا پسند کرے اسد ہی اوستے ملنا پسند کرتا ہے **عَنْ** مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 حَبِيبِ بْنِ قُصَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ
 لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ** ابو موسیٰ جو ہی ایسی
 ہی روایت ہر باب **فَضَّلَ الذِّكْرَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى** اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب
 کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
 يَقُولُ أَنَا عَبْدُكَ خَلِّعْ عَبْدِي فِي دَانَا مَعَهُ إِذَا دَعَاكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بند کے گمان کے پاس ہوں اور میں اسکو
 ساتھ ہوں (علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) حبیب مجھے بلاوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ
 مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنْي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوْعًا وَإِذَا أَنَا مِمَّنْ أَحَبَّ شَيْئًا
ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ
 ایک البشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ماتہ برابر اوس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب
 وہ ایک ماتہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک یا یوسف (دونوں) ہاتھوں کی پھیلائی لمبے کے برابر اوس کے
 نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اوس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

فائدہ یہ حدیث شریف اور پر گندرجی **عَنْ** مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 اتَّارَ بَيْتَهُ تَرَجَّمَهُ دُحَى وَأَوْجَدَ نَارًا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي دَانَا مَعَهُ حِينَ يَدُكُنِي
 فَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِكَ ذَكَرْتُكَ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ
 فَإِنْ أَقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا أَقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ وَإِنْ أَعَادَ فَإِنْ أَقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا أَقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاكَ
 وَإِنْ أَتَاكَ بَيْتِي أَتَيْتُهُ هَمَزَةً **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بند کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب تک مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ
 مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں ہی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہو
 تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ سیر نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَرَجَاءُ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَرِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ
 مِثْلُهَا أَوْ أَغْوَرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذَرَأًا تَقَرَّبْتُ
 مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي بَيْتِي أَتَيْتُهُ هَمَزَةً وَمَنْ لَقِينِي بِقُرَابٍ لَأَرْجِي خَطِيئَتَهُ لَأَنْتَرِكُ
 فِي شَيْئٍ لَقِينِي بِهِ مِثْلُهَا مَقْفُورَةً **ترجمہ** ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے جو شخص نبی کریمؐ میں آگے دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک بھی
 برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس کو ایک
 ماہہ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک گدھ نزدیک ہوتا ہے میں اس کو ایک باغ نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے
 پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بہر کر گناہوں کے ساتھ لیکن
 شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس کو ملوں گا **فائدہ** سبحان اللہ مالک عَزَّ وَجَلَّ کی کیا
 عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے سولی میرے آقا میرے سید
 میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے پہنچنا زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں جو تیری درگاہ
 میں پیش کرنے کے لائق ہو بہر میں کیا کروں میرا بہرہ و ساقی تیری احادیث پر جو میں تیرا شریک کسی کو
 نہیں کرتا ہوں اور شرک جو تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خداوند حبيب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی

عزت سمجھتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیری برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب کے غلام ہیں تو ہی اکیلا مانا
 اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں کو کیوں مانگوں غلاموں کی کیوں عبادت کروں عبادت کے
 لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے عبادت کر لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوا تیری
 عین العیشۃ بھلا اولاستاد و نحوہ غیر ائہ قال فکذا عشر امثالہا اذ اذید ترجمہ دی جو
 اور پندرہ باب گذارہ الدعاء و التجلیل العقوبۃ فی الدنیا و دنیا میں عذاب ہو جانے کی
 دعا کرنا مکروہ ہے عین النبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباد
 رجباً من المسلمین قد خفت کصار مثل الفخر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھل
 کنت تدعونی شیخاً او سألہ ایاہ قال نعم لنت اولو اللہ صم ما کنت معاقبہ فی فی الاخرۃ
 فحیلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیفہ اولاً
 تستطیعہ افا قلت اللہ صم ایتا فی الدنیا حسۃ و فی الاخرۃ حسۃ و قنا عدا اب الشار
 قال فدعا اللہ فشفاه ترجمہ انس و روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عبادت
 کی جو بیماری سے چورے کی طرح ہو گیا تھا یعنی بہت ضعیف اور ناتوان ہو گیا تھا آپ نے اس سے فرمایا
 تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولامان میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت
 میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تجر اشی
 طاقت کہاں ہو کہ خدا کا عذاب اٹھا سکے دنیا میں اتنے یہ کیوں نہ کہا یا اللہ مجھ کو دنیا میں ہی پہلائی
 دی اور آخرت میں ہی پہلائی دے اور مجھ کو بچا دے جہنم کے عذاب و پیر آپ نے اس کے لیے دعا کی اس
 عزوجل سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا ف یہ نیک کی نادانی ہے کہ مالک ایسا سوال کرے کہ آخرت
 کے بدلے دنیا میں عذاب کر دیوے بند کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے اے میرے
 مالک تو جانتے ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتوان ہوں میرا دل کیسا کمزور ہے میں فرسی بیماری اور دکھ
 درد کا ہی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کو صدقے سے اپنے اس غلام
 کو آواز کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اسے میرا بادشاہ میں تیرے صدقہ مجھ کو بچا دے دنیا اور
 آخرت دونوں کے صدقہ میں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دو کہہ اور درد اور بیماری اور عذاب
 سے تیری پناہ نہایت ضعیف ہر اسے میرا مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی ناکام آتی ہے

نہ اس غلام کو سوتا کچھ بیاہ کی اور کسی غلام کی بیاہ کر کے **عَنْ** حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ اَلْاَسَدِ اِلَى قَوْلِهِ
 وَقَبْلَ اَعْدَابِ النَّارِ وَلَمْ يَنْكُرِ الزَّيَادَةَ **عَنْ** اَبِي اَلْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِيْ بَيْتِ يَهُوْدَ وَكَانَ صَارَ كَالْفَرْخِ مَعَئَى حَلِيْبٍ يَحْمِيْدٌ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ
 لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَدَايِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْكُرِ فَقَدْ عَاثَ اللّٰهُ لَهُ فَتَنًا **عَنْ** اَبِي اَلْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطَلَ الْحَدِيثَ **مَرْحُومِ** دینی جواب پر گذر **باب** فَضْلِ خَالِ
 الذِّكْرِ ذَكَرَ اَبِيْ جَبْرِ مِّنْ مَّوَدِّسِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلَكَ سَيَّارَةً فَضَّلًا
 يَتَّبِعُوْنَ خَلَالَ النَّوْكِ اِذَا وُجِدَ وَاجْلَسَ فَيَذْكُرُ قَعْدًا وَمَعَهُمْ وَحَقٌّ بَعْضُهُمْ
 بَعْضًا يَخْتَصِمُ حَتّٰى يَسْكُوْا مَا بَيْنَهُمْ رَبِّنَ السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا فَاِذَا انْقَضَوْا عَرَجُوْا اَوْ
 صَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِّنْ اَنْبِيَائِهِمْ
 فَيَقُوْلُوْنَ جَنَّا مِنْ جِنْدٍ عِيَادٍ لَّكَ فِي الْاَرْضِ لِيَسْجُوْكَ وَيَكْبُرُوْكَ وَيُهْلِكُوْكَ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاِذَا يَسْأَلُوْكَ فَيَقُوْلُوْكَ جَنَّتْكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا
 جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيُّ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَلَيْسَ جَنَّتِيْ وَنَكَ قَالَ وَمَتَى يَسْجُوْكَ
 قَالُوْا اَمِنْ تَارِكٍ يَارَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا
 وَلَيْسَ خَوْفُكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗمْ وَاَعْطَيْتُهُمْ مَّا سَالُوْا وَاَجْرْتُهُمْ مِمَّا
 اسْتَبَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فَيُجِبُهُمْ فَلَا يَنْعِيْ عَيْدُكَ خَطَا اَرْثِيَا مَرَّجَلِكُمْ مَعَهُمْ قَالَ
 فَيَقُوْلُ لَهٗ غَفَرْتُ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْكُوْا بِهِمْ حَلِيْبٌ **مَرْحُومِ** ابو سریرہ رضی اللہ عنہ
 روایت ہوا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سر کرتے بہرے ہیں جبکہ ان کے کام نہیں وہ ذکر الہی کی مجلسوں
 کو ڈنڈتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور
 ایک کو ایک چھالیتے ہیں یہاں تک کہ اون کے پردوں و زمین ہو لیکر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب
 لوگ اس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں
 پروردگار جل و علا اون کو پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے **ف** اس حدیث سے یہ ثابت
 ہوا کہ ذات الہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اس پر اتفانی ہو بخیر

چند جمہور اور پچھلے کہ ملاؤن کے جو منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے وہ تمام کہان ہو آئے وہ عرض
 کرتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے زمین میں ہو کہ وہ تیری پاکی بول ہو زمین اور تیری بڑائی کر ہو
 امین اور لا الہ الا اللہ کہ ہو زمین اور تیری تعریف کر ہو زمین (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ والہ الا اللہ
 اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں) اور تجھ سے کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض
 کرتے ہیں تجھ سے حنبت مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کیا اونہوں نے میری حنبت کو دیکھا ہے فرشتے عرض
 کرتے ہیں اونہوں نے تو نہیں دیکھا ابے مالک ہاں یہی پروردگار فرماتا ہے ہر اگر وہ دیکھتے حنبت کو دیکھتے تو
 کیا حال ہوتا اون کا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگو
 ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری آگ سے اے مالک ہاں یہی پروردگار فرماتا ہے کیا اونہوں نے میری
 آگ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں پروردگار فرماتا ہے ہر اگر وہ دیکھتے میری آگ کو تو اون کا حال
 کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری بخشش چاہتے ہیں پروردگار فرماتا ہے (صدقی اوس کے کرم
 اور فضل اور عنایت کر) خیر ہے اون کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں
 اوس سے پناہ دی ہر فرشتے عرض کرتے ہیں اے مالک ہاں کون میں ایک فلان بندہ ہی ہوتا
 جو گنہگار ہے وہ اوس کو نکلا تو اون کے ساتھ بیٹھ گیا ہاں پروردگار فرماتا ہے میں نے اوس کو بھی بخش دیا
 وہ لوگ ایسے میں جن کا ساتھی بے نصیب نہیں ہوتا **فائدہ** احديث ذکر الہی کی فضیلت اور ذکر
 کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا
 افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب افضل ہے اور ذکر قلبی کہ یہی ملائکہ
 کہتے اور ان کی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اوس کو پہچان لیتے ہیں (نووی مختصراً) **باب**
 اَكْتَرُكُمْ عَالِيَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا الْكَرْمُونِ هِيَ دَعَاكَ تَعْنِي عَنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ النَّسَائِيَّ اللَّهُ تَعَالَى اَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْتَرُ قَالَ كَانَ اَكْتَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ
 اَلَّذِيْكَ حَسَنَةٌ وَفِي الْاُخْرَةِ حَسَنَةٌ وَقَتَاعَدَ ابْنُ النَّسَائِيَّ قَالَ وَكَانَ النَّسَاءُ اِذَا ارَادَ اَنْ
 يَدْعُوَ يَدْعُوَ دَعَا اَنَّا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ يَدْعُو دَعَا يَدْعُو فِيهِ **ترجمہ عبد الغزیزین**
 سے روایت ہے کہ قتادہ نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہی دعا زیادہ مانگتے انس نے

ہزار نیکان کرے گا اپنے فرمایا سوا برہنجان کشمیر تو ہزار نیکان اس کے لیے کہی جاوینگی اور ہزار گناہ اگر
 میںے جاوینگی **باب** فضل کو اجتماع علی ثلاثہ القرآن قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے
 جمع ہونے کی فضیلت **عن** اَبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قس
 عن ثمرین کَرِیۃً مِّنْ کَرِیۃِ الدُّنْیَا نَفَسَ اللہُ عَنْہُ کَرِیۃً مِّنْ کَرِیۃِ الدُّنْیَا وَکَرِیۃً مِّنْ کَرِیۃِ
 الدُّنْیَا مَرَّکَیۡنَ عَلَی مَعْرِیۡتِ اللہِ عَلَیہِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَمَنْ سَأَلَ اللہَ سَأَلَہُ فِی الدُّنْیَا وَ
 الْآخِرَۃِ وَاللہُ فِی حَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی حَوْنِ أَخِیۡہِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَتَلَمَّسُ
 فِیہِ عِلْمًا سَمِعَ اللہُ لَہِ بِہِ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَیۡتٍ مِّنْ بَیۡتِ اللہِ یَتْلُوْنَ
 کِتَابَ اللہِ وَیَتَذَکَّرُوْنَہُ بَیۡنَہُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیہِمُ السَّکِیۡنَۃُ وَوُضِعَ لَہُمُ الرَّحْمَۃُ وَ
 حَقَّقَتْ لَہُمُ الْکُرۡسِیَّ وَذُکِّرَ لَہُمْ اللہُ فِیۡمِنْ عِندَہُ وَمَنْ بَطَّأ بِہِ سَعْلَہُ لَکَرِیۡۃً مِّنْ کَرِیۡۃِ
 الدُّنْیَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر کسی سختی نہ
 کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر سختی آخرت کی سختیوں میں کو ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو
 مہدت دیکر (یعنے اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے فرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا
 اور آخرت میں اور جو شخص کسی سلا لکھائی یا ٹیگا تو اللہ تعالیٰ اس کا ٹیگا یا ٹیگا دیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے
 کی مدد میں ہے گا جب تک بندہ اپنی بہائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے
 کے لیے (یعنے دین کا علم خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور
 جو لوگ جمع ہوں کسی مسجد میں اس کی کتاب پڑھیں اور ایک دو سکر کو پڑھیں تو ان پر خدا کی رحمت
 اترے گی اور رحمت ان کو ڈھنپ لیگی اور فرشتے ان کو گہیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کو ان کا ذکر کریگا
 اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنے فرشتوں میں) اور جب کا عمل کو تا ہی کرے تو اس کا خاندان (نسب)
 کچھ کام آوے گا **ف** یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا
 چاہیے۔ نووی نے کہا احمد بن حنبل کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارے اور
 جہود علماء کا بھی مذہب ہے اور مالک نے اس کو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل
 کی ہے کہ مسجد میں کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہونچی یا ان کا مصلحت ہو گا کہ رکوع
 قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہو اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا باطنیہ

لوگ جمع ہوں ان پر ہے کے لیے **حسن** ایں ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کہ یہ نبیل حدیث معاویہ بن عبد مناف حدیث ابنی اسامہ لکین فیہ زکریا البکری
 ترجمہ یہی جو بدر گزرا **حسن** الاخر ابنی مسلمہ اناہ قال استہد علی ابنی ہریرہ زانی سند
 الخدری انھما استہد اعلیٰ الشی صلی اللہ علیہ وسلم اناہ قال لا یقعد قوم تکذروا
 اللہ عزوجل راہ حق و اللہ کے و غشیتم الرحمة و زکرت علیکم الشکینہ و ذکرتم
 اللہ فیہم عنہ ترجمہ ابوسلم سے روایت ہوا انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابوسریرہ اور ابوسلم
 خدری پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا جو لوگ بیٹھ کر یاد کریں اس
 تسلی کو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈالنا پیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) آتی ہے
 اور تڑپ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے **حسن** شکیبہ یطمان الا سنا
 بخیر ترجمہ یہی جو بدر گزرا **حسن** ابنی سعید الخدری قال خرج معاویہ علی حلقۃ من الکحل
 فقال ما اجلسکم ثم قالوا اجلسنا انک کر اللہ قال اسما ما اجلسکم الا ذال قالوا و اللہ
 ما اجلسنا الا ذال قال اما ان کر استخلفکم نعیمہ لکم و ما کان احدکم بمنزلی من
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل عنہ حدیثا مثنی و ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خرج علی حلقۃ من الکحل قال ما اجلسکم ثم قالوا اجلسنا انک کر اللہ و نعیمہ
 علی ما ہذا نالی سلام و من علیکنا قال اللہ ما اجلسکم الا ذال قال اما ان کر
 کر استخلفکم نعیمہ لکم و لکینہ امانی و جہیل فاخبرنی ان اللہ عزوجل یبائی بکم
 اللہ کے ترجمہ ابوسعد خدری جو روایت اسعاد بنی مسجد میں ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) بوجہ
 تم لوگ یہاں کیوں بیٹھو ہو وہ بولے ہم بیٹھتے ہیں اسے تعالیٰ کی یاد کرنے کو معاویہ نے کہا تم اس لیے بیٹھتے ہو
 اور یہی کچھ کام کے لیے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھتے ہیں معاویہ نے کہا میں نے
 تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جو پٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باس اس رتبہ
 کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں رہنے میں سب لوگوں کو کم حدیث روایت
 کرتا ہوں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو حلقہ پر لکھو اور بوجہ تم کون بیٹھو ہو وہ
 بولے ہم بیٹھتے ہیں اسے تعالیٰ کی یاد کرنے میں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ

اور جسے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور ہماری اور پراحسان کیا آپ نے فرمایا قسم اللہ تعالیٰ کی تم اسلئے بیٹھو ہو یا
 اور کسی کام کے لیے وہ بولے قسم اسکی ہم تو صرف اسلئے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں
 دی کہ تم کو چھوڑنا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم کو کوئی فضیلت
 بیان کرے یا اسے فرشتوں کے سامنے **ف** نہ ہو قسمت اون لوگوں کی کہ مالک نے اون کی یاد کی اور ان
 کی تجویز بیان کی غلام کو اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اس سے خوش اور اسکی ثناء اور صفت
 بیان کرے یا اسے اون لوگوں کی طفیل سے ہماری ہی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر بری ہیں یا یہلو
 تیرے بند اور غلام میں سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی کو مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو نصیبت
 کی وقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہرجاہہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا
 ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی حلائی والا اور مارنے والا اور تو ہی بیماری سے چمکانے
 والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہمارا نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا
 اور عبادتیں تیرے ہی لیے اور تجویز سے ہیں سوا تیرے نہ ہم کسی کو دعا کرتے ہیں نہ اڑتے بیٹھتے سوا
 تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں پس رحمر اسے مالک اور امی آقا اور امی شاہنشاہ اور اسے مرلی
 اور اسے سولی اپنے قصور اور غلاموں پر تیرے لیے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور
 ہمارے پاس تو ایک عمل ہی ایسا نہیں جسکو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بچا کر
 گناہوں کے بارے قصور و ن میں دیے ہو خطاؤں سولہ کی ہو گئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہو سوا
 تیرے اور ہمارا ہاتھ بکڑی والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہو سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بچا کر لی ہو
 رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ سمجھئے جو کام کیسے ہیں تو اون کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ
 وہ کام نہایت بری ہیں اور ہم کو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہو اسے مالک
 ہمارے ہم سراسر تقصیر وار اور قصور وار ہیں اور ہماری پاس کچھ بوجھ نہیں ہے پھر اسو مستحج
 بے سامان آنگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہو اور کون اونکو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرئی والا
 ہے تو ہی مالک ہے **ب** اسْتَجِبْ اَبَا اَلَسْتَ خَفَارًا اَلَسْتَ كُنَّا مِنْهُ خَدَاةً مِّنْغَفَرْتَ
 مانگنے کی فضیلت **عَنْ** اَلَا عَزِيزُ الْمُنْزِي نَعُوْا اللّٰهَ تَعَالٰی عَمَّا كُنْتُمْ لَهٗ صٰبِقَةً اِنَّ
 رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِنَّہٗ لَیْفَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنَّیْ اَلَا سْتَخْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ

مائتہ مکرّۃ ترجمہ اغرنی سے روایت ہر وہ صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ولیدہ ہر وہ جہاں
 یعنی خدا کو بھی غافل ہو جاتا ہوں اور میں خدا سے ہر روز سوا بے مغفرت ناکتا ہوں **ف** تو دوسری نے
 کہا آپ کی نشان دہی کہ ہر خطہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کہی غفلت ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے
 اور اس سے استغفار کرتے اور بعض روایتیں کہا کہ آپ اس سے کفر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کے فکر اور سامان
 میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہی شری عبادت میں ہیں یہ آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول سے
 آپ استغفار کرتے اور یہ سطر کہا گیا ہے **حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ تَيَّابَاتُ الْفَافِرِينَ** اور بعضوں نے کہا اس
 پر وہ سہولت مراد ہے اور استغفار اظہارِ عبودیت کو لیے ہو محاسبی کہا انبیاء اور ملائکہ کا خوف عظمت
 الہی ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہی مختصر **باب التَّوْبَةِ** باب توبہ کی بیان
 میں **عَنْ** ابْنِ عَسْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا**
إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ أَكْوَبُ إِلَى اللَّهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اسے لوگو توبہ کرو اس کی طرہ کیونکہ میں توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار **فائدہ**
 دوسری نے کہا اور آپ کی استغفار کی وجہ گزر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے جو ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج
 ہے ہمارا صحابہ کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک توبہ کہ گناہ سے باز آوے دوسری
 اوپر نادم ہو تیسری عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے
 وہ یہ کہ اس مذبح کو وہ حق ادا کرے یا اس سے معاف کر لے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ هِلَالٍ
أَبُو سَادٍ ترجمہ وہی جو گند **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو توبہ
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس کے آفتاب کیچم سے نہ نکلے تو اسے اس کو
 معاف کرے گا (بعد آفتاب کیچم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی) **ابسطح** جان کنی یعنی نزع کی وقت
 توبہ قبول نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی **باب** **اِسْتِخْبَابِ خَفِضِ الصَّوْتِ**
بِالدُّعَاءِ آہستہ سوز کرنا افضل ہے **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ سَمِعْتُ
 قَبْرِيَاءَ وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ **وَأَنَا خَلَفْتُهُ وَأَنَا أَفْعَلُ لَا أَحْكُلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** فقال يا عبد الله

اَبْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اِيْنَ اَعْلَى كُنْزٍ مِّنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ترجمہ ابو موسیٰ سوری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ایک غریب لوگ بیکار
 تہمت لیتے تھے آپ نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر دینے آہستہ سے ذکر کرو کیونکہ تم کسی بہرہ بان یا
 کو نہیں بیکار تے ہو تم بیکار تے ہو اسکو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہاری ساتھ ہے غریب
 علیہ اور اعلیٰ سے (نودی) ابو موسیٰ نے کہا میں آپ کے پیچھے تھا اور میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا
 آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کا خزانہ میں سے ایک خزانہ بلداؤن میں نے عرض
 کیا یہاں یہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (یکلمہ تفویض کا ہے اور اس میں قرا
 ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اسوجہ سے خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے عاصم بطن الا لسانہ
 نخوۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ اَبِي مُوسَى اَتَتْهُ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ وَتَحَدَّثَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ يَجْعَلُ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً كَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكُمْ لَا تَنَالُونَ أَوَّاهُمْ وَلَا خَائِبًا قَالَ
فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَنْ تَقْبَلُ الْإِسْلَامَ دَلَّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا
هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ترجمہ ابو موسیٰ سوری روایت ہے وہ لوگوں کے
 ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص حبشی سیح
 چڑھتا تو آواز سے بکارتا لا ایلہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے
 کو یا غائب کو نہیں بیکار تے ہو میرے آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ یا امیر عبداللہ بن قیس میں تجھ کو ایک کلمہ
 بلداؤن جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کون سا کلمہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ **عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ يَكَلِّمُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خَوْفَهُ**
عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ كَلَّمَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ
حَدِيثَ عَاصِمٍ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَلَّمَكَ**
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ كُنَّا كَمَا كُنَّا دِيْنًا وَقَالَ فِيهِ وَالَّذِي
تَدْعُوْنَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِّنْ عَنِّي رَأَيْتُ أَحَدَكُمْ وَلَكِنَّ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ
 لا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں ہے کہ جب کو تم بیکار تے ہو وہ تم سے زیادہ

قریب مہار کی گروٹ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ مجاز ہے جو اس کے لئے فرمایا محقق
 اقرب الکریم جنہا نورید اور مراد یہ ہے کہ وہ نسبتاً ہی مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن
 میں خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول
 ہیں ہر وہ جمہور کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہیں جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہ ذات ہی سمجھتے ہیں۔
 اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم اور سمع اور بصر
 ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بخود علمی اور ناظر ہے **حکم** اِنِّ مَوْسٰی اَلَا تُشْعِرُنِیْ قَالَ
 تَاٰلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْ تَاٰلِ
 عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلْ تَقَالُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اَلَا یَا اللّٰہُ ترجمہ ابو موسیٰ شعری
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں بتلاؤں ایک کلمہ حبیب کہ خزانوں
 میں ہو یا ایک خزانہ حبیب کہ خزانوں میں ہو میں نے عرض کیا تہا لے آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اَلَا
 بِاِسْمِہٖ **باب** الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ دَعَاؤُنِ اور اعوذ باسمہ کا بیان **حکم** اِنِّ یُبَدِّلُکَ
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَیْکُمْ دُعَاؤُہٗ اَدْعُوْہُ بِہٖ فِی صَلَاتِکَیْ تَاٰلِیْ عَلَیْہِ
 اِنِّ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّقَالَ فُتِیْبَةُ کَثِیْرًا وَاَلَا یَعْلَمُ الذُّخُوْبُ اَلَا اَنْتَ تَاَعُوْظُ
 مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَاَرْضَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ترجمہ ابو بکر سے روایت ہے ابو ہریرہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک دعا سکھلاؤ جس کو میں پڑھا کروں
 اپنی نماز میں آپ نے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور
 گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوائے تیرے تو مجھ پر بھی اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھے بخشنے
 والا مضر بان ہے **حکم** عبد اللہ بن عمر بن العاص یَقُوْلُ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ قَالَ
 لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَیْکَ اِنِّ رَسُوْلُ اللّٰهِ دَعَاؤُہٗ اَدْعُوْہُ بِہٖ فِی صَلَاتِکَیْ وَفِی
 بَیْتِیْ ثُمَّ دَکَّرَ بِیْشِلْ حُدُوْبِہٖ اَلِیْکَ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ ظُلْمًا کَثِیْرًا ترجمہ وہی جو اوپر
 گذرا اس میں یہ ہے کہ جب کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گہر میں **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَانَ یَدْعُوْہُ بِہٖ اَلَا الدَّعَوَاتِ الْاَمْتَمَ فَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ
 النَّارِ وَعَنْکَ اِبْنِ النَّارِ فِتْنَةِ الْفَقْرِ عَنِ ابْنِ الْقَبْرِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَعُوْذُ بِکَ

بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ التَّحِيَّةِ وَالْبَدْرِ وَنَقِّ لَبِّي
 مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ التَّوَكُّبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الذَّنَبِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
 بَاعَدْتَ بَيْنَ الشَّرِّ وَالْمَعْرُوبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَمِّ وَالْمَا شَرِّهِ وَالْمَغْرَمِ
 ثُمَّ حمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے
 تھے اللَّهُمَّ فَا تَنِي أَعُوذُ بِكَ خَيْرَ تَرْكِ عِنِّي يَا اَللّٰهُمَّ تَبْرِىْ بِنَاہِ مَا كُنْتَ اَبُوْنَ جَنِّہِمُ كَے فتنہ سے اور غدا اب جو جنہم
 كَے اور قبر كَے فتنے سے اور قبر كَے عذاب اور امیری كَے فتنوں سے اور فقیری كَے فتنے كی ربانی سے
ف امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدا تعالیٰ کو بھول جاوے مال کا حق ادا
 نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے **ف** اور بِنَاہِ مَا كُنْتَ اَبُوْنَ جَنِّہِمُ
 تیری و جال میرے كَے فتنوں كے شر سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اوسے كَے پانی سے اور
 پاگل کر دے سدا ول گناہوں سے جیسے تو نے پاگل کر دیا سفید کپڑے کو سیل کچیل سے اور دور کر دیا گناہوں
 کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (اور ب کچھم سے) یا اللہ میں بِنَاہِ مَا كُنْتَ اَبُوْنَ جَنِّہِمُ تیری سستی
 اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے **ف** کیونکہ آدمی قرض داری میں جھوٹ وعدہ
 کرتا ہے اور کہی ادا کرنے سے پہلے مرجاتا ہے اور کہی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے لہٰذا وہی نے کہا ان
 حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور بِنَاہِ مَا كُنْتَ اَبُوْنَ جَنِّہِمُ صحیح ہے اور ایک طائفہ زنا دیکھ کر یہ قول ہے
 کہ دعا نہ کرنا افضل ہے اور فضائل الہی پر حنی رہنا بہتر ہے مگر ترجمہ کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن
 شریف میں ہے اَوْ اَدْعُوْنِیْ سَجْدَیْہِمْ اور صد حدیثین دعا کے باب میں اور میں اور تمام پیغمبرین
 دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پسیر دیتی ہے اور اس طائفہ زنا دے اسپر
 غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے رخصتی ہنا دعا کے مانع نہیں ہے کس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خدا کا
 کریم کرنے اور سپر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ لکھے اور دعا مقصود ہے جو
 ہے اور دعا سر بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کو گڑ گڑانے سے بہت خوش
 ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جاوے کس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا
 استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے سو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی
 خوب جانتا ہے **عَلَّیْہِمْ اَلَا یَسْتَاذِرُہُمْ حَیْہِمْ** جو گذر اس **عَلَّیْہِمْ** النّٰسِ بِنَاہِ مَا كُنْتَ اَبُوْنَ جَنِّہِمُ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا صَحْرَانِ أَحَدُ رِجَالِي مِنَ
 الْعَجْرَةِ الْكُكُلِ رَاجِعِينَ وَالْهَمْدُ لِلْجَنَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ عَذَابِ الْقَبْرِ دِينَ فَنَتَبَّهَ الْحَيَاةُ وَأَمْسَكَتِ
 ثُمَّ حَمَّهِ النَّسَبُ بِنَاكَ رَأَيْتُ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِ يَابَةُ مَا كُنَّا سَوْنُ غَاثِي
 أَوْ سَمِيٍّ أَوْ رِيَا مَدِيٍّ أَوْ رِيَا بَيْتِ زَاوِيٍّ مَا بَيْتِ حَسْبِي عَقْلٌ فَمِنْ جَانِبِ عِبَادَتِهِ مَدِيٍّ سَلَامٍ أَوْ
 بَيْتِي سَوَّادِيَا مَا كُنَّا هَوْنُ تَبْرِيٍّ قَبْرِيٍّ عَذَابٍ أَوْ زَنْدَلٍ أَوْ سَمِيٍّ عَقْلٍ النَّسَبُ بِنَاكَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا تَقَعُ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرْتُهَا الْبُحْلُ مَرَّحَمٍ
 وَبِي جَوْدَرٍ أَحْلَى النَّسَبُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ
 الْخَصْرَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُحْلِ وَالْكُكُلِ وَأَذَلِ الْعُمَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فَنَتَبَّهَ الْحَيَاةُ وَالْمَمَاتِ
 ثُمَّ حَمَّهِ بِي جَوْدَرٍ أَحْلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا تَقَعُ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرْتُهَا الْبُحْلُ مَرَّحَمٍ
 كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَصَادِ وَمِنْ ذَلِكَ الشَّقَاءِ وَمِنْ ثَمَاتِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ فَكَانَ
 عَمْرُو بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَفِيَانُ أَلَمْ أَتُذَكِّرْكَ وَاحِدَةً مِنْهَا ثُمَّ حَمَّهِ الْبُحْرِيَّةُ سَوَّادِيَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِي تَقَا سَوَّادِيَا مَا كُنَّا هَوْنُ تَبْرِيٍّ قَبْرِيٍّ عَذَابٍ أَوْ زَنْدَلٍ أَوْ سَمِيٍّ
 عَقْلٍ النَّسَبُ بِنَاكَ رَأَيْتُ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِ يَابَةُ مَا كُنَّا سَوْنُ غَاثِي
 أَوْ سَمِيٍّ أَوْ رِيَا مَدِيٍّ أَوْ رِيَا بَيْتِ زَاوِيٍّ مَا بَيْتِ حَسْبِي عَقْلٌ فَمِنْ جَانِبِ عِبَادَتِهِ مَدِيٍّ سَلَامٍ أَوْ
 بَيْتِي سَوَّادِيَا مَا كُنَّا هَوْنُ تَبْرِيٍّ قَبْرِيٍّ عَذَابٍ أَوْ زَنْدَلٍ أَوْ سَمِيٍّ عَقْلٍ النَّسَبُ بِنَاكَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا تَقَعُ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرْتُهَا الْبُحْلُ مَرَّحَمٍ
 وَبِي جَوْدَرٍ أَحْلَى النَّسَبُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ
 الْخَصْرَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُحْلِ وَالْكُكُلِ وَأَذَلِ الْعُمَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فَنَتَبَّهَ الْحَيَاةُ وَالْمَمَاتِ
 ثُمَّ حَمَّهِ بِي جَوْدَرٍ أَحْلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا تَقَعُ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرْتُهَا الْبُحْلُ مَرَّحَمٍ
 كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَصَادِ وَمِنْ ذَلِكَ الشَّقَاءِ وَمِنْ ثَمَاتِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ فَكَانَ
 عَمْرُو بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَفِيَانُ أَلَمْ أَتُذَكِّرْكَ وَاحِدَةً مِنْهَا ثُمَّ حَمَّهِ الْبُحْرِيَّةُ سَوَّادِيَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِي تَقَا سَوَّادِيَا مَا كُنَّا هَوْنُ تَبْرِيٍّ قَبْرِيٍّ عَذَابٍ أَوْ زَنْدَلٍ أَوْ سَمِيٍّ
 عَقْلٍ النَّسَبُ بِنَاكَ رَأَيْتُ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِ يَابَةُ مَا كُنَّا سَوْنُ غَاثِي
 أَوْ سَمِيٍّ أَوْ رِيَا مَدِيٍّ أَوْ رِيَا بَيْتِ زَاوِيٍّ مَا بَيْتِ حَسْبِي عَقْلٌ فَمِنْ جَانِبِ عِبَادَتِهِ مَدِيٍّ سَلَامٍ أَوْ
 بَيْتِي سَوَّادِيَا مَا كُنَّا هَوْنُ تَبْرِيٍّ قَبْرِيٍّ عَذَابٍ أَوْ زَنْدَلٍ أَوْ سَمِيٍّ عَقْلٍ النَّسَبُ بِنَاكَ

خَلَقَ لَكَ تُشْرَكَ تَرْجِمَہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثیف پہنچی اور اس سے جوہرے جس نے کل رات کو مجھ کا ٹاٹا بنے فرمایا اگر تو سام کر یہ کہہ لیتا اعدو ذبکلمات اللہ الثانیات میں خیر تالقی تہجہ ضرر نہ کرنا نہ کٹنا یا کٹنا تو لکھیں کہ میں اس کے ابی ہڈیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقول قال دجیل یا رسول اللہ لکے شریعتی بے مثل حدیث ہے وخب ترجمہ وہی جو اب پر گذر **کتاب الدعاء** عینک التکریر سے وقت کی دعا **سُحْن** البدر ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخذت مضجعتك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضجع على شمالك ولا يسن ثم قل اللهم اني اکت رجع اليک وقوضت امری اليک والحيات ظہر مني اليک رغبته ورهبته اليک لا ملجأ ولا منجا منك الا اليک امنت بک يا رب العالمين انزلت ويحييک الذي ارسلت واجعل مني من الخیر کلامک کان من من یکتبک منک وانت علی الفطرة قال فرددتهن لا تستندن کرم نقلت امنت برسول اللہ ان ارسلت قال قل امنت بک يا رب العالمين ترجمہ برابر بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دہن کر وٹ پر پٹا اور کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَخیر تَکَلِّفَ یا اَلسَّیِّدُ اِنِّیْ اَموتُ نہر کہہ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سوپ دیا تجھ کو اور تجھ پر ہر وساکیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لا یا میں تیری کتاب پر جو تونے اونامی اور تیرے نبی پر جبکو تونے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اُن کو تو مر گیا سلام پر اور خاتمہ بخیر ہوگا برابر نے کہا میں نے ان کلموں کو دو بار پڑھا یا کر کے کے لیے زینب کے مہرے رب ربو یک کہا آپ نے فرمایا یٰ یٰ یٰ یٰ کہہ **ف** کیونکہ ذکر اور دعائیں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد سے اور شاید دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالسنی درست ہیں جو درست کہتے ہیں وہ جواب تیرہ میں کہ رسول کے سے اور میں تو یہ نقل بالسنی کہاں ہے (نوی مختصر) **سُحْن** البدر ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحذرن الحدیث غیر ان متصوفا انتم حدیثا و زاد فی حدیث حصین و ان اخیذ اصاب خیرا ترجمہ وہی جو گذر **سُحْن** البدر ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ

صَلَّيْتُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَجْبُوعًا مِنَ النَّبِيِّ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُولِكَ
 إِلَيْكَ وَرَجَعْتُ وَبِهِ إِلَيْكَ وَالْبَنَاتُ فَخَرَسَتْ إِلَيْكَ وَقَوَّضَتْ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً
 إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا كَيْفَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَسْنَتْ بِكَ يَدِي لَذِي أَوَّلْتُ وَيَرْسُولُ الْكَذِبِ
 أُرْسَلْتُ نَارُ مَاءٍ عَلَى الْفِطْرَةِ وَكَرَيْتُ كَيْدِي بِشَارِقِي حَدِيثِهِ مِنَ النَّبِيِّ رَحِمَهُ
 بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ أَوَّلَ مَا كَرَدَ
 أَمْرُهُمْ خَلَّتْ خَيْرُكَ عَنْهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَلَّ
 يَا فُلَانُ إِذَا أَدْرَيْتَ إِلَى فُلَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ مُنْأَنٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسَلْتُ
 فَإِنْ مُتَ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَجْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا رَحِمَهُ بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَوَيْتُ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ أَوَّلَ مَا كَرَدَ أَمْرُهُمْ خَلَّتْ خَيْرُكَ عَنْهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
 رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ أَوَّلَ مَا كَرَدَ أَمْرُهُمْ خَلَّتْ خَيْرُكَ عَنْهُ
 الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ أَوَّلَ مَا كَرَدَ
 أَمْرُهُمْ خَلَّتْ خَيْرُكَ عَنْهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ
 أَوَّلَ مَا كَرَدَ أَمْرُهُمْ خَلَّتْ خَيْرُكَ عَنْهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ
 أَوَّلَ مَا كَرَدَ أَمْرُهُمْ خَلَّتْ خَيْرُكَ عَنْهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ

مار لگا اور تیرے لیے ہی جینا اور مرنا اگر تو جلاوی او سکو تو اپنی حفاظت میں کہہ اور جو مار تو بخشدے اُس
 کو یا اس میں تندرستی چاہتا ہوں تجھے یہ ایک شخص اوس بولا مئے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی انہوں نے
 کہا اُن کو سنی جو عمر سے بہتر تو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَلَيْهِ سَلَامٌ** کان ابو صالح
 يَأْمُرُنَا إِذَا ارَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 وَرَبِّ الْأَرْضِينَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ بِفَالِ الْخَبَرِ وَالتَّوَلَّى وَمَنْزِلَ التَّوَدُّعِ
 وَالْخَيْلِ وَالْفُكَّانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ خَيْرِكِ كُلِّهِ أَنْتَ اخِذٌ بِأَمْرِهِمُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ
 فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ فَاكُنْتَ الظَّاهِرَ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ فَاكُنْ
 ائِمَّةَ الْمُبَاطِنِ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرُدُّ فِي ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَمَعَ سَبِيلَ رُوَيْتِ ابْنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ مِمَّنْ كُنِيَ سَوْنَةَ لَكِنَّا تَوَدَّ
 كَيْتَهُ وَنَهَى كَرُطَ بَرَسُو وَرِي وَطَاطِرَ بَرَسُو وَطَاطِرَ بَرَسُو وَطَاطِرَ بَرَسُو وَطَاطِرَ بَرَسُو وَطَاطِرَ بَرَسُو
 مَالِكُ بْنُ نِينَ كَے اور مالک طبرستان کے اے مالک ہمارا اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی
 کے اور خشت لگانے کے لیو اور امار نیولے توراة اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری
 برحیم کے شر سے جس کی پشانی تو ہمارا ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے
 کوئی شے نہیں تو سب سے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی انہی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہو تیرے
 اور کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے دوسرے کوئی شے نہیں (یعنی
 تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارا اور اسیر کر دے ہم کو محتاجی دور کر کے ابو صالح اس
 دعا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 نودی نے کہا اس حدیث میں پروردگار عز و شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقلائی نے کہا
 آخر کے معنی باقی اپنی صفات کو ساتھ علم و قدرت وغیرہ کے جسم ازل میں تھا اور بعد مخلوقات کرنے
 اور علوم اور حواس کے مٹنے اور اُن کے اجسام کے جدا ہوجانے کے پروردگار سبحانہ میں رہو گا
 اور ستر لے اس کے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جاوے گا اور اہل حق کا مذہب ہے کہ جسم بالکل
 فنا نہ ہو گا بلکہ وہ جدا جدا ہو جاوے گا اور یہاں مراد اُن کی صفات کا فنا ہونا ہے
 متبرجم کہتا ہے کہ ستر لے کا قول دلیل عقلی کے رو سے یہی مراد ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں

کے اتفاق سے ثابت ہو کہ جو اہل فہم و تدبیر ہیں ان کو بھی غلطی اور بطلان ترکیب انداز
 صفات راہ ہے جو ان میں نہ ہو **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضَیْعَتَنَا اَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَبْرِیْلٍ قَالَ مِنْ
 تَرْتِیْلِ دَآئِیۃٍ اَنْتُمْ اِخْتُ بِمَا صِیْغَتُهَا تَرْجُمَہُ ابو ہریرہ سورہت پر وہی جواب پر گزری اس میں یہ کہ یہاں
 باگما ہون میں نیز جابر کے سر سے جسکی پیشانی تو تہامی ہوئی ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَالَ اَنْتُمْ فَاطِیْمَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَسْأَلُہُ خَادِمًا فَقَالَ لَہَا قُولِی اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمَوٰتِ
 السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ہِیْلَ عَرَامِیۃ تَرْجُمَہُ حضرت ابو ہریرہ سورہت پر حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک دستکار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمَوٰتِ السَّبْعِ اَخِیْرَ کَلِمَہِ
 اور گزری **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ اِذَا
 اَدٰی اَحَدُکُمْ الرَّاسِیۃَ فَلِیَاخُذَنَّ دَاخِلَہَا اِذَا رَمٰہُ فَلِیَنْقُضَ بِہَا فِیْ رَاسِہُ وَیُسَمِّی اللّٰھَ دَاۡلَہُ لَا
 یَعْلَمُ مَاخُذَہُ بَعْدَہُ عَلٰی فِیْ رَاسِہُ کَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَضِیْعَہُ فَلِیَضِیْعَ عَلٰی نِیْقَتِہَا اَوْ کَیْفَ یَضِیْعُ
 سُبْحَانَکَ رَبِّیْ بِکَ وَضَعْتُ جَنِّیْ فِیْکَ اَوْ فَعَلَہُ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْطِ لَہَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا
 فَاحْفَظْ لَهَا بِمَا تَحْفَظُ بِہِ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ تَرْجُمَہُ حضرت ابو ہریرہ سورہت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جب کسی تم میں سے کسی نے بچہ کو اپنے پر جاؤ تو اپنے تہ بند کا ٹکڑا اکپڑے اور اسے اپنا بچہ نہاؤ
 اور رسم اس کے سر پر اس کے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بچہ کو اپنے پر کون سی چیز آئی جس پر بیٹو لگے تو وہ اپنی
 کروٹ پر لیٹے اور کہے **سُبْحَانَکَ اِلٰہِیْ بِکَ وَضَعْتُ جَنِّیْ فِیْکَ اَوْ فَعَلَہُ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْطِ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا**
اَرْسَلْتَهَا فَاَحْفَظْ لَهَا بِمَا تَحْفَظُ بِہِ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ یعنی پاک ہو تو اسے پروردگار میرے تیرا نام لیکر میں کروٹ
 زمین پر کہتا ہوں اور تیرا نام ہے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے تو اس کو کچھ نہیں دے اور جو چہرہ پر
 (پر بدن میں آنے کے لیے) تو اس کو حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی **عَنْ**
 عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا لَقِیْتُ لِقَیْلَ یَا نَمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنِّیْ فَاِنْ اَحِیْتُ
 فَتَسْبِیْ مَا رَحِمْتَہَا تَرْجُمَہُ وہی جواب پر گزری **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ رَسُولَ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَانَ اِذَا اَدٰی الرَّاسِیۃَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَبْھَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَّنَا اَدَاۡنَا لَکُمْ
 مِّنْ کُلِّ کَافٍ لَہُ وَلَا مُؤَدِّی تَرْجُمَہُ انس سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اپنی بچہ کو نے پر

تو فرماتے تھے کہ اس خدا کا جس نے سب کو پیدا کیا اور پلایا اور کافی ہوا اس کا لیے اور ہم کا نادیا سب کو کہنے کو ایسی ہی ہے
 یہ نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ہکا ہے **باب** فی الادعیۃ دعاؤن کا بیان **ع** قَدْرَةُ بْنُ كُوَيْلٍ
 الْأَشْجَرِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُ قَالَ كَانَتْ
 كَانَتْ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ترجمہ فروہ بن نوفل شمس
 روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اس کے انہوں
 نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں رب الی سے اس کام کے جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا
ع قَدْرَةُ بْنُ كُوَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءِ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَتْ تَقُولُ كَانَتْ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ترجمہ
 وہی جو کذا **ع** حُصَيْنُ بْنُ طَلْحَةَ الْأَسَدِيُّ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَ
 مِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ **ع** عَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ترجمہ وہی جو کذا **ع** ابْنُ عَبَّاسٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ اسْتَجْتِ وَعَلَيْكَ
 تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنِيتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي
 نَقِصْتُ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ترجمہ ابن عباس روایت کرتے ہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ اسْتَجْتِ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
 ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہر دس کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنوں کو لڑا اے
 مالک سیرین تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی رجبی معبود نہیں سوائے تیرے اس بات کو کہ تو ہر گاہ دلوں کے
 مجاہد تو وہ زندہ ہے جو کہی نہیں مڑا اور جن اور آدمی سترے ہیں **ع** ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَاسْتَحْرَ يَقُولُ سَمِعْتُ
 مُحَمَّدَ اللَّهِ وَحُسْنَ بَلَاغِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِ الْبَيْتِ أَفْضَلُ عَلَيْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 ترجمہ ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہونے اور صبح ہوتی تو فرماتے تھے
 لیا سننے والے نے اس کی حمد اور اس کو جس بلایا کو اور یہاں ہمارے ساتھ رہے ہمارے (یعنی مدد سے) اور
 فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے **ع** ابْنُ مَوْسَى الْأَشْجَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّهُ كَانَ یَدْعُو بِمَنْزِلَةِ الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَ
 جَنَّتِيْ دَاخِرًا فِیْ اَمْرِیْ وَدَاخِرًا اَعْلٰیہِ بِمَعْنٰی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَدَّتِیْ وَهَرَّتِیْ وَصَلَّتِیْ
 وَعَدَّتِیْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدَیْ اَللّٰهِ اَعْفِیْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
 وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہِ بِمَعْنٰی اَنْتَ الْمَقْدُوْمُ وَاَنْتَ الْمَوْخِرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَّرْحَمَہُ اَبُو بَكْرٍ
 اشعری سرور بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے اللہ! اغفر انہی خیرات میں سے میری جو کم
 اور میری بدنامی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخشدے اور چیز کو جس کو توجہ سے
 زیادہ جانتا ہے یا اسے بخشدے میرا دے کے گناہ اور میری سب سے گناہ اور میری ہول چوک اور قصہ کو
 اور یہ سب میری طرف سے ہوا مالک میرے بخشدے میرے لگے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جس کو توجہ سے زیادہ
 جانتا ہے تو اگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنا والا اور تو ہر چیز پر قادر ہے **ف** نروزی نے کہا یہ دعا
 اپنے تواضع کی راہ کی اور کمال کے فوت کو اپنے گناہ قرار دیا یا مراد وہ ہے جو آپ ہوا یا جو امر نبوت
 سے پہلو داتے ہوئے ہر حال میں آپ کے لگے اور پچھلے گناہ سب بخش دے میں اور یہ دعا تواضع کی راہ کی
 ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تحفہ الاخیار میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم است
 کے واسطے با ترک ادا کے خیال سے ایسی عائن کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے
 نزدیکان را بیش بود چیرانی ہی سے میں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے رد و روزن کا پتہ رہا اور اپنے
 قصور کا خواہ ما ہو یا نہ ہو اہوا اقرار کیا کرے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلْاَسَدِیِّ مَرْحَمَہُ وہی جو
 اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عَصَمَهُ اَمْرِيْ وَاصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَآخِرَتِيْ
 الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلْ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ
 شَرٍّ مَرْحَمَہُ اَبُو بَكْرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ! اصلح
 خیرات میں سے میری یا اسے میرے دین کو سنوار دو جو میری آخرت کو کام کا حافظ اور گھبان سے اور سنوار دے میری
 دنیا جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دو میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہو اور کر دو
 زندگی کو میرے واسطے بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے رحمت کا
 سبب اور دعا ہر طلب کی جامع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّهُ كَانَ

يَقُولُ اللَّهُمَّ اِنَّكَ الْهُدَىٰ وَالْعِفَاةُ وَالْغَنَىٰ تَرْحِمُهُ عَبْدُكَ ابْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَنْتَبِهُ يَوْمَئِذٍ يَنْتَبِهُ يَوْمَئِذٍ يَنْتَبِهُ
 اور دل کی تڑکری **عَنْ** ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ فِي رُؤْيَايَ
 وَالْعِفَاةُ تَرْحِمُهُ دِي جَوَ كَذَرَا **عَنْ** نَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ رَفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَا اَعُوذُ بِكُمْ
 الْاَكْمَاكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْجَبَرِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْخُلِّي وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ
 وَرَحْمَتِكَ خَيْرٌ مِنْ رَحْمَتِهَا اَنْتَ وَلِيَّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
 وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَسْبَحُ وَمِنْ رَعْوَةٍ لَا يَسْقَابُ لَهَا تَرْحِمُهُ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمٍ نَهَى
 مِثْلَ شَرِّهِ كُنْهُنَ كَا جَا بَ فَرَمَاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور تنہی
 اور نامردی اور خجیل اور بڑباپے اور قبر کے عذاب یا اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اور اسکو
 تو اسکا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اسکا آقا اور مولے ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس علم سے جو
 فائدہ نہ دے اور اس دل کو جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو اسودہ نہ ہو اور اس دماغ سے جو قبول
 نہ ہو **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِذَا اَمْسَى قَالَ اَمْسَيْنَا وَامْسَى الْمَلِكُ وَلِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ
 الْحَسَنُ فَخَذْتُ مِنَ الزُّبَيْدِ اَنْ يَحْفَظَ عَنْ اَبْنَاءِ هَلْمٍ فِي هَذَا اَلْهَ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هِدْيِهِ الْيُسْرَى اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هِدْيِهِ الْيُسْرَى وَتَسْتَرْ
 مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَدُورِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
 فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ تَرْحِمُهُ عَبْدُكَ ابْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَامَ هَوَتْ تَوَفَاتُ بَنِي شَامَ كِي اور خدا کے ملک شام کی شکر خدا کا کوئی سچا معبود نہیں
 سوا اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہو اوسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر
 چیز پر قادر ہے اسے پروردگار میں تجھ سے اس ات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس ات کے بعد کی اور پناہ
 اس ات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑباپ
 کی برائی سے اے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور جب صبح

پہلی تہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے صبح کی عینے اور صبح کی خدا کے ملک نے انہیں رک اور بجا سے رت
 کے دن فرماتے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا
 رَأْسِي الْمَلِكُ يَشْرِي الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ
 الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ دَهْوًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اسْأَلْ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا
 بَعْدَهَا أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَ
 سُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْبَرِّ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا
 وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ يَشْرِي الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ وَرَأَيْتُ فِيهِ زَيْدَ بْنَ عُرْبَةَ هَذَا يَسْأَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ دَهْوًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ** ترجمہ اوپر یہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی سچا
 معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اوس نے عزت دی اپنے لشکر کو اور باد کی اپنے بندے کی اور
 مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اوس نے کیلئے اوس کے بعد کوئی شے نہیں ہے **عَنْ أَبِي
 ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي
 سَبِيلَ دِينِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّيِّبَةَ وَالسَّادَ إِذَا سَدَّ أَدَا السَّكَمَ** ترجمہ حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور
 سیدہ کو سے مجھ کو اور فرمایا کہ اس دعا مانگئے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور رہتی ہو تیری رستی
 کا وہ بیان کیا کہ **فَإِنَّهُ جَبَرُ كَبِيرٍ جَانَانُ ظَوْرٍ مَوْتَاةٍ تَوْسِيْدِي أَوْ سَطِرْفَ حَلِوْ تِهْنٍ وَاهْنٍ بَارِيْنٍ**
 نہیں چھوڑا سطرخ خدا سے ہدایت مانگئے راہ رست کا وہ بیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچ جاوے****

شرع پر چلا جائے و صلوات اور بخت کی طرٹ میل نہ کرے اور رستی مانگنے کے وقت تیر کی رستی کا دھیان کرے
 یعنی جیسے تیر سیدان شائے پر پہنچتا ہے وہی مابین نہیں چھوٹتا اسی طرح اپنے علم اور عمل رستی کا خیال چاہیے
 کہ باطل دخل نہ پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو اور غفلت
 الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ ہفت میں راہ رست پر قائم رہنا بڑی مشکل ہے گمراہ کرنے والے اور راہ
 رست پہنکا دینے والے بہت پہل گئے ہیں پر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس مائدہ میں حدیث شریف
 کی کتابوں کا ترجمہ کرایا اب سلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں
 اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ رست کو کبھی نہ پہنکیں گے **عَنْ عَمْرِو بْنِ كَتَيْبٍ**
بِطَلْحَةَ الْأَيْبَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ شَرِّ النَّاسِ أَشَقَّ
وَالْأَشَدَّ أَذْخَرُكُمْ ذِكْرًا بِسْمِ اللَّهِ ترجمہ وہی جو اور بگڑا **بَابُ الشَّيْخِ الْأَوَّلِ التَّجَارِعِ عِنْدَ النَّبِيِّ**
 اول روز اور سو وقت تسبیح کہنا **عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا**
بِكَلْبٍ حَيْنٍ صَلَّى الصُّبْحَ وَهَرَفَ فِي مَسْجِدِهَا شَرْجَةً بَدَأَ أَنْ أَتُفَّ وَهَرَجَ لَهَا قَالَتْ مَا زِلْتَ
عَلَيْكَ الْحَالِ النَّبِيُّ قَاتِلُكَ عَلَيْكَ مَا قَاتَلْتَ نَعَمْ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قَاتَلْتُ بَدَأَ
أَوَّلَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَوُزْنَتْ بِمَا قَاتَلْتُ مِنْهُ الْيَوْمَ كَوُزْنَتْ صُحْبَانِ اللَّهِ وَنَجَّوْهُ
عَدُوَّهُمْ لَعَنَهُ وَذَرَجَتْ لَعْنُهُ وَذَرَجَتْ عَرْنُهُ وَمِدَّادُ كَلِمَاتِهِ ترجمہ اُم المؤمنین جویریہ سرور رست
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اون کے پاس سے نکلے جب آپ صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ تیر
 تہین پر آپ پاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپ فرمایا تم اسی حال میں رہیں جبکہ
 میں نے تمکو جوڑا جو پریرنے کہا ان آپ فرمایا میں نے تم سے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تو را جاوین
 اور کلموں کے ساتھ جوڑتے آج اب تک کہی ہیں البتہ وہی بہاری پڑھیں گے و کلمی یہ ہیں **سُبْحَانَ اللَّهِ**
وَبِحَمْدِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَضَا لَعْنَتُهُ وَرَضَا لَعْنَتُهُ وَرَضَا لَعْنَتُهُ یعنی میں خدا کی باکی بولتا ہوں خیر یوں کے ساتھ
 اوس کے مخلوقات اگر شمار کے برابر اور اوس کی رضا مندی اور خوشی کے برابر اور اوسکی عرش کے تول کے
 برابر اور اُس کے کلمات کو سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا سیلیں کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سارا
 سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمی تمام نہ ہوں) **عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْنَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَذَكَرَ كَلِمَةً غَيْرَ

حَدَّثَنَا عَنْ جَاهِدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَكَأَيِّ لَيْلَةٍ تَرَجَّمَهُ دِي جَوَكُنْدَرَا اس مین تانا
 زیادہ کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات پہنچا جوڑی
 پریشانی کی رات تھی صبح کو معادیہ جنگ تھی انہوں نے کہا صفین کی رات میں ہی میں نے یہ وظیفہ
 نامہ نہیں کیا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَاطِلَةَ ابْنَتِ النَّبِيِّ صَلَّى تَسْأَلُهُ خَادِمًا
 وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا الْغَيْثُ عِنْدَنَا قَالَ أَكَا أَذْكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرُكَ لَكَ مِنْ خَادِمٍ يُسَبِّحُ
 ثَلَاثًا ثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ ثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذُ مِنْ مَقْبَعِكَ
 ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت ناطلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور پوچھا
 کی کہ مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھے کو وہ چیز بتاؤں
 جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمد اور ۳۳ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے
عَنْ سَهِيلِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ تَرَجَّمَهُ دِي جَوَكُنْدَرَا **بَابُ** اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ
 عِنْدَ صَيْلِ الذِّبْكَ مَرُوعٍ جَلَّاتِ وَقْتُ دَعَا مَا كُنَّا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَأَلَهُ إِذَا سَمِعْتُمْ صَيْلَ الذِّبْكَ فَسَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكَ إِذَا رَأَتْكُمْ
 يُهَيِّئُ الْحِمَارَ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا تَرَجَّمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سَرُورِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی ناک سنو تو اسے تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ
 فرشتے کو دیکھتا ہے **ف** تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس سید سے کہ فرشتہ ہی دعائیں شہیر
 ہوگا اور اس سے یہ نطا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب (نوروی) **بَابُ** دُعَاءِ الْكَرْبِ غَمِي
 كِ دَعَا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ
 وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَبِيرِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سختی (اور مشکل) کے وقت یہ دعا پڑھتے لالہ الا اللہ اعظم الا اللہ اعظم الا اللہ اعظم الا اللہ اعظم
 عظمت والا بربوبیت کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جوڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا
 خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے **عَنْ** هِشَامِ
 بْنِ زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ حَدَّثَنِيكَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَنَّ تَرَجَّمَهُ دِي جَوَكُنْدَرَا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ

زانا اور کہ جبیک سو اشرفیاء نردیگا میں جی ہونگی میں نے کوشش کی اور سواشرفیاء کی کہ اگر اوس کے پاس لایا
 جب میں نے اوس کی ٹانگین اٹھائیں (یعنی جلع کے ارادے سے) اوس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور
 مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت اٹک کر) تو میں اڑھہ کھڑا ہوا اوس کے اوپر سو آہی اگر
 تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تو ایک وزن اور کہولہ سے ہمارے لیے خدا تعالیٰ نے
 اور وزن کہولہ یا (یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا) تمہیں سے نے کہا ابھی میں نے ایک شخص کو فروزی
 لی ایک نے ق (وہ بوزن جس میں تولا رطل اناج آتا ہے) چانول بچیب وہ اپنا کام کر چکا اوس نے کہا میرا حق
 دے میں نے نرق بہر چانول اوس کے سامنے رکھو اوس نے لیے میں اون چانولون کو بوتارنا (اوس میں برکت
 ہوئی) یہاں تک میں نے اوس مال کو گائے بیل اور اون کے چرانے والے غلام اکھڑ کیے پھر وہ مزدور میرے
 پاس آیا اور کہہ لگا اسے سو ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل اور چرانے والے سب تولا لے
 وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھ سے ٹھاست کر میں نے کہا میں اٹھتا نہیں کہتا وہ گائے بیل اور چرانے والوں کو
 تولے اوس نے اذکولے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تو جتنا باقی
 ہے روزن وہ بھی کہولہ سے حق تعالیٰ نے اوس کو بھی کہولہ یا (اور دی لوگ اوس غار سے باہر نکلا) **ف**
 احدیث میں بہت کام کے فائدہ میں **اول** یہ سخت نصیبت میں اور نہایت بلا میں جسکی کوئی تدبیر
 نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اوس کو نجات دیگا و و سر کے یہ
 کہ مان باپ کا حق اپنی جان اور جو روٹ کر کون کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہو چکا ہے
 یہ کہ قاورم کرگناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دباننا اور غرہش ہفتائی کو مٹانا بڑے
 کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الہی کا عمدہ و
 ہے یا چھو میں یہ کہ جو مال کے بدون اجازت اور کا اناج بودے تو اوس کے حاصلات کا مالک ہی مالک
 ہے **رحمۃ الاحیاء** **ع** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سئل عن رجلین اصابتهما حمیة فاحدهما یؤثر فی عینہ و الاخر ینضحہ فخرجوا یشکون
 فی حدیث صلی اللہ علیہ وسلم ان فی حدیثہ وخرجوا وادکھ یلکس بعد فاشیا
ترجمہ وہی جواب دہ کہ **ع** ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انطلق فلا تہ رھطۃ من کان تمککھ حتی اناہم

الْمَيْتُ وَالْفَقِيرُ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرُكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 أَكْثَرُ مَا كَانَ لِي أَنْ يَتَوَلَّى شَيْئًا كَيْدِيًّا فَكُنْتُ لَا أَتَّبِعُ قَبْلَهُمَا أَهَكَذَا وَلَا مَلَكَ وَلَا
 فَامْتَنَعْتُ مِنْهُ حَقَّ الْمَنْعِ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السَّنِينَ فَجَاءَنِي فَأَعْطَيْتُهَا حَشِيرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ
 وَقَالَ قَتَرْتُ الْحَرْهَ حَتَّى كُنْتُ مِنْهُ الْأَمْوَالَ فَأَرْتَجِبْتُ وَقَالَ خُذْ جَوَابًا مِنَ الْعَارِ فَمَيَّتُوا
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم کو پہلے تین
 کنبے والے چلو بہا تک کہ ان کو رات ہو گئی ایک غار میں یہ بیان کیا سارا قصہ جیسے اور پھر گذرا اس میں
 یہ ہے کہ ایک شخص بولایا اللہ سیر بان باب بوڑھے صغیر ہے میں اور یہ پہلے رات کو کسی کو دودھ
 نہ بلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ کہ اوس عورت کو میرا کہنا نہ مانا یہاں تک کہ ایک سال غلط
 میں گرفتار رہی اور میرے پاس آئی چیخ اوس کو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ کہ میں نے اوس کو دو
 کی اجرت کو بیاہا تک کہ بہت سوال اوس کو حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے اخیر میں یہ کہ
 کہ بہرہ لکھو غار میں چلتے ہوئے

کتاب التَّوْبَةِ

کتاب توبہ کے بیان میں

ف نودی نے کہا کتاب الایمان میں گذرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سو بار آنا
 دوسرے کیے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور
 کہ اس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہو فی الفور خواہ گناہ صغیر ہو یا کبیرہ اور ایک
 گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہ پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر بہر گناہ کرے تو دوسرا
 گناہ نہ لکھا جاوے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نودی مختصراً) **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عَيْدُكَ طَرِقَ عَيْدِي
 فِي رَأَا مَعَهُ حَدِيثُ بَدْرٍ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَتَى تَوْبَةَ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدٍ كُمْ يَحْيَى صَلَاتُكَ بِالْفَلَاكِ
 وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَأَةً مِّنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَأَةً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعَاءُ
 إِذَا تَبَلَّ إِلَى يَكُنِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْوَلُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں
 (علم سے اجہان وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو ایسا خوش ہوتا ہے جیسو تم میں سے
 کوئی خالی زمین میں اپنا گناہوا جائز پاوے اور جو شخص میری طرف ایک لشت نزدیک ہو میں اس کی
 طرف ایک ماتہ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک تہہ نزدیک ہو تو میں ایک باغ (درنوں ماتہ کا پیلاوا)
 نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کی طرف آتا ہوں۔
 (احمدیہ کی شرح اور گزیر چکی) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ أَشَدُّ فَوْحًا بِتُوبَةِ أَحَدٍ كُمْ بِتُوبَةِ آخَرٍ إِذَا بَجَدَهَا مَرَّجَمَهُ الْوَبَرِيهَ وَرَدَّ رَأْيَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے جو جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی
 تم میں سے اپنا گناہوا جائز پانے سے خوش ہوتا ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ مَرَّجَمَهُ مَرَّجَمَهُ مَرَّجَمَهُ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ
 عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَعُوذُ بِهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَخَدَّنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَشَدُّ فَوْحًا
 بِتُوبَةِ عَبْدٍ أَوْ مَرِيضٍ فِي الرِّجْلِ فِي الرِّجْلِ دَوِيَّةٌ مُمْلِكَةٌ مَعَهَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ
 فَمَا كُنْتُ فَاسْتَقِظْتُ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبْتُهَا حَتَّى أَدْرَكْتُهَا الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي
 الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَكَانَ مَحْتِ أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَقِظْتُ وَعِنْدَهُ
 رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا كَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللهُ أَشَدُّ فَوْحًا بِتُوبَةِ الْعَبْدِ أَوْ مَرِيضٍ مِنْ هَذَا
 وَبَرَّاحَةِ آتَمِهِ وَكَادُهُ مَرَّجَمَهُ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ وَرَدَّ رَأْيَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بیمار تھے اور ہونے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اور ہونے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے
 کی توبہ کو اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسو کوئی شخص ایک پیپر سید ان میں (جہان نہ سایہ موند باقی)
 جہاں لکھنے والے ہونے چاہوے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب
 وہ جاگے تو اپنا اونٹ پادے پیراؤ سکڑو تو ٹڈ سے بہا تک کہ پیرا ہوا چادے پیرا کہے میں اونٹ جاؤں
 اس جگہ جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پیرا یا سر اپنے بازو پر رکھو مرنے کے لیے پیرا جاگے

تو اپنا اونٹ نہ اپنے پاس نہ دے اور اپنا اونٹ نہ بہرے میں نہ دے اور اپنی ہی تو اسے تعالیٰ کی طرف سے
 اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے یعنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور ترشہ ملنے سے خوش ہے **عَنْ** الْأَخْشَرِ بْنِ
 الْإِسْمَاعِيلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **عَنْ** الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
 حَدَّثَنِي أَخِي هَمَّانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **عَنْ** الْأَخْشَرِ بْنِ قُتَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **عَنْ** أَشَدُّ فَرَحًا بِعَبْدٍ مُؤْمِرٍ بِمَنْزِلٍ حَدَّثَنِي خَبْرِيًّا رَحِمَهُ
 اللَّهُ **عَنْ** يَمَّاكَ قَالَ خَطَبَ النَّعْمَانُ بَنِي إِسْرَافِيلَ فَقَالَ اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِعَبْدٍ مُؤْمِرٍ
 تَحِلُّ حِمْلُ زَادَهُ وَمَزَادَ عَلَى بَيْعِي شَيْءٌ سَارِحِي كَانَ بِقَلْبِهِ مِنَ الْأَرْضِ كَادَرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ
 نَزَلَ فَقَالَ خُذْ شَجَرَةً فَغَلِّبْهُ عَلَيْهِ وَأَتَّكِلْ بِعِيدِهِ فَاسْتَيْقِظَ فَسَعَى فَرَدًّا فَكَلِمَةً يَشِيئًا لَشَرِّ
 سَعَى فَرَدًّا فَأَيَّامًا فَكَلِمَةً يَشِيئًا لَشَرِّ سَعَى فَرَدًّا فَكَلِمَةً يَشِيئًا فَكَلِمَةً يَشِيئًا فَكَلِمَةً يَشِيئًا
 قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بِعِيدُهُ يَمْشِي حَتَّى دَخَلَ خَطَامَهُ فِي بَدَنِهِ فَلَهُ أَشَدُّ فَرَحًا
 بِعَبْدٍ مُؤْمِرٍ مِنْ هَذَا جِبْنٍ وَجَدَ بِعِيدِهِ عَلَى حَالِهِ قَالَ يَمَّاكَ نَزَعَهُ الشَّجْبِيُّ أَنَّ النَّعْمَانَ دَفَعَهُ
 هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ تَرَجُّمَةً مَعْلُومَةً بِرَدِّهَا
 بن بشر نے خطبہ پڑھا تو کہا البتہ اسے کو اپنے بند کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کا ترشہ اور
 ترشہ دان ایک اونٹ پر پہرہ چلے اور ایک ایسے میدان میں ہو چنے جہاں کہا نا اور پانی نہ ہو اور وہ بہر کا
 رفت ہو جاوے وہ اور ترے اور ایک بخت کے تلو سو جاوے اس کی آنکھ لگ جائے اور اونٹ چلے کر
 رہ جائے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پاوے بہرہ و سر اوچان پر چڑھے کچھ دیکھو بہرہ و سر اوچان
 پر چڑھے کچھ دیکھو بہرہ و سر اوچان پر چڑھے کچھ دیکھو بہرہ و سر اوچان پر چڑھے کچھ دیکھو بہرہ و سر اوچان
 اونٹ چلتا ہوا آوے یہاں تک کہ اپنی نخیل اس کے ہاتھ میں دیر سے البتہ اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ
 سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اور ترشہ ملے گا کہ کہا شیخو نے کہا
 نعمان نے یہ حدیث مرفوعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوعہ کرتے نہیں
عَنْ الْأَخْشَرِ بْنِ قُتَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **عَنْ** الْأَخْشَرِ بْنِ قُتَيْبٍ
 رَجُلٍ أَتَتْهُ مِنْ رَأْسِهِ نَخْلٌ زَمَامَهَا يَأْكُلُ قَصْرَ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَهِيَ شَرَابٌ وَعَلَيْهَا
 لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَوَّعَ عَلَيْهَا شَمْرًا مَرَّتَ بِجِدَالٍ شَيْخَرَةٍ فَتَعَلَّقَى زَمَامَهَا

اِذَا مَاتَ خَيْرٌكُمْ ثُمَّ اُذْ رُوِيَ نَصْفُهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَتُرْفَكَ اللهُ عَلَيْكَ لَيُعْلَمَنَّ
 عَذَابُ الْكَافِرِ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَهُ اللهُ الْكَافِرُ فَمِنْ
 مَا فِيهِ رَامَ الْبَحْرَ فَجَنَّتْ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِهٖ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اعْلَمُ
 كَقَضَا اللهُ لَهُ مَرَجِّهٖ ابُو بَرٍّ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَايَا اَبِيْكَ شَخْصٌ شَكِبَ كُفْيُ كُفْيُ
 نَهِيْنٌ كِي تَبِيْ رَهْ جَمْرَةً لِّكَ اَوْ اَبْنِيْ لَوْ كُنْ يَحْيٰى بِلَا مَجْهٍ جَلَا كَرَاكِهِ كَرُوْنَا بِرَاوِصِيْ رَاكِبٍ جَبَلٍ مِّنْ اُثْرَانِ
 اَوْ اَوْصِيْ سَمْدَرٍ مِّنْ كِيُوْنِهِ فَمِنْ خَدَاكِيْ اِذَا رُخْدَ اَجْبُوْا بِاَوْسِيْ كَا لَوِ اِيْسَا عَذَابُ كَرِيْكَ كَا لَوِ اِيْسَا عَذَابُ دِيْنَا بِرِ
 كُفْيُ كُفْيُ نَهِيْنٌ كَرْنِيْ كَا جَبِيْ رَهْ شَخْصٌ مَّرْغِيَا اَوْسِيْ كِي لَوْ كُنْ نِيْ اِيْسَا هِيْ كِيَا اَسْمُ تَعْلٰى جَبَلٍ كُوْ حَكْمُ يَا اَوْسِيْ
 سَبْ اَكْبَهْ اَكْبَهْ كَرُوْ يَحْيٰى سَمْدَرُ كُوْ حَكْمُ يَا اَوْسِيْ هِيْ اَكْبَهْ كَرُوْ يَحْيٰى سَمْدَرُ كُوْ حَكْمُ يَا اَوْسِيْ شَخْصٌ هِيْ فَرَايَا
 تُوْنِيْ اِيْسَا كِيُوْنُ كِيَا وَهْ بُولَا تِيْرِيْ دُرِيْ اِيْ بِرُوْدُ كَارَاوَرُ تَوْحُوْبُ جَانَا هِيْ بِرُوْدُ كَارُنِيْ اَوْسِيْ كُوْ شِيْ
ف لَوْ يَنْهٰى كِيَا اَوْسِيْ شَخْصٌ كُوْ اَسْمُ كِيْ قَدْرَتِيْ مِّنْ شَكْ تَهَا كِيُوْنِهِ اَسْمُ تَعَالٰى كِيْ قَدْرَتِيْ مِّنْ شَكْ
 كَرُوْنَا اَلَا كَا فَرِيْ تُوْا بِاَسْمِيْ سَمْدَرُ عَذَابُ كَا مَقْدَرُ كَرْنَا يَا قَدْرُ كِيْ مَعْنِيْ نِيْ كَرِيْكَ جَمِيْرُ فَقْدَرُ عَلٰى يَحْيٰى
 يَا اَوْسِيْ يَحْيٰى كَلَامُ جَالَتِ دَهْشَتِ اَوْ رُخْتُ كِيَا جَبِيْ اَوْسِيْ كُوْ اَسْمُ جَانَا هِيْ تُوْ مَثَلُ غَافِلٍ اَوْ رُنَا سِيْ كِيْ
 مَوَا اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ
 تَخْفِيْ مِّنْ اَخْتِلَافِيْ لِيْ كِنْ مِّنْ صِفَتِيْ كِيْ مَكْفِيْرُ بِاَتْفَاقِيْ هِيْ اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ
 اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ اَوْ رُخْتُ مِّنْ نِّهٰى يَحْيٰى جَبِيْ
 جَابَزُ هُوَ رَا تَبِيْ مَخْضَرًا **سَمْعٌ** اِذَا تَهَرَّجَتْ رُخْتُ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ عِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمْعٌ اَلَا تَحْرَفُ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِيْ فَلَمَّا احْضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بِنَبِيِّهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَالْعَرَفُ
 ثُمَّ اَخْفَوْنِيْ ثُمَّ اُذْ رُوِيَ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَتُرْفَكَ اللهُ عَلَيْكَ لَيُعْلَمَنَّ عَذَابُ الْكَافِرِ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ
 اَحَدًا اَقَالَ فَعَلُوا اِذَا لِيْ بِهٖ فَقَالَ لِّلْاَرْضِ اَدُوْى مَا اَخَذْتِ كَا اِذَا هُوَ قَاتِلٌ قَالَ مَا حَمَلَكَ
 عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ اَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَعَقَرَهُ كِيْدَالُكَ قَالَ اَلْهَرِيْ وَحَدَّثَنِيْ
 جَمِيْعًا مَّرَجِّهٖ ابُو بَرٍّ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَايَا اَبِيْكَ شَخْصٌ شَكِبَ كُفْيُ كُفْيُ
 كِيَا كِيْ مَرْنِيْ كِيْ بَعْدُ جَبِيْ جَلَا نَا بِرِ سِيْرِيْ رَاكِبُ اَبَا رِيْكَ بِسِنَا بِرِ دِيْمِيْنُ هُوَ اَمِيْنُ اَوْ رَا دِيْمَا كِيُوْنِهِ
 مَقْدَرُ خَدَاكِيْ اِذَا رُخْدَ اَجْبُوْا بِاَوْسِيْ كَا لَوِ اِيْسَا عَذَابُ كَرِيْكَ كَا لَوِ اِيْسَا عَذَابُ دِيْنَا بِرِ

پاویگا تو مجھ کو عذاب کرے گا بہر اوس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انہوں نے ایسا ہی کیا (حبیبہ
 مرگیا) قسم میری کہ اسے تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اسے تعالیٰ نے اس
 کو اور کچھ عذاب نہ دیا **صحیح** فتاۃ ذکر و اجمیعاً کیا سند شعیبہ بن خویلد یشیم و فی حدیث شعیبہ
 و انی عوانہ ان نحبک من الناس و حبہ اللہ مما لا ذکک و فی حدیث التیمی مائتہ لم یبتدر
 عند اللہ خیر اناک فترہا فتاۃ لہ یخبر عنہا اللہ عنہا و فی حدیث شعیبہ مائتہ و اللہ ما یخبر عنہا اللہ خیر اناک فی حدیث
 انی عوانہ ما اکترا الیہم رحمۃ توادہ و دوسری روایت یہی ہے اس میں بجائے رشہ اس کے غصہ اس پر بیٹے
 دیا تھا او کو اسے تعالیٰ نے اور لم یبتدر کے بدلے لم یبتدر سے بیٹے کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما اکترا
 اور ما اکترا اور معنی یہی ہے جو ادبر گذرا **باب** قبول التوبۃ من الذنوب و ان
 تکررت الذنوب و التوبۃ بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو یہی قبول ہوگی **صحیح** ابی ہریرۃ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یخبر عن ربہ عز وجل قال
 اذنب عبد ذنباً قال اللہ اغفر لی ذنبتی فقال تبارک و تعالیٰ اذنب عبد ذنباً قال اللہ اغفر لی ذنبتی فقال تبارک و تعالیٰ
 لہ ذنباً یغفر الذنوب و یأخذ بالذنب ثم عاد ذنباً قال اللہ اغفر لی ذنبتی فقال تبارک و تعالیٰ
 عبد اذنب ذنباً فاعلم ان لہ ذنباً یغفر الذنوب و یأخذ بالذنب ثم عاد ذنباً قال اللہ اغفر لی ذنبتی فقال تبارک و تعالیٰ
 اذنب عبد ذنباً فاعلم ان لہ ذنباً یغفر الذنوب و یأخذ بالذنب ثم عاد ذنباً قال اللہ اغفر لی ذنبتی فقال تبارک و تعالیٰ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شئت من عمل ما شئت من الذنوب ثم عاد ذنباً قال اللہ اغفر لی ذنبتی فقال تبارک و تعالیٰ
 با اسمیر گناہ بخشید و پروردگار نے فرمایا میری بند کو نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ گناہ کیا ہے جو گناہ بخشا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا
 ہے پر اس گناہ کیا اور کہا او مالک میری گناہ بخشید و پروردگار نے فرمایا میری بند کو نے گناہ کیا اور گناہ کیا ہے جو گناہ بخشا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا
 جو گناہ بخشا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پر اوس گناہ کیا اور کہا او مالک میری گناہ بخشید و پروردگار نے فرمایا
 میری بند کو نے گناہ کیا اور گناہ کیا ہے جو گناہ بخشا ہے اور گناہ کیا ہے جو گناہ بخشا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا
 میں نے تجھے بخش دیا یا عبداللہ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا جو تہی بار یہ فرمایا
 اب جو چاہے عمل کرے **نوٹ** سی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے پانز بار کرے
 تو اوس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جاوے گا اور جو سنا ہون کہ بعد ایک توبہ کرے تو یہی صحیح ہے
 اور یہ جو فرمایا اب جو چاہے عمل کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک گناہ کے بعد توبہ کرتا جاوے گا

من بخشنا ما دون **کاحسن** اکی شریرة یقول سموت رسول الله صلی الله علیه وسلم
 یقول ان احسن ما اذنبت ذنباً بمعنی حدیث بخارین سبکة و ذک ثلاث مراتب اذنبت
 ذنباً و فی الثالثة قد غفرت لی بعدنی فلیعل ما شاء ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ سے کہ میں نے
 بخشنا یا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے **ع** ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه و
 سلم قال ان الله عز وجل یبسط یدک باللیل لیتوب منی النکاح و یدب یدک بالنکاح لیتوب
 منی الیکل حتی یطعمه الشمس من مغربہا ترجمہ ابوسری و روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بیشک اللہ عز و جل رات کو تاکر رات کو تاکر دن کا گنہگار توبہ کرے اور رات پر
 پہیلا تاکر دن کو تاکر رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے بچم سے **ف** اور سوت توبہ
 کا دروازہ بند ہو جاوے گا۔ مانتہ پہیلانا اپنے ظاہری معنی پر مجہول ہو جیسے صفات الہی خجکا ذکر اور پر
 ہر چکا اور کیفیت اس کے مانتہ پہیلانے کی مجہول ہے جیسا اس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل
 کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ مانتہ پہیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نوری نے کہا یہ مجاہد ہے اس
 کہ جارحہ کا مانتہ سینے جیسا ہمارا مانتہ ہے گوشت اور پوست اور رگون کا یہ محال ہے اور اللہ تعالیٰ
 کی ذات میں انتہے بیشک ایسا مانتہ جس پر مخلوق کا ہے ویسا اللہ کا مانتہ نہیں پر ہم یہ نہیں تسلیم کرتے
 کہ بید کا اطلاق اس کے مانتہ پر مجاہد ہے اگر ایسا ہو تو جن کے مانتہ پر پالاکہ کے مانتہ پر ہی بید کا
 اطلاق مجاہد ہونا چاہیے کس لیے کہ اون کا مانتہ ہی ہمارے مانتہ کا سا نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں
 کہ بید کا اطلاق ان تمام مانتہوں پر حقیقت ہے پر ہر ایک حقیقت دوسرے مختلف ہے اور سوال لفظ
 کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنوں پر **ع** شعبۃ تہذیب
 ابن ساد بخوہ ترجمہ وہی جو اور گذرا **باب** غیر قالہ تعالیٰ ابعہ تعالیٰ غیرت کا
 بیان **ع** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیر احب الیہ المدح من اللہ عز وجل من اجل ذلک مدح کففسہ و لکیر احب الیہ من اللہ من
 اجل ذلک حرم الفواحش ما ظہر منها و ما بطن ترجمہ عبد اللہ بن مسعود و روایت پر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند
 ہے کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کر اور سب میں عیب موجود ہیں تو تعریف کے لائق نہیں ہیں اس لیے

ہی روایت ہے جس پر ادھر گزری اس میں اسما کی حدیث کا ذکر نہیں ہے **عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَغْتَابُنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ اسما ہے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیر تہمند نہیں ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ**
اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ترجمہ ابوہریرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن غیر کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو
 سب سے زیادہ غیرت ہے **عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** ترجمہ وہی جو ادھر گزرا **بَابُ**
قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الْمُسْلِمَاتِ يُدْخِلْنَ السِّتَاتِ نِيكُونَ سے برائیاں سنو کا بیان **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ مُبْلَغَةً فَأَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَتَزَلَّتْ أَجْفَةُ الصَّلَاةِ طَرَفِي النَّهَارِ ذُكِّفَتِ
اللَّيْلُ إِنَّ الْمُسْلِمَاتِ يُدْخِلْنَ السِّتَاتِ ذَلِكَ ذَكَرَ ابْنُ الدَّكَنِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ إِلَيَّ
هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص
 نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری
أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ آخر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعت میں
 بیت کب تک بیان دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ایک شخص
 بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سورتوں
 نیکوں کو مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کہیے ہے **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
اللَّهُ أَكْبَرُ (نوروی) **عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ مَبْلَغَةً أَوْ مَسَّ يَدَ أَوْ فَمًا كَانَتْ تَسْتَلِ عَنِ
كَفَّارَتِهَا قَالَ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ بَرْزَةَ ترجمہ وہی اس میں
 ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا نہ سوساں کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اسکا
 کفارہ پوچھا تب یہ آیت اتری **عَنْ سُلَيْمَانَ التَّحْمِيذِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** کہ اسناد **قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مَرَّةً**
امْرَأَةً شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَعُظِمَ عَلَيْهِ ثُمَّ
أَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعُظِمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ

یَزِيدُ وَتُغْفِرُ ترجمہ سلیمان نبی سے روایت ہر وہی جو گندمی اس میں ہو کہ ایک شخص ایک عورت کے
 مرتجب ہوا اس بات کو کہ وہ حضرت عمر با پس آیا انکو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا پھر ابو بکر با پس آیا
 ان کو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با پس آیا ہر بیان کیا وہاں بھی جیسو اور پر گندرا
 حکمہ عبد اللہ یعنی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال
 يا رسول الله اني اعلمت امرًا واني اتصبت منها ما دون ان اتسج
 فانا لهذا فاقض في ما شئت فقال له عمر لقد سرك الله لو سكرت نفسك قال
 نكح برد النسي حتى صلى الله عليه وسلم شيئا ففكنا الرجل فافلق فأتبعه النبي صلى الله
 عليه وسلم رجلا دعاه وتلا عليه هذه الآية أوجبه الصلوة طر في الثعالب ودلنا من
 النبل ان الحسرات يذعن الشيات ذاك وكرى الذكركين فقال رجل من القوم يا بني
 الله هذا كخاصة قال بلى للناس كافة ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہر ایک شخص سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با پس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت کو نزدیکی یا مرد کے کنارے
 اور میں نے سب باتیں کہیں سوا جمع کے اب میں حاضر ہوں عجب ایسے سیر باب میں حکم دیجیے حضرت نے
 کہا اللہ نے میرا کہ وہ دہنا تو ہی اگر دہنا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تب
 وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا اپنے اوس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی اقم الصلوة
 طر في الثعالب ودلنا من النبل ان الحسرات يذعن الشيات ذاك وكرى الذكركين - ایک شخص نے
 یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اُس کے لیے ہے آپ فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے عن عبد اللہ
 عن النبي صلى الله عليه وسلم يعني حكيت ابي الاحوص وقال في حديثه فقال معاذا
 يا رسول الله هذا ايام خاصة قال بلى يصح عامة ترجمہ وہی جو گندرا
 اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اُس کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے
 آپ فرمایا نہیں سب کے لیے ہے حکمہ عبد اللہ یعنی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الى النبي صلى الله
 عليه وسلم فقال يا رسول الله اصبت حدا فاقض عني قال وحضرت الصلوة
 مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك افض الصلوة فقال يا رسول الله اني اصبت حدا
 فاقض عني كتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر الله لك ترجمہ

[illegible]

[illegible]

بیجا کہ دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہو کہ تو قریب ہو جا **باب** احمدیہ کی کوئی عمدہ نادرے ثابت
 ہوئے ایک کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہو دوسرے کہ جہان گناہ کیا ہو وہاں ہر سحر کرنا مستحب
 تاکہ بدبادیوں کی صحبت بہرہ او سکولابین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر انکو علم غیب نہ
 تو عذاب کے فرشتے بحث کرتے چوتھے یہ کہ دعویٰ اور مدعی علیہ کو بیعت کرنا درست ہو باوجودین یہ کہ حرمت
 ایسی کی کوئی حد نہیں اور ہر یک نے خالص دل سے توبہ کی اور ہر درپائے حرمت اور سفارت جو پیش میں
باب **قَدْ آمَرَ الْمُسْلِمِينَ بِالْكَافِرِينَ** مسلمانوں کا کافر یہ کافر ہو گئے بد
عَنْ **أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَيْكَ سُلْجَمًا يَجُودِيًّا أَوْ نَصْرًا نَائِفًا قُولْ هَذَا لَكَ مِنْ تَكْبِيرِ
مُرَحَّمِهِ ابوموسیٰ و روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو اسے
 ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرما دے گا یہ تیرا جبکہ راہے جہنم سے **عَنْ**
قَتَادَةَ **أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ سَعِيدٍ** **بْنِ زُرَّهٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْدَةَ** **يُحَدِّثُ** **عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ** **عَنِ ابْنِهِ** **عَنْ أَبِي**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ إِلَّا أَتَاهُ اللَّهُ مَكَانَهُ الْمَسْرُوعُ يَجُودِيًّا**
أَوْ نَصْرًا **يَا قَالِ** **وَأَسْخَفَكَهُ** **عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ** **بِاللَّهِ** **الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ذَكَرْتُ مَرَّاتٍ**
أَنْ أَبَاهُ **وَحَدَّثَنِي** **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ تَحَكَّفَ لَهُ** **قَالَ** **فَمَا يُحَدِّثُ**
سَعِيدٌ **أَنَّهُ** **أَسْخَفَكَهُ** **وَلَمْ يَكُنْ عَلَى عَوْنِهِ قَوْلُهُ** **مُرَحَّمِهِ** **قَتَادَةُ** **وَرَوَاهُ** **عُرْوَةُ** **وَالْعَزِيزُ**
 ابی بردہ اور سقوت موجود ہے جب ابوربدہ نے عمر بن عبد العزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ زاد
 اشعری رضی اللہ عنہ سے منکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرے گا کہ
 فقال اوس کجگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔ عمر بن عبد العزیز نے ابوربدہ
 کو قسم دلائی تین بار اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے کہ تمہارے باپ نے یہ حدیث سنا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انہوں نے قسم کھائی۔ سعید نے یہ نہیں کہا کہ عمر بن عبد العزیز
 نے ابوربدہ کو قسم دی نہ عدل کی بات کا انکار کیا ر عمر بن عبد العزیز نے ابوربدہ کو قسم دی فرید
 اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیمہ ہے مومنوں کے لیے شافعی نے کہا کہ ہر
 حدیث مسلمانوں کو بڑی امید **عَنْ** **أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **قَالَ** **قَالَ** **رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **إِذَا كَانَ**

کہ ایک اپنا پردہ اوس پر کھد لگا اور اس کے اقرار کر اویگا اسکے گناہوں کا اور کہیں کہ تو بیچا تا ہے اپنے
گناہوں کو وہ کہیں گے اے رب میں بیچتا ہوں پروردگار فرماویگا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو تو تجھ پر
میں اور اب میں بخش دیتا ہوں انکو آج کے دن تیرے لیے ہر وہ نیکو کی کتاب دیا جاویگا اور کافر اور
سنا فتن کے لیے تو مخلوقات کو سامنے منادی ہوگی کہ یہ دو لوگ میں جہنم میں نے جھوٹ بولا اسے تعالیٰ
باب حَدَّثَنَا تَوْكَلُ بْنُ مَالِكٍ وَصَالِحِيہُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَأَمْرُؤُنْ بِأَرْثُؤُنْ تَوْكَلُ
بِأَنَّ عَمْرَ بْنَ غُصَّافٍ قَالَ لَمَّا عَزَّازُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّوَدَ بَنُوْكَ دَهْرِيْرِيْدِ
الرُّومِ وَمَعَارِي الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ جِرْ كَعْبُ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ بَيْنِيٍّ وَحَيْنِ عَمِي قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حَدِيثَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزَّوَدَ بَنُوْكَ دَهْرِيْرِيْدِ
ابْنِ مَالِكٍ لَمَّا اخْلَفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزَّوَدَ غَزَا كَافَا قَطَا الْإِنْفِ عَزَّوَدَ
غَيْرَ أَنْ قَدْ خَلَفْتُ فِي عَزَّوَدَ بَدْرًا لَمَّا بَعَثَ ابْنُ كَعْبٍ اخْلَفَ عَنْهُ أَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يَرِيدُونَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَا غَبَرُ
وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَعْبِ حِينَ كَانُوا نَقَلًا عَلَى
وَمَا أَحْبَبُّ إِلَيَّ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَارْكَ كَانَتْ بَدْرًا وَكَرَى النَّاسِ فِيْهَا وَكَانَ
حِينَ خَلَفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزَّوَدَ بَنُوْكَ دَهْرِيْرِيْدِ لَمَّا كُنْ قَطَا أَوَى
وَلَا أَكْبَرُ مِنِّي حِينَ خَلَفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهُ مَا جَمَعَتْ قَبْلَهَا رَحِلَتِيْرِيْدِ قَطَا حَتَّى
جَمَعَتْهُمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَعَزَّازُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْشِ شِدَّةٍ بَدْرٍ فَاسْتَقْبَلَ
سَفَرًا بَعِيدًا وَمَقَامًا رَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا أَجَلِ الْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ لَيْثًا فَهَبُوا أَهْبَةً
غَرَّهُمْ فَخَبَرَهُمْ بِجَيْحِهِمْ الَّذِي يَرِيدُونَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَبِّهِمْ ابْنِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيرًا وَلَا يَجْمَعُهُمْ كَيْفَ حَافِظٌ يُرِيدُ بَيْنَكَ الدِّيْنِ قَالَ كَعْبٌ قَتَلَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ
الْأَيْطَانُ أَنَّ ذَلِكَ سَيُخْفِي لَهُ مَا لَهُ يَنْزِلُ فِيْهِ مِنْ عَمْرٍ وَجَلَّ وَعَزَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ حِينَ طَابَتْ أَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِلَيْهَا أَصْعَدُ تَجَمُّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِئَتْ أَعْدَاؤُهُمْ فَانْجَحَتْ مَعَهُمْ فَأَرْجَحُ وَلَمْ أَقْصِ شَيْئًا

وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَمْدَادِي فِي حَتَّى سَمِعْتُ بِالنَّاسِ الْحَبِيبِ
 مَا كُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةً وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ دَلَامُ أَفْئِدَةٍ مِنْ رَجُلٍ أَرَى نَبِيًّا ثُمَّ
 غَدَاْتُ مِنْ مَجْدِهِ لَمْ أَفْئِدْ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَمْدَادِي فِي حَتَّى مَرَّ عَوْدًا وَتَقَارَطَ الشُّهُرُ مِمَّنْ لَنْ أُنْجِلَ قَادِرُهُمْ تَبَايَعُوا
 فَمَلَكْتُ ثُمَّ لَمْ يَقْبَلْ ذَلِكَ لِي لَمْ يَفْقَهُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ يَمْدَادِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى أَرَا لِي وَالسُّوءَ إِلَّا
 رَجُلًا مَقْمُوعًا عَلَيْهِ فِي النَّهَارِ أَوْ حَلَا مِمَّنْ عَدَدَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ دَلَامُ بَيْنَ كُنِي حَتَّى
 يَكُنْ يَبُولُ فَقَالَ وَهُوَ حَالِي فِي الْقَوْمِ يَبُولُ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَكَمَةَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَبَةٌ بَرْدَاءُ وَالنَّظَرُ فِي عَظْمِي فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ جِبِلِّ بَنِي سَكَمَةَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْكَ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَبْكَيْمَا هُوَ عَلَى
 ذَلِكَ نَأَى رَجُلًا مَبْصُورًا يَرُدُّ بِهِ السَّرَّابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ
 أَبَاخَيْتَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْتَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَلَاةِ التَّحْجِيلِ لَمْ يَزَلْ
 الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ
 قَانَا لَمْ يَزَلْ يَبُولُ حَضَرْتُ بَنِي مُطَفِقَةَ أَتَدَكُّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِهَا أَخْرَجَ مِنْ أَخْبَائِهِ عَدَدًا
 وَأَسْتَجِيرُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قَبِلَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَدْ أَهْلَ قَادِمًا رَأَى عَنِّي الْبَاطِلَ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ لِي الْجُؤْمِيَّةَ بِشَيْءٍ أَبَدًا نَاجِمَةً
 صِدْقَهُ وَمَجِيءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا كُنْتُ مِنْ سَفَرٍ بَدَلْتُ الْمَجِيرَ
 مَرَّعَ فِيهِ رُفْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَافُونَ لَمْ يَفْقَهُوا يُعْتَدِرُونَ
 إِلَيْهِ وَيَحْلِقُونَ لَهُ وَكَانُوا بَضْعَةً وَنَمَارَيْنِ رَجُلًا قَبِيلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبِأَعْيُنِهِمْ وَاسْتَخَفَّ لَهُمْ وَدَوَّ كُلِّ سَرَايِرِهِمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جَلَسْتُ
 فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمُ الْمُعْضَرِ ثُمَّ قَالَ تَبَايَعْتُ أَمْسَيْتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
 لِي مَلَخَانُ أَلَمْ تَكُنْ لِي أَبِيعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ
 عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتَ أَنَّي سَاحُجٌ مِنْ تَحِلٍّ يُعَذِّرُ لَقَدْ أُعْطِيتُ جَلَالَ
 وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَكِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَكَ كَذِبٌ لَمْ يَضَعْ يَدِي عَلَى لِي وَشَكَتَ اللَّهُ
 أَنَّ يَفْضُلَكَ عَلَى كُلِّ مَنْ لَكِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَكَ صِدْقِي يَجِدُ عَلَى فِيهِ أَنِّي لَا رَجُوعًا فِي عُنُقِي

اللهُ وَاللهُ مَا كَانَ لِحَدِّ زَوْا شَوْ مَا كُنْتُ قَطُّ اَدْوَى وَلَا اَكْبَرُ مِنْ حَبِيبٍ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَذَا اَتَقَدُّ صَدَقَ فَقَرَحْتُ حَتَّى يَقْبَضِيَ اللهُ فَيَكُنْ فَيَمُوتُ وَتَارِيحُكَ
 مِنْ بَنِي سَكَةَ نَا تَعْبُو نِي فَقَالُوا يَا وَاللهِ مَا عَلِمْنَا اَنْ اُذْنِبْتَ ذُنُوبًا تَبْلُ هَذَا الْقَدَّ عَجِبْتَ فِي
 اَنْ لَا تَكُونُ اَعْتَدْتُ رَمْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَعْتَدَدَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ
 كَانَ كَافِيكَ ذَنْبَكَ اِسْتَوْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ قَالَ فَوَاللهِ مَا زَا لَوْ
 يَكُونُ بَنُو نِي حَتَّى اُرَدُّتُ اَنْ اَكْجِعَ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَرْتُ بِنَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ
 لِهَؤُلهِ هَلْ لَقِيَ هَذَا عَمْرٍ مِنْ اَحَدٍ قَالُوا نَفَرْتُ مَعَكَ رَجُلًا فَكَانَ مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِيلَ
 لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مَرَادُ بْنُ رُبَيْعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهَيْلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ
 الْوَاقِظِيُّ قَالَهُ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَلَاحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا اسُوءَةٌ قَالَ فَهَضَبْتُ
 حِينَ ذَكَرُوهُمَا اِفْتَالٌ وَهِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْكَ اَمَّا اَيُّهَا
 الثَّلَاثَةُ مِنْ بَنِي مَرْثُ كَفَعْنَهُ قَالَ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَقَالَ تَعْمَرُ وَالنَّاحِي تَنَكَّرَتْ
 بِرِسْفَةِ نَفْسِي اَلَا رَضَ سَاهِي يَا لَا رَضَ اَلَيْتِي اَعْرِفُ فَلَيْتُنَا عَلَيَّ ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَاَمَّا
 صَاحِبَايَ نَا شَكَا مَا وَقَعَدَا فِي بَيْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ اَجَلَدَهُمْ
 فَكُنْتُ اَخْرَجُ نَا شَهِدَ الصَّلَاةَ وَاَطُوفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَكْلِمُنِي اَحَدٌ وَاِنِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَا سَلِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي كَلْبِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ نَا قَوْلِي فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكْتُ شَفَتَيْهِ يَدْرُو
 السَّلَامُ اَمْ لَا شَمَّ اَصْلِي قَرِيبًا مِنْهُ وَاَسَارِقُهُ النَّظَرَ نَا اِذَا اُتْبِلْتُ عَلَى صَلَاتِهِ نَظَرُ اِلَى
 وَاِذَا اُلْتَفَتْتُ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَهْفَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى
 لَسُوْرَتِي جِلْدًا رَحِيظًا اِنِّي تَمَادَدْتُ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَاحِبُ النَّاسِ اِنِّي نَكَلْتُ عَلَيْهِ فَوَاللهِ مَا
 رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَشْهَدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِي اِنِّي اُحِبُّ اللهُ وَرَسُولَهُ
 قَالَ فَسَكَتَ كَعُدَّتْ نَنَا تَلَكُنْ فَسَكَتَ فَعُدَّتْ نَنَا شَدَّدْتُ فَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ
 فَقَامَتُ عَيْنَايَ وَكُلُّ لَيْتٍ حَتَّى تَسُوْرَتِي الْبُحْدَ اَرَبَيْتُنَا اَنَا اَمْتَنِي فِي سُوْقِي الْمَدِيْنَةِ اِذَا سَبَّطُ
 مِنْ سَبَّطِ اَهْلِ الشَّامِ مِنْكُمْ فَيُطْعَمُ بِبَيْعَةِ الْمَدِيْنَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَيَّ الْعَبَّ بْنَ
 مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُعْجِدُونَ لَهُ اِلَى سَحْتِ حَبَارِي نِي فَذَنَعُوا اِلَى كَيْتَابَا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ

وَكُنْتُ كَأَنِّي أَفْتَرُ أَهْلَهُ فَإِذَا فِيهِ أَصَابُكَ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَاءَكَ وَلَوْ جَعَلَكَ
اللَّهُ بِكَ أَرْحَمَ أَرْحَمِ الْأَمْصِيَةِ فَالْحَرْبُ بَيْنَا نَوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ تَرَانِي هَذِهِ أَيْضًا مِنْ
الْبَلَاءِ فَتَيَّا مَعَهُ بِهَا التَّنَوُّرُ فَجَبَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ دَأَسْتُ
الْوَحْيَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْبُدَ أَمْرًا تَكُنْ أَطْلُقُهَا أَمْ مَادَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَرِضَا وَلَا تَقْرَبِيهَا قَالَ نَارُ رَسَلٍ إِلَى صَاحِبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِمَ أَرَى فِي الْحَقِّ
بِأَهْلِكَ فَلَذَلِكَ عِنْدَ هُمُ حَقِّي يَقْنِي اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتْ أُمُّهُ هِلَالُ أُمِّهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِلَالُ بْنُ أُمِّهِ شَيْءٌ صَاحِبٌ كَثِيرٌ
لَهُ خَادِمٌ يَهْلُ تَكْرَهُهُ أَوْ أَخُودُهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا يَبْجُرُكَ
إِلَى شَيْءٍ وَرَأَيْتُهُ مَا زَالَ يَكْبُرُ مِنْهُ كَانَ مِنْ أَمْرِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ
أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ أَيْلَ فَقَدْ أَذِنَ لَأُمِّهِ هِلَالُ بْنُ
أُمِّهِ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا اسْتَأْذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَذَرُنِي مَادَا
يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فَيُجَاوِزُنِي رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَكَتُ
بِلَيْلِكَ عَشْرَ لَيْالٍ فَكُلُّ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً فَمِنْ حِينَ نَحْنُ عَنْكَ لَا مَيْنَا قَالَ ثُمَّ
صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتِي مِنْ بَيْتِي أَنَا جَالِسٌ عَلَى
الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ مِنْهَا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ سَمِعْتُ
صَوْتًا صَارِخًا أَوْفَى عَلَى سَلَجٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرْتُ
سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَحُهُ قَالَ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
بِنُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَبْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَ وَمَا ذَهَبَ قَبْلَ صَلَاتِي
مُبَشِّرُونَ وَرَكَعَ رَجُلٌ إِلَى قَدَسَاوَسْعَى سَاعٍ مِنْ أَسْكَدٍ قَبْلِي وَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ
الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْقَدَرِ فَلَمَّا جَاءَنِي الذِّمِّي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِي
فَلَسْتُهِمَا أَيَّاهُ بِبَشَارَتِهِ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَ هُمَا يَوْمَيْنِ وَاسْتَعْرَضْتُ ثَوْبَيْنِ
فَلَبِسْتُهِمَا نَاطِلْتُ أَنَا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَانِي النَّاسُ فَرَحًا

فَوَجَّاهُ بِالتَّوْبَةِ وَتَقُولُونَ لِيُصَدِّقَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى رَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاذْأَرْسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِي فِي الْمَسْجِدِ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ كَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْرَدُ
حَتَّى صَاحَتِ دُحْنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعَبٍ لَا يَتَكَلَّمُ
لِطَلْعَةِ قَالَ كَعَبٌ فَلَمَّا سَلِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَدْرِي رَجُلُهُ
مِنْ اللَّهِ وَرَبُّهُ يَقُولُ ابْشِرْ بِخَيْرٍ يَوْمَ مَرَّ عَلَيْكَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ أَمْسَكَ قَالَ فَقُلْتُ آمِنْ عِنْدَكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَکَمَةً إِذَا سَرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ وَجْهُهُ قِطْعَةً قَصِيرَ قَالَ دَكْنَا مَضْرِبَ ذَلِكَ فَكَانَ
تِلْكَ كَحَلَمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَعَبِي أَنْ أَخْلَعُ مِنْ تِلْكَ صَدَقَةٍ
إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكَ
عَلَيْكَ بَعْضُ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ نَأْيَ أَمْسِكَ بِهَيْمِي الَّذِي لِي بِخَيْرٍ قَالَ
وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ إِنَّمَا أَخْبَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أَخَذْتُ
لَا صَيْدًا قَاتِمًا بَقِيَّتْ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنْ أَحْدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي حَسَنَةٍ
الْحَدِيثِ مِنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ سَيِّئًا أَبْلَانِي اللَّهُ وَرَدَّ
اللَّهُ مَا تَعَدَّ كُنْزِي مِنْهُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا
دَارِي لَا رَجُوعَ أَنْ يُخْطِئَنِي اللَّهُ فَمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ
بِهِمْ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا
رَحَبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنْ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ تَلَمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
قَالَ كَعَبٌ وَاللَّهُ مَا أَسْعَمَ اللَّهُ عَلَى مِنْ نَجَّةٍ قَطْبُ بَعْدَ إِذَا هَكَذَا اللَّهُ إِلَّا سَلَامٌ عَظَمَ فِي نَفْسِي
مِنْ حَسَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَنْزِيَهُ فَاصْلِكَ كَمَا هَكَذَا
الَّذِينَ كُنْتُمْ بَرَاءَ إِنْ اللَّهُ قَالَ لِلَّذِينَ كُنْتُمْ بَرَاءَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَيْئًا قَالَ وَاحِدٌ
قَالَ اللَّهُ يَخْلِفُونَ يَا اللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْتَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَمَجْرُؤُوا عَنْهُمْ أَيْضًا رَجُلٌ وَنَادَاهُمْ

جَعَلَهُ جَزَارًا لِّمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يُخْلِفُونَ لَكَ بِالرَّضَا عَنْهُمْ فَإِنْ رَضُوا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَكُونُ
 عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ مَّا خَلَفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُكَلِّمُهُمُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حَكَمُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَأَسْغَرَهُ لَهْمَهُ وَأَرْجَأَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فِيمَا لَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ
 الَّذِينَ خَلَفُوا أُولَئِكَ الْكَلْبَاءِ فَكَرَّ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا لَخَلَفْنَا عَنْ الْعَصْرِ وَرَأَيْنَا هَذَا خَلِيفَةً
 أَيُّهَا أَرْجَأَهُ أَمْرًا عَنْ بَنِي حَكَمْتَ لَهُ وَأَعْتَدَ إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ تَرَاهُمْ ابْنُ شَهَابٍ
 روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو کیا تبوک کا اتبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ کو پندرہ منزل
 شام کو رستہ میں اور آپ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے مٹھاری کو دو مہکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا
 مجھے بیان کیا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اون سے بیان کیا عبد اللہ بن کعب بن کعب
 کو پکڑ کر چلا یا کرتے تھے اون کے بیٹوں میں سے جب کعب اپنے سے ہر گئے تھے اونہوں نے کہا میں نے سنا کعب بن
 مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچہ پر گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جانے
 تبوک میں کعب بن مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نہیں گیا سو اس غزوہ تبوک
 کے البتہ بدر میں پیچھے رہا آپ کی سپر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ مسلمانوں
 کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نظر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اون کے دشمنوں کو ہرا دیا۔
 (اور قافلہ کل گیا) بوقت اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا لیثہ العقبہ میں (لیثہ العقبہ
 وہ رات جو جب آپ انصار سے بیعت لی تھی اسلام آپ کی مدد کرنے پر یہ بیعت جبرہ عقبہ کے پاس حبشہ میں
 دو بار ہوئی پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں شتر انصاری تھے اور میں نہیں جانتا کہ اسی
 رات کو مدینہ میں جنگ بدر میں شریک ہوا جو جنگ بدر لوگوں میں اس رات کو زیادہ مشہور ہے لیکن لوگ اسکو
 فہم نہیں کرتے ہیں) اور میرا قصہ غزوہ تبوک ہے پیچھے رہ گیا یہ کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سے زیادہ طاقتدار اور
 مالدار تھا تم خدا کی اُسے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کہی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کی قوت میرے پاس دو
 اونٹنیاں تھیں آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں جنگل تھے
 (اور در دراز جہنم پانی کم تھا اور ملاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں کو اس لیے آپ مسلمانوں
 سے کہہ کر فرما دیا کہ میں اس لڑائی کو جانتا ہوں حالانکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف

نہ فرماتے مصلحت تاکہ خیر مشہور نہ ہوا تاکہ وہ اپنی طیاری کر لین پر ادا نہ کیا کہ فلانی طرف انا جانا پڑے گا
 اس وقت آپ کے ساتھ بہت مسلمان تھے اور کوئی دفتر نہ تھا جس میں ادا کی نام لکھے ہوئے تھے تو ایسے شخص کم تھے جو
 غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہیگا جب تک کہ ہذا کی طرف سو کوئی وحی نہ اترے
 اور یہ چاہدے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا جب پہلے ایک گھوڑے اور ساریا خوب تھا اور مجبوران چیزوں
 کا بہت شوق تھا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ طیاری کی
 سر پہ بھی صبح کو نکلتا شروع کیا اس اور سے کہ میں بھی ادا کی ساتھ طیاری کروں لیکن ہر روز میں لوٹ آتا
 اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب جا ہوں جا سکتا ہوں (کیونکہ سامان سفر کا میرا سہارا ہے)
 تھا (یوں ہی ہوتا رہا یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صبح کی وقت
 نکلے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ نکلے اور میں نے کوئی طیاری نہیں کی پہر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آگیا اور
 کوئی فیصلہ نہیں کیا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب کا بدین لگے نکل گئے اس وقت
 میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ادا کو ملجاؤں تو کاش میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اوس کے جب
 میں باہر نکلتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق
 نہ ہاں اگر ایسا شخص ہوتا تو نہ ہوتا لیکن ادا کا گمان تھا یا معذرت و ضعیف اور نہ تو ادا کو میں کوئی چیز رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے (راہ میں) میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ تو کہ میں پہنچ رہا ہوں تو لوگوں میں بیٹھو ہوئے تھے
 اس وقت فرمایا کہ اب کیا ایک شخص جو لابی سلمہ میں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادروں کے اتر
 کو روک رکھا وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے)
 معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا تو نے بڑی بات کہی قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم تو کہیں بن ماک کو اچھا سمجھتے
 ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ رہے اس میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے
 ہوئے آ رہا تھا اور ریت کو اڑ رہا تھا (چلو کی وجہ سے) آپ نے فرمایا ابو خثیمہ ہے پھر وہ ابو خثیمہ ہی تھا
 اور ابو خثیمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صالح کھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعن کیا تھا کہ یہ
 مال کس کا ہے کہا جب کچھ خیر ہو چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کہیں لوٹے مدینہ کی طرف تو میرا رنج پڑا
 گیا میں نے جو باتیں بنا کر شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے آپ کا غصہ مٹ جاوے کل
 کے روز اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک عقل مند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گہروں میں سو

یعنے اذن ہو ہی صلاح لی کہ کیا بات بناؤں (جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب آن
 پہنچ کر اُس وقت سارا جھوٹ کا فور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ کے نجات نہیں پانے کا
 آخر میں نے نیت کر لی سچ بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو
 پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے جب آپ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ
 گئے تھے انہوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور میں نے کہا نے لگے ایسی ہی پرچند آدمی تھے آپ
 اور انکی ظاہر کی بات کو مان لیا اور اذن سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا کی مغفرت کی اور اذن کی نیت رخصت
 دل کی بات کو خدا کے سپرد کیا یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے قسم کیا لیکن وہ قسم جو
 غصے کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا آمین چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیوں پہنچ
 رہ گیا تو نے تو سواری ہی خرید کر لی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے
 پاس دینا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو یہ میں خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصے سے نکل جاؤنگا
 اور مجھ پر اللہ تعالیٰ نے نیا ان کی قوت دی ہے (یعنی میں عذرہ نقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں)
 لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ کے کہ دوں اور آپ حزن ہو جاؤں مجھ سے تو
 قریب ہو خدا تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو تلامذے کا کہ میرا عذر غلط اور
 جھوٹ تھا اور آپ ناراض ہو جاؤں گے) اور اگر میں آپ کے سچے کہوں گا تو بیشک آپ غصہ ہوں گے
 لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجھے کوئی عذر نہ تھا قسم خدا کی میری
 کہی نہ اتنا طاقتور تھا نہ اتنا مالدار تھا جبنا اُس وقت تھا جب آپ پیچھے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں نے کہا پھر آپ نے فرمایا اچھا جا بیٹا تک کہ اللہ حکم دیوے تیرے باب میں میں کہتا ہوں اور
 چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے اور مجھ سے کہو گے قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس
 پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کرو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان کیے اور تیرا کناہ بیٹھنے کے لیے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کافی تھا قسم خدا کی وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قسم کیا
 پھر لوگوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنے تکین جو ٹا کروں اور کوئی عذر بیان کروں) پھر
 میں نے اذن لوگوں کے کہا کسی اور کام ہی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انہوں نے کہا ہاں

و شخص اور میں انہوں نے وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتھ ہی وہی فرمایا جو
 تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا وہ شخص کہ ان میں انہوں نے کہا مرارہ بن عبیدہ اور بلال بن اسیدہ اثنیٰ ان لوگوں
 نے اسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے اور مدبر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے جب ان لوگوں
 نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ
 ہم تینوں آدمیوں کو کوئی بات نہ کرے اور لوگوں میں سے جو چھپے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع
 کی اور انکا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین ہی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جسکو
 میں بچا پاتا تھا پچاس اتوں تک اسے ایسی حال تھی کہ میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں
 میں بیٹھ رہے روتے ہوئے لیکن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور زوردار تھا میں نکلا کرتا تھا اور نماز
 کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بیٹھتا ہر بنا پر کوئی شخص مجھ سے کلام نہ کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتا
 اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہ میں بیٹھ کر سوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ اپنے اپنی لبوں کو
 ہلایا سلام کا جواب نہ دے لیے یا نہیں ہلایا یہ آپ کے قریب نماز پڑھتا اور زبردیدہ نظر سے (دیکھوں ہی)
 آپ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ منہ نہیں
 لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لینی ہوئی تو میں چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا اور قیام
 میرے بچا زاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ اور ان کو محبت تھی میں نے ان کو سلام کیا تو قسم خدا کی انہوں
 نے سلام کا جواب نہ دیا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور عاشق لیے ہوئے ہیں کہ
 آپ کے ارشاد کے سامنے یہاں بیٹے کی مروت ہی نہیں کرتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جاوے کہ صحیح ہے تو مجھ پر اور مولیٰ پر
 کا قول جو اس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے (میں نے ان کو کہا اے ابو قتادہ
 میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی قسم یہ نہیں جانتے کہ میں اس اور اس کے رسول کو محبت یہ کہتا ہوں وہ خاموش
 ہو بیٹھو دوبارہ قسم دی وہ خاموش ہو پھر بارہم دی تو بولا اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے یہی کہتے ہیں کہ بیکہ خود اپنے
 بات کی آخر میری آنکھوں کو اتنا نکل پڑے اور میں بیٹھ بیٹھ کر چلا اور دیوار پر چڑھا میں مدینہ کے بازار میں
 جا رہا تھا تو ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا کہنے لگا کعب
 بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتاوے گا لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ پر

ایک خط دیا عسکان کے بادشاہ کا میں نشی تھا میں نے اوسکو پڑا اوس میں یہ لکھا تھا بعد حمد و نعت کو کعبہ کو
 معلوم ہو ہم کو یہ خبر ہو گئی ہے کہ تمہارا صاحب نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتپر چٹاکی ہے اور
 خدا استغفار کے لئے تم کو ذلت کی گھر میں نہیں کیا نہ اوس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم سے ہم ملجا و ہم
 تمہاری خاطر داری کریں گے میں نے جبریت خط پڑا تو کہا یہی ایک بلا ہے اور اوس خط کو میں نے چھپے میں
 جلا دیا جب تک اس دن میں سے چالیس دن گذر گئے اور وحی نہ آئی تو ایک ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 پیغام لانا والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی کو
 علیحدہ رہو میں نے کہا میں اوسکو طلاق دیدوں یا کیا کروں وہ بولا نہیں طلاق رت دو صرف الگ ہو
 اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں یاروں کے پاس یہی پیغام گیا میں نے اپنی بی بی کو کہا تو
 اپنے عزیزوں میں جلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دے بلال بن امیہ
 کی بی بی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ بلال بن امیہ ایک بڑا
 بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم ہی نہیں تو کیا آپ برا سمجھتے ہیں اگر میں اوس کی خدمت کیا کروں
 آپ فرمایا میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اوسکو کسید کام
 کھنچا لیں اور قسم خدا کی وہ اوس دن سے اب تک ورہا ہے میرا گھر والوں نے کھا کاش تم بہی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے پاس ہنر کی اجازت لو کہیو کہ آپ نے بلال بن امیہ کی عورت کو
 اوس کی خدمت کرنے کی اجازت نہیں ہے کہ میں کہی اجازت نہ لوں گا آپ نے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماویں گے اگر میں اجازت لوں اپنی بی بی کے لیے اور میں جو ان آدمی پر
 ہر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ بچا اس راتین پوری ہو میں اوس تاریخ سے جب سے
 اپنے منع کیا تھا ہے بات کرنے سے ہر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کے
 چہرے پر میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا
 اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے میں نے ایک پکارنے والے کی آواز
 سنی جو سلع پر چڑھا (سُلع ایک پیڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خدشہ
 ہو جا یہ سنکر میں بجدے میں گرا اور میں نے پہچانا کہ خوشی آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو
 کو خبر کی کہ اللہ نے ہمارے معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکے لوگ چلے ہم کو غم و غمیری دینے کے لیے تو

تو میری دونوں بازوؤں کے پاس چند خوش خبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑا اور
ایک نے ڈنیا والا دوڑا اسلام کے قبیلے میری طرف اور اسکی آواز گھوڑے کی جلدی مجھ کو پہنچی جب وہ شخص
آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی خوشخبری کی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اسکو پہنا دیے اور اسکی
خوشخبری کے صلہ میں تم خدا کی اس وقت میرے پاس ہی دو کپڑے تھے پہنچ دو کپڑے مانگے کے لیے اور انکو
پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی نیت ہو لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھکو
مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اسکی معافی کی تمہارا سے لیے
بہا تک کہ میں مسجد میں نہ پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے
اور آپ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھتے ہی کپڑے ہوئے اور دوڑے بہا تک کہ مصافحہ
کیا مجھ سے اور مجھکو مبارک باد دی قسم خدا کی مہاجرین میں سے اُن کے سوا کوئی شخص کپڑا نہیں پہنچا
طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے کہ آپ نے کہا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو
آپ کا منہ خوشی سے چمکے بہک نہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن کو جو میرے لیے بہترین ہے جو جب
سے میری مانجھہ کو جنت میں لے کر من کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے
آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک
جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے رہتے آپ کی خوشی کو احب میں آپ کے شے
بیٹھا تو میرے عرض کیا یا رسول اللہ میری معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو جسدہ کر دوں اللہ اور اسکو
رسول کے لیے آپ نے فرمایا توڑ ڈال اپنا رکھ لے میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیرہ کا رکھ لیتا ہوں
اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ ہی داخل ہے کہ ہمیشہ
سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں گے کہ قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر
ایسا احسان کیا ہو جو بولے میں حبیب میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا عمدہ طرح
سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی میں نے اس وقت کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا حبیب کو یہ رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم سے کہا آج کے دن تک اور مجھ پر ہر سید کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں ہی مجھکو جہوٹ سے
بچا دے گا کہ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اور تارین لَقَدْ تَابَ اللہُ عَلَی النَّبِیِّ خَیْرٌ مِّنْ ذَٰلِکَ
اللہ تعالیٰ نے صاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے ساتھ دیا نبی کا مفاسد کے وقت

یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہو رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا اور تین مخصوص کو جو پیچھے ڈالے گئے
 یہاں تک کہ جب میں اپنے تنگ ہو گئی باوجود کشادگی کے اور ادن کی جی بھی تنگ ہو گئی اور سمجھ کر اب کئی
 بچاؤ نہیں اسے سو مگر اسی کیطرت پر اسے معاف کیا اگوتا کہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا
 مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کھینچنے کہا قسم خدا کی اللہ
 نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے
 نے سچ بول دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور چھوٹ نہیں بولا ورنہ تیار ہوتا جیسے جو بٹے تیار ہوئے
 اللہ تعالیٰ نے چھوٹوں کی حبی حی اور تری تو ایسی برائی کی کیسی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ
 قسمیں کہانے گئے تاکہ تم کچھ نہ بولو اور اسے سو نہ بولو اور سو نہ مانا پاک میں ادن کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ
 ادن کی کمالی کافسین کہا قسم میں تھے کہ تم خوش ہو جاؤ اور اسے سو اگر تم خوش ہو جاؤ اور اسے سو
 اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہو گا بدکاروں سے کھینچنے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی لوگوں کو شہ کا عذر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب انہوں نے قسم کہا لی تو معیت کی ادن سے اور استغفار کیا اور
 لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ
 نے فیصلہ کیا اسی سبب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا اور تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس
 لفظ سے (یعنی خلفوا) پر اور نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا
 پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا اب کا اس کو پسندت اور لوگوں کے جہنم میں قسم کہا لی اور عذر کیا آپ اور
 آپ نے قبول کیا اور اس کے عذر کو سچا **وَالْزُّبَيْرِيُّ سَوَادٌ مَّرَحَمَةٌ وَهِيَ جَوْدَةٌ أَحْمَرٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ**
كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ فَالْ سَمِجَةُ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ
حِينَ تَخَلَّفَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقِ الْحُدَيْثِ وَزَادَ
وَيْلٌ عَلَيْهِ بُولُسُ بْنُ كَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا دَرَسَ
بَعِيرَهُ حَتَّى كَانَتْ ذَلِكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزُّبَيْرِيِّ أَبَا خَيْمَةَ وَوَلَدَهُ
بِالْحَبَشِيِّ حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَحَمَةٌ دَهْرًا جَدِيدًا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا نظر کرتے اور جو جہاد میں نہ ہوتا اور مصیحت سے ایسا
فرماتے اس پر اس لڑائی میں آپ صاف صاف فرمادیا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدًا**

[illegible]

قَدْ عَرَسَ مِنْ وَادٍ الْجَبَلِ كَثْرًا فَذَكَرَ مَا حَصَرَ عِنْدَ مَنْزِلِ قَدْرَى سَوَادِ الْبَشَرِ كَأَشْرَجِ نَافَا فِي نَعْمَةٍ
 حِينَ دَلَّ بِهِ وَقَدْ كَانَ يَدْرِي قَبْلَ أَنْ يُعْرَبَ الْجَبَابِ عَكَ فَاسْتَقْفَطَ بِاسْتِجَابَةٍ
 حِينَ عَرَسَ رَنْبِي فَخَرَّتْ رُجُومِي بِجِلْبَابِي وَوَاللَّهِ مَا كَلِمَتِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ بَلَدًا عَزِيزًا
 اسْتِجَابَةً حَتَّى نَاخَ رَا حِلَّتَهُ فَوَجَلِي عَلَى يَدَيْهَا فَكَيْفَ تَجَا فَا نَطْلُقُ يَقُودِي بِالرَّاحِلَةِ
 حَتَّى أَتَيْنَا الْجَبَلِشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُرْغِرِينَ فِي نَحْبِ الطَّوْحِينَ فَهَكَذَا مِنْ هَكَذَا فِي شَأْنِي
 وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى رَبِّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَاءٍ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَأَشْتَدَّ كَيْفَ
 حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفَضُّونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْأَذْيَالِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ
 ذَلِكَ وَهُوَ يَدِينِي فِي وَجْهِ أَبِي الْأَعْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْطُفْ
 الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَدَّ كَيْفَ أَتَيْنَا يَدُ خُلِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَيَسْلُمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبَيَّنَ قَدْرُكَ الْبُرَيْقِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرْحِ خَرَجْتُ بَعْدَ مَا لَقِيتُ
 خَرَجْتُ مَعَهُ أُمِّ مِسْطَرٍ قَبْلَ الْمَنَاصِحِ وَهُوَ مُشْتَبِرٌ دَنَا وَلَا أَخْرَجَ إِلَّا إِلَى الْبَيْتِ وَذَلِكَ تَبَيَّنَ
 أَنْ يُتَخَذَ الْكُفَّ قَرِيبًا مِنْ يَوْمِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي التَّنْزِيلِ وَكُنَّا نَتَذَكَّرُ
 بِالْكَفِّ أَنْ يُتَخَذَ هَا عِنْدَ يَوْمِنَا فَا نَطْلُقُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَرٍ وَهِيَ بَيْنَتْ إِيَّيْ رُحْمٍ بِنِ
 الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةٍ وَأُمُّهَا بَيْنَتْ حَكْرِينَ عَامِرٍ خَالَهٗ أَبُو بَكْرٍ الصَّوْدِيُّ وَأَبْنَاهَا
 مِسْطَرُّ بْنُ أُنَاسَةَ بْنِ عَدَّارِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبَيْنْتُ إِيَّيْ رُحْمٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ
 فَرَعْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَصَرْتُ أُمَّ مِسْطَرٍ فِي مَرْطَحٍ فَقَالَتْ نَعَسَ مِسْطَرٌ فَقُلْتُ لَهَا بَيْنَ مَا
 قُلْتُ التَّسْبِيحِينَ رَجُلًا قَدْ شُجِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَلَنَاهُ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَتْ قُلْتُ
 وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَأَخْبَرْتَنِي يَقُولُ أَهْلُ الْأَذْيَالِ قَارَدُوا مَرَصَا الْبَصَرِ كُلَّ رَجُلٍ
 الرِّبَاطِي قَدْ خَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَبَيَّنَ
 قُلْتُ أَتَادِرُنِي إِنْ أَرَانِي أَبِي قَالَتْ وَأَبَا حَنِيدٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قَوْلِهَا
 فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبِي فَقُلْتُ لَهَا أَيْ يَا أُمَّنَاهُ مَا يُتَخَذُ
 النَّاسُ قَالَتْ يَا بَيْتَةَ هَوْنِي عَلَيْكَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ مَا كَانَتْ امْرَأَةً قَطُّ وَصِيَّتْ عَيْنًا
 رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا خُزْأَيْرٌ إِلَّا كَيْفَ تَبَيَّنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ حَدَّثَ النَّاسُ

بيطاء قالت فبكت تلك الليلة حتى أصبحت لا يرقأ في دمع ولا أنخل يوم فمراحت
 أكبر ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب أسامة بن زيد حين
 استلبت الوحى يستشيرهما في ذر
 راق أهله
 قالت فاما أسامة بن زيد فاشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي يعلم من براءة
 أهله وبالأذى يحكم في نفسه لهم من البر فقال يا رسول الله هم أهل
 ولا تعلم إلا خيرا أو أتا علي بن أبي طالب فقال لم يضيئ الله عليك واليساء سيواها كثير
 ولا تسئل الجارية تصدق قالت قد عار رسول الله صلى الله عليه وسلم بيني فقال
 أنه بريئة هل رأيت من شيء يؤذيكم من عائلته قالت له بريئة والذى بعثت بالحق
 إن رأيت عليها أمرا فقط أعرضه عليها أكثر من أن أجاريك بعد ثبوت السن تمام
 عن حج بن أهله فتأني الذاجن فتأكله قالت فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم على المنبر فاستعد من عبد الله بن أبي بن سلول قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله عليه وسلم وهو على المنبر يا معشر المسلمين من يقدرني في رجل قد بلغني
 آذاه في أهل بيتي فوالله ما علمت على أهلي إلا خيرا أو لقد ذكرتوا رجلا ما علمت
 عليه إلا خيرا وما كان يدخل على أهلي إلا معي فقام سعد بن معاذ فأنصاري
 فقال أنا أعدك منه يا رسول الله إن كان من الأوس ضربنا عنقه وإن كان
 من الخزرج أمرنا ففعلنا أمرك قالت فقام سعد بن معاذ وهو سيد
 الخزرج وكان رجلا صالحا ولكن اجتهدته فقتله فقال لسعد بن معاذ لعن
 الله لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام أسيد بن حضير وهو ابن عم سعد بن معاذ
 فقال لسعد بن معاذ كنت كره الله لقتله فإني متأنف كجادل عن المنافقين
 فتأخر الحيات الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتلوا أو رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فأنكم على المنبر فأنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفيهم حتى سكتوا
 سكت قالت وبكت يوحى ذلك لا يرقأ في دمع ولا أنخل يوم ثم بكيت بكيت
 المقبلة لا يرقأ في دمع ولا أنخل يوم وأبواي يطئان أن البكاء فالق كبدي

فَبَيْنَا هَلْ جَاءَ السَّارِعُ عِنْدِي وَأَنَا أَكْبَرُ أَسْتَأْذِنُكَ عَلَى أَمْرَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَكَذَبْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ بَيْنِي
قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ
وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْهُ قِيلَ لِمَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيَّ فِي شَأْنِي يَشْعُرُ مَا لَكَ
فَنَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ لَمْ يَقُلْ أَمَّا بَدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغُنِي
عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَأَنْ كُنْتَ بِرَبِيَّةٍ فَسَيَبْرَأُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتَ بِدُنْيِكَ فَتَغْفِرُ لَكَ
اللَّهُ وَتُؤْتَى إِلَيْهِ بِكَ الْعَبْدُ إِذَا اعْتَرَفَ بِدُنْيِكَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا
قَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قُلْتُ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَصْرَةً فَقُلْتُ
أَجِبْ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَالَتْ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأَخِي أَحِبُّهُ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ
مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حُدَيْتُكَ الشَّيْءَ
لَا أَقْدِرُ كَثِيرًا مِنَ الْفُتْرَانِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى اسْتَقْبَلْتُمْ
فِي الشَّيْءِ وَصَدَقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ أَنِّي بِرَبِيَّةٍ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بِرَبِيَّةٍ لَا تَصْدُقُونَ
بِذَلِكَ وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأُمِّهِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بِرَبِيَّةٍ لَتَصْدُقُونِي وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحْجِدُ
لِي دَلِيلًا مِمَّا لَا إِلَاكَ مَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ قَصَبُ بْنُ جَبَلٍ وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ
قَالَتْ ثُمَّ هَوَّوْكَ وَأَصْبَحْتَ عَلَى فِرَاسِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بِرَبِيَّةٍ
وَإِنَّ اللَّهَ مُبْرِيءٌ بِرَأْسِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّكَ تَزِلُ فِي شَأْنِي وَتَحْمِلُ لِي
وَلَكِنِّي إِذَا كَانَ أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِي لَمْ يَكُنْ أَحْجُو
أَنْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَذُو يَابِئٍ أَيْ اللَّهُ بِهِمَا قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ مَا أَرَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ وَلَا خَيْرَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْخَانِ عِنْدَ الْمَوْجِ
حَتَّى أَنَّهُ لَيَسْتَحْدِرُ مِنْهُ نَيْلُ الْجَلَدِ مِنَ الْعَصْرِ فِي الْيَوْمِ الشَّامِ مِنْ نَيْلِ الْقَوْلِ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْجَلُ فَكَانَ أَوَّلُ
كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ الْبَيْتِيُّ يَا عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَ لِي فَقَالَتْ لِي أُمِّي قَوْمِي إِلَيْهِ

نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا
اجماع ہے اور جس نے قرعہ کر دیا اوس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابو حنیفہ کو مشہور یہ ہے کہ قرعہ
باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت ہی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہو پر قیاس کو
ترک کیا امامیث کو اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو بیچنا اور دوسرے کو نہ
بیچنا جائز نہیں ہمارے مذہب ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علماء کا اور یہی مردی ہے مالک
سے اور ایک روایت ادن کر یہی ہے کہ خاندن کو اختیار ہے جب کو چاہے ساتھ لپکا دے انتہی مختصر
مشرع حکم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہی جو حدیث صحیحہ سے ثابت ہو ادن کا حصول
یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف ہی ہو تو وہ قیاس کے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ کا
مذہب کہی حدیث کو خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابو حنیفہ کا یہی طریقہ
اور مذہب ہوا امامہ ان پر رحم کرے اور انکو درجات عالیہ نصیب کرے انہوں نے کہی یہ نہیں کہا کہ
حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیحہ ہو جاوے تو وہ ہی میرا مذہب ہو
فتا حضرت عائشہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک حبیب کے سفر میں اس
میں میرا نام نکلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اسوقت کا ہے جب پردے
کا حکم اور چکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں جیسا درتی تو یہی اوسی ہودے میں
رہتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایکیا
آپنے رات کو کعبہ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کعبہ کی خبر دی اور چلے بیان تاک کہ لشکر
کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا
معلوم ہوا کہ میرا رظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے میں میں امین لوٹی اور
اُس مار کو ڈھونڈتے تھے لگی اوس کے ڈھونڈنے میں مجھ کو دیر لگی اور وہ لوگ آئے پہنچے جو میرا ہودہ
اٹھاتے تھے انہوں نے ہودہ اٹھایا اور میرا اونٹ پر رکھ دیا جیسے میں سوار ہوتی تھی وہ یہ
سمجھے کہ میں اوسی ہودے میں نہیں اور اسوقت عورتیں ہلکی (دبلی) نہیں نہ سندھی تھیں نہ مولی
کیونکہ تھوڑا کہانا کھاتی تھیں اسلیے انکو ہودے کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انکو
نے اوسکو اونٹ پر لادا اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور

جلدیے اور سینے اپنا مارا دسوقت پانچسار لشکر چلے یا میں جو اون کو ٹھکانے پر آئی تو وہ ان کی سیکر آواز
 ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی وہیں بیٹھ جاؤں اور میں یہ سمجھی کہ
 لوگ جب مجھ کو نہ پاویں گے تو یہیں لوٹ کر آدین گے تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی اتنے میں میری
 آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی اور صفوان بن معطل سلمیٰ کو کوئی ایک شخص تہادہ آرام کے لیے اخیر
 رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا اور سوا ایک آدمی
 کا جتنہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو بچان لیا دیکھتے ہی اسی کو میں پردے کا حکم
 اور ترے سے پہلے اوس کے سامنے ہوا کرتی میں جاگ اٹھی اوس کے آواز سن کر جب اوس نے انا لہذا انا لہذا
 راجعون پڑا مجھ کو بچا کر سینے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی اور میری سے قسم خدا کی اوس نے کوئی بات مجھ
 سے نہیں کی نہ میں نے اوس کی کوئی بات سنی سوا انا لہذا انا لہذا راجعون کہنے کے پھر اوس نے اپنا اونٹ
 بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو
 کہینچتا ہوا بیان تک کہ ہم لشکر میں ہو چکے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی
 میں خمیر و مقد میں تباہ ہو چکا تھا جو کہ اپنے جہنوں نے بدگمانی کی اور قرآن میں جس کی نسبت تولی
 کرؤ آیا ہے یعنی بالی سبانی اُس تہمت کا فائدہ اسی نے جب حضرت عائشہ کی پاکی اور عصمت
 قرآن میں بیان کی تو فرمایا جس نے اٹھایا اسکا بڑا بوجھ اسکو بڑا عذاب ہو گا وہ عبداللہ بن
 ابی بکر (منافق) تھا آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہو گئی ایک مہینہ
 تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے اور مجھے اون کے
 کسمیات کی خبر نہ تھی صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی وہ شفقت نہ دیکھی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب میں بیمار ہوئی آپ صرف اندر آتے اور
 سلام کرتے پھر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجھ پر شک ہوتا لیکن مجھے اس خرابی کی خبر نہ تھی
 یہاں تک کہ جب میں دہلی ہو گئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ سطح کی مان بھی نکلی
 مناصح کی طرہ مناصح موضع تہی مدینہ کے باہر اور وہ پانچ خانے تھے ہم لوگوں کے (پانچ خانے) بنو
 سے پہلے ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اسوقت کا ہے جب ہم
 گہر دن کے نزدیک پانچ خانے نہیں بنے تھے اور ہم اگلے عرب بن کی طرح جنگل میں جا بجا کرتی رہا تھا

کے لیے) اور گھر کے پاس پانچ گھنٹے بنائے سو نفرت رکھتے تو میں جلی اور ام سطح میرے ساتھ تھی وہ دوسری تھی
 اب اس میں بن مطلب بن عبد مناف کی اور اس کی ماں حضرت عاتکہ کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابو بکر صدیق
 کی (اس کا نام سُلَی تھا) اس کے بیٹے کا نام سطح بن اُثمٰث بن عباد بن مطلب تھا غرض میں اور ام سطح
 دو ذر بن حبیبہ بن کلام سے فارغ ہو چکے تھے تو لوٹے ہوئے میں اپنی گھر کی طرف آ رہے تھے میں ام سطح کا
 پوتہ اور چچا۔ اپنی چادر میں اور بولی ملاک ہوا سطح میرے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس
 شخص کو جو بد بولی لڑائی میں مشرکیت سے وہ بولی اسے نادان تو نے کچھ نہیں سنا سطح نے کیا کہا میں نے کہا
 کیا کہا اس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان والوں نے کہا تھا یہ منکر میرے بیماری دو چند ہو گئی ایک اور
 بیماری بڑھی میں جب اپنی گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور
 فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجھ کو اجازت دیجئے میں اپنی ماں باپ کو پاس جانے کی اور
 میرا وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کو پاس جا کر اس خبر کو تحقیق کر دوں آخر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا امان یہ لوگ
 کیا بک رہے ہیں وہ بولی بیٹا تو اس کا خیال نہ کر اور یہ کون سی بات مت سمجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا
 ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خیمہ بصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کو کینین بھی ہوں اور کونین
 کے عیبت لگا لیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا میں ماری رات روتی رہی صبح تک
 میری آنسو نہ ٹھیرے اور نہ غینہ آئی صبح کو یہی میں وہی تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
 بن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اترتی تھی اور اون دونوں کو مشورہ لیا مجھ کو
 جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے تو یہی رائے دی جو وہ جانتے تھے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی کے حال کو اور اس کی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اس کے ساتھ اپنا
 نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر تکلیف نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا
 عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لڑکی سے پوچھیے تو وہ آپ سے کہہ دے گی (لڑکی کو مراد برہ ہے جو حضرت
 عائشہ کے پاس تھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب کہا کہ حضرت عائشہ کی دشمنی سے نہیں کہا
 کیونکہ انکو حضرت عائشہ سو وقت تک کوئی طال نہ تھا بلکہ یہی صحابہ تھے اور ان کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک

مناسب سمجھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور
تشفیٰ ضرور تھی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاؓ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور
فرمایا اے بریرہ تو نے کہی عائشہ سوائسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اوس کی پاکدامنی میں شک ہے
بریرہ نے کہا تم اوس کے جس نے آپ کو سچا بغیر کر کے بھیجا ہے اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کہی تو میر
عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے اٹا چوڑا گھر کا سو جاتی ہے
پھر کرسی آتی ہے اور گھر کو کہا لیتی ہے (مطلب یہ کہ اون میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ
اوس کے سوا کوئی عیب ہو جو عیب وہ یہی ہے کہ پہلی بیالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست
نہیں کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے
اور عبداللہ بن ابی بن سلول کو بدلا چاہا آپؐ فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگوں کو بدلہ لیگا میرا اوس شخص
سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی قسم خدا کی میں تو اپنا
گھر والی کو (یعنی حضرت ابی بنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہاؓ) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت
لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن عطل سے) اوس کو بھی میں نیک سمجھتا ہوں اور وہ کہی میرے گھر
میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ یہ نکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) گھر
ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں
سے ہو تو قوم اوس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بہا کیون خرچ میں ہو وہے تو آپ حکم کیجیے
ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اوس کی گردن مار دیں گے) یہ نکر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے
اور وہ خرچ قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پرا وقت انکو اپنی قوم کی سچا آگئی اور کہنے
لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کی بقا کی تو ہمارے قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکیگا یہ نکر
اسد بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے
تو نے غلط کہا تم خدا کی بقا کی ہم اوس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف
ڑتا ہے غرض کہ دو دن قبیلہ اوس اور خریرج کے لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و
خون مفرود ہووے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے اون کو سمجھا رہے تھے
اور ان کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ دو خاصوں میں ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے حضرت

یعقوب کی اور حضرت عائشہ کو رنج میں اول کلام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کا باب کہا احببا و نہ ہوں نے
 کہا تھا فَاَنْتُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكَ اِنَّ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ لَیْسَ عَلٰی صَبْرٍ مِّمَّنْ ہُوَ اَبَدٌ ہر تہا رہی اس گفتگو پر خدا ہی کی
 مدد و درکار سے ہر مہر پر کر دے مٹو لی اور میں اپنے بچہ کو نے پر لیت رہی اور میں قسم خدا کی اوس وقت
 جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میرے پاکی ظاہر کرے گا لیکر میں قسم خدا کی مجھ پر یہ گمان نہ
 ہتا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جو دیکھا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے
 گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور
 کلام ہی ایسا جو پڑھا جو دے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں کوئی ایسا
 مضمون دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے لیکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے
 کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی اور اوتار اقرآن کو آپ کو وحی
 کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ کے جسم مبارک پر سو موتی کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جابر
 کے وزن میں اوس کلام کی سختی سے جو آپ پر اترتا (اس لیے کہ بڑے شامشاہ کا کلام تھا) حبیب یہ
 حالت آپ کی جاتی رہی (یعنی وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا
 اے عائشہ خوش ہو اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا میری مان نے کہا اڈھہ اور حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر اور شکر کر اور آپ کے سر کا بوسہ لے) میں نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت کو بوسہ
 نہیں اڈھوں گی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی سوا اللہ تعالیٰ کے اسی نے میری پاکی اوتاری حضرت عائشہ
 نے کہا اللہ تعالیٰ نے اوتار اِنَّ الَّذِیْنَ جَاؤْا بِالْبَیِّنَاتِ خَصَّہٗمُ الْخٰیِرُ تِلْکَ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ انہوں کو تو اللہ جل جلالہ
 نے ان آیتوں کو میرے پاکی کے لیے اوتار ابو بکر صدیق نے جو سطح سے غریز داری کے وجہ سے سلوک
 کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب میں اوس کو کچھ نہ دوں گا حبیب اوس نے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ
 نے یہ آیت اوتاری وَلَیْسَ لَکُمْ اَلْحَقُّ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُ مِنْہٗمْ اَوْ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُ مِنْہٗمْ اَوْ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُ مِنْہٗمْ
 نے کہا یہ آیت بڑی اسید کی ہے اللہ کی کتاب میں رکھو کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے
 ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا ابو بکر نے کہا قسم خدا کی میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو
 بخشے ہر سطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا میں کبھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہ

نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش سے سیر کے باب میں پوچھا جو وہ جاہلی
 ہوں یا انہوں نے دیکھا ہوا دونوں نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تھیں) یا رسول اللہ میں اپنے کان پر
 انکھ کی احتیاط رکھتی ہوں (یعنی بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں)
 میں تو عائشہ کو کیا کچھ جانتی ہوں حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھیں جو میرے قابل کی نہیں حضرت کی
 بی بیوں میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت سے بچا یا انکی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ بنت
 جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے ٹرین تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں
 تہمت میں شریک نہیں (زہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ اخیر حال ہے جو ہم کو پہنچا **ف** تو دوسری نے
 کہا اس حدیث میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ شکل ہے کیونکہ سعد بن
 معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنے مصطلق کا ہے جو سترہ سحری میں ہوا اس پر
 سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقعہ یہ تھا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی خضامن نے کہا سعد بن
 معاذ کا ذکر اس روایت میں دسم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اس میں جنہیں نے گفتگو کی اور اس میں
 نے کہا کہ غزوہ مریسیم سترہ سحری میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث
 تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور ہوتے سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت میں صحیحین
 میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہے پر تو دوسری نے کہا اس حدیث میں تہمت فائدے لکلی ہیں
 حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک ہی کلمہ اور یہ اگرچہ زہری کا نقل ہے
 پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر ۱۰ دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا ۱۱ قرعہ کا واجب ہونا سفر کے
 وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بی بیوں میں سے ۱۲ قضای سفر مقیم عورتوں کے لیے
 واجب نہ ہونا ۱۳ سفر میں اپنی بی بی کا ساتھ لے جانا ۱۴ عورتوں کا ہوسے میں چڑھنا ۱۵ عورتوں
 کا چہرہ دینا ۱۶ مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں ۱۷ لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا
 ۱۸ عورت کا جائے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا ۱۹ عورتوں کا سفر میں ہار بننا ۲۰
 جو لوگ عورت کو ادٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس کے بات ذکرین اگر محرم نہ ہو ۲۱ کم کہانے کی نفسیت
 عورتوں کے لیے ۲۲ لشکر میں سے بعضوں کا پیچھے رہ جانا ۲۳ مدد کرنا اس کی عہدہ جاوے ۲۴ احسن
 ادب اجنبی عورتوں سے بغیر بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا ۲۵ آپ پیدل چلنا عورت

وَكَأَدَ ابْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ عَائِشَةُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قُتِلَ لَهُ مَا نَبِيلٌ لِمَقُولِ ابْنِ مَرْثَدَةَ
 اللَّهُ قَوْلَ ابْنِ مَرْثَدَةَ مَا كَسَفَتْ مِنْ كَفِّ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَاتِلُ شَرِّ قَتِيلٍ بَعْدَ ذَلِكَ سَفِي
 سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدًا وَفَخَرِيثَ يَقُوتُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ مُرْعِيٍّ فِي خَيْرِ الطُّهَيْرِ وَقَالَ
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْعِيٌّ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُسَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُرْعِيٌّ قَالَ
 الْوَعْدَةُ بِشَيْءٍ الْحَبَشِيِّ ثُمَّ جَمِعَ بِهِ جَعْلُهَا اسْمُ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَائِشَةُ بِرَأْسِهَا ثُمَّ جَمِعَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي رِبَالِي كَوْدَهُ كَبَشِي تَمِينَ بِشَعْرِ حَسَانِ كِي سَهْ فَإِنَّ أَبِي وَدَّ الدِّينَ بِشَعْرِ غُزْنِي بِرَأْسِهَا ثُمَّ جَمِعَ
 تَمِيمُ وَفَاءُ بِشَعْرِ حَسَانِ كَفَرُونَ كِي كَبَشِي تَمِينَ بِشَعْرِ حَسَانِ كِي سَهْ فَإِنَّ أَبِي وَدَّ الدِّينَ بِشَعْرِ غُزْنِي بِرَأْسِهَا ثُمَّ جَمِعَ
 عَزَّتْ كِي لِشَعْرِ حَسَانِ كَفَرُونَ كِي كَبَشِي تَمِينَ بِشَعْرِ حَسَانِ كِي سَهْ فَإِنَّ أَبِي وَدَّ الدِّينَ بِشَعْرِ غُزْنِي بِرَأْسِهَا ثُمَّ جَمِعَ
 اسْمُ ابْنِ مَرْثَدَةَ كِي كَبَشِي تَمِينَ بِشَعْرِ حَسَانِ كِي سَهْ فَإِنَّ أَبِي وَدَّ الدِّينَ بِشَعْرِ غُزْنِي بِرَأْسِهَا ثُمَّ جَمِعَ
 دِيَا مِينَ ابْنِ مَرْثَدَةَ كِي كَبَشِي تَمِينَ بِشَعْرِ حَسَانِ كِي سَهْ فَإِنَّ أَبِي وَدَّ الدِّينَ بِشَعْرِ غُزْنِي بِرَأْسِهَا ثُمَّ جَمِعَ
 مَعْطَلُ كِي كَبَشِي تَمِينَ بِشَعْرِ حَسَانِ كِي سَهْ فَإِنَّ أَبِي وَدَّ الدِّينَ بِشَعْرِ غُزْنِي بِرَأْسِهَا ثُمَّ جَمِعَ
 كِي رَاهِ مِينَ شَهِيدًا كِي كَبَشِي تَمِينَ بِشَعْرِ حَسَانِ كِي سَهْ فَإِنَّ أَبِي وَدَّ الدِّينَ بِشَعْرِ غُزْنِي بِرَأْسِهَا ثُمَّ جَمِعَ
 ذِكْرُ مَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْبِيًّا فَانْتَشَدَ فَمَحَدَ اللَّهُ وَ
 أَنَّهُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبْهَوُ أَهْلِي وَآلِهِمْ أَهْلُ
 مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبْهَوُ تُهْمَرِي مِنَ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا
 دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا دَارَ أَخَا خَيْرٍ وَلَا عَيْنُتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِقُصَّةِ
 وَفِيهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا
 عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْنًا إِلَّا أَنَّهَُا كَانَتْ تَرُدُّ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلُ عَجِينَهَا أَوْ تَأْكُلُ
 خَبِيرَهَا ثُمَّ سَأَلَ فَانْتَهَرَهَا بِبَعْضِ أَهْلِهَا بِه فَقَالَ أَصْدُقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْطُوا لَهَا بِه فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَكُونُ الصَّائِغُ
 عَلَى تَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قُتِلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
 وَاللَّهِ مَا كَسَفَتْ مِنْ كَفِّ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَاتِلِ شَرِّ قَتِيلٍ بَعْدَ ذَلِكَ سَفِي
 وَفِيهِ إِصْطَامُ ابْنِ مَرْثَدَةَ وَكَانَ الَّذِي كَلَّمَا بِهِ مِسْحُورٌ وَحَمَنَةٌ وَحَسَانٌ وَأَمَّا الْمَرْثَدَةُ

معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانا کی کم ہوتی ہے ایک شخص اون سین بولا گیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سنت
 ہے جو ہم کہتے ہیں اردو سرائی بولا اگر ہم بکارین تو سینگا اور چکر سے بولیں تو نہیں سینگا اور تیسرا اگر
 وہ سنتا ہے جب ہم بکار کر بولتے ہیں تو آیت بولیں گے جب ہی خرگاہ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری
 دیکھو کہ تشریف دے گا اَنْ لَّیْسَ لَکُمْ خَیْرٌ مِّنْ اٰخِرَتِکُمْ اَخیر تک یعنی تم اس لیے نہیں چاہتے تھے کہ تمہارے وہی دین کے مال
 اور انھوں اور کہا لیں تمہاری لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو مگر
 عبد اللہ بن مسعودؓ ترجمہ وہی جو اب دیکھو اس حدیث میں تبارک اَنْ لَّیْسَ لَکُمْ خَیْرٌ مِّنْ اٰخِرَتِکُمْ اَخیر تک یعنی تم اس لیے نہیں چاہتے تھے کہ تمہارے وہی دین کے مال
 خُورَجِ اِلٰی اَحَدٍ فَوْجٍ نَّاسٍ مِّنْکُمْ کَانَ مَعَهُ فَکَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَیَئِیْمٌ
 فَرَقَتِیْنِ قَالَ بَعْضُہُمْ نَفَقَ لِحُجَّوہِ وَقَالَ بَعْضُہُمْ کَانَ فَرَقَ لَکُمْ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنِ وَفَرَقَتِیْنِ
 ترجمہ یہ دین ثابت ہو رہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی
 آپ کے ساتھ گئے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور کچھ مقدس
 میں دو فرقے ہو گئے بعض کہنے لگے ہم اون کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے
 تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہو منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے
 اَخیر تک حدیث میں لکھا اَلَا شَکَّ لَکُمْ فَوْجٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِیْنِ رَیَئِیْمٌ رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم کَانَ اِذَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِلَی الْغَزْوِ وَخَلَفُوْا عَنْہُ وَفَرَحُوا بِمَعْقَدِہِمْ
 خِلَافَ رَّسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَانَ اِذَا قَامَ رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
 اَعْتَدُوْا اِلَیْہِ وَخَلَفُوْا وَاَحْبَبُوْا اِلَیْہِمْ دَامَالِہُمْ یَفْعَلُوْا اَنْزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الْاٰیٰتِ
 یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَنْزَلُوْا وَیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدَ وَاِمَّا لَمْ یُحْمَدُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّہُمْ بِمَقَادِرٍ مِّنْ
 الْحَنَنِ اَبِی ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے زمانے میں ایسے تھے کہ جب آپ اُٹھ کر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف
 گہرے پٹھن سے خوش ہوتے پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ
 چاہتے کہ لوگ اون کی تعریف کریں اون کا سون پرچہ اونہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالیٰ
 نے یہ آیت اتاری مگر اون لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے لیے سے اور چاہتے ہیں کہ

وَلَا تَصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهِمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی مرگیانہ اسکا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
 اور وہ بچا مسلمان تھا اور آپ کو آپ کا گرنہ مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ گرتہ دیدیا پھر اس نے کہا
 نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کرے جو اس پر نماز پڑھنے کو حضرت عمرؓ نے آپکا کپڑا بکڑ لیا اور
 عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپکو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَمْ تُنْفِقُونَ أَمْ لَكُمْ تَسْتَعْفِفُونَ لَكُمْ لَنْ يُغْفَرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ تو ان کے
 لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ اذکوبہرگز نہ بخشے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ
 تعالیٰ انکو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ وہ
 منافق تھا آخر اپنے اس پر نماز پڑھ ہی تب یہ آیت اترتی مست بڑہ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی
 منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر جاوے کہہ ہی اور نہ کپڑا ہو اس کی قبر پر **فائدہ**
 تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق حکم دیا نوئی نے کہا آپ جانتے تھے کہ وہ منافق تھا اگر آپ
 اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ رب کا کام کیے اور بعضوں نے کہا عبد اللہ بن ابی حضرت عباسؓ کو گرتہ دیا
 تھا اس لیے آپ اسکو اپنا گرتہ دیدیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے **عن عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ**
لِإِسْنَادٍ خَوْفُهُ وَكَانَ قَالَ قَدَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے
 کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جو پڑھی منافقوں پر **عن ابن مسعود رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُمَا قَالَ أَجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانَ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَفُرَيْشِيٌّ كَلِيلُ
فَقَهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمَةٌ يُطَوِّفُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَرُونَا أَنَّ اللَّهَ يَكْفِيكُمْ مَا تَقُولُونَ
قَالَ الْآخَرُ لَيْسَ لَكُمْ أَرْجَحُكُمْ نَاوَا لَيْسَ لَكُمْ أَنْ أَخْفِيَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ كَانُ لَيْسَ لَكُمْ إِذَا أَجْهَرْنَا
فَهُوَ كَيْفَ لَكُمْ إِذَا أَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دِمَاكُمْ تَسْتَبْذِرُونَ أَنْ تَشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمَّوْكُمْ وَلَا أَبْصَارَكُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ الْآيَةُ ترجمہ ابن مسعود و روایت ہے کہ عبد اللہ
 بن ابی مرگیانہ نے کہا یا رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے
 تھے اور ایک قریش کا ان کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے بیٹوں میں حیرت بہت تھی اس کے

ہونے اور یہ آپ کا سچرہ ہے آپ جیسا فرمایا تھا وہی ہوا ہے اس کا نام **حسین** جا بربین عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم من یصل فی ثلثۃ الارواح لکرامۃ یثقل جنتہ معاً وغیراً کہ قال وادھا هو اعرابی جائد یشد حنکۃ
 لہ ترجمہ ہی اس میں یہ کہ ایک گندہ کو دیکھا جو اپنی مٹی میں چیر چیر مڑ رہا تھا **حسین** التی فیہ لک قال قال کان من اجل من
 بنی النبیار قد قرء البقرۃ قال عیمران وکان یکتب لیسول صل اللہ علیہ وسلم منا ظلمت
 ہا رباً حتی اخرج الیہا لکتاب قال فرحوا قالوا لہذا اقل کان یکتب لیسول لیسول منا عجبوا بہ فما لک ان یصل
 اللہ عنک فیہم کحفر والہ فوارک وہا صبحت الارض قد تبدلت علی وجہہا کما عادوا کحفر والہ فوارک وہا
 فاصبحت الارض قد تبدلت علی وجہہا کما عادوا کحفر والہ فوارک وہا صبحت الارض قد تبدلت علی
 علی وجہہا فترکوا مشجوراً **ترجمہ** انس بن مالک نے اسے تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں رہتا جس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ کہہ کر تا
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پہ بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا اور انہوں نے اسکو اٹھایا
 اور کہنے لگے ہمیشہ ہی تہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے پہلے
 دنوں میں اللہ تعالیٰ اسکو ملا لیا اور انہوں نے اسکو لے کر دیا اور اسکو گڑ دیا جسکو دیکھا تو
 اس کی لاش باہر پڑی ہے پہ اور انہوں نے کہو دیا اور اسکو گڑ دیا پہ صبح کو دیکھا تو اسکی لاش باہر
 پڑی ہے پہ کہو دیا اور پھر گڑا پہ صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا ہے آخر
 اسکو یون ہی پڑا ہوا چھوڑ دیا **حسین** جا بربین رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سکتہ قیدہ من سفر فکما کان ذوب المذیۃ حاجۃ ریحہ شدیدۃ کما دأن تدفن
 الرکب فدعہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت ہذہ الریحۃ لکتاب منافع
 ذکما قدام المذیۃ فاذا منافقین من المنافقین قد مات ترجمہ جا بربین رضی اللہ عنہما
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آ رہے تھے جب ینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی
 ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی
 منافق کے مرنے کے لیے چل ہے جب آپ مدینہ میں پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا
 یہ آپ کا ایک سچرہ تھا **حسین** ایکس قال حدثنی ابی قال عدنا مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم رجلاً موعوگا فوضعت یدہ علی فقلت واللہ ما رأیت کالیوم رجلاً

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 هَذَا يَوْمَكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّائِيَيْنِ الْمُتَّقِيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ جَنَّتَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَحْمَةِ ابْنِ كَهْلَانِ
 بیان کی مجھ سے میرے بابائے بن کعب نے انہوں نے کہا تھے عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ ایک شخص کی حبس کی آہی تھی تو میں نے اپنا ماتہا دوسرے کہا اور کہا تم خدا کی میسر آج کی
 طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نہ کر دوں
 اور شخص کو جو اس سے ہی زیادہ کہو کہ قیامت کو دن وہ یہ دونوں شخص میں جو سوار جا رہے ہیں یہ سوار
 اور دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں کہ وہ منافق ہوں گے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ السَّاقَةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْعُتَمَيْنِ
 يُعِيرُ إِلَى هَلَاكِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَلَاكِ مَرَّةً رَحْمَةُ ابْنِ كَهْلَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پہرتی ہو دو گلوں کے درمیان
 یعنی دو ریڑھ کے درمیان کہی اس ریڑھ میں جبکہ پڑتی ہو اور کہی اس میں **ف**
 کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا حدیث و منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی مثال
 نہیں کہ منافق کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِمْ يُعِيرُ أَتَاهُ قَالَ
 تَكُونُ فِي هَلَاكِهِ مَرَّةً وَفِي هَلَاكِهِ مَرَّةً رَحْمَةُ ابْنِ كَهْلَانِ **بَابُ** حَقِيقَةِ الْقِيَامَةِ وَ
 الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قِيَامَتِ اور جنت اور دوزخ کا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيمُ الشَّيْءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 لَا يَزِيحُ عَنْهُ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ أَقْدَرُ وَأَقْلَبُ لِقَائِهِمْ لِحُضْرِهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَرَأَى رَحْمَةُ ابْنِ كَهْلَانِ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بڑھو آدمی اُسے گا جو خدا کے
 نزدیک بچ کر کے بازو کے برابر نہ ہو گا یہ آیت پڑھو ہم قیامت کو دن اورن کے لیے کوئی وزن نہ کرے
 رہنے دنیا کا سا پا اور مال اور دولت قیامت میں کام آئے نہ لائیں وہ دن تو عمل پر کار ہے احادیث
 سے بھی سب سے کی مذمت ثابت ہوئی **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمِيطُ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى
 أَصْبَعِهِ وَأَكْرَضِينَ عَلَى أَصْبَعِهِ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ عَلَى أَصْبَعِهِ وَالْمَاءُ وَالْأَرْضُ عَلَى أَصْبَعِهِ وَبَارَكَ

گذرا اس میں ہے کہ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنس رہے تھے کہ آپ کی بچیاں کہیں
 گئیں تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پہر آپ فرمایا دَا قَدْ رَوَا اللہُ حَقَّ قَدْرِهِ **ع**
 عَلَقَمَهُ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللہِ جَاءَ رَجُلٌ كَثِيرٌ اَهْلًا اَلْكِتَابِ اِلَى رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللہَ یُؤْتِی السَّمَوَاتِ عَلَی الصُّبْحِ وَاَلَا تُحِیْنَ عَلَی الصُّبْحِ وَاللَّحْزِ
 وَالدُّرَى عَلَی الصُّبْحِ وَالتَّلَاحِیْ عَلَی الصُّبْحِ ثُمَّ یَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتَ النَّبِیَّ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَلَّ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِیْدُہُ ثُمَّ قَالَ وَمَا قَدْ رَوَا اللہُ حَقَّ قَدْرِهِ
 ترجمہ علقمہ سر رویت ہو عبد اللہ بن سعد نے کہا اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لیگا اور زمینوں
 کو ایک انگلی پر اور درخت اور تر زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر پہر فرمایا
 میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں عبد اللہ نے کہا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ
 ہنس رہے تھے کہ آپ کے دانت کہیں گئے پہر فرمایا دَا قَدْ رَوَا اللہُ حَقَّ قَدْرِهِ **ع**
 اَلَا تُحِیْنَ عَلَی الصُّبْحِ وَالتَّلَاحِیْ عَلَی الصُّبْحِ وَالدُّرَى عَلَی الصُّبْحِ وَلَکِنَّ فِی
 حَدِیثِ جَرِیْبٍ وَالتَّلَاحِیْ عَلَی الصُّبْحِ وَلَکِنَّ فِی حَدِیثِہِ وَالْحِیَالِ عَلَی الصُّبْحِ وَرَاہِ فِی حَدِیثِہِ
 جَرِیْبٍ یَقُولُ لَہُ تَعَجُّبًا لَیَّا قَالَ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہو کہ ہاڑوں کو ایک انگلی
 پر اور جریب کی رویت میں ہے کہ آپ ہنس رہے تھے اس کی تصدیق کر کے تعجب سے **ع** اِنِّیْ ہُمَزِیۃٌ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ كَانَ یَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقِیْنُ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
 اَلْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَطْوِی السَّمَاوَاتِ بِمِیْنِہِ ثُمَّ یَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اِنِّیْ مُکُوْلُ الْاَرْضِ
 ترجمہ ابو ہریرہ سر رویت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کو دن زمین کو مٹی
 میں لے گا اور آسمانوں کو دھنسنے دھتہ میں لپیٹ لیگا پہر فرماوے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں
 زمین کے بادشاہ **ع** عَبْدُ اللہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللہُ عِزُّوْجِلَ السَّمَوَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَاْخُذُہُنَّ بِیَدِہِ اِلَیْہِ
 ثُمَّ یَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اِنِّیْ الْحِیَارُوْنَ اِنِّیْ الْمَتَّکِ بِرُوْنِ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرْضَ لِشِمَالِہِ ثُمَّ
 یَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اِنِّیْ الْحِیَارُوْنَ اِنِّیْ الْمَتَّکِ بِرُوْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لیگا اور ان کو
 اپنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرما دیگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں غرور والے
 پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لیگا (جو داہنے کی مثل ہے اور اسیدو اسطے دوسری حدیث میں ہے)
 کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرما دیگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے
 کہاں ہیں بڑی کرنے والے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**
كَيْفَ يَتَكَلَّمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا خُدَّيْ اللَّهُ سَمَوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ يَبْدَأُ بِهِ
وَيَقُولُ أَنَا اللَّهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا أَنَا الْمَلِكُ حَتَّى تَنْظُرْتُ إِلَى الْمُنَادِ يَتَخَرَّكُ
مِنْ أَشْفَلِ شَيْئٍ مِّنْهُ حَتَّى آتِيَ لَأَقُولَ أَنَا قَدْ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمین کو دونوں
 ہاتھ میں لے لے گا اور فرما دے گا میں اللہ ہوں (اور آپ اپنی اونگیوں کو بند کرتے تھے اور کہتے
 تھے اے میں بادشاہ ہوں عبد اللہ بن عمر نے کہا یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سر
 ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر گڑھے کا **فَإِذَا نَادَى** نے کہا آپ
 کا اونگیوں کو بند کرنا اور کہنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ اس قبض و بسط کی جو
 صفت ہے اس جل جلالہ کی اس لیے کہ اس کی صفات کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی
 کے مشابہ نہیں ہے اتنے مع زیادہ ترجمہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبض و بسط
 اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اس جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہری پر محدود ہیں چنانچہ
 دوسری روایت میں ہے کہ آپ صفت سمع کے بیان کی وقت اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور
 صفت بصر کے بیان کی وقت اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
 کے لیے حقیقہ سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جسم اور ستمز لہ اور سکرین صفات کہتے ہیں کہ سمع اور
 بصر کا اطلاق مجاز ہے اور اس سے علم مراد ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ يَا خُدَّيْ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ
سَمَوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ يَبْدَأُ بِهِ وَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ حَتَّى تَقُوبَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

رہے گا دینے کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ ہے گی صاف چٹیل میدان ہو جاوے گا **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ
 وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ قَائِلِينَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَارَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ عَنكَ الصِّرَاطُ ترجمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن بدل دیجاوے گی زمین اس زمین کے
 سما اور آسمان ہی بدل دیے جاویں گے اور سوقت لوگ کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا پھر صراط پر ہونے
عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً يَكْفِيهَا الْجَبَا يُرِيدُهُ كَمَا يَكْفِيكُمْ أَحَدُكُمْ
 خُبْرَتَهُ فِي الشَّعْرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ
 أَيَا الْقَسِيمِ الْآخِ بَرِّكَ يُنْزِلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً
 وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَظَنَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ خَلَعَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ الْآخِ بَرِّكَ يَا دَاوُدُ قَالَ بَلَى قَالَ إِذَا
 بَلَغَ دُونَكَ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ تَوَكَّرُوا وَتَوَكَّرُوا يَا كُلُّ مَنِ ذَا يَدٍ مَكْبَدٍ هَا سَبْعُونَ أَلْفًا
 ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک
 روٹی کی طرح ہو جاوے گی اللہ تعالیٰ اس کو اولیٰ بیٹی کر دیگا اپنے ہاتھ سے جیسے تم میں سے سفر میں سواری
 روٹی کو اولیٰ کرتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے **ف** یہ امر کہ خلافت عقل نہیں بلکہ عادت کی ہے
 خلافت نہیں ہے اسوجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پہل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری
 زمین ایسی قدرت سے آتا ہو جاوے تو کیا بعید ہے **ف** پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا برکت
 دیوے رحمان تیرا ابو القاسم کیا میں تم کو بلاؤں بہشتیوں کا کہا نا قیامت کو دن آپ نے فرمایا مان بلاؤ
 بولا زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جاوے گی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہی سنکر آپ نے
 ہماری طرف دیکھا پھر منہ پہنا تک کہ آپ نے دہت کھل گئے وہ بولا میں تم سے کہوں ادن کا سالن کیا
 ہوگا آپ نے فرمایا دن وہ بولا دن کا سالن بالام اور نون ہوگا صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے
 وہ بولا بیل اور مچلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سوستر نر آدمی کہاویں گے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَابَعَنِي عَتَمَةُ مِنْ أَهْلِ يَهُودٍ لَكُنْتُ
 بِمَنْ عَلَى خَهْرٍ يَهُودِيٍّ إِلَّا أَنْكَلَهُ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ رَوَى
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَمَايَا اِذَا دَسَّ يَهُودِيٌّ سِيرِي سِيرِي دِي كَرِينِ تَوَسَّارِي زَيْمِنِ مِّنْ كَوْمِي يَهُودِيٍّ يَوَانِي
 دَرَسِي جَوَّ سَلَامَنِ دَهْوَجَاوَسِي رَعِينِي دَسْ عَالَمِ يَهُودِيٍّ تَسَابَعَتِ كَرِينِ تَوَانِي يَهُودِيٍّ يَهُيَّ سَلَامَنِ يَهُ
 جَاوَرِنِ كَيْ عَعْنِ كَيْ عَعْنِ اللَّهِ قَالَ يَنْمَأُ أَنَا كَمَشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْفٍ
 وَهُوَ مَتَرٌ عَلَى عَسِيدٍ إِذْ مَرَّ بِقَدْرِ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرَّحْلِ
 فَقَالَ وَمَا رَأَيْتُمْ إِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بَشَرٌ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُّوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ
 فَسَالَهُ عَنِ الدُّوْحِ قَالَ قَامَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ
 أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الرَّحْلُ قَالَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الدُّوْحِ قُلِ الدُّوْحُ
 مِّنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أَدْنَا مِنْ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلٌ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 رَوَى فِي مِثْلِهِ أَبُو بَرْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ رَوَى فِي مِثْلِهِ أَبُو بَرْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 لَكْرُوسِي بِرُيْكَ دِي تَهِي اَتَنِي مِثْلِ يَهُودِيٍّ لَكْرُوسِي بِرُيْكَ دِي تَهِي اَتَنِي مِثْلِ يَهُودِيٍّ لَكْرُوسِي بِرُيْكَ دِي تَهِي
 كُو دُو سَرْنِي كَمَا تَهْدِي كَيْ شَبِي هُوَ جَوَّ بَجِي تَهِي اَتَنِي مِثْلِ يَهُودِيٍّ لَكْرُوسِي بِرُيْكَ دِي تَهِي
 هُوَ بَرْدُ نَهْدُونِ نِي كَمَا بَرْدُ نَهْدُونِ نِي كَمَا بَرْدُ نَهْدُونِ نِي كَمَا بَرْدُ نَهْدُونِ نِي كَمَا بَرْدُ نَهْدُونِ
 سَوْرَسِي اَوْرُ كَجْ حَبَابِ دِيَا مِثْلِ يَهُودِيٍّ لَكْرُوسِي بِرُيْكَ دِي تَهِي اَتَنِي مِثْلِ يَهُودِيٍّ
 چَلِي تَوَابِ نِي يَهِي اَتَنِي مِثْلِ يَهُودِيٍّ لَكْرُوسِي بِرُيْكَ دِي تَهِي اَتَنِي مِثْلِ يَهُودِيٍّ
 فَلْيَلَا نِي بُو جِي مِثْلِ يَهُودِيٍّ لَكْرُوسِي بِرُيْكَ دِي تَهِي اَتَنِي مِثْلِ يَهُودِيٍّ
 كَيْ عَعْنِ كَيْ عَعْنِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ اَمَشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي حَرْفٍ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ حَذِيحٌ غَيْرَانِ فِي حَذِيحٍ وَكَيْ نَاوُتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلٌ اَوْتِيْتُمْ
 عَسِي وَ مَا اَوْتُوْنَا مِثْلِ رَوَايَةِ بْنِ خَشْرَمٍ تَرْجَمَهُ دِي جَوَّ رَا عَعْنِ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كَانَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْفٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ حَوْضَهُمْ عَنِ
 الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رَوَايَتِهِ وَمَا اَوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلٌ تَرْجَمَهُ دِي جَوَّ رَا
 فِ مَزْرِي نِي كَمَا رُوِيَ اَوْرُ نَفْسِ كِي كَبْتِ نَهَايَتِ بَارِكَا اَوْرُ بَارِدُ اَوْرُ دَسْ كِي

بہت لوگوں نے کلام کیا ہے اور میں اور کتابیں بھی میں امام ابو الحسن اشعری نے کہا روح وہ مانس ہے جو اندر
 جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں ہے اور بعضوں نے کہا
 روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور عضا سے ظاہری میں پسلا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا روح کی حقیقت
 کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے اور جو ہر کہتے ہیں روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو
 بیان ہوئے اور بعضوں نے کہا روح خون ہے اور آیت میں نہیں لکھا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی
 یا کہ رسول اصل علیہ وسلم اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں
 کی اس لیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کر دی تو نبی
 نہیں ہیں پس نہ بیان کیا اور سوا اللہ تعالیٰ نے تاکہ وہ ایمان لاوین آپ کی نبوت پر مفسر جمع کہتا ہے
 کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈیسے تھے اور ہر کہے
 ہوئے ہیں جیسے بعض ہاٹون پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک کہے ہوئے ہیں اور ہر کا ٹکڑا اس میں بڑا
 ہے اور نیچے کا سب میں چوٹا اور جان اور روح چوٹے ٹکڑے میں ہر جو سر کے پیچھے کی طرف ہیں
 اور اس کے متصل حرام مغز ہے اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر
 اور حکیم جینے کے پیٹ میں بچے کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر گہرا پیرا دیتے ہیں تاکہ اس ٹکڑے
 مٹا دے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے واللہ اعلم **سُورَةُ الْحَاجِّاتِ** قَالَ كَاتِلُ بْنُ عَبْدِ الْعَاصِ بْنِ اَبِي
 دِينَ كَاتِلُ بْنُ اَنَسَافَةَ فَقَالَ لِي لَوْ اَقْبَضْتُ حَقِّي تَكْرُرًا لَمْ يَكُنْ لِي نَفْسٌ لَوْ اَقْبَضْتُ حَقِّي تَكْرُرًا لَمْ يَكُنْ لِي نَفْسٌ تَكْرُرًا
 اَوْ لَمْ يَكُنْ لِي نَفْسٌ تَكْرُرًا لَمْ يَكُنْ لِي نَفْسٌ تَكْرُرًا اَوْ لَمْ يَكُنْ لِي نَفْسٌ تَكْرُرًا اَوْ لَمْ يَكُنْ لِي نَفْسٌ تَكْرُرًا
 قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْاَيَةَ اَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاَيَاتِنَا وَقَالَ لَوْ تِلْكَ مِثْلًا
 وَلَوْ لَدَّ اِلَّا اَقْبَلَهُ وَيَا بَيْتُكَ كَرْدًا ثُمَّ جَمَعَ خِيَابَ سُرُوَيْتٍ مِمَّا قَرَضَ اَمَّا تَعَاصِ بْنِ وَاكِلٍ بِرَمِيْزٍ
 كَمَا اَوْسَرْتَا ضَاكِرْنِي كَوْدَهُ بَوْلَا مِثْلِي كَبْهِي نَدُوْنِ كَا حَبِيْ تَا كَتُوْجْجَاسِيْ بِرَنَدِ جَادِيْ كَا مِثْلِيْ كَبْهِيْ تَو
 مَحْبَرِيْ سَوْدَتِ تَا كَبْهِيْ نَدُوْنِ كَا كَتُوْجْجَاسِيْ بِرَنَدِ جَادِيْ كَا مِثْلِيْ كَبْهِيْ تَو مَحْبَرِيْ سَوْدَتِ تَا
 قَرْضِ اَوْ اَكْرَدُوْنِ كَا حَبِيْ تَا اِنَّمَا لِيْكَ اَوْلَادِيْ لِيْ كَبْهِيْ تَو مَحْبَرِيْ سَوْدَتِ تَا قَرْضِ اَوْ اَكْرَدُوْنِ
 وَقَالَ لَوْ تِلْكَ مِثْلًا وَلَوْ لَدَّ اِلَّا اَقْبَلَهُ وَيَا بَيْتُكَ كَرْدًا ثُمَّ جَمَعَ خِيَابَ سُرُوَيْتٍ مِمَّا قَرَضَ اَمَّا تَعَاصِ بْنِ
 كَبْهِيْ تَو مَحْبَرِيْ سَوْدَتِ تَا قَرْضِ اَوْ اَكْرَدُوْنِ كَا حَبِيْ تَا اِنَّمَا لِيْكَ اَوْلَادِيْ لِيْ كَبْهِيْ تَو مَحْبَرِيْ سَوْدَتِ تَا

اخیر تک سورہ مہم میں اس حدیث کے بعد کہ اَلْاَعْمَشْرُ مِنْ اَلْاَسْنَادِ خَوَّ حَدَّثَنَا وَكَيْفَ وَفِي حَدِيثِ
 جَرِيں قَالَ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَاثِلٍ عَمَلًا قَاتِلَتْهُ اَنْفَاتُهَا
 ترجمہ وہی جو گذرا امین یہ ہے کہ خواب نے کہا میں جاہلیت کے زمانے میں لوہر تھا میں نے عاص بن ابر
 کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا فردوسی کے یہ حدیث کہ اَلْاَعْمَشْرُ مِنْ اَلْاَسْنَادِ خَوَّ حَدَّثَنَا وَكَيْفَ وَفِي حَدِيثِ
 اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاُمْطِرْ عَلَيْنَا جَارَةً مِنَ السَّمَاءِ اَوْ اِنَّا بَعْدُ
 اَلَيْمٌ فَلَوْلَا مَا كَانَ اَللّٰهُ لَيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اَللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
 يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى
 اخبر الایہ ترجمہ انس بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے
 تیری طرف سے تو ہم پر تیرا آسمان برباد کر دے گا عذاب بھیج اور سوت یہ آیت اور تیری امر انکو
 عذاب کرنے والا نہیں جب تک تو اون میں موجود ہے اور اللہ انکو عذاب نہیں کرنے کا جب تک کہ تم
 کرتے ہیں اور کیا ہو اللہ عذاب ذکر سے انکو وہ روکتے ہیں سب جہرام میں آنے سے
 معاذ اللہ سجد کے کسی مسلمان کو روکا نہ کہ وہ اُس میں نماز پڑھ رہے کتنا بڑا گناہ ہے ایسا گناہ پھر اللہ کے
 عذاب اترنے کا ڈر ہے ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ دوسرے
 دوسرے سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور سجد کو جو اللہ
 کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں یہ مسلمان خدا سے نہیں شرماتے کہ یہود نصاریٰ گرجا
 میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بہاؤ کو روکتے ہیں خدا کی ناروا دیکھیں ابی
 ہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَذِّبُ مُحَمَّدٌ رَجُلًا بِمَنْ اَعْطَاهُ كُمْ
 قَالَ فَقِيلَ لَكُمْ فَقَالَ الْاَرَبِيُّ الْعَرَبِيُّ لَنْ لَا يَبْعَثُ لَكَ لَوْ كَانَ عَلَى رَقَبَةٍ اَوْ لَعَقْرَةٍ
 رَجُلًا فِي الْاَرَبِ قَالَ فَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوُ يَصْلِي رَجُلًا لِيَطْلُعَ عَلَيْهِ
 رَقَبَتُهُ قَالَ فَمَا لَمْ يَهْجُمْ مِنْهُ اِلَّا دَهْوُ يَنْكُصُ عَلَى عَقْبِيَّةٍ وَيَتَّقِي بَيْدَتَهُ قَالَ فَقِيلَ
 لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ لِحَدُّ قَامِرٍ نَارٍ وَهَوَا وَاجْبَحَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَخَطَفْتَهُ الْمَلَائِكَةُ عُصْوًا عُصْوًا قَالَ فَاتْرَكَ اللّٰهُ عَنْ رَجُلٍ
 لَّا كَذِبِي فِي حَدِيثِ ابِي هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٍ يَكْفِيكَ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَاَنٌ اَسْفَفٌ

اَرَأَيْتَ الَّذِي يَخُذُ عَبْدًا إِذَا خَلَعَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ أَرَأَيْتَ
 إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ يُعَذِّبْهُ أَبًا بَعْضُ الْأَبْنَاءِ اللَّهُ يَدْرِي كَلَّا لَتَلِيْنَنَّ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا لِّتَأْمِنَ
 نَاصِيَةٍ كَآدِيَةٍ خَاطِلَةٍ فَلْيَبْذُخْ نَادِيَهُ سَدَّخُ الرِّبَايَةِ كَلَّا لَتُخْلَعَنَّ أَوْ عَذِيبُكَ اللَّهُ
 فَيُحْدِثُ فِيهِ قَالًا وَأَمْرَهُ بِمَا أَمَرَ بِهِ وَذَادَ بَنِي عَبْدِ الْأَعْلَىٰ فَلْيَبْذُخْ نَادِيَهُ يُعَذِّبْهُ قَوْمَهُ
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہاری
 سامنے لوگوں نے کہا ہاں ابو جہل نے کہا قسم لات اور عجزی کی اگر میں انکو جال میں دیکھوں گا انہی
 سجدے میں (میں ادن کی گردن روند دوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس ارادے سے کہ آپ کی گردن روندے (کہندے)
 لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی ایک ابو جہل اولٹے پاؤں بہرہ سے اور ماتہ کسی چیز سے بچتا ہے
 لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرا درجہ کے بیچ میں انکار کی ایک خندق
 ہے اور ہول ہے اور بازو ہمیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوبی بوبی عضو عضو اچک لیتے تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 اتاری ہے ہرگز نہیں آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کے
 طرف تہمک جانا ہے کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بید کو مان سے منع کرتا رہا معاذ اللہ جو کسی
 مسلمان کو منع کرے یا مسجد پر روکے وہ ابو جہل ہے (بہلاؤ کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور چہ
 بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اُس نے چٹلایا اور پیٹ پیہری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا
 ہے ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آوے گا ان بے کاموں کو ہم اس کو گھسیٹیں گے ماتے کے ہل اور اس
 کا ماتا چوٹا ہے گھنگار دھان وہ بکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلادین گے فرشتوں کو ہرگز توڑ کا
 کہنا بت مان - نادوی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتی ہیں ا
عَنْ مَرْوَانَ قَالَ لَمَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُصْطَبِحٌ بَيْنَهُمَا نَاكَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
 أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَامًا عِنْدَ آبَائِي كُنْدَةً يَقُصُّ وَيَعْمُرُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تُجِيئُ فَنَأْخُذُ
 بِالنَّفَائِرِ لِنَأْخُذَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَاامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَجُلٌ وَهُوَ
 غَضَبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ مَنَ شَيْئًا فَلْيَبْذُخْ نَادِيَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ

فَلَمَّا قَالَ اللَّهُ لَكُمْ بَرَاءَةٌ اَعْلَمُ لَكُمْ كَمَا انْ يَقُولُ لِمَا لَا يَعْلمُ اِنَّهُ اَعْلَمُ قَاتَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 قَالَ لِيَنْبِذَ هَؤُلَاءِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا اَنَا لَكُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَبْرِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ اِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَأَى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحْهُ سَبْعِينَ مَرَّةً
 قَالُوا فَاتَّخَذُوا مِنْهُمْ سَبْعَ مِائَةٍ كَثُرَتْ حَتَّى اَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْعَجُوزِ وَنَظَرُوا
 اِلَ السَّمَاءِ اَحَدُهُمْ قَبْرًا هَاكَ هَذِهِ الدُّخَانُ قَاتَاهُ ابْنُ مَرْثَدَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جَاهِلٌ
 تَأْمُرُ بِطَاعَةِ الشَّوْ وَبِجَهْلِ الرَّجْحَانِ قَوْمًا قَدْ حَكَمُوا قَادُمُ اللَّهِ لَكُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 جَلَّ قَاتَ قَبْرِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا اَعْيَابُ الْاَكْبَرِ اَلْاَكْبَرِ
 اِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ اَفَيْكُنْتُمْ هَذَا ابْنُ الْاُخْدَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى اِنَّمَا أَنتَ مُنْجِنٌ
 فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ رَدُّ مَضَّتْ اَرْوَاحُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللَّيْلُ اَمَّ اَيَّةُ الرَّعْمِ رَحِمَهُ
 مسروق روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھ رہے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں سے
 میں ایک شخص آیا اور بولا اے ابوعبدالرحمن ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازہ پر پرین
 کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو نبیوں کی آیت ہے وہ وہاں آئے والا ہے اور کافروں کی سانس
 روک دینگا مسلمانوں کو اُس کا کام کی کیفیت پیدا ہوگی یہ سنکر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصے میں
 اور کہا اے لوگو! اللہ عز و جل تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو بول
 کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کے لیے اللہ
 اعلم کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ مزدوری نہیں مانگنا
 اور نہ میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے
 سے نہیں مانتے تو فرمایا یا اللہ! دن پر سات برس کا قحط بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے
 میں سات سال تک قحط ہوا تھا آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہاں تک کہ اونہوں نے کہا لو ان کو
 اور مردار کو بھی کھا لیا ہوگی کہے مارے اور ایک شخص اُدُن میں کا آسمان کو دیکھتا تو وہو میں کہ جیسا
 معلوم ہوتا ہے ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد تم حکم کرتے ہو ہم
 تعالیٰ کی اطاعت کا اور تمنا جو زیر کا تمہاری قوم کو تمنا یہ ہو گئی اُدُن کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ اسے
 فرمایا انتظار کرو اس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اڑے گا جو لوگوں کو دھماکا لگائے یہ وہ کھلم کھلا

[illegible]

علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے مضر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپ نے
 فرمایا مضر کے لیے تو نے میری حجرات کی (یعنی گستاخی) اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) پھر آپ نے ادن کے لیے
 دعا کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُماری ہم توڑے دن کے لیے عذاب موقوف کر دین گے تم بہرہی کا نام
 کرو گے راوی نے کہا اُنپر بانی بر صاحب ذرا اُنکو چین ہوا تو وہی حال ہو گیا ادن کا جو پہلے تھا تب
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُماری کا رُفُوب یَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ اخیر تک ہم بدلہ لین گے یعنی
 بدر کے دن **سُحُوقٌ** عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانَ وَالْأَرْضُ أَرْضُ الْبَطْشَةِ وَالْقَمَرُ
 ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں تو گزر چکیں دُخان اور لُزام اور روم اور بطشہ اور قمر
 (یعنی شفق قمر) **سُحُوقٌ** الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْأَسْنَادِ مِثْلُهُ ترجمہ وہی جو اور گزرا **سُحُوقٌ**
الْبُرْجِ كُغَيْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَذَلِكَ يَفْتَقِرُ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذَى دُونَ الْعَذَابِ
الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَابِيحُ الدُّنْيَا وَالْأَرْضُ وَالْبَطْشَةُ وَالْدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّكِّ فِي الْبَطْشَةِ
 اور الدُّخَانُ ترجمہ ابی بن کعبؓ کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اون کو چوٹا عذاب دیکر اس کو مراد
 دنیا کی مصیبتیں ہیں روم اور بطشہ اور دُخان اور شعیبہ کو شک ہو بطشہ کہا یا دُخان **فَبَابُ**
الْفِتْقَانِ الْقَمَرِ شَقِ الْقَمَرِ كَبَيَانٍ ف قاضی عیاض نے کہا شفق القمر ہمارے پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اسکو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کرم
 کا یہی مضمون ہے کہ چاند بٹ گیا زجاج نے کہا اسکا انکار کیا بعض مبتدعہ نے جبکا دل اس سے
 نے اندھا کر دیا کیونکہ یہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں ہو اسکو کہ قمر اللہ تعالیٰ مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ اس
 میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسو اسکو فنا اور تار یک کرے گا ایک دن اور بعض یہ
 دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اسکی نقل مستور ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اسکو دیکھتے
 کہ وہ الارض کی کیا حضو صیت تھی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اسوقت غفلت میں
 ہونگے اور دروازے بند ہوں گے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوں گے اسوقت چاند کا خیال مشاذا
 مادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوقت قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ
 تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا علاوہ اس کے یہ کیا ضرور ہے کہ اور ملکوں میں بھی
 چاند اسوقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند ادن کو نہ دیکھ لایا دیتا ہوا

بلال کی شکل پر ہوا روہ ٹکڑا جو اون کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہے اور بعض تقاضوں میں
 ابرہہ و اسد اعلم (نودی سر زیادہ) **ع** عید اللہ قال الشق القمراً علی عہد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یثقتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا
 ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جو چاند پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو ٹکڑے ہو گیا
 آپ (فرمایا گواہ رہو) **ع** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما نحن مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یثقتین إذا انفلق القمر فثقتین فكانت فلقہ وراہ الجبل فلقہ وراہ
 فقال لما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سنا میں کہ چاند ٹپٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف
 رہا اور ایک اس طرف چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو **ع** عبد اللہ قال
 انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فثقتین فلقہ وراہ الجبل فلقہ وراہ
 فلقہ وراہ الجبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم اشہد ترجمہ وہی اس میں
 ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ٹپٹ نکال لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا **ع** ابن عمر عن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک **ع** شعبہ بخاری حدیث عبد اللہ بن مسعود عن
 ابي عبدی فقال اشہدوا اشہدوا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ع** ابن ان اهل مكة
 سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریحرا یة فارأھم انشق القمر مرتین
 ترجمہ انس سے روایت ہے کہ والون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے
 انکو دو بار چاند کا پٹنا دکھا یا **ع** النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث شکیان ترجمہ وہی جو گذرا **ع**
 ابن قال انشق القمر فثقتین وحدثت ابي داود انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ترجمہ انس سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
 میں **ع** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ان القمر انشق علی زبان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی ایسی ہی روایت ہے **باب**
 في الكفار كفرون کا بیان **ع** ابي موسى رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا احد اصبر علی اذى سمیع من اللہ عز وجل ان یفترک بہ ویصل له الولد ثم هو

یَعَا فَيُصْرِدُ بِرَدِّ قَوْصِهِ ^{ترجمہ} ابو موسیٰ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جل جلالہ
سے زیادہ کوئی ایذا پہنچا کرے والا نہیں رہا جو دیکھ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے اللہ کے ساتھ لڑ کر
شکر کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں حالانکہ اسکا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں اپہر
وہ اون کو نذرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے **ف** صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لیے جبر
نہ کرنا سدھی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے **ع** خدائی رست سلم زبر گوار سی وطم کہ جرم بنید ومان پر
قرارد **ع** **ع** ابوموسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَلِیْہِ اِلَّا قَوْلَہُ وَیَحْلِلُ لَہُ الْوَلَدُ
فَاِنَّہُ لَکُمُذْکَرٌ ^{ترجمہ} وہی جو گنہگار امین بیٹے کا ذکر نہیں ہے **ع** **ع** عبد اللہ بن قیس
رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَحَدٌ اَصْدَقَ عَلٰی اَدٰی یَسْمَعُ مِنَ
اللہ اَلْحَمْدُ یَحْلُوْنَ لَہُ نِدًا اَوْ یَحْلُوْنَ لَہُ وَلَا ذَاہُوْمْ ذٰلِکَ یُرْقِیْہُمْ رِیْعًا فِیْہُمْ رِیْعًا طِیْبٌ
^{ترجمہ} وہی جو اور گنہگار اتنا زیادہ ہے وطمین ہے دیتا ہے اون کو **ع** **ع** انس بن مالک عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَقُوْلُ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَھْلُ النَّارِ عِنْدَ اَبَاکُمْ کَاَنْتُمْ
لِکَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا اَکْثَرُ مُفْتَدِیًا یَا بَعَا فِیْقُوْلُ نَفْسُکُمْ فِیْقُوْلُ قَدْ اَرَدْتُ مِنْکَ اَھْوَنَ مِنْ
ہٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرَکَ اَحْسِبُہُ قَالَ وَلَا اَدْخِلَکَ النَّارَ فَاَبَیْتُ اِلَّا الشِّرْکَ
^{ترجمہ} انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس
شخص سے فرما دے گا جسکو سب ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا بھرتی اور جو کچھ اس میں
ہے کیا تو اسکو دے کر اپنے کو عذاب چھڑا دے بولیکامان پروردگار فرماو گیکامینے تو تجھ سے
اس سہل بات چاہی تھی (جس میں کچھ فرج نہ تھا) اور تو سوقت آدم علیہ السلام کی بیٹہ میں تھا کہ شکر
نہ کیجیو میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شکر کیا (معاذ اللہ شکر ایسا کن ہے کہ وہ
بخشا نہ جاوے گا اور شکر کرنے والا اگر شکر کی حالت میں نہ تو ابد الابد جہنم میں رہے گا **ع**
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَلِیْہِ اِلَّا قَوْلَہُ
وَلَا اَدْخِلَکَ النَّارَ فَاِنَّہُ لَکُمُذْکَرٌ ^{ترجمہ} وہی جو گنہگار **ع** **ع** انس بن مالک رضی اللہ
تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یُقَالُ لَیْکَ اَفْرِیْہُمْ اَلْقِیْمَۃَ اَرَبَیْتُ لَکُمْ
کَانَ لَکَ مِلَادٌ اَلَمْ یَحْضُرْ دَہْبًا اَکْثَرُ تَفْتَدِیْ یَا فِیْقُوْلُ نَفْسُکُمْ فِیْقَالُ لَہُ قَدْ سُلِّیْتُ اَیْسَرُ

[illegible]

[illegible]

عَنْ يَشِيرٍ مِثْلُ الْكَافِرِ كَمِثْلِ الْأَرْزَةِ دَامَا أَيْنُ حَاطِحِهِ نَقَالَ مِثْلُ الْمُنَافِقِ كَمَا
 قَالَ زُهَيْرٌ تَرْجَمَهُ دَبِي جَوْنَدُ اسْمِ كَافِرٍ كَبَدِي سَافِقٌ هُوَ **عَلِيٌّ** كَتَبَ بِنِ مَالِكٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْجُو حَدِيدٌ يَنْصَحُهُ وَتَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثٍ بَيْنَهُمَا عَنْ يَشِيرٍ
 وَمِثْلُ الْكَافِرِ مِثْلُ الْأَرْزَةِ تَرْجَمَهُ دَبِي جَوْنَدُ **بَابُ** مِثْلُ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ الْخَلْكَ
 مِنْ كَيْ مِثَالِ كَجَوْرٍ كَيْ دَجَتْ كَيْ سِي هُوَ **عَلِيٌّ** عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَقَلَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مِثْلُ
 الْمُسْلِمِ لِحَدِيثِي مَا هِيَ قَوْعُ النَّاسِ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَدَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا
 الْخَلْكَ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالَوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ الْخَلْكَ قَالَ
 نَدَا كَرْتُ ذَلِكَ لَعِنًا قَالَ لَآنَ تَكُونُ قُلْتُ هِيَ الْخَلْكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا
 تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِرُّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ فَرَايَا وَرَخْتُونَ مِنْ الْكَيْ
 دَخْتُ أَيْسَا هُوَ جَسَّ كَيْ بَنِي نَبِيْنُ كَرْتِي دَبِي مِثَالِ هُوَ مُسْلِمَانِ كَيْ مَحْبُوْبِي بَيَانِ كَرُوْدِهِ كَوْنَا دَخْتُ هُوَ
 لَوَكُنْ نَعْنِ جَبَلُ كَيْ دَخْتُونَ كَا خِيَالِ شَرُوْعِي كَيْ عَبْدُ اللَّهِ نَعْنِ كَيْ سِيرِ دَلِ مِنْ آيَا دِهِ كَجَوْرٍ كَا دَخْتُ هُوَ كَجَوْرٍ
 مِنْ نَعْنِ شَرْمِ كَيْ (اَدْرَنَ كَيْ) هُوَ لَوَكُنْ نَعْنِ عَرْضِ كَيْ يَارَسُوْلُ اللَّهِ أَپَ بَيَانِ فَرَايَا وَهُوَ كَوْنَا دَخْتُ هُوَ
 أَپَ فَرَايَا وَهُوَ كَجَوْرٍ كَا دَخْتُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ نَعْنِ كَيْ سِيرِ مِنْ نَعْنِ يَحْضُرُ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانِ كَيْ أَنْهَوْ
 نَعْنِ كَيْ اَكْرُوْ كَيْ تَا كَيْ كَجَوْرٍ كَا دَخْتُ هُوَ (جَبِ أَپَ) بُوْجَا تَا (تَوْجِيْ) اَيْسَا اَيْسَا جِيْزُونَ كَيْ لَعْنِ
 سِي زِيَادِهِ سِنْدِ تَا **ف** مُسْلِمَانِ كَوْتَشْبِيْ دِي كَجَوْرٍ كَيْ دَخْتُ كَيْ سَا تَهِيْنِيْ جِيْزِ كَجَوْرٍ
 كَا كَوِي لَفْضَانِ نَبِيْنِ هُوَا اَيْسَا طَرَحِ مُسْلِمَانِ كَو كَوِي ضَرْزَنْبِيْنِ اَكْرُ مَصِيْبَتِ هُوَ تَوْصِيْبُ كَرْتَا
 سِي نَعْنِ هُوَ تَوْشَكَرُ كَرْتَا سِي دُونِ سِيْئِيْهِ اَدْرُوْلُونِ مِنْ ثَوَابِ **عَلِيٌّ** ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَا أَهْأَبُ أَحَبُّ إِلَيَّ عَنْ
 شَجَرَةٍ مِثْلُهَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ تَجْعَلُ الْقَوْمُ يَدُ كَرُونِ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ أَيْنُ
 عَمْرُو وَالتَّحِي فِي نَفْسِي اَدْرُوْعِي أَنَّهَا الْخَلْكَ تَجْعَلُ اَبْرِيْدُ اَنْ اَقُوْلُهَا فَادَا اَسْأَلُ الْقَوْمِ
 فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَكَيْمَا سَكَنُوْا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْخَلْكَ
 تَرْجَمَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِرُّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ فَرَايَا اَلِكِيْدِيْنِ اِيْ اَمْنُوْ

سے مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہو لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگل
 کے درختوں میں سے ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈال لیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو میرے مقصد کیا کہنے کا
 لیکن وہ بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہو **صحیح** کجی **عجاہد** قال حدثنا ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انما سمعته يقول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انما سمعته يقول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انما سمعته يقول
 عند النبي صلى الله عليه وسلم قال في حديثه انما سمعته يقول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انما سمعته يقول
 روایت ابن عمر بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ راوی مدینہ تک میں نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی
 حدیث بیان کرتے نہیں سنا سو ایک حدیث کے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گاہہ آیا جس کو عرب کے لوگ کہتے ہیں وہ نرم ہوتا ہے پھر
 بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذر **صحیح** کجی **عجاہد** یقول سمعت ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انما سمعته يقول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انما سمعته يقول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انما سمعته يقول
 ابن عمر رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما سمعته يقول
 اخبروني بشجرة شبيهة او كالرجل المسلم لا ينجأ ورثها قال ابو ابيهم كل مسلم
 قال وتوتى اكلها وكن ادخلت عند غيرة ايضا ولا توتى اكلها كل
 حين قال ابن عمر فوقع في نفسي انها الخلة ورايت ابا بكر وعمر لا يتكلمان
 فذكرت ان اكلهم اذ اقول شيئا فقال عمر لان تكون فلتها احب الي من كان اذ كان
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
 تھے آپ نے فرمایا مجھ سے بیکرو اور من درخت کو جو مشابہت یا مانند ہے مرد مسلمان کے جسکے پتے
 نہیں چہرے (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا وتوتی اکلها کل مسلمین)
 بغیر لاکے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا ولا توتی اکلها کل صیر
ف غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لاکہ لفظ احادیث میں غلطی ہے کیونکہ اس کے معنی
 یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا سیوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ سیوہ اپنا دیتا ہے ہر
 بجاری کی روایت میں بھی لاکہ لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اسکا متعلق خدا و خدا پرستی

اور کوئی آفت نہیں پہنچتی دُعا تو انکھٹا لگا ہے لا اوسہ نرفیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا
 اور کوئی آفت نہیں پہنچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر ابن عمر نے کہا سیر و دل میں آیا کہ کہوں کہ
 کبھو ہے لیکن میں نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو بُرا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر
 حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی چیز دیں جو زیادہ پسند تھا **ف** اعریت یہ نکلا کہ
 عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہو اور برون کی توقیر اور ادب کا ادب
 لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے
 ذہن اور لیاقت کو خوش ہونا چاہیے اور کچھ بزرگ درخت فضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کچھ بزرگ درخت
 سرسبز و منفعت دہندہ ہوتا ہے مثلاً بن و شیرین اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی
 ترکہ ہی خشک اور جب سے کہہ جاتا ہے تو اداس کی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام برآتی ہیں ایسے مومن
 کی ذات سرسبز و فائدہ دہنے والی ہوتی ہے اور بعضوں کے لیے اور بعضوں نے کھا و جب تشبیہ یہ ہے کہ جب کچھ بزرگ
 کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کی طرح یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے اور بعضوں نے کہا جب تک کوئی
 نہ ہو حالہ نہیں رہتا آدمی کی طرح و اللہ اعلم (نودی مختصراً) **باب** فَنَتَقِي الشَّيْطَانَ فِي الْعَمَلِ
 مِنَ الْخَيْرِ نَيْشِ شَيْطَانِ كَافِرِ دَسَلَانُونَ بَلْ عَنَ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَلَسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فَنَجِزِيَةَ الْعَمَلِ
 وَلَكِنْ فِي الْخَيْرِ يَنْتَصِرُ مَرَحِمِهِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ سَنَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْرَاطَ تَبْ شَيْطَانِ نَأْمِيْدُ يُوْغِيَا هَ اس بات سو کہ او سکون نازی لوگ عرب کے خبریں
 میں بوجہ (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے) لیکن شیطان انکو بھڑکا دینا آپس میں لڑا دینا
ف یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے آپ کے وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں
 کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأَسْنَادِ مَرَحِمِهِ
 دِیْ حَبْرٍ اُوْ بَرْدِ اَوْرَ **عَنْ** جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَمَّاشَ ابْنِ
 عَمَلٍ الْجَدِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتَدُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ الْأَعْظَمُ فَنَتَرُ مَرَحِمِهِ
 جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ سَنَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْرَاطَ تَبْ شَيْطَانِ نَأْمِيْدُ يُوْغِيَا هَ
 نَسْتِ سَمْدِ رِبْ هَ وہ اپنے لشکر دن کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اور کس پاس وہ

جو بڑا فتنہ کرے ایسے لوگوں کو بہت بڑا کا دے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِنَّ ابْلَيسَ يَضَعُ عَرْسَهُ عَلَى الْمَاءِ فَمَنْ بَعَثَ سَرَايَا فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنَزَلَةً أَعْظَمُ
فِتْنَةٍ يَجِيئُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ لَتَجِيئُنِي أَحَدٌ
هَمْزٌ يَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى تَفْرُقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيَكْذِبُ فِيهِ مِثْلَهُ يَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ
قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ تَرْجَمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا ابلیس اپنا تخت بانی پر رکھتا ہے پراپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے
 سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد دالے کوئی شیطان اودن میں سوا کرکھتا ہے
 کہ میں فلانا فلانا کام کیا ریغے فلانے سے چوری کروالی فلانے کو شراب پلوالی تو شیطان کہتا ہے
 تو نے کچھ بھی نہیں کیا بہر کوئی آکے کہتا ہے کہ میں فلانے کو نہ چوڑا یا شک کہ جہائی کہ ادی اوس میں
 اور سبکی جو بد میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ان تو نے بڑا کام کیا ہے عمن نے کہا اور سکو چھٹا لیتا
 ہے **ف** جو رونا و خاند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد میں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے
 اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پہلی اسو سطر شیطان کر یہ کام پسند ہر مسلمان کو اس میں
 احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصے میں طلاق یا اوس کی مانند کوئی اور بات سر نہ نہ سونکل جاوے تو پھر
 اولاد حرام سے پیدا ہو رتختہ الاخبار **عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَا فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُ هُمْ عِنْدَهُ مَنَزَلَةً أَعْظَمُ هُمْ فِتْنَةً
تَرْجَمُهُ وَهِيَ حَبْزَةُ رَأْسِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ فِتْنَةً مِنَ الْحَيِّ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَايَنِي عَلَيْكَ فَاسْكُمُ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ
 سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر اوس کے ساتھ ایک شیطان
 ہلکا سا تہی نزدیک ہے والا مقرر کیا گیا ہے لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ
 شیطان ہر آپ نے فرمایا مان میرے ساتھ ہی ہے لیکن خدا نے اوس پر میری مدد کی ہے تو وہ مسلمان
 ہو گیا ہے اور نہیں بتلانا مجھ کو کوئی بات سوانیکی کے **ف** احادیث کو معلوم ہوا کہ حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کا ہر اذ شیطان مسلمان ہو گیا تھا نووی نے کہا اہل بیت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم شیطان سے مستحکم رہیں اپنے جسم اور دل اور زبان میں **عن** عمار بن ربیع کہ اَلْهَسَاعُ مَنَعُكَ
 بِاسْتِغْرَاجِ رَبِّكَ حَيْثُ شَهِدْتَ خَيْرَ اَنْتَ فِي حَدِيثِ سَفِيَّانَ وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قُوَيْثُ مِّنَ الْحَبَشَةِ وَ
 قُوَيْثُ مِّنَ الْمَكْرُكَةِ مَرَّجَمٌ وَهُوَ جَوَّزٌ اَسْمٰنِ يَسَّهٖ كَهَرَايَا اَدَمٰی كَسَا تَهٗ اَدَسَا سَا تَهٗ
 شَيْطَانٌ اَوْرَسَا تَهٗ فَرَسَتْهُ مَقْرُكِيَا كَمَا هِيَ **عن** عائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجٌ مِنْ عَدِيٍّ هَا لَيْلًا قَالَتْ فَوَرَّثَ عَلَيْكَ
 فَرَاى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ اَخَذْتَ ثَقْلًا وَمَا لَكَ يَا رَمِثًا عَلَيَّ مِثْرَاكَ فَقَالَ
 رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَدْ جَاءَكَ شَوْكَا لَنْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوْ مَعِيَ شَيْطَانُكَ
 قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ نَسَابَةٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ رُبِّيْ
 اَعَانَنِي عَلَيْكَ حَتَّى اَسْكَنَهُ مَرَّجَمٌ اِمَامُ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت عائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے کہ
 اِسْمٰعِيلُ اِسْمٰعِيلُ عَلِيْهِ السَّلَامُ اُنْكَ رَاْتِ كَوَاوُنَ كَوَاوُنَ اَمِيٍّ (وہ یہ سچ ہیں کہ آپ اور کسی بی بی کے
 پاس تشریف لگے) پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اسے عائِشہ کیا تجھ کو
 غیبت آئی میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی رُکْمٌ عَمْرُوبٌ صورت اکو آپ ایسے خاوند پر رُکْمَا
 نہ آوے رسول اِسْمٰعِيلُ اِسْمٰعِيلُ عَلِيْهِ السَّلَامُ نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا میں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہوا آپ نے فرمایا ہاں ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے جو میں نے کہا آپ کے ساتھ
 بھی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی تو وہ میرا تابع ہو گیا
ف اب سو انیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور ہم پر اجماع ہے اُت کا کہ آپ نبوت
 کے بعد گناہوں سے معصوم تھے **باب** اَلَّذِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا يَعْمَلُهَا بَنِيْ بَرْخَمَةَ
 اللهُ تَعَالٰی کوئی شخص اپنے اعمال کو جس سے جنت میں نہ جاوے گا بلکہ اس کی حرمت ہے **عن**
 اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ **عن** رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَنْ يَنْجِيَ اَحَدًا
 مِّنْكُمْ عَمَلُهُ تَمَالٌ رَّجُلٌ وَلَا اِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَلَا اِيَّاىَ اَلَا اَنْ يَتَّخِذَ فِي اللهِ مَنِيْرَةً بِحَقِّهِ
 وَلَكِنْ يَسْأَلُكَ فَاَمْرًا مَّرْجَمٌ اَبُو سَرِيْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
 تم میں سے نجات نہ پاوے گا اپنے عمل کو جس سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ اپنے فرمایا میں ہی نہیں مگر
 جس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ میرے اپنی حرمت ہے لیکن تم لوگ سپاہِ نبوی کرو **ف**

یعنی نہ افراط کر نہ تفريط عبادت کرو اپنے اعمال کرو لیکن اعتدال سو حقد رسنوں ہو اور افراط یہ کہ
 اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جاوے اور اپنی اور اپنے گھر والوں کی حق
 فراموش کرے اور تفريط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ دُوب اور ضروری عبادات میں خلل واقع
 ہو یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور عباد کی مصلحت
 کو۔۔۔ نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ واجب نہ حرمت
 نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر
 کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ہلکا ہے اور دنیا اور آخرت اس کی یادداشت میں ہر وہ جو
 چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جاوے اور یہ عدل ہوگا
 اور چاہے تو انکو جنت میں لے جاوے فیصل ہوگا اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لیجاوے پر وہ کافروں
 کو جنت میں نہ لیجاوے گا اس لیے کہ اس خبر خبر دی ہے اور اسکی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں
 نہ لے جاوے گا بلکہ مومنوں کو بخشے گا اور ان کو اپنی رحمت میں جنت میں لیجاوے گا اور منافقوں اور
 کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اسکا عدل ہے اور معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں اور
 حکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات سید کے حق میں بہتر
 وہ اللہ پر واجب ہے تو یہ ان کا خطبہ ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب
 ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں
 کے معارض نہیں کس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت میں جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور
 خلاص کی بدایت اور قبول انکا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہو اور جنت کا
 راستہ (ما قال النووی) یہ حدیث ہے یہ نکلا کہ خداوند تعالیٰ جل شانہ پر کسی بند کو کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے
 حکم کے سامنے کسی کو چون و چرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اسکی قدرت
 بجد اور بے حساب ہو۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندے کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبروں کو
 اور خصوصاً ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ ہر
 نہ تھا اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی
 کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں

لے جا کے بقتل شخصی جزو در ماندہ تا بقیافت مراد چہ رسد **عَنْ** یُکَیْرُبِ بْنِ الْأَشْجَرِیِّ عَنْ الْأَسَدِ
 عَنْکُمْ أَنَّهُ قَالَ بِرَحْمَةِ مَنِيْنَةٍ وَفَضْلِ دَلَمِيْدٍ کَرَّ وَلَکِنْ سَلَّ دُوْرًا تَرْجَمُهُ دَیْ جَوَکَزَرِ **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ
 عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي رِيٍّ بِرَحْمَةٍ **مَرْجُمٍ**
 ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص ایسا نہیں ہے جسے جبر
 کو اسکا عمل حبس میں لے جاوے لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ میں مگر
 یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو دُعا پ لے کرے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَکِنْ أَحَدٌ مِنْکُمْ یُحِبُّ عَمَلَهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ مِنْهُ بِمَغْفَرَةٍ وَرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ یَسِیدُهُ مُسْکَدًا
 وَأَشَارَ عَلَی رَأْسِهِ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ بِمَغْفَرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ **مَرْجُمٍ** دَیْ جَوَکَزَرِ
 اور پگندرا اس میں یہ کہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو دُعا پ لے کرے ابن عون
 نے اپنے ماتھے سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت
 سے مجھ کو دُعا پ لے کرے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَکِنْ أَحَدٌ مِنْکُمْ یُحِبُّ عَمَلَهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا
 أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَکِنْ أَحَدٌ مِنْکُمْ یُدْخِلُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ مِنْهُ بِفَضْلِ وَرَحْمَةٍ **مَرْجُمٍ** دَیْ جَوَکَزَرِ
 اور پگندرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا دَسَلُوا دَاوَا عَلُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِنْکُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلِ تَرْجَمُهُ دَیْ جَوَکَزَرِ
 گندرا اس میں یہ کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مایا نہ روئی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ
 روئی کے قریب رہو یعنی اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط
 اور تفریط اور غلو اور تقصیب نہ کرو **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْکُمْ

عَنْ الْأَعْمَشِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَبْرِ كَرِهُوا بِقَوْلِ النَّبِيِّ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُتْلَاهُ دَرَادُ وَابْتِزُّوا تَرْجَمَهُ دِهِ جَوْنَدِرًا تَنَا زِيَادَهُ
 كَوْغُوشٍ بِهَوَاوٍ يَخُونُشْ كَرُو **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِزُّهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا أَهْلُ بَرَحْمَةِ
 اللَّهِ تَرْجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ نَسَائِرِ رُؤُوسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُتِيَ فَرَاتُ
 تَبَعَهُ ثُمَّ مَيَّنَ كُوسِي كُوْرُكَا عَمَلِ جَنَّتِ مَيَّنَ لَمْ جَوَلِيكَانَ انْكَارَ سَبَّحَ وَبَيَّكَانَ تَكَاكَ مَجْهُوْمٌ هِيَ مَكْرُ السَّ
 كِي حَرَمَتْ (جَنَّتِ مَيَّنَ لَمْ جَوَلِيكَانَ تَرْجَمَهُ بِجَوَدِ) **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُّ دُودًا وَقَارِبُوا وَابْتِزُّوا
 فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ
 تَتَّبَعُوا نَبِيَّ اللَّهِ مِنْهُ بَرَحْمَةٌ وَعَلِمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلَّ تَرْجَمَهُ
 أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حُزْرَةُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَعْدُ رَوَايَتِهِ هُوَ كَهْتِي تَهِيْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَفْرَا يَمِيَانَهُ رُومِي كَرُوَادِرْ جُوسِيَانَهُ رُومِي نَهْ سَكَةُ تَوَابُشْ كَيْ تَزْدِيكَتِ هُوَ أَوْغُوشْ رَهْوَ اسْ لِي
 كَمُ كُوسِي كُوْرُكَا عَمَلِ جَنَّتِ مَيَّنَ لَمْ جَوَلِيكَانَ تَرْجَمَهُ بِجَوَدِ كَالْكَوْنِ نَفْرَا عَرْضُ كِيَا يَرْسُولِ اللَّهِ أَوْ نَهْ آتِي كُوْرُكَا نَفْرَا
 نَهْ مَجْهُوْمٌ مَكْرِي كَهْ اللَّهُ تَعَالَى دَوَابَّ لِي سَهْ مَجْهُوْمٌ كُوْرُكَا تَرْجَمَهُ بِجَوَدِ كَالْكَوْنِ نَفْرَا عَرْضُ كِيَا يَرْسُولِ اللَّهِ أَوْ نَهْ آتِي كُوْرُكَا نَفْرَا
 هُوَ جَوْبُ مَيَّنَتِهِ كِيَا جَوَدِ كَرُجْ تَهْوَ هُوَ **عَنْ** مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ يَحْتَدِ الْأَسْنَادُ وَلَهُ يَدُ كُوسِي
 وَابْتِزُّوا تَرْجَمَهُ دِهِ جَوْنَدِرًا تَنَا زِيَادَهُ **بَابُ** اكْتِنَارِ الْأَعْمَالِ وَالْإِحْتِيَادِ فِي الْعِبَادَةِ
 عَمَلٌ بِهَيْتُ كَرْنَا أَوْ عِبَادَتِ مَيَّنَ كَوْشُشْ كَرْنَا **عَنْ** الْمُخَيَّرَةِ بِنْتِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَكَلَتْ هَذَا وَقَدْ خَفَّ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
 ذُنُوبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا أَشْكُو تَرْجَمَهُ بِغَيْرِ نَفْعٍ سَعْدُ رَوَايَتِهِ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْرَا يَمِيَانَهُ رُومِي كَرُوَادِرْ جُوسِيَانَهُ رُومِي نَهْ سَكَةُ تَوَابُشْ كَيْ تَزْدِيكَتِ هُوَ أَوْغُوشْ رَهْوَ اسْ لِي
 آتِي كُوْرُكَا نَفْرَا تَرْجَمَهُ بِجَوَدِ كَرُجْ تَهْوَ هُوَ **ف** يَنْفَعُ أَسْ مَغْفَرَتِ كِي شَكَرْ كَرُجْ نَهْ كَرُونِ مَعْلُومٌ هُوَ كَرُجْ تَهْوَ هُوَ
 آتِي كُوْرُكَا نَفْرَا تَرْجَمَهُ بِجَوَدِ كَرُجْ تَهْوَ هُوَ **ف** يَنْفَعُ أَسْ مَغْفَرَتِ كِي شَكَرْ كَرُجْ نَهْ كَرُونِ مَعْلُومٌ هُوَ كَرُجْ تَهْوَ هُوَ
 آتِي كُوْرُكَا نَفْرَا تَرْجَمَهُ بِجَوَدِ كَرُجْ تَهْوَ هُوَ **ف** يَنْفَعُ أَسْ مَغْفَرَتِ كِي شَكَرْ كَرُجْ نَهْ كَرُونِ مَعْلُومٌ هُوَ كَرُجْ تَهْوَ هُوَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيَ قَامَ حَتَّى يَقْطُرَ رِجْلَاهُ ثَلَاثَ عَاشِرَةَ يَارَسُولَ
 اللَّهُ اتَّصَنَعْتُ هَذَا أَوْ قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَرَّرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ يَا عَاشِرَةَ أَفَلَا أَكُونُ
 عَبْدًا لَكَ كَوَدًا مَرَّجَمَةً أُمُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں پٹ گئے میں نے کہا یا رسول اللہ
 آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں آپ کے تواگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے گئے آپ نے فرمایا اے عائشہ
 کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں **بَابُ** الْأَقِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَعَظْمِ مِثْلِهِ رَوَى
عَنْ شَقِيقِي قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ فَدَنَا بِأَيِّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ
 النَّخَعِيِّ قُلْنَا أَعْلَهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَكَّلَهُ نَلْبِثُ أَنْ أَخْرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ
 إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ بِمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرَجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمِدَّكُمْ إِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَا مَوْعِظَةُ فِي الْإِيَّامِ خِصَافَةُ السَّامَةِ
 عَلَيْنَا **مَرَّجَمَةً** شَقِيقِينَ سے روایت ہے کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے
 اون کا انتظار کرتے ہوئے اتنے میں یہ دیدین معاویہ بنی لکھے پہننے اون کو کہ ہم عبد اللہ کو
 ہماری خبر کر دودہ اندر گئے کچھ دیر نہیں ہوئی کہ عبد اللہ نکلے اور کہنے لگے مجھ کو خبر ہوئی ہے تمہارا
 آنے کی بہر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے
 سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت
 ڈھونڈتے (یعنی ہماری غرضی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر
 دل نہ لگا اور وعظ سنی تو فائدہ کیا بلکہ گناہ گار ہونے کا ڈر ہے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وعظ
 کو اوس وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اوتا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہاں تک لوگ
 خوشی ہو سکیں اور اون کا دل لکھ اور انہر بار نہ ہو **عَنْ** الْأَعْمَشِ رَوَاهُ الْأَسَدُ
 خَوْفًا وَدَا مِثْلًا فِي رِوَايَةٍ عَنْ ابْنِ مُسْجِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَرْثُومٍ
 مَرَّةً عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ **مَرَّجَمَةً** وہی جواب پر گذر **عَنْ** شَقِيقِ ابْنِ دَاوُدَ
 قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُدْكَ دُبَاكَ لِيَوْمِ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنُ
 إِنَّا نَحْبُ حَبِطَ حَبِطَ لَكَ وَنَسْتَهَبِهُ وَكُوْدُ دُبَا أَتَكَ حَدَّثَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي

اِنْ اَصْلَحْتُمْ لَكُمْ كِرَاهِيَةً اَنْ اَمْلِكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْشَوْنَا بِالْمَوْظِعِ
فِي الْاَيَّامِ كِرَاهِيَةً الشَّامَةِ عَلَيْنَا **ترجمہ** ابو داؤد اہل سوریہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود ہمارے جمعرات
کو غلط سناتے ایک شخص بولا اے ابو عبد الرحمن (یعنی عبد اللہ بن مسعود) کہ ہم تمہاری حدیث
سنا رہے ہیں اور پسند کرتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہمارے حدیث سنا کر دے عبد اللہ نے کہا میں
نہیں ہر روز حدیث نہیں سناتا کہ تو سوچو کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کسی دن میں کوئی دن مقرر کرتے ہو سوا کہ آپ برا جانتے ہو کہ ہر روز دینا (یعنی ہر روز)

کتاب الجنۃ ووصفہ فیہما واهلہا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

عن اَبِي نَبِيٍّ مَّا لَيْتَ كَفَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّتِ
الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِہِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ **ترجمہ** انس بن مالک سوریہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جنت گہیری گئی ہے اور باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گہیری گئی ہے نفس کی
خوشیوں سے **ف** یعنی یہ دونوں حجاب میں جنت اور دوزخ کے پہرہ کوئی ان حجاب کو ہٹا دے
وہ اور میں جادو لگا نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں موٹہ عبادت کی صبر اور
کے مشقتوں پر غصہ روکنا عفو حلم صدقہ چہاد وغیرہ اور نفس کی خوشیوں جیسے شراب خوری زنا
اجنبی عورت کو گہور ناغیبت چہرے کی بھیل کو وغیرہ اور جو خوشیوں میں وہ اور میں داخل نہیں
اگرچہ کثرت اور کی سکر وہ ہے اس پر سے کہ مبادا حرام میں لے جاوے یا دل کو سخت کر دے یا عبادت
سے غافل کر دے (نوی) **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَّأَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَی قَلْبِ نَبِیِّهِمْ وَصَدَّقَ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَقْلُقُوا نَفْسًا مِّنْ
اُخْفِیَ لَكُمْ مِنْ قُرْآنٍ اَعْلٰی جَنَآءَ جِنَاكَ اَنْ تَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سوریہ روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں چھپایا

کہیں میں جبکہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا رہنے دنیا میں جو آدمی میں اون کی آنکھوں (نکسی کان نے سنا
 نکسی آدمی کے دل میں انکا تصور آیا اور یہ مضمون اس کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چہا یا
 گیا ہے اون کے لیے آنکھوں کا آرام یہ بدلہ ہوا ان کے کاموں کا **عَنْ** اَبْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللهُ
 تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا
 عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قُلُوبِ النَّبِيِّ دُخْرًا بَلَدَهُ مَا اَطْلَعَكُمْ اللهُ عَلَيْهِ
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے طیار
 کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے
 دل پر نہیں گذرا یہ نعمتیں میں نے اُٹھا رکھی ہیں اون کو چہرہ جو اللہ نے نیکو بتلایا رہنے نعمتیں
 اور لذتیں معلوم میں وہ کسی عمدہ اور پہلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جبکہ علم خدا ہی تعالیٰ نے
 نہیں دیا وہ کسی ہونگے **عَنْ** اَبْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ
 وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قُلُوبِ النَّبِيِّ دُخْرًا بَلَدَهُ مَا اَطْلَعَكُمْ اللهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ لَفْظًا
 مَا اُخْفِيَ لَكُمْ مِنْ فَتْرَةِ اَعْيُنٍ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے بہر آپ نے یہ آیت پڑھی
 کوئی نہیں جانتا جو چہا یا گیا اون کے لیے آنکھوں کی ٹہنڈک سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
 السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَجْلَسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى اَنْتَهَى ثُمَّ قَالَ وَاُخْرِجْكُمْ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ
 وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قُلُوبِ النَّبِيِّ دُخْرًا بَلَدَهُ اَلَا يَتَجَاوَزُ جَنَّتُكُمْ عَنْ
 الْمَصَارِجِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيَسْأَلُونَ رَبَّهُمْ يَفْقَهُونَ فَلَا تَعْلَمُ لَفْظًا مَا اُخْفِيَ
 لَكُمْ مِنْ فَتْرَةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہوا
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں موجود تھا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک
 کہ بے انتہا تعریف کی پھر آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت ہو جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی
 کان نے سنا نہ کسی آدمی کے ذہن میں گذری بہر اس آیت کہ پڑھا جن لوگوں کی کردہ میں بچپونے
 سے حدابر رہی ہیں رہنے رات کو جاگتے ہیں اپنے رب کو پکار رہے ہیں اوس کے عذاب ہو ڈر کر اور

 ۱۰
 ۱۱

اور کئی نواب کی طرح سے اور جو پہننے لگوا دیا اور میں سو خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا جو چاہا کر رکھی گئی
 اور کئی ایسے لکھنویوں کی ٹہنڈک یہ بالہ ہے اور ان کے اعمال کا حکم **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ فِيهَا رَاكِبٌ فِي
 ظِلِّهَا مِائَتَةُ سَنَةٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سو برس تک سوار چلتا ہے اور وہ سایہ
 ختم نہ ہوا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا **ترجمہ**
 وہی جو گندہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اور اس کے سائے میں چلے اور لکھو
 طے نہ کرے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ فِيهَا رَاكِبٌ فِي ظِلِّهَا مِائَةُ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ
 أَبُو حَازِمٍ لَمْ تَكُنْ تَبْهَاهُ بِهِ **الْحُكَّانُ** بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيُّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً لَيْسَ فِيهَا
 رَاكِبٌ الْجَوَادُ الْمُصَنَّمُ الشَّرِيعُ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سو برس تک سوار
 چلے اور وہ تمام نہ ہو۔ ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے لغمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان
 کی اور انہوں نے کہا مجھے سوا ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے طیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے
 تو اس کو تمام نہ کر سکے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَا هُلَ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ
 كَيْفَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا
 نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَطْغُرْ أَحَدٌ آمِنٌ خَلَقَكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ
 مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي
 فَلَا اسْتَطَاعَ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدا کے تعالیٰ فرما دیا کہ بہشتی لوگوں کو اسے بہشتیہ سووے

کہیں گے اسے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب ہلائی تیرے ہاتھوں میں ہے پروردگار فرما دیکھ تم صحتی
 ہوئے وہ کہیں گے ہم کیسے رہیں نہ ہوں گے ہمارے کہنے کو نہ وہ دیا کہ اوتا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا
 پروردگار فرما دے گا کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں وہ عرض کریں گے اور یا اس کو عمدہ
 کون سی چیز ہے پروردگار فرما دیکھ میں نے تم پر اپنی رضا مندی انکاری اب میں اس کے بعد تم پر بھی غضب
 نہ ہوں گا **ف** سبحان اسمہ رب العزت کی رضا مندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اسے جنت کی تمام
 نعمتیں **سبحان ربانہ** **عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُفْرَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَكَلَّمْتُ بِذَلِكَ الثُّمَّانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ الذَّرِّيَّ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ** ترجمہ سہل بن سعد سرور بیت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کو لوگ ایک دوسر کو نظر کریں میں ایسا جہان کہیں گے جیسے
 تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہوں گے کہ وہ بوجہ تفاوت درجہ
 کے) ابو جعفر نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی اور انہوں نے کہا میں نے
 ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو ہوتی کی طرح چمکاتا ہے پورب یا چچیم
 کنارے پر دیکھتے ہو **عَنْ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُفْرَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ الذَّرِّيَّ الْغَرْبِيَّ أَوْ الْمَشْرِقِيَّ أَوْ الْمَغْرِبِيَّ لِيَقَاطِلَ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْقَاهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ سِرَّ جَالٍ أَمْثَلُ يَا اللَّهُ وَسَدُّ قُلُوبِ الْمُرْسَلِينَ**
 ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کو لوگ اور پر کی
 کھڑکی والوں کو جہاں کہیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان
 کے کنارے پر پورب یا چچیم میں یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہو گا لوگوں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اور دن کو نہیں ملیں گے آپ نے فرمایا کہ میں نے
 قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ ہوں گے جو ایمان لائے اللہ پر

اور سچا مانا اور نہون پیغمبروں کے **حَسَن** اَبُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشد اُمتی احسانا س یکنون بعدی یود احدہم لورائی باہلہ و مالہ ترجمہ ابوسہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد پیدا ہونگے اور میں سے کوئی پیغمبر ہریش رکھیں گاکاش اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لیں گے **حَسَن** اَلنَّبِیْنِ مَالِکِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ رَّسُوْلُ اللہِ صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَهَا کُلُّ جُعْفَرٍ فَتُحْمَلُ رِجْلُ الرَّحْمٰلِ تَحْمِلُوْهُ فِیْ جُجُوْہِہِمْ فِیَا یَوْمَہِمْ فِیْ ذٰلِکَ دُوْنَ حُسْنًا وَجَمَلًا فِیْ رِجْلُوْنِ اِلٰی اٰہْلِہِمْ وَفِیْ ذٰلِکَ دُوْنَ حُسْنًا وَجَمَلًا فِیَقُوْلُوْنَ وَاکُنْمْ وَاکُنْ لَقَدْ اُرِدَّ فِتْمَہُ یَدُکَ اَحْسَنًا وَجَمَلًا فِیَقُوْلُوْنَ وَاکُنْمْ وَاکُنْ لَقَدْ اُرِدَّ فِتْمَہُ بَعْدَ نَاحِسًا وَجَمَلًا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے ہر اوٹک سوا چلے گی سوداؤں کا گرد اور غبار ز جو مشک اور زعفران ہے اور ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا سوا کا حسن اور جمال زیادہ ہو جاوے گا ہر بیٹا آدمی کے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سوداؤں سے اور ان کے گھر والے کہیں گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے ہر دے جواب دیں گے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا **حَسَن** مُحَمَّدٌ قَالَ اِنَّا نَفْخُوْا وَرَمَاتُنَا اَلْکَرُوْا الرَّحْمٰلُ فِی الْجَنَّةِ اَکْثَرُ اَمِ اللّٰہُ تَعَالٰی اَبُو ہریرہؓ اَوْ کَمَ یَقُوْلُ اَبُو الْفَاسِحِ رَضِیَ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوَّلُ ذَمْرٍ مَّا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَتْرِ لَیْلَۃً اَلْبَیْضَہِ وَاَلْیَمْنٰی تَلْبَسُ عَلٰی اَصْوَابِہِمْ کَوَکِبٌ دُرِّیٌّ فِی السَّمَاءِ اِلَکُلِ اَمْرِیْ مِمَّنْ خَضَعَ رُجُلًا اَنْتَ اَبِی بَرٍّ یُّسُوْقُہُمْ مِّنْ ذِیْ اَیْلِ اللّٰہِ وَفِی الْجَنَّةِ لَعُزْبٌ تَرْجَمُہُ مُحَمَّدٌ رَوٰی ہر کوئی نہ سنا کہ آیا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہو گئی ابوسہرہ نے کہا کیا ابو القاسم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جاویگا وہ جو دسویں رات کا جب تکی طرح ہوگا اور جو گروہ اوس کے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تار کو کی طرح ہوگا ان میں ہر

ہر مرد کے لیے دو دہلی بیان ہو گئی جن کی بندہ لیون کا گودا گزرتے کے پرے نظر آوے گا اور حریفہ میں کوئی
 بے جبر نہ ہوگا **ع** قاضی نے کہا ظاہر حدیث یہ نکلتا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی اور
 دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں ہی عورتیں زیادہ ہوں گی پس دونوں حدیثوں کو یہ بات کھلی کہ عورتیں
 بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زیادہ ہیں اور یہ حدیث آدمی عورتوں کو متعلق سے اور نہ حور ان بنی
 ادن کے سوا ہوں گی۔ اس زمانہ میں مرد و عورتوں کے تالچے سے ہی اکثر مقامات میں یہی تحقیق ہوا کہ
 عورتیں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرقی ہیں اور کم ماری
 جاتی ہیں پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کم عورتیں جائز نہ ہوں وہ فطرت اور صلحت کو
 موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت
 تھی علامہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات تھے جو اور عورتوں میں نہیں ہیں **عن ابن**
سیرین قَالَ اخْتَصَمَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ اَيْضًا فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ نِسَاءً اَمْ اَكْثَرُ رِجَالًا رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ حِكْمَةِ ابْنِ عُكَيْتٍ مَرَّ جَمْعُ
 محمد بن سیرین روایت ہر عورت اور مرد جب گڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے تو ابو ہریرہ سے
 پوچھا انہوں نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیان کیا حدیث کو اوسط طرح جیسے
 اور پھر مذری **عن ابن** ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْفَرَسِ لَيْلَةً اَلْبَدْرُ وَالَّذِينَ
 يَلُونَهُمْ عَلَى اَشْدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِرْضَاءً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا
 يَنفَلُونَ وَلَا يَمُوتُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشِيحُهُمُ الْمِسْكُ تَحْجَامُهُمُ الْاَلُكَةُ وَ
 اَزْدَاؤُهُمُ الْحَوَارِثُ اَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ اَيْبَحَاحِ اَدَمَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَوْنُ فِرَاعًا فِي السَّمَاءِ مَرَّ جَمْعُ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب پہلے جو گروہ جنت میں جاویگا وہ چودہویں رات کو
 چاند کی طرح ہونگے پھر جو گروہ اون کے بعد جاویگا وہ سب زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوں گے
 اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ ہو کہیں گے نہ ناک نہ تنکین گے اون کی کہنگیاں سونے کی
 ہونگی اور پسینہ سے رشک کی خوشبو آوے گی اون کی انگلیاں ہوں ہین عود مسکتا ہوگا اور اون کی لپا

حورین ہونگی بری اکتبہ والی اور انکی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہونگی یعنی سچے اخلاق
 کیساں ہونگے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہون گئے ساتھ ساتھ ہاتھ کا قدر ہوگا
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ
 سُورَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُهُمْ عَلَى
 أَشَدِّ خَجَرٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً شَعْرُهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَادِلٌ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا
 يَتَخَفُونَ وَلَا يَذَرُونَ أَشْطَاهُمْ الدَّهَبُ وَجَبَاهُمْ أَلْوَدُ وَرُئُوسُهُمُ الْمِسْكُ
 أَخْلَقَهُمْ عَلَى خُلُقٍ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى
 صُورَةِ آدَمَ **ترجمہ** وہی جو گندرا اس میں دو گرو ہوں گے بعد اتمنا زیادہ ہے کہ ہر ان کے بعد کسی
 وجہ ہونگے **عَنْ** هُتَاوَرِ بْنِ مُنْبِيهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ
 سُورَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ صُورَةُ هُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَصْفُونَ فِيهَا وَلَا يَتَخَفُونَ
 وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا إِنِّي نَهَمُهُمْ وَأَشْطَاهُمْ الدَّهَبُ الْفُضَّةُ وَجَبَاهُمْ أَلْوَدُ
 وَرُئُوسُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يَرَى فِي سَوْقِهِمَا مِنْ زَاوَا الْحَمِيمِ
 الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ تَبَّكَدَا
 وَعَشْرًا **ترجمہ** وہی جو گندرا اتمنا زیادہ ہے کہ اون کے برتن ہی سونے کے ہوں گے اور یہ ہے
 کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض اون کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے اور وہ بالکل
 کرینگے اپنے پروردگار کی صبح اور شام یعنی تسبیح کریں گے **عَنْ** حَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا
 لَيْسَ بَرُونَ وَلَا يَشْفُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَخَفُونَ قَالُوا أَمَا بَالُ الطَّعَامِ
 قَالَ جُفَاءً وَتَمَرًا كَرْتِجٍ الْمِسْكُ يُلْهَمُونَ التَّيْلِيخَ وَالْخُمَيْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ
 النَّفْسَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کہا دینگے اور پیوین گے نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ باغیانہ
 کرینگے نہ ناک شکنیں گے لوگوں نے عرض کیا ہر کہا نا کہ ہر جاوے گا آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی

منہار و دراصل ہر چیز کا کہ تم چنگے رہو گے کہی بیمار نہ پڑو گے اور مکر تم زندہ رہو گے کہی نہ مرو گے اور
 مقرر تم جوان رہو گے کہی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہو گے کہی رنج نہ ہوگا اور یہی
 سببت خدا کے ہقول کا کہ بہشت دے آواز دیے جاوین گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہو
 اسوجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے **ف** یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کروں گا تاکہ اولیٰ کو کوئی
 وغد عنہ نہ ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ**
فِي الْجَنَّةِ لَخِيَمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مَّجْذُوفَةٍ حُلُولُهَا سِتُّونَ مِثْقَالَ لِّمُؤْمِنٍ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُونَ
عَلَيْهِمْ الْمُؤْمِنُونَ لَا يَرَوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ترجمہ عبد اللہ بن قیس یعنی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کو بہشت میں ایک خیمہ ملیگا جو ایک ہی
 خلدار موتی کا ہوگا اور اسکی لنبائی ساٹھ میل تک ہوگی اس میں اس مومن کی بی بیان ہونگی اور
 وہ انپر کہو مارے گا ہر ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے (بوجہ کشادگی کے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُبَيْرٍ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خِيَمَةٌ مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ مَّجْذُوفَةٍ فِيهَا
سِتُّونَ مِثْقَالَ زَكَاةٍ مِّثْقَالُ أَهْلِهَا يَدْرُونَ الْأَخْرَجِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ ترجمہ
 عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک خلدار
 موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی اوس کے سر کو نے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کو
 والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے مومن انپر دورہ کرے گا کہ نہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہوں گے
عَنْ ابْنِ مُوَيْسَى بْنِ قُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْخِيَمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِثْقَالَ زَكَاةٍ مِّثْقَالُ أَهْلِهَا سِتُّونَ
لَا يَرَوْنَ أَحَدًا مِّنَ الْأَخْرَجُونَ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جسکا لنبائی ساٹھ میل کا ہوگا اوس کے سر کو نے میں سب
 کی بی بیان ہونگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ دیکھیں گے
 بوجہ دوست اور دوری کے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّحَانٌ وَجِيحَانٌ وَالْقَدَارِيُّ وَالْبَيْلُ كُلُّ مَنٍ أَنَهَارِ الْجَنَّةِ ترجمہ
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور

نیل اور فرات جنت کی نہروں ہیں سے ہیں **ف** نودی نے کہا سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کہ
 سو این یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارسن کے بلاد میں ہیں اور جیحان صبیحہ کی نہری
 اور سیحان اذنی کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جو سری نے
 جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارسن کے بلاد میں مجازاً بوجہ قربا
 کے غازی نے کہا سیحان ایک نہر ہے صبیحہ کو پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے صاحب نے یہ نہ کہا
 سیحان اور جیحان یہ دونوں نہریں عجم میں صبیحہ کے پاس ہیں اور طوس کے اور جیحون وہ ایک نہر
 ہے خراسان کے پر سے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغارب ہے سیحان کے
 اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق
 میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کسی غلطیاں ہیں ایک توہم
 فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں
 اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارسن کے بلاد میں قریب
 شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ ان اسلام پہل جاوے گا
 اور ان نہروں کا پانی جن مسلمان کا جسم بنے گا جنت میں جاوے گا دوسری یہ کہ حقیقت ان
 نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب
 ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گذر کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہیں اور بخاری میں
 ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے اتنے **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ سَمُرَةَ النَّخَعِیِّیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّةُ اَنْوَاعٌ اَفْئِدَةُ طَیْرٍ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ مِثْلَ رُجْمِہِ اَبْرَرِہِ
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لگ جاوے گے جن کے دل خیر لوں کے
 سے ہیں **ف** یعنی نرم اور ضعیف حد کے خوف سے یا متوکل جڑوں کی طرح **عَنْ** ہشام
 ابی شیبہ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ قَدْ كَرَّ احَادِیثُ مِنْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللہُ عَلَیْہِ رَجُلًا
 اَدَمَ عَلَیْہِ صُورَتِہِ طَوْلَہُ سِتُّونَ ذِرَاعًا قُلْتُ اَحَقُّہُ قَالَ اَذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَیْ اُولَئِكَ النَّفْسِ
 دُھَمُ كُنَّا مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسًا فَاسْتَمِعْنَا مَا یُتْلَوْنَ یُرْفَا نَهَا لِحَیَاتِنَا وَنَحْنُ ذُرِّیَّتُكَ

قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ نَعَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَذَادُوه وَرَحْمَةُ
 اللَّهِ قَالَ تَحُلْ مِنْكَ دُخْلُ الْجَنَّةِ عَلَى صِدْقَةِ آدَمَ وَطَوْلُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَكَذَلِكَ نَزَلَ الْخَلْقُ يَنْقُصُ
 بَعْدَ هَٰذَا حَتَّى الْكَانَ ثُمَّ جَمْعَهُ أَبُو بَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَادِيتِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا
 السَّجَلِ جَلَالَهُ نَفَسَ حَضْرَتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْنًا بِأَيِّ صُورَةٍ **پروف** یعنی آدَمَ کی صورت پر یعنی جو
 صورت اُون کی دنیا میں تھی اور جب پھر اُسی صورت پر پیدا ہوئے اور حدیث کی تشریح اور پُرکندہ چکی
ف اُون کا قد ساٹھ ہاتھ کا لنباتھا حبیب اُون کو بنا چکا تو فرمایا جا اور اُون فرشتوں کو سلام
 کر اور دُعا مانگی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد
 کا یہی سلام ہے حضرت آدَمَ گئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک رحمتہ اللہ
 تو رحمتہ اللہ بڑھایا تو جو کوئی بہشت میں جاویگا وہ آدَمَ کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لنباتھا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آدَمَ علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر اُون کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے
ف حضرت آدَمَ علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے
 بہشت میں سب برابر ہو جاویں گے نیز ساٹھ ہاتھ کا قد ہر وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اسو
 کہ ہمارے قد چوڑے چوڑے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اسو اس طرح سب برابر ہو جاویں گے
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب میں وعلیک السلام رحمتہ اللہ کہنا حضرت آدَمَ
 علیہ السلام کی منت ہے جو سلام علیک چوڑے بندگی یا عجربا ایداد یا کوثر نش کرے وہ درحقیقت
 ناخلف ہو کہ اوس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چوڑی بلکہ جس نے آدَمَ کا طریقہ چوڑا ہوا اس کے
 نے اُنکو بلایا وہ آدمی نہیں ہے (تحفہ الاخیار) **بَابُ جَعْلِهِمْ أَحَادًا ذَاكَ اللَّهُ وَمِنْهَا**
 جَنَّمَ كَابِيَانِ خَدَّاسِمَ كُوْبَا دَعَا اس **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ يَكُونُ يَجْعَلُكَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ
 مَلَكٍ يَجْزُوْنَهَا ثُمَّ جَمْعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَادِيتِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم نے فرمایا اوس دن جنم لایا جاوے گا اوس کی ستر سزار باگین ہونگی اور ہر ایک باگ کو ستر سزار
 فرشتے کہیں پتھر ہوں گے (توکل فرشتے جو جنم کو کہیں پتھر لا دیں گے چار ارب لاکھ کر ڈر ہوئے)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَادَى

هَذَا وَالَّذِي يُؤْتِيهِمْ اَدَمَ جَذْرًا مِنْ سَبْعِينَ جَذْرًا مَرَّ حَرَّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهُ اَرَبُكَ اَنْتَ لَكَ اَلِيَّةٌ
 يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَارُهَا فَضِلَّتْ عَلَيْهَا يَسْعَةُ وَسِتِّينَ جَذْرًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ**
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمہاری جیسو آدمی رسول
 کریم ہے ایک حصہ ہر اوس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ویسے ستر حصے گرمی ہو لوگوں نے عرض کیا تم
 خدا کی ہی آگ کافی تھی (جہاں کے لیے) یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ تو اس کے ساتھ ہر حصے کیلئے
 گرم ہے ہر حصے میں اتنی گرمی ہے **حکم** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّ
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الثَّوَالِدِ غَيْرَ اَنَّهُ ذَالَ كَلْهَنْ مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ**
 وہی جواب دہ گندرا **حکم** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجِبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَكُونُونَ مَا هَذَا قَالُوا
 قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ هَذَا اَجْعَزُ رُحِي بِهِ فِي النَّارِ مِنْ سَبْعِينَ حَرًّا قَالُوا هُوَ يَكُونُ
 فِي النَّارِ اِلَّا اَنْ تَنْتَهَى اِلَى تَحْرِيقِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ تھے اپنے میں ایک دہاکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا گیم نے عرض کیا اللہ
 تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پینکا گیا تھا ستر برس
 پہلے وہ جارہا تھا اب اوسکی تہ میں بیونچا رسوا اللہ جہنم آتا گھر ہے کہ اوسکی جوئی سے نہ تک ستر برس
 کی راہ ہے اور یہی اس قدر تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے گرتا ہے **حکم** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي اسْتَادٍ وَقَالَ هَذَا وَقْتُ فِي اَسْفَلِهَا كَمَا مَجَلَّتُمْ وَجِبَتُهَا **ترجمہ**
 ابو ہریرہ سے ویسی ہی روایت ہے کہ پتھر اس میں یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرتے تھے کہ وہاں کا ستر
 برس **حکم** سَمُرَةُ اَنَّهٗ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْ مِنْهُمْ مَنْ تَاَخَذَ النَّارَ اِلٰكُوبَةً مِنْهُمْ مَنْ تَاَخَذَ
 اِلٰكُوبَةً وَمِنْهُمْ مَنْ تَاَخَذَ اِلٰكُوبَةً **ترجمہ** عمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر
 تھے بعضوں کو ٹخنوں تک انگارے کی اور بعضوں کو انار بند باندھنے کی جگہ تک اور بعضوں کو
 گردن تک **حکم** سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ
 مَنْ تَاَخَذَ النَّارَ اِلٰكُوبَةً وَمِنْهُمْ مَنْ تَاَخَذَ النَّارَ اِلٰكُوبَةً وَمِنْهُمْ مَنْ تَاَخَذَ
 النَّارَ اِلٰكُوبَةً وَمِنْهُمْ مَنْ تَاَخَذَ النَّارَ اِلٰكُوبَةً **ترجمہ** عمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول

متبرجادگی اور ایک پر ایک سمت جادگی **ف** نودی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے
 اور اوپر گذر چکا کہ ان احادیث میں از مذہب میں ایک ترجمہ و سلف اور بطائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ انکی
 تاویل نکرین گئے بلکہ اولن پر ایمان لاویں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لائق ہے
 اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہو اور خاص ہر مخلوقات سے) اور مراد مذہب
 چہوہ متکلمین کا ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق احادیث کی تاویل میں
 اختلاف ہو بعض کہتے ہیں قدم سے مراد مقدم ہے یعنی وہ لوگ کہہ دیا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے عطا
 کیے تھے عذاب کر لیے دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے جس کے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق
 مراد ہے مگر حرم کہتا ہے کہ یہ سبنا ویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور
 دوسری روایت میں امام مسلم کے رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مراد ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا
 مراد لینا ابطال ہر حدیث کا کس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنی ظاہری کو
 اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بنیاد کو اپنے زعم
 فاسد کو کیوں بگاڑا کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تیر
 کو انہوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے خداوند تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہو وہ قرآن مجید
 میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جناب نہ جناب کیا ہے نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اس کے مثل
 ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کہا تا بن نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اذگتا ہے اسکی ذات میں کوئی عیب
 نہیں بس یہی تنزیہ شری ہے اور جن باتوں کو خداوند تعالیٰ نے اپنی لیے ثابت کیا یا اس کے رسول
 نے ثابت کیا ان کو تنزیہ کرنا حاققت اور بیوقوفی ہے جیسے اور ترا چڑھنا سننا دیکھنا سننا تعجب کرنا
 بیٹھنا افاذوینا بات کرنا آنا جانا تاہم اکتبہ باؤن منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت
 ہیں اور اس باب میں ہر قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں اس
 لیے صحیحہ اور مسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و
 حدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر سے لغوی پر جموں ہیں اور میں تاویل اور تحریف درست نہیں
 نہ تشبیہ انکی مخلوقات کے صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفات دونوں پاک
 ہیں تشبیہ سے **ع** اِنِّ هُوَ رَکَّابٌ عَلٰی سُرَّةِ الْاَرْضِ عَلٰی سُرَّةِ الْاَرْضِ عَلٰی سُرَّةِ الْاَرْضِ عَلٰی سُرَّةِ الْاَرْضِ
 اِنِّ هُوَ رَکَّابٌ عَلٰی سُرَّةِ الْاَرْضِ عَلٰی سُرَّةِ الْاَرْضِ عَلٰی سُرَّةِ الْاَرْضِ عَلٰی سُرَّةِ الْاَرْضِ

قَالَ اخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَقُضِيَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا
عَنْ هَذَا مِنْ مَدِينَةٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاكَبَتِ
 الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أَوْثَرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ قَسَالِي لَا يَكُونُ فِي
 إِلَّا ضِعْفًا النَّاسِ سَقَطُوا مِنْ دَعْوَتِهِمْ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِإِنَّمَا أَنْتَ رَحِمَتِي أَرْحَمُ
 بِأَيُّكُمْ أَفْكَرُ عِبَادِي فَقَالَ النَّارُ إِنَّمَا أَشْرَعْتُ عَلَى الْعَبْدِ بِلَيْسَ أَفْكَرُ مِنْكُمْ وَأَنَا أَرْحَمُ النَّارُ لَا تَكُونُ حَتَّى يَغْنَمَ
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِحِكْمِهِ تَقُولُ قَطُّ فَهَذَا كَلَامُ تَبَرُّكِي وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَكَلَا
 يَطْلُمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا أَوْ مَا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا **ترجمہ** وہی منعمون
 جو اوپر گذرا اس میں بجائے قدم کے رجبہ ہے اور اس کو معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں
 مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابو بکر بن خوک کا جس نے کہا کہ جل کی روایت صحیحہ اور ثابت نہیں
 ہے کیونکہ جل اس روایت میں موجود ہے اور صحیح ہے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ اس سے
 اپنی مخلوقات میں ہو کسی پر ظلم نہ کرے گا اور حجت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا **ثَوَمِي**
 نے کہا اس میں دلیل ہو اہلسنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت
 میں جاوین گئے اور یہی حکم ہے طفل اور مجاہدین کا وہ بھی بغیر اعمال کو جنت میں جاوین گئے اس کی
 رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بحدیث صحیحہ میں ہے کہ آیا
 شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں نالی جگہ رہے گی انتہ
عَنْ إِبْنِ سَعِيدٍ النَّدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ
 وَالنَّارُ فَكَرَّ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ كَلَامَ مَا عَلَيَّ مِدْهُ هَذَا لَمْ يَذْكُرْ
 مَا يَكُونُ مِنَ الزِّيَادَةِ **ترجمہ** البوسیدی وہی ایسے ہی روایت **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ النَّدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَعَالَى عَنْهُ أَنْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدُلُّ جَهَنَّمَ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى
 يَمْتَعَهُ رَبُّهَا رَبُّ الْمَرْحُومَةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ مَرَّ تَقُولُ قَطُّ وَعَزَّ وَجَلَّ وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ورنہ کہتی رہے گی
 اور کچھ ہے اور کچھ ہے دینے اور لوگوں کو مانگنے کی ایسا لگتا کہ ما کہ عزت والا مڑی برکت والا

مبنی والا اپنا قدم اس میں رکھ دو گا تب وہ کہنے لگے گی بس بس تم تیری غرت کی اور ایک میں ایک
 سمٹ جاؤ گی **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ رَحِمَهُ**
 دی جو بکرا **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنْتُمْ قَالُوا لَا تَقَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَهُ رَبُّ الْعَرْشِ فِيهَا قَدَمَهُ
فَيَنْزِلُ بِقَصَبٍ إِلَى الْبَيْضِ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ يَعْزُزُكَ وَكَرَمُكَ وَكَذَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ نَضْلُكَ
حَتَّى يُنْتَبِذَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيَسْكُنُهُمْ فَفَعَلَ الْجَنَّةُ بِرَحْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جا دیں گے اور وہ یہی کہیں گے
 اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار غرت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب سمٹ کر ایک میں ایک
 رہ جاوے گا اور کہنے لگے گا بس بس قسم تیرے غرت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے
 گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اسکو اس جگہ میں رکھے گا
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُنْ مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ
إِنْ يَكُنْ شَرُّ يَكُنْهُ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ رَحِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جاوے گی
 ہر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبَّارُ الْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَأَنَّهُ كَيْسُ الْأَمْرِ ذَا دَابَّةٍ كَيْفَ يَوْمُكَ يَكُنِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاتَّقَا فِي بَاقِي الْحَيَاةِ
فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِضُونَ هَذَا أَفِيضَرُّ يَبُونَ وَيَخْطُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا
الْمَوْتُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِضُونَ هَذَا أَفِيضَرُّ يَبُونَ وَيَخْطُرُونَ وَيَقُولُونَ
نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيَوْمَ رَبِّهِ يُنْذَرُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلِدُوا فَلَا مَوْتَ
وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلِدُوا فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذَرَهُمْ
يَوْمَ الْحُسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَمَمَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَأَشَارَ بِبَيْدِهِ إِلَى الدُّنْيَا
 رحمہ ابرہہ خداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا قیامت کو دن موت کو لا دیں گے ایک سفید سینڈ ہے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ

کہے پھر میں اسکو ڈھیر ارجح پھر کہا جادوے گا اسے جنت والو تم اسکو بیچا نہتے ہو وہ اپنا سر اٹھا دیگے اور
 اسکو دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم بیچا تے ہیں یہ موت ہے پھر کہا جادوے گا اسے دوزخ والو تم اسکو
 بیچا نہتے ہو وہ سر اٹھا دیں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم بیچا تے ہیں یہ موت ہے پھر حکم
 ہوگا وہ سینہ ٹافج کیا جاوے گا پھر کہا جادوے گا اسے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کہی موت نہیں
 ہے اور اسے دوزخ والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کہی موت نہیں ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات
 پڑی اور ڈرا دن کو انوس کے دن سحر جب فیصلہ ہو جاوے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین
 نہیں کرتے اپنے اشارہ کیا اپنے ماتھے پر دنیا کی طرف (یعنی دنیا میں) ایسے مشغول ہیں کہ قیامت
 کا ور نہیں **حاصل** اِنِّیْ سَعِیْدٌ نَّحْنُ اِنَّہُ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ فَيَقُوْلُ يٰ اَهْلَ الْجَنَّةِ ثَمَرُ ذٰکُمْ
 بِحَسْبِ حَدِیْثِ اِنِّیْ مُعَادِیۃٌ غَیْرَ اَنَّہُ قَالَ ذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ وَلَکُمْ یُسْبَلُ ثَمَرُ ذٰکُمْ رَسُوْلُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَلَکُمْ یَدَّیْکُمْ اَیْضًا وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ اِلَی الدُّنْیَا ثُمَّ جَمَعَ ہِیْ جَوَکُزًا
حاصل عُبَیْدُ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یَدْخُلُ اللّٰہُ اَهْلَ
 الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَیَدْخُلُ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَدِّیْنَ بَیْنَہُمَا فِیَقُوْلُ یٰ اَهْلَ الْجَنَّةِ
 لَا مَوْتَ دَیَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ کُلُّ شَآءٍ فِیْمَا هُوَ فِیْہِ ثُمَّ جَمَعَ عُبَیْدُ اللّٰہُ بِنَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں لے جاوے گا
 اور دوزخ والوں کو دوزخ میں پھر ایک پکارنے والا دن کے پھر کہہ دو گا اور کہیگا اسے جنت والو
 موت نہیں ہے اور اسے دوزخ والو موت نہیں ہے ہر ایک انہی مقامات میں ہمیشہ رہے گا **حاصل**
 عُبَیْدُ اللّٰہُ بَرِجٌ مَّرْرَیْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِذَا صَارَ
 اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَی الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ اَتٰی بِاَلْمَوْتِ حَتّٰی یَجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ
 وَالنَّارِ ثَمَرٌ یَّدَّیْکُمْ ثُمَّ یَنَادِیْ مُنَادٍ یٰ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَاَیْ اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فِیْ ذٰلِکَ
 اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلَی فَرَحِہُمْ دَیْرًا وَاَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلَی حُزْنِہُمْ ثُمَّ جَمَعَ عُبَیْدُ اللّٰہُ
 عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت میں
 چلے جاویں گے اور دوزخ والے، دوزخ میں تو موت لائی جاوے گی اور جنت اور دوزخ کے

پنج میں ذبح کیجواوے کی پیر ایک پکارنیوالا پکارے گا اسے جنت والو اب موت نہیں ہے اور اسے
 دوزخ والو اب موت نہیں ہے جنت والوں کو یہ سنکر خوشی بخوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو
 رنج برنج زیادہ ہوگا **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ الْكَافِرِ أَوْ نَابِ الْكَافِرِ مِثْلُ أَحَدٍ وَغَلَطَ جِلْدُهُ مِثْرَةً ثَلَاثَ
مَرَّجَةٍ البوسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کا ذہن
 یا اس کی کھلی احد ہمارے برابر ہوگی اور اس کی کہل کی دہانت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔
ف یہ ہوا سطر ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ کو اون پر قدرت ہے
 اور مخرج صادق نے اون کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہو (نودی) **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنَكِبَيْ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ
الْمُسْرِعِ وَلَكِنَّ كِبْرَ الْوَكْبِ يَنْفِي النَّارَ ترجمہ البوسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے تین دن
 کی راہ ہوگی **عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ**
يَا أَهْلَ الْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ ضِعْفٍ مُتَضَعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَاءَةَ دُشَرِّ
قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عَتَلٍ جَوَاطِئُ مَسْتَكْبِرٍ ترجمہ
 حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جنت لوگوں
 لوگوں نے کہا بتلائیے تمہارا تو ان لوگوں کے نزدیک دلیل اگر قسم کہا لیوے اللہ کے بہرے پر البتہ
 اللہ تعالیٰ اسکو سچا کر دے اور پھر فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ والے لوگوں نے عرض کیا کیوں
 نہیں بتلایے آپ نے فرمایا یہ جگہ لوٹے پیٹ والا سفر و یا یہ مٹا مغرور یا یہ مال جمع کرنے والا سفر و
عَنْ شُعْبَةَ بْنِ يَحْيَى الْإِسْطَارِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمِثْرَةٍ هِيَ جَنْدَرٌ
حَارِثَةُ بْنُ وَهَبٍ يُقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ يَا أَهْلَ
الْبَيْتِ كُلُّ ضِعْفٍ مُتَضَعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَاءَةَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ كُلُّ
جَوَاطِئُ لَيْلٍ مَسْتَكْبِرٍ ترجمہ ہی جو گندراہمیں ہے کہ دوزخ والا ہر مٹا حرام خورد خلیجور یا
 دغا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے والا گھنڈ والا ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّنَا أَتَعَتْ مَدْفُوعٌ يَكُونُ أَوْ لَوْ أَتَمَّ عَلَى
 اللَّهِ لَا يَدْرِي **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہی لوگ! یہ دینِ خیرِ بڑا ہوا ہے پریشان حالت میں دروازوں پر سے ڈھکیے جاتے ہیں پر اگر
 وہ اللہ تعالیٰ کے بہرے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انکی قسم پوری کرے (یعنی خدا کے نزدیک
 مقبول میں گونیا درون کی نظرون میں حقیقہ میں **حسن** عبد اللہ بن دُمعۃ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّمْنَا قَوْمًا وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ إِذَا تَبِعْتَ أَتَقَاها
 تَبِعْتَ لَهَا سَجَلٌ عَزِيزٌ عَادَ رُحْمٌ مَخِيعٌ فِي سَهْلٍ مَيْلٍ إِنْ زُمِعَ شَمُّكَ دَالِ الشَّاءِ عَظْمٌ
 فِيهِ حَيٌّ ثُمَّ قَالَ إِلَى مَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ أَمْرًا تَكُنِي رِوَايَةً رَأَيْتُ نِكْبَ جِلْدِ الْكَامَةِ وَفِي
 رِوَايَةٍ أُخْرَى كَرِيبَ جِلْدِ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يَصَاحِبُهَا مِنْ أَخْرِ يَوْمٍ شَرٌّ وَحَظُّهُ فِي
 خَيْرِكُمْ مِنْ الصَّرِطَةِ فَقَالَ إِلَى مَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ **ترجمہ** عبد اللہ بن
 زعمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا
 ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا آپؐ فرمایا جب اٹھا اس قوم میں کا
 بڑا بد بخت اوٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا نہ رہے خبیث اپنے کنبے کا زور رکھو
 والا جیسے ابو زعمہ ہے بہرے درون کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کہ اسے
 تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے نوڈھی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ یہی شام کو اوسکو
 اپنے پاس سلا دے تو شام کو محبت اور دنگو ہی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو نصیحت
 کی باد سرنے پر پہنچو اور فرمایا کیون تم میں سے کوئی نہتا ہے اس کام پر جو خود ہی کرتا ہے۔
 (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہٹا داتی
 ہے) **حسن** ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَبْتَ عَمْرَيْنِ كَيْفَ بَنَ قَمْعَتَيْنِ خِنْكَتِ وَأَبَا بَنِي كَعْبٍ هُوَ كَالْجِدْرِ قَصَبُهُ فِي النَّارِ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لُحی
 کو دیکھا جو بنی کعب ان لوگوں کا باپ تھا (یعنی جد اعلیٰ) وہ اپنی آستین کہیںچ رہا ہے جہنم میں
 (دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے سائبہ کو نکالا تھا) سائبہ وہ جانور جو بشر کے اپنے بتوں کے

نام پر چہرہ دیتے تھے اور سپر کوئی بوجہ نہ لاتے تھے **حکم** ابن شہاب قال سمعت ابن السائب يقول
 ان لبيرة التي دسعت درهما بطور غيب فلا يجلبها احد من الناس واما السارية التي
 كانوا يسبون بها يومئذ فلم يجلبها احد من الناس **حکم** ابن السائب قال ابو هريرة رضي الله عنه
 عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت عمر بن الخطاب راى رجلا يخرج صلبه في النار
 وكان اذ لم يمت الشوكية رحمه سيد بن سبب ابوت بن بغيره و جافرت بن جفا و دود و دود و دود و دود
 کیا جاتا ہے بتون کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دود نہ سکتا اور سائب وہ ہے جس کو اپنے محبوب
 کے نام پر چہرہ دیتے تھے اور سپر کوئی بوجہ نہ لاتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمر بن عامر خراعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کہنہ رہتا تھا اور
 سب سے پہلے سائب اسی نے نکالا **حکم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں پہنچا ہوا ہے اور عمر
 کا فرستے ہی وہاں پہنچا دیے جاتے ہیں **حکم** ابن ہریرہ رضي الله عنه قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم كما صيفان من اهل النار كما ادهما قوم فقههم سيات كاذب البقر
 يذرون بها الناس و ينادون كاسيات غاريات مبيلات كذو سهن كاسيات
 البقر المائل ولا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها كاذب من مشيرة كذا وكذا
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو تین میں دوزخ
 کی جنگوں میں سے نہیں دیکھا یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے (ایک تو دوسے لوگ جن کے پاس
 کوڑے ہیں ہیل کے دھنوں کی طرح اور لوگوں کو ادن سوار تے ہیں (ظلم سے) اور ایک عورتیں ہیں جو
 کپڑے پہنے ہیں پرنگی ہیں (یا خدا تعالیٰ کا انہیں احسان ہو پر دے شکر نہیں کرتیں) خاندان کو سید
 راستے سے بہکانے والیاں خود بہکنے والیاں (یا شکستے ہوئے چلنے والیاں منکالتے ہوئے اپنے
 کندھوں کو اتراتے ہوئے) ادن کے سر کو یا بختی اونٹوں کی کوہان میں رجوڑا کر کے والیاں کپڑے
 موبان لگا کر ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جا دیں گی بلکہ جنت کی خوشبودی نہ سونگھیں گی
 حالانکہ جنت کی خوشبودی اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتیں کافر ہوئی اگر ان باتوں کو حلال سمجھا
 کرتی ہوں در نہ مراد یہ ہے کہ اول دہانہ میں ان کو جنت نصیب ہو گی **حکم** ابن ہریرہ رضي الله عنه
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذريتك ان كالت يان مدد اني اني

قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَعْتَدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ رَحِمَهُ الْبَرَّةُ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہر اگر تو دین تک جیا تو
 دیکھ گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں ہل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنی کورے) اور وہ صبر کریں
 اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں **حکمت** اَللّٰهُ كَرِيْمٌ رَّحِيْمٌ اللّٰهُ تَعَالٰی كَرِيْمٌ
 يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طَائِفًا يَأْكُلُونَ مِنْ ثَمَرِ
 قَوْمٍ مَا يَعْتَدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ رَحِمَهُ
 وہی اس میں بجائے قہر کے لعنت ہر **باب** كَذَابُ الدُّنْيَا وَبَيَانُ الْخَيْرِ وَكَوْنِ الْقِيَامَةِ
 دنیائے فناء و حشر کا بیان **حکمت** مُسْتَوْدِعُ أَخِي بَنِي فَخْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ هَاهُنَا وَآثَارُ
 يَحْيَىٰ بِالسَّبَابَةِ فِي الْكَيْسِ فَلْيَنْظُرْ بِمَرْتَجِعِهِ وَفِي حَدِيثٍ يَصِفُهُ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَىٰ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثٍ أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْدِعِ بْنِ شَدَادٍ أَخِي
 بَنِي فَخْرٍ فِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِالْأُصْبُعِ رَحِمَهُ مُسْتَوْدِعُ بْنُ شَدَادٍ
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسر کوئی تم
 میں سے یہ انگلی ڈالے اور دیکھے کہ انگلی سے اشارہ کیا اور یا میں پہر دیکھے تو کتنی تری
 دریا میں کے لاتا ہے تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور دریا آخرت ہر یہ
 نسبت ہر دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے سو اس طرح اس سے بھی کم
 ہے **حکمت** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِفَاةَ عُرَاءٍ عُرَاءُ أَكَلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ
 جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالِ يَا عَائِشَةُ أَكَلْتُ أَمْ أَشْكُرُ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ
 ترجمہ کہہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سورت ہر میں نے سنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کو دن لوگ حشر کیے جا دیں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بن
 ختنہ کیے ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو
 دیکھے گا آپ نے فرمایا اسے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھ گا اس نے

اپنے فکر میں سرگرداں ہوں گے **عجل** حاکم بن ابی صغیرۃ یحذروا کما سنادہ لکم یہ کثر
 فی حدیثہ غرکاً ترجمہ وہی جو کثرت **عجل** ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیرۃ النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم خطیب و هو یقول انکم ملأوا اللہ مت اللہ حفاۃ عذرک
 عروۃ ذکرہ کثر ذہیر فی حدیثہ یخطب ترجمہ ابن عباس روایت ہر انہوں کا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطیب میں تم اس سے ملو گے پیادہ ننگے پاؤں ننگے پن بن
 ختنہ جیسے پیدا ہو گے تھے **عجل** ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال نام ویکما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیباً مؤعطیہ فقال یا ایہا الناس انکم مفسدون
 ان اللہ حفاۃ عذرک کما بدنا اول خلقہ یغیدہ وعدا علیکنا انما کنا فاعلین
 الا وان اول الخلق ینسی یوم الفترۃ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام الا انہ سجد
 برجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال کا قول یارب اخصانی فیقال انک لا تدری
 ما احببنا تو ابدک کا قول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شیخید اما دمت
 فیہم کما توتیکنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کثرتہ شیخید ان
 نعتہم فانتہم عبادک وان تعیر لہم فانک انت الخیر الحکیم قال فیقال
 لہم ایضاً لہ یزاکوا من تدین علی اعقابہم ملأ قارقتصر فی حدیثہ وکثیر و معاذ
 فیقال انک لا تدری ما احببنا تو ابدک ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیرۃ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیب پڑھنے کو کھڑے ہو ستم میں وعظ کا خطبہ اس سے معلوم ہوا کہ وعظ
 کھڑے ہو کر کہنا درست ہے تو فرمایا اے لوگو تم اللہ کی طرف حشر کیے جاؤ گے ننگے پاؤں بن ختنہ جیسے
 بننے پیدا کیا دل بارو یسے دوبارہ پیدا کریں گے یہ وعدہ ہے ہمارا جبکہ ہم کرنے والے ہیں خبر
 ربوبک پہلے مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کو دن کھڑے پناؤ
 اور آگاہ رہو کہ میری امت کو کچھ لوگ لائے جا دیں گے پہر اوں کو بائیں طرف ہٹا یا جاوے گا کافرین
 کی طرف) میں عرض کروں گا اے اماں سیکرہ تو میرے اصحاب میں جو اب میں کہا جاوے گا تم نہیں سنا
 انہوں نے کیا گن کیا تمہارے بعد میں وہی کہوں گا جو نیک بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے کہا
 میں تو ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک اوں میں تھا ہر جہت تو نے نیچہ کر اٹھا لیا تو تو انہر

يٰۤاَيُّهَا قَالُكُمْ حَمِيْدُ الْبَرِّ يَوْمَ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَّابَا بِسِيْنَةِ قِيَامَتِ
 وَنِ شَرَابِ (وَدُوْنِ مَاتِهِ كِي سِيْلَانِي) زَمِيْنِ مِيْنِ جَاوِيْكَ اَوْ بَعْضِ اَدَمِيُوْنِ كِي سَنَهْ يَكَا نُوْنِ يَكَا هُوْكَ -
 نَشَا هُوْكَ (اَبْرَاوِيْ هِيْ عَدِيْكَ اَحْكَنُ) اَلْمَلِكُ اَدْبَنُ الْاَسْوَدُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْحَيِّ حَتَّى تَكُوْنَ مِنْهُمُ كَمِقْدَارِ مِثْلٍ قَالَ
 سَلِمَةُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللهِ مَا كَرِهِيْ يَأْمِيْلُ اَمْسَافَةَ الْاَرْضِ اَوْ اَلْمَيْلُ الَّذِي يَكْمُلُ
 بِهٖ الْعَيْنُ قَالَ كَيْكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدَرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَفِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى الْكَعْبَةِ
 وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى
 الْعَرَفِ اِلْحَا مَا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى فِيْهِ ثُمَّ حَمِيْدُ مَقْدَارِ بَنِ اَسْوَدَ
 رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ سِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبُوْ فَرَاتٍ تَبِيْ قِيَامَتِ
 كِي دِنِ سُوْرَجِ ثَوْبِيْ كِيَا جَاوِيْكَ لُوْكَوْنِ سِيْ يَكَا نَشَا كِيَا يَكْمِلُ بِرَاجَاوِيْ كِيَا سَلِيْمُ بْنُ عَامِرٍ كِيَا سَتَمِ
 خَدَا كِي مِيْنِ نَبِيْنِ جَانَا يَكْمِلُ سُوْ كِيَا مَرَا هِيْ يَكْمِلُ نَبِيْنِ كَا جُوْ كُوْسِ كِيَا بَارِيْ هُوْ تَابِيْ يَكْمِلُ سِيْ مَرَا سَلِيْمُ
 هِيْ جِيْ سِيْ لَكْتِيْ مِيْنِ **ف** بَعْضِ لُوْكَ اَحَدِيْثِ مِيْنِ يِيْ شَكَا لِيْ كَرْتِيْ مِيْنِ كِيَا قَتَابِ رَمِيْرِ
 سِيْ كِيْ كَرُوْ يَكْمِلُ سِيْ هِيْ بَاوْجُوْدِ اَسِ كِيْ اَتْنِيْ حَرَارَتِ هِيْ يَكْمِلُ اَكْمِلُ يَكْمِلُ سِيْ شَعْلِ اَسِ
 يَكْمِلُ اَسِ شَعْلُوْنِ سِيْ جِيْ مِيْنِ سِدْرُ اَسِ كِيْ تَبَرِ اَوْرُتِيْ مِيْنِ اَكْمِلُ دَمِ مِيْنِ سَبْ جَلَكِيْ خَاكِ هُوْ جَاوِيْنِ كِي
 اَلْكَا جَاوِيْ هِيْ كِيْ يِيْ اَحْرَتِ كَا بِيَانِ هُوْ اَوْرُوْثَانِ كِيْ اَجَامِ اَوْ رَحِ كِيْ هُوْ كِيْ لُوْ جَاوِيْ هِيْ كِيْ اَوْرُوْ
 اَتْنِيْ حَرَارَتِ كَا كَمَلِ هُوْ جِيْ عِطَارُ دُوْهْ اَقْتَابِ وَ اَسْقَدَرُ فَرِيْثِيْ كِيْ زَمِيْنِ دَلِيْ اَكْمِلُ مِ اَوْسِيْ نَبِيْنِ هِيْ
 بَاوْجُوْدِ اَسِ كِيْ اَكْمِلُ عِطَارُ دُوْهْ اَقْتَابِ وَ اَسْقَدَرُ فَرِيْثِيْ كِيْ زَمِيْنِ دَلِيْ اَكْمِلُ مِ اَوْسِيْ نَبِيْنِ هِيْ
 اَوْسِدُنِ اَتْنِيْ حَرَارَتِ نِهْ هُوْ **ف** اَوْرُوْ لُوْكَ اَبِيْ اَبِيْ اَعْمَالِ كِيْ مَرَاتِقِ سِيْنَةِ مِيْنِ دُوْبِيْ هُوْنِ كِي
 كُوْ يِيْ لُوْ شَعْلُوْنِ يَكْمِلُ دُوْ بَاوْجُوْدِ كُوْ يِيْ كِيْ شَعْلُوْنِ يَكْمِلُ كِيْ اَزَارِ بِنْدِ مِيْنِ كِيْ جَلَبَتِيْ كِيْ كُوْ يِيْ كِيْ لَكَا مِ
 هُوْ كِيْ اَوْرُ اَشَارَةِ كِيَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ اَبِيْ مَاتِيْ سُوْ اَبِيْ سَنَهْ كِيْ طَرَفِ (لِيْنِيْ سَنَهْ يَكْمِلُ
 هُوْ كَا) **ف** صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَهْلِ النَّارِ دِيْ اَسِيْنِ جَنَّتِيْ اَوْرُوْ رَضِيْ لُوْكَوْنِ كِيْ يَكْمِلُ
 عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَلْحَا شَرِيْحُ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ
 حُطْبَتِيْ اَلَا اَنْ رَضِيْ اَمْرِيْ اَنْ اَعْلَمُكُمْ مَا جِيْئَكُمْ مَعَالِيْ يَوْمِيْ هَلَا اَكُلُ مَالِ نَحْلِيْ

عَبْدًا حَالًا وَإِنْ خَلَقْتُ عِبَادِي خُفَاءَ كَلِمَةٍ وَأَنَّهُمْ سَمِعُوا الشَّيَاطِينَ نَاجَاتِهِمْ
عَنْ رَبِّهِمْ وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّ لَهُمْ لَعَنُوا مَنْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِمَا كُنْزُوا فِيهِ سُلْطَانًا
وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَنْصِلِ كَمَقْتُهُمْ عَمَّا هُمُ بِهِمْ وَجَعَلَ الْأَقْبَابَ مِنَ الْكِتَابِ
وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْنَاكَ لَا تَتَّبِعُكَ وَابْتِغِ رِزْقَكَ فَكَذَّبْتَكَ عَلَيْهِمْ كَمَا بَايَا لَا يُغْنِيهِ الْمَاءُ فَتَقَرُّهُ
نَاسِيًا وَيَقْظَانِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُحْزِرَ رُشْدًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا تَتَلَعَّوْا رَأْسِي نَبِيَّكُمْ
خَبَرَهُ نَقَلَ الْأَسْرَاجُ لَهُمْ كَمَا أَخْرَجُوا وَاعْزُهُمْ لُغْزًا وَانْفَقَ نَسِيْقُهُ عَلَيْكَ وَأَبَتْ
جَدِيدًا كَبَعَتْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ قَالَ وَاهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو
سُلْطَانٍ مُنْقِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ يَقْبَلُ الْقَلْبَ لِجُلِّ زِيٍّ فَرَجِيٍّ وَمُسْلِمٌ
وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَاهْلُ الشَّارِخَمْسَةِ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا ذَبْرَ لَهُ الَّذِينَ
هُمُ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَلَا حَيَاةً الَّذِي لَا يَخْشَى لَهُ طَعْمٌ وَإِنْ دُونَ
إِلَّا خَائِفٌ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمِيزُ إِلَّا وَهُوَ مُجَادِلٌ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ
الْجُلَّ أَوْ الْكُنْبَ وَالشَّيْءَ عَلَى الْخَاسِ وَلَمْ يَكُنْ كَرًا وَخَسَانًا فِي حَدِيثِهِمْ وَانْفَقَ نَسِيْقُهُ
عَلَيْكَ مَرَحْمَةُ عِيَاضِ بْنِ حَارِثٍ شَيْءٌ سَوْدَاتِ رَسَالِ الْأَمْرِ عَلَى الْأَمْرِ وَسَلَّمَ نَسِيْقُهُ مِنْ
فَرَايَا أَكَاةً رِيوِيَّةً وَرَبِّيَ مَجْهُدٌ كَمَا سَكَلَاؤُنْ تَكُونُ مَكُونُ مَعْلُومٍ نَهْنِ اَوْنِ بَاتُونِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
نَسِيْقُهُ آجِ كَسْ دُنْ مَجْهُدٌ سَكَلَاؤُنْ مِينِ جَوَالِ أَهْلِهِ بَنْدَسْ كُودُونِ وَهَلَالِ هُوَ اَرَسْ كَسِي رَسِيْنَ جِ
شَرِخْ كَسْ رُوسْ حَرَامِ نَهْنِ هُوَ هَلَالِ هُوَ كُودُونِ نَسِيْقُهُ حَرَامِ كَرُكَمَا هُوَ جِيْسَ سَاكِبَ اَوْرُوسِيْلَ
اَوْرُجِيْرَ اَوْرُحَامِ وَغَبَرُ حَرْنِ كُودُونِ كَرُكَمَا هُوَ اَوْرُجِيْرَ اَوْرُحَامِ كَرُكَمَا هُوَ جِيْسَ سَاكِبَ اَوْرُوسِيْلَ
لَا كَمَا هُوَ اَوْرُحَامِ كَرُكَمَا هُوَ اَوْرُجِيْرَ اَوْرُحَامِ كَرُكَمَا هُوَ جِيْسَ سَاكِبَ اَوْرُوسِيْلَ
مِنْ اَنَسْ سَ بِشَرِّ لِيَا هُوَ (اَكْسَتْ بِرُكْلِمَ - قَالُوا اَبْنَى) بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِسْ شَيْطَانِ اَسْ اَوْرُ اَنْ كُودُونِ
اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ
كِينِ اَوْرُ اَنَسْ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ
نَسِيْقُهُ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ
سَوَا اَوْنِ جَنْدِ لُكُونِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ اَوْنِ كَسْ بِرُكْلِمَ

لَا يَجْعَلُونَ أَهْلًا وَلَا مَوْلًى وَلَا تَمْلِكُ فَنُكُونُ ذَلِكَ يَا بَا عِبْدِ اللَّهِ قَالَ نَسَمَدَ اللَّهُ لَقَدْ أَكْرَهْتُمْ
 فِي النَّبِيِّ حِلِّيَّتَهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُكْرَهُ عَلَى النَّاسِ مَا يَدْرِي أَكْرَهُ لَكُمْ أَمْ يَطْهَأُكُمْ حَرِّمَهُ دِي حَرْمَهُ اسْمُ بِن
 اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تو اس نے کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی
 زیادتی کرے دوسرے پر اور اس پر ایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تا بعد از میں نہ لہروا چاہیں مال
 قنودہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابو عبد اللہ مطرف بن عبد اللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابو عبد اللہ)
 مان مسم خدا کی میں نے انکو جاہلیت کو زمانہ میں پانچویں قسب کی بجایان چاہا کوئی نہ ملتی اور سکو نہ کر
 والوں کی لوندی اسی سے جماع کرتا **ف** نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ
 مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا **باب** عَوِزِ
 الْمُقْعَدِ عَلَى الْكَيْتِ وَعَنْ أَبِي الْفَكْرِ وَبِكُو اس کا ٹھکانا تھا یا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان
حسن ابن عمر رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ
 إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمُرُّ أَهْلُ
 الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَمُرُّ أَهْلُ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ
 اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا
 ہے اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو
 دوزخ والوں میں سے بہر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ پیچھے گا تجھ کو خدا تعالیٰ اُس
 طرف قیامت کو **حسن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ الرَّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ
 الْبَدَنُ تَبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا صبح اور شام سامنے لایا جاتا
 ہے اگر دوزخ میں ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخ میں ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے بہر
 کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے جہاں تو قیامت کے دن بھیجا جاوے گا **حسن** ابی سید

النبی عن زید بن ثابت قال قال ابو سعید وکما سمعنا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واکبر
 حدینہ زید بن ثابت قال بیئنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاکم بنی النجار علی
 بکاکہ کہ یحکم معہ احوادث بہ نکادت تلقیہ و اذا اقبل سبکة او خمسہ او اربعہ
 قال کذا کان فیقول الجذیری فقال من یعرف احکاب ہذا الا فیر فقال رجل انما کذا
 فتمت مات لہو کذا قال ما نوا فی اشرار فقال ان ہذہ الامۃ شیخک فی قبورہا فکذا
 ان لا تدانوا لدعوت اللہ ان یمحکم من عذاب القبر الذی اسمع منہ شرا فیل
 علیہا یوجہہ فقال تعوذوا باللہ من عذاب النار فقالوا تعوذ باللہ من عذاب النار
 فقال تعوذوا باللہ من عذاب القبر فقالوا تعوذ باللہ من عذاب القبر قال تعوذوا
 باللہ من الفتن ما ظہر منھا وما بطن قالوا تعوذ باللہ من الفتن ما ظہر منھا وما
 بطن قال تعوذوا باللہ من فتنۃ الدجال قالوا تعوذ باللہ من فتنۃ الدجال ثم حمہ
 ابو سعید خدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی النجار کے باغ میں ایک چجر
 پر جا رہے تھے ہم آپ کو ساتھ تھے ان میں وہ چجر ٹہرکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیوے دن پر چلے
 یا پانچ یا چار قبر میں نہیں آپ نے فرمایا کوئی جانا ہے یہ قبر میں کن کی ہیں ایک شخص بولا میں جاتا ہوں
 آپ نے فرمایا یہ کب مردہ بولا شرک کے زمانے میں آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں بہر اگر
 تم دفن کرنا نہ چہوڑ دو تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں بعد
 اوس کے آپ ہمارے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے لوگوں نے
 کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے بہر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے لوگوں
 نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے بہر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم
 اور کھلے فتنوں سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ جہنم اور کھلے فتنوں سے آپ نے
 فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنے سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم دجال کے فتنے
 سے اللہ تعالیٰ نودی علیہ الرحمتہ نے کہا بہت کا مذہب یہ کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل
 کتاب اور سنت میں بہت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے النار یعرضون علیہا غدوۃ وغریبا اور احادیث

صحیحہ متعددہ اس باب میں فاروقین اور یزید عذاب عقل کو خلاف نہیں ہے کسی کے بدن کے ایک
 جز میں حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور عقائد
 و جب ہو اور امام مسلم نے اس مقام میں بہت حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول لہر
 صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آواز
 وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز میں اس کے متعلق
 بہت سی باتیں گذر چکی ہیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خراج اور مقلد
 اور بعض مرجعہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اہل سنت کو نزدیک اب قبر اسی بدن پر ہے یا اوس کے کسی
 جز پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس میں خلاف کیا ہے
 وہ کہتے ہیں اعادہ روح شرط نہیں ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ
 ہی کو ہوتا ہے اور میت کو اجزا کا تفرق یا جانوروں کا کہا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں
 اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ پھر قادر ہے اس طرح ممکن ہے کہ
 بدن کے اجزا میں سے کسی جز میں حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کہا لیا
 ہو اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رہا تھا پھر اس کا سوال
 اور پٹھانا اور لوہے کی گرزوں کو مارنا کیسے ہوتا ہے نہ الکا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے
 کہ عادت کا خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سوجا ہوتا ہے اس کو لذت ہوتی ہے سچ ہوتا
 ہے اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا اس طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور
 جو اوس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آتے تھے اور آپ کو وحی سناتے تھے پھر اور دن کو خبر نہ ہوتی اب رہا میت کا پٹھانا وہ شاید ظاہر
 ہو اس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کہا لیں اس طرح گرزوں کو مارنا
 ہی ممکن ہے اس طرح کہ قبر وسیع کر دی جاوے مگر حجیم کہتا ہے کہ قبر بلی منزل ہو آخرت کی منزل
 میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی
 حقیقت اور ماہیت اور پس آخرت کی مار اور آخرت کا پٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے
 اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا داروں کو مطلق اوس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی میں قبر کے عذاب کی نظیر موجود

یعنی خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اوس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اسلئے یہ کہ جس وقت روح
انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اُس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے
تمام حرکات اور سکنت کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اسکا ٹھکانا اور اسکا سوال اور
اسکا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسو دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی ہیں اور اس صورت میں
جس شخص کو جانور کہا جاوے یا چھپیل یا نخل یا دین اور سپر ہی عذاب ہونے میں کوئی شکال نہیں بجز
حال جب حدیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہو تو کہ ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آوے یہ کہ تسلیم کرنا چاہیے
کہ بعد از آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدا ہوگی اور آخرت سے
تعلق پیدا ہوگا اور یہ وجہ جو لوگ دنیا کی زندگی میں ہی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر وہ ان کی
باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جیسا نبیا اور صالحین اور اولیاء علیہم السلام **سُحَلِّحُ** اِنَّ رَحْمَةً
اللّٰهِ تَعَالٰی كُنْ سَانَ الْمَيِّتِ صَلَّی وَسَلَّمْ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَا تَأْكُلَ اَنْفُسُكَ لَكَ عَذَابٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ
فَسَمِعَ كَرَمُ عَذَابِ الْفَكْرِ اَنْ سَمِعَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَوْرَةِ ایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا اگر تم دفن کرنا چھوڑو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر
کا عذاب سادہ دے **سُحَلِّحُ** اَبِي الْيُؤُبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بِكَدَّ
مَآخِرَتِ الشَّعْرِ فَمَسَحَ صُفُوًا فَقَالَ يَصُودُ لَعْنَتُكَ فَبَوَّاهَا **مَرْجَمُ** ابوالیوب روایت ہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو
عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں **سُحَلِّحُ** اَلْزَيْنِ مَالِكٌ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِہِ رَتَوٰی عَمْرَہُ اَعْبَابُہُ اِنَّہُ لَیَمُتُ فَرَحًا لِّیَا صَحْرَ قَالَ یَا نَبِیُّہُ سَلِّمْ
فَیَقْبَعُ اِنَّہُ فَیَقُولُ لَہُ مَا کُنْتُ تَقُولُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُولُ اَشْہَدُ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَہُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ فِیْہَا لَہُ اَنْظُرْ اِلَى مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ قَدْ
اَبَدَ لَکَ اللّٰهُ بِہِ مَقْعَدًا اَمِنْ اَلْبَشَرِ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَاِذَا هُمَا جَمِیْعًا قَالَ
قَتَادَةُ وَذُکْرَ لَنَا اَنَّہُ یُسَبِّحُ لَہُ فِیْ قَبْرِہِ سَبْعُونَ ذَرَاْعًا وَیُکَلِّعُہُ خَضِرًا اِلَیْہِمْ یَبْعَثُوْنَ
مَرْجَمُ ابن بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی پیٹھ پڑ کر لٹتے ہیں تو وہ انکی جوتوں کی آواز

نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مراد ہے کہ اس قول کو قائم رکھنا ہے ایمان والوں کو یہ بات
 پر اختیار کہ **عَلَى النَّبِيِّ عَزَائِبُ يَكْفِيكَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا**
 دُفِي الْآخِرَةِ قَالَ تَزَلَّتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ رَحْمَةُ دُفِي جَوَادٍ بَعْدَ رَا **عَلَى** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِذَا أُخْرِجَتْ رُوحُ الْمَوْتِ تَلَتْهَا مَا مَلَكَ أَنْ يُصْعِدَ رَهْمًا قَالَ حَمْدًا وَكَذَلِكَ
 مِنْ طَيْبٍ يُجْعَلُ دَذَكْرًا لَيْسَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ طَيْبَةٍ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْكَافِرِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى حَسْبٍ كُنْتَ تَعْمُرُنِيهِ فَلْيُطْلَقْ بِهِ إِلَهُ رَبِّهِ رَحْمَةً رَجُلٌ شَرَّ يَقُولُ
 أَمْلِقُوا بِهِيَ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَكَانَ الْكَافِرُ إِذَا أُخْرِجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمْدًا وَذَكَرَ مِنْ
 تَزْنِيهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَتَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ خَيْبَةٍ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْكَافِرِ قَالَ فَيَقُولُ
 الْكَلْبُ قَالُوا إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيطَةً
 كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا **رَحْمَةُ** أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَدِيتَ عَنْهُمْ مِنْ كَهَامِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقَوْلِهِ جَيْسَ أَكَّ مَعْلُومٌ هُوَ كَأَسْبَابِ بَيَانٍ اسْكُرْ بَدَنٌ وَتُكَلِّفِي هِيَ تَوَ
 اَوْسُ أَكَّ وَفَرَشْتِ أَكَّ مِينَ اسْكُرْ آسَمَانٍ بِرُجُلٍ لَمْ يَجَانِي مِينَ جَمَادِي كَهَامِهِ جَعْدِثِ كَارِادِي هُوَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْكُرْ كِي خُوشِيدُ كَارِادِي شَكَّ كَاذُ كَرِيَا اَوْ كَهَامُ كَارِادِي آسَمَانٍ دَالِي كَهَامِهِ مِينَ (بَعْنِي فَرَشْتِ)
 كَوِي بَاكٍ رُوحٌ هِيَ جَوْزِ مِينَ كَرْفِ سَوَالِي اللّٰهُ تَعَالَى تَجْبِرُ حَسْبُ كَرْفِ اَوْزِ مِينَ بَدَنٍ بِجَبُ كَوِي تَوَ
 اَبَا دُرَّةٍ كَهَامِهِ بِرُجُلٍ دُكَارِ بَاكٍ اسْكُرْ جَانِي مِينَ وَفَرَشْتِ اسْكُرْ جَاوَا اَوْزِ مِينَ بِجَبُ مِينَ بِجَبُ مِينَ
 مِينَ جَبَانٍ مَوْسُونٍ كَرْفِ رُوحٍ رَهْتِ مِينَ) قِيَامَتِ هُوِي تَكِ رَوِي مِينَ رَهْمُ) اَوْزِ كَارِادِي حَسْبُ رُوحٍ تَكَلِّفِي
 هِيَ جَمَادِي كَهَامِهِ اَحْمَدِي كَارِادِي كَهَامِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْكُرْ بَدَنٍ كَاذُ كَرِيَا اَوْزِ مِينَ بِجَبُ مِينَ
 آسَمَانٍ دَالِي كَهَامِهِ مِينَ كَوِي بَاكٍ رُوحٌ هِيَ جَوْزِ مِينَ كَرْفِ سَوَالِي بِرُجُلٍ حَكْمُ تَوَ اسْكُرْ جَاوَا
 اَوْزِ مِينَ بِجَبُ مِينَ بِجَبُ مِينَ جَبَانٍ كَارِادِي مِينَ رَوِي مِينَ رَهْتِ مِينَ) قِيَامَتِ مَوْسُونٍ تَكِ أَبُو هُرَيْرَةَ
 نِي كَهَامِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي اَبَا دُرَّةٍ كَهَامِهِ اَحْمَدِي كَارِادِي كَهَامِهِ اَحْمَدِي كَارِادِي
 كَارِادِي رُوحُ كَاذُ كَرِيَا اَوْزِ مِينَ بِجَبُ مِينَ اَبَانٍ كَرْفِ كَرْفِ سَوَالِي **عَلَى** اَبْنِ مَلِكٍ قَالَ كُنَّا
 مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ مَلَكَةٍ وَالدِّيْنَةُ فَذَرَأْنَا الْهَيْلَانَ وَكُنْتُ رَحْلًا حَيْدُ الْبَصْرِ
 نَوَائِيَةً وَلَكِنَّ أَحَدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ عُمَرُ قَالَ لَجَعَلْتُ أَقُولُ لَعْمَرًا مَاتَرَاهُ جَعَلُ لَا يَزَاهُ

سماعی مرفی ثابت ہوتا ہے عام اس کہ کافر میں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اسکی تائید کے لیے
 وارد ہیں اور بخیر حدیث کا نہ سب یہی ہے کہ سونے سننے میں اور اسیر جبراً انکو سلام کرنا حکم ہوا انام مازی
 نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث کو استدلال کیا ہے کہ مردہ سننا ہے بہر انکار کیا مازی اسے سماع ہوتا
 کا اور دعویٰ کیا کہ یہ سماع خاص تھا اہل بدر کو جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک خطہ کے لیے زندہ
 کر دیے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں اور رد کیا اسکا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر
 محمول ہے جیسے اور احادیث و سماع مرفی ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جسکو سلام کرنے
 کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے لوی کا **عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ تَرَانِ قَتْلَ بَدْرٍ ثَلَاثَةً اَنَّا هُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ جُهَلٍ بَنَ هِشَامٍ
يَا امِيَّةُ بَنَ خَلْفٍ يَا عُلْبَةَ بَنَ رُبَيْعَةَ يَا شَيْبَةَ بَنَ رُبَيْعَةَ الْكَيْسِ قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ مَا رَعَدَ
مَنْ كُفَرُوا فَاَنَّى قَدْ وَجَدْتُ مَا رَعَدَ فِي سَرِيٍّ حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْمَعُونَ كَيْفَ يَسْمَعُونَ اَنِّي يُجَيِّدُونَ قَدْ جِئْتُمْ قَالُوا وَالَّذِي نَفْسِي فِي
يَدَيْهِ مَا اَنْتَ لَمْ يَسْمَعْ لِمَا اَقُولُ مِنْهُمْ وَ لَكِنْ نَصْرُكَ لَا يَقْدِرُونَ اَنِّي يُجَيِّدُونَ اَشْرَارَ امْرِئٍ بِصُحْبِهِ
فَسَجَدُوا فَالْقَوْمُ فِي قَلْبٍ بَدْرٍ رَجَبِ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ فِي اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پر آپ اون کے پاس
 تشریف لائے اور ان کو اذی تو فرمایا اسے ابوجل بن ہشام اور اسے امیہ بن خلف اور اسی
 عقبہ بن ربیعہ اور اسے شیبہ بن ربیعہ کیا تھے یا یا جو اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا کہ تم میں سے
 تو یا یا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا
 سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مردار ہو کر سرنگے آپ نے
 فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اسکو تم لوگ اون سے زیادہ بہتر
 سنتے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے بہر آپ نے حکم دیا وہ کہنے لگے اور بدر کو کثرت
 میں ڈال دیے گئے **عَنْ ابْنِ كَلْبَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَخَصَّ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٌ بِصُحْبَةٍ وَغَيْرِهَا مِنْ رَجُلًا وَفِي حَدِيثٍ رَجُلٌ يَدْرُبُ رُبَيْعَةَ وَغَيْرِهَا مِنْ رَجُلًا
مِنْ صَنَادِيدٍ قَدْ كُنِيَ فَالْقَوْمُ فِي طُيُوفٍ مِنْ اَطْوَا بَدْرٍ وَسَاقِ الْحَكَايَةِ بِمَعْنَى مَا يَدْرُسُ نَابِغَةَ

اَلَيْسَ تَرَوْهُمْ دَہی جواد پر گنڈا اس میں یہ کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فروان
 پر غالب ہو تو آپ نے حکم دیا میں پرکشی آدمی قریش کے سرداروں کو لیے اور ان کی نشین ایک گنڈی
 میں ڈال لیکن بدر کے گنڈوں میں سے **باب** اثبات الحیاب حساب کا بیان **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ عَذِبَ نَقَلْتُ أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوَّيْتُ حِسَابًا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أَلَيْسَ ذَاكَ
 الْحِصَابُ إِنَّمَا ذَاكَ الْحَرَمُ مَنْ تَوَقَّعَ الْحِصَابَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذِبَ حَرَمِهِ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا
 اوسکو عذاب ہوگا میں نے کہا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے بہ قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ
 جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے
 اعمال کا) اور جس سے جگڑا ہوگا حساب میں قیامت کو دن اوسکو عذاب ہوگا **ف** کیونکہ حساب کے
 رد سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر شے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے پس
 اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہو کہ ایک دم خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اسی کو مالک
 اور مولیٰ اور آقا ہما زمر ہم حساب کے لائق کہان ہیں ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہوٹا
 ہے اور سوائے فضل اور کرم کے ہمارا چہرہ کار انہیں ہو سکتا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذِبَ حَرَمِهِ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس شخص کو حساب میں قیامت کو دن اوسکو عذاب ہوگا میں نے کہا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے
 بہ قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے
 یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جگڑا ہوگا حساب میں قیامت کو دن اوسکو عذاب ہوگا **ف** کیونکہ
 حساب کے رد سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر شے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے پس اتنی
 عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہو کہ ایک دم خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اسی کو مالک اور مولیٰ اور آقا
 ہما زمر ہم حساب کے لائق کہان ہیں ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہوٹا ہے اور سوائے فضل اور کرم
 کے ہمارا چہرہ کار انہیں ہو سکتا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذِبَ حَرَمِهِ ام المؤمنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس شخص کو حساب میں قیامت کو دن اوسکو
 عذاب ہوگا میں نے کہا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے بہ قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر
 والوں میں خوش ہو کر آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جگڑا
 ہوگا حساب میں قیامت کو دن اوسکو عذاب ہوگا **ف** کیونکہ حساب کے رد سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر شے
 اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہو کہ ایک دم خدا
 تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اسی کو مالک اور مولیٰ اور آقا ہما زمر ہم حساب کے لائق کہان ہیں ہمارا تو دفتر
 سب برائیوں ہی سے سیاہ ہوٹا ہے اور سوائے فضل اور کرم کے ہمارا چہرہ کار انہیں ہو سکتا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذِبَ حَرَمِهِ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا کہ جس شخص کو حساب میں قیامت کو دن اوسکو عذاب ہوگا میں نے کہا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے بہ قریب
 حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے
 یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جگڑا ہوگا حساب میں قیامت کو دن اوسکو عذاب ہوگا **ف**

مِنْ تَوَكُّمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَوَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قُلُودٍ أَقْدَبَ فَيْتَحُ الْيَوْمَ مِنْكُمْ رَدْمٌ بِمَا جَوَّجَ
 وَمَا جَوَّجَ مِثْلُ هَذَا وَعَقَدَ سَفِيَانٌ بِيَدِهِ عَقْرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَكَ وَفِينَا الصَّلَاةُ الْكَلْبُ
 قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا الْخَبِيثُ تَرْجَمُهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سُرُوَيْتُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْدَسُ جَاكُ وَأَوْفَرِيَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خِرَابِي هُوَ عَرَبُ كِي أَوْسُ أَفْتُ سُرُوَيْتُ دِيكُ سُرُوَيْتُ دِيكُ سُرُوَيْتُ دِيكُ سُرُوَيْتُ دِيكُ
 مَا جَوَّجَ كِي أَفْتُ اتْنِي كَهْلُ كَسِي أَوْسُفِيَانُ نَعَمْ (جور اوی ہے اس حدیث کا) اور کل ہند نہ بنایا بیٹے انگور ٹپی
 اور کلے کی انگلی سے حلقہ بنایا امین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا تم تباہ ہو جاؤ گے ایسی حالت میں
 جب ہم میں نیک لڑکے موجود ہوں گے آپ نے فرمایا مان جب بُرائی زیادہ ہوگی رہنے فسق و فجور یا زنیایا
 اولاد زنیایا ماصی **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سَفِيَانٍ قَالُوا عَنِ
 زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَرْجَمُهُ دَهِي جَو
 اور پگڈنڈا۔ **لَوْوَسِي** نے کہا اس حدیث کے اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت
 کی ہے اور دو اون میں سے ان دو صحابہات میں سے ہیں یعنی ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب
 بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما **عَنْ** زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجُهَا الشَّيْثِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّتْ خَبْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَرَعَا فَحُمَزًا وَجْهَهُ يَقُولُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُوكُ الْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قُلُودٍ أَقْدَبَ فَيْتَحُ الْيَوْمَ مِنْكُمْ رَدْمٌ بِمَا جَوَّجَ وَمَا جَوَّجَ مِثْلُ
 هَذَا وَحَلَزُوا بِمُتَعَبِهِ الْإِبْهَامُ وَالْيَتِي تَلِيهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَكَ وَفِينَا
 الصَّلَاةُ الْكَلْبُ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا الْخَبِيثُ تَرْجَمُهُ ام المومنین زینب بنت جحش سُرُوَيْتُ ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سرخ ہوتا فرماتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 اخیر تک جیسے اور پگڈنڈا **عَنْ** ابْنِ شُعَايْبٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ تَرْجَمُهُ
 دہی جو اور پگڈنڈا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَيْتَحُ الْيَوْمَ مِنْكُمْ رَدْمٌ بِمَا جَوَّجَ وَمَا جَوَّجَ مِثْلُ هَذَا وَعَقَدَ دَهْيِي بِبِيَدِهِ تَسْعِينَ
 تَرْجَمُهُ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُرُوَيْتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یا جوج اور ماجوج
 کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا رہنے اتار وزن اوس میں ہو گیا اور بیان کیا دہی اوی
 نے اسکو نرے کا ہند نہ بنا کر انگلیوں سے (میدوس کے ہند سے) چوڑا ٹھٹھا شاید یہ حدیث پہلی کی ہو

لَمْ يَكُنْ تَقْصِدُكَ فَقَالَ الْحَبِيبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَوْمُونَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ كُنَّا
 بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدِ أَوْ خُصِيفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ
 يَجْمَعُ النَّاسُ قَالَ نَعَمْ فَيُحْمَرُ الْمُسْتَبْعَرُ وَالْمُجْبُودُ وَارْتِجَالُ السَّيِّئِلِ يَهْلِكُونَ مَهْلِكًا
 ذَا حِدَا دَلِصْدُ رُؤُونِ مَصَادِرَ شَيْءٍ يَجْعَلُهُمُ اللَّهُ عَلَى نَبَاتٍ يُحْمَرُ ثُمَّ حَمِيمٌ أُمُّ الْوَسْنِينِ حَضْرَت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں
 ملائے ہنسنے عرصہ کیا یا رسول اللہ آپ سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے آپ نے فرمایا
 تعجب کیجئے کہ لوگ میرے ہاتھ کی ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سر ہوگا اور پناہ
 لیگا خانہ کعبہ کی جب وہ بیدار میں ہو پوچھیں گے (بیدار صاف میدان) تو وہ ہنس جا دیں گے سمجھو
 عرصہ کیا یا رسول اللہ راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں آپ نے فرمایا مان اوں میں ایسے لوگ
 ہونگے جو قصد آئے ہوں گے اور جو مجبور کسی سے آئے ہوں گے اور سافر ہی ہوں گے لیکن
 یہ سب ایک بارگی ہلاک ہو جا دیں گے پھر اقیامت کو دن (مختلف فیتوں پر اللہ اور ان کو اٹھا دیگا
) اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالمون اور فاسقون سے دور رہنے میں بجاؤ ہے ورنہ ادن کے ساتھ
 ہلاکت کا ڈر ہے **عَنْ** اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اشرف علی اطعم من المدينة شمر قال هل ترون ما ادى ابي لا ادى بواقف
 الفتن خيالاً بیوتیکم کما اقم القطر ترجمہ اسامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مدینہ کے محلوں میں سوا ایک محل پر چڑے پہ فرمایا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں میں تمہارے
 گہروں میں فتنوں کی جگہیں سطح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو (یعنی بہت ہونگے
 بوندوں کی طرح مراد اجل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت امام حسین ہے اوسادن کے
 سوا بہت سوساد جو مسلمانوں میں نمود ہونے **عَنْ** الزهري يهتدوا الا سناد فيكون ترجمہ
 وہی جو گذر **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سَلَامَةٌ سَتَكُونُ فِتْنُ الْقَاعِلِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِدِ وَالْقَائِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَانِي وَ
 الْمَانِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ كَشَرَتْ لَهَا كَسَتْ شَرَفَهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلِيًّا نَدِيْعًا
 وہ ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ہے کہ فتنے ہون گئے جن میں بیٹھے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑے رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو اسکو جانے کا توں ہو کہ وہ کھینچ لے گیا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجاوے **ف** احمدیث میں اشارہ ہے اون فسادوں کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جس پر حضرت عثمان کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی صلاح مفقود نہیں تو کم کوشش کر نیوالا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے سہو سطر اکثر اصحاب نے فتنہ اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی (مختصر الاحیاء) نودی نے کہا احمدیث اور اس کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا کہ مسلمانوں کی آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور انکے رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسین تو اپنے تکین بچانا نہ چاہیے یہ ابوبکر صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حسین کے نزدیک اپنی تکین بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علماء کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنا چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنا چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث اور احال پر محمد بن حنفیہ بن حبیب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے **ع** توفیل بن معاویہ بنیل حدیث ابی ہریرہؓ ہذا الا ان ابابکرؓ یزید من الصلوۃ صلاۃ من قاتلہ فکانتا دیراۃ لہ ورمالہ ترجمہ وہی جو گندہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نازوں میں سو (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اسکا گھر بار لٹ گیا **ع** ابی ہریرہؓ رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تَکُونُ فِتْنَةٌ النَّاسِ فِیْہَا خَیْرٌ مِنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانِ فِیْہَا خَیْرٌ مِنَ الْقَابِیْرِ وَالْقَابِیْرِ فِیْہَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِیِ کَمَنْ وَجَدَ مِیْثَاقًا مَعَاذًا فَلِیَسْتَعِیْذَ ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس میں سونا ہوا بہتر ہوگا جانے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ہر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پاوے تو پناہ لے لے (اس فتنہ سے) **ع** عثمانؓ قال انما کلت انا وقرقہ السجۃ الی مسلم بن ابی بکرؓ وھو فی ارضہم قد خَلْنَا عَلَیْہِ قُلْنَا کُلُّ سَمِیْعٍ اَبَاکَ یُحَدِّثُ فِی الْفِیْتَنِ

حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ نَحْنُ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ أَلَا تَسْتَعْلَمُونَ يَتَرُ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَائِيَّةِ وَالْمَائِيَّةُ فِيهَا
 خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَاذًا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيُحْلِقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ
 كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيُحْلِقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْحَنٌ فَلْيُحْلِقْ بِأَرْحَنِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ إِبِلٍ وَلَا غَنَمٍ وَلَا أَرْحَنٍ قَالَ يَعْبُدُ إِلَى سَيْفِهِ (مَكِيدٌ
 عَلَى حَلِيلِهِ يَجْعَلُ شَعْرَ لَيْسَ مِنْهُ أَنْ يَسْتَطَاعَ التَّجَاوُزَ هَلْ بَلَغَتْ أَلْفُ مِائَةٍ هَلْ بَلَغَتْ أَلْفُ مِائَةٍ
 هَلْ بَلَغَتْ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَكْرَهْتُ حَتَّى يُطْلَقَ فِي
 إِلَى أَحَدِ الصَّفَتَيْنِ أَوْ أَحَدَى الْفِئَتَيْنِ فَصَرَفَنِي رَجُلٌ كَيْسِيْفُهُ أَوْ يَحْيَى سَهْمُهُ فَيَقْتُلُونِي
 قَالَ يَبْذُلُ بِأَنْفُسِهِمْ وَلَا تَذَلُّ فَيَكُونُ مِنَ الْخُجَّابِ النَّاسِ ثُمَّ رَجَعَ غَمَانُ شُحَامٍ مِنْ رَوَايَتِ هِرْمَانَ
 اور فرقہ سنہی و دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گھوڑہ اپنی زمین میں تھے سم ادن کے پاس گئے اور پہنچے
 کہا تھے سنا ہے اپنے باپ سو فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے اور ہونے کہا تھا
 میں نے سنا ہے ابوبکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کسی فتنہ ہوگا خیر اور
 وہ ان کی فتنہ ہوگا بیٹھنے والا ادن میں بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا ادن میں بہتر ہوگا
 و در پیدائے سے خبردار رہو جب فتنہ اور فساد اترے یا واقع ہو تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے
 اونٹوں میں جا لے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا لے اور جس کی زمین ہو (کہشتی کی)
 وہ اپنی زمین میں جا رہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ جس کے اونٹ نہ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ
 کیا کرے آپ نے فرمایا وہ اپنی تلوار اٹھاوے اور پتھر سے اسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی
 کوئی چیز باقی نہ رکھے جو وصلہ ہو لڑائی کا) پھر حلبی کرے اپنے بچا و زمین جتنی ہو سکے الہی میں
 تیرا حکم ہو بچا و یا الہی میں نے تیرا حکم ہو بچا و یا الہی میں نے تیرا حکم ہو بچا و یا الہی میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھ پر ریوستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سو یا دو گروہ ہوں میں سے ایک
 میں بچا و یا الہی میں نے تیرا حکم ہو بچا و یا الہی میں نے تیرا حکم ہو بچا و یا الہی میں نے تیرا حکم ہو بچا و یا الہی میں نے
 اور تیرا لٹا نہ سمیٹ لے گا اور دونوں میں جاوے گا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا
 کہ میرے بعد فساد ہوں گے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اور اسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی

[illegible]

اَلَيْسَا نَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَلَا نَأْتِيهِ فَاَعْطَانِي فَاَنْتَ تَنْتَحِي وَتَمْتَعْنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا يَهْلِكَ
 اَمْرِي بِالسُّكَّةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ اَنْ لَا يَهْلِكَ اَمْرِي بِالْعَرَفِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ اَنْ لَا
 يَجْعَلَ بَاسْمِي بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ کاؤن جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ نبی معاویہ کی مسجد پر سے گذرے
 اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں یعنی یہی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے بڑی دیر تک ان پر پورا دغا
 سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی ہیں لیکن اوس نے دو
 دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے فخط
 رہیئے ساری امت کو عام قحط سے (تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور عین نے یہ دعا کی کہ میری امت کو
 یعنی ساری امت کو ہلاک نہ کرے باقی میں ذکر کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس
 میں ایک دوسرے نہ لڑیں کہ قبول نہیں **حسن** **سَدِّ اَللّٰهُ اَقْبَلَ مَعَ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ رُطَابَةً مِنْ اَخْبَائِهِ فَتَدْرَسُ بِسُجْدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ يَمْشِي حَذِيثًا بَنِي مُعَاوِيَةَ
سَدْرُ رُوَيْتٍ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور جب اصحاب کو ساتھ پھر آپ گذرے نبی معاویہ
 کی مسجد پر بیان کیا حدیث کو جیسے اور گذری **حسن** **اِنِّي اِنْ دَرَيْسَ الْخَوَلَاءِ فِيْكَ اَنْ يَقُوْلَ قَالَ**
حَدَّثَنِي عَنْ اَلْبَيْهَقِ وَاللّٰهُ اِنِّي لَا اَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَاثِرَةٌ فَيَمَّا بَيْنِي وَبَيْنَ
السَّاعَةِ وَمَا بِيْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَأَ اِلَيَّ فَيَذَالِكَ شَيْئًا كَرِهَ
يُحَدِّثُهُ غَيْرِيْ وَكَذَلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُكَ فَجَلَسَ
اَنَا فِيْهِ عَنِ الْبَيْهَقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ
اَلَا يَكُوْنُ يَذُوْنُ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنَةُ كَرِيَالِجِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِفَاوُكُمْ مِنْهَا كِبَارُكُمْ
قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ ذَا نَهَبٍ اُولَئِكَ اَللَّحْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِيْ **ترجمہ** ابو اور پس غلامانی سے روایت ہے
 حذیفہ کہتے تھے تم خدا کی من سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنے کو جانتا ہوں جو ہوئے والا ہے در بیان
 میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہا پر کو سی بات خاص
 مجھ سے بیان کی ہو جو اور وہی نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان
 کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تھے فتنوں کا تین دن سے جو ہیں جو

قریب قریب کچھ نہ چوڑیں گے اور بعض اون میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعضے اون میں چوڑے
 ہیں بعضے بڑے ہیں۔ خلیفہ نے کہا تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب گذر گئے ایک میں باقی
 ہوں (اس وجہ سے اب مجھے سوز یادہ کہی فتون کا جاننے والا باقی نہیں رہا) **عَنْ** حَدَّثَنَا قَالَ
 قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَأْوَلًا شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ
 إِلَيْنَا السَّاعَةُ الْآخِرَةُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ حَفْظِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَ أَهْلُ الْبَيْتِ
 هُوَ لَا يَرَاهُ لِيَكُونَ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ قَدْ رَأَاهُ فَادْكُوه كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ رَجُلًا
 الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ **مَرْحَمَةُ** خَدِيفَةَ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم گھبراہٹ ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چوڑی ہوئی لیکن قیامت تک ہونے والی
 مگر اس کو بیان کر دیا پھر یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا میری ساتھی اس کو جانتے
 ہیں اور بعضی بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آجاتی ہے
 جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے پھر جب اس کو دیکھتے تو پہچان
 لیتا ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِطَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ قَوْلَهُ دَلَّيْنِي مَنْ نَسِيَهُ دَلَّيْنِي مَنْ نَسِيَهُ دَلَّيْنِي مَنْ نَسِيَهُ
مَرْحَمَةُ وہی جو گزر اچھوٹ گیا اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** حَدَّثَنَا أَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَيْنَا نَقُومُ السَّاعَةَ كَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا
 قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ **مَرْحَمَةُ** خَدِيفَةَ نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی
 بات ایسی نہ تھی جس کو میں نے آپ کو پوچھا ہر البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون چیر لکھے گی
 مدینہ سے **عَنْ** شُعْبَةَ بِطَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ **مَرْحَمَةُ** وہی جو گزر اچھوٹ گیا **عَنْ** أَبِي رَزِيدٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرِ وَصُورَ الْمَنِيرِ فَخَطَبْنَا حَتَّى حَضَرَ
 الظُّهْرُ فَزَلَّ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمَنِيرَ فَخَطَبْنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ
 الْمَنِيرَ فَخَطَبْنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَخَبَّرَنَا بِمَا كَانَ رَبِّمَا هُوَ كَائِنٌ فَاعْلَمْنَا بِحَقِّهَا
مَرْحَمَةُ ابو زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھتے پھر عظ
 سنانی ہو کر یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ

سنائی ہم کو بیان تاک کہ عصر کا وقت آگیا پہلو دترے اور نماز پڑھی بہر منبر پر چڑھے اور وضو سنا لی
 ہم کو یہ بات کہ سوچو ڈوب گیا تو خبر دی بکھرا دن باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونیاں ہیں اور
 سب زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ اُن باتوں کو یاد رکھا ہو **عَنْ** مُحَمَّدٍ بْنِ قَاسِمٍ
 كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْكُمْ حِفْظُ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ قَالَ إِنَّكَ لَجَوْدِي وَكَفَيْتَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّاحِلِ فِي أَهْلِهِ وَنَحْبِهِ وَوَلَدِهِ وَخَارِهِ
 يُكْفَرُ بِهَا الصَّيَّامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ
 عُمَرُ لَكِنَّ هَذَا أَرِيدَ إِنَّمَا أَرِيدُ الْغَنَى مُؤَجَّجٌ كَمَا كَمَحَجِ الْجَدْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَكَلَّهَا يَا
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ يَكُنْكَ وَبِكَلَّهَا يَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ أَفَيَكْسِرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا
 بَلْ يَكْسِرُ قَالَ ذَلِكَ أَحْسَنُ أَنْ لَا يُفْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحَدِيثِ يَنْهَى عَنْ عَمْرٍو يَعْلَمُ مِنْ
 الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَكْلَهُمْ أَنْ دُونَ عَدِ الْبَيْكَةِ إِنِّي حَدَّثْتُ كَحَدِيثِنَا لَكِنَّ يَأْخُذُ الْإِطْ
 قَالَ فَقَبْلَنَا أَنْ تَسْأَلَ حَدِيثًا مِنْ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُودٍ سَلَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ **مَرْحُومُهُ**
 حذیفہؓ روایت ہو ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھتے تھے انہوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں میں نے کہا مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا تم بڑے بہادر
 ہو پہلا کہو آپ نے کیا فرمایا میں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
 آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں اور مال اور جان اور اولاد اور سہا یہ اسے ہکا کفارہ ہو جاتا
 ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اجسی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا حضرت عمرؓ نے کہا میں
 اس فتنہ کو نہیں پوجتا میں تو اس فتنہ کو پوجتا ہوں جو سوج مارے گا دریا کی موج کی طرح رینگے ہکا اثر سب
 مسلمانوں کو پہنچے گا میں نے کہا اے اہل المؤمنین تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہو تمہارے اور
 اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کھلی جاوے
 گا میں نے کہا نہیں ٹوٹ جاوے گا حضرت عمرؓ نے کہا ایسا ہو تو بہر کہی بند نہ ہوگا کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ
 گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے (شفیق نے کہا ہم لوگوں نے حذیفہؓ سے کہا کیا حضرت عمرؓ کو معلوم تھا کہ یہ
 دروازہ (جس سے فتنہ کی روک ہے) کون ہے حذیفہؓ نے کہا نہ ان حضرت عمرؓ کو معلوم تھا جیسے یہ معلوم

[illegible]

عَنْ جَبَلٍ مِّنْ نَّصِيبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ يَقُولُونَ مَعْنَدَهُ لَيْتَ تَرَكْنَا النَّاسَ
يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيْدَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَلِمَةً قَالَ نَبَقْتُمُوهَا عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تَسْعَةً
وَتِسْعُونَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِمْ قَالَ وَقَعْتُ أَنَا وَابْنُ بَنِي كَعْبٍ فِي خِلِّ أَحَبِّهِ حَسَنَانَ
مَرَجْمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نُوَيْلٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ
سَمِيشَهُ لَوْ كَانُوا يَدْرُسُونَ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ
سَلْمَ سَمِيشَهُ لَوْ كَانُوا يَدْرُسُونَ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ
طَرَفَ جَلْبِينَ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا
سَارَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا
رَأَى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْإِصْرَ
دِرْهَمًا وَتَقَبَّلَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامَ مِائَةً وَدِينَارًا وَمَنَعَتِ مِصْرَ أَرْبَعًا وَدِينَارًا
وَعَدْتُ لَكُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُكُمْ وَعَدْتُ لَكُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُكُمْ وَعَدْتُ لَكُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُكُمْ
شَهِدَ عَلَى ذَٰلِكَ لَكُمْ ابْنُ هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ مَرَجْمَهُ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا
سَلْمَ سَمِيشَهُ لَوْ كَانُوا يَدْرُسُونَ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ
مِصْرَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ
أَبُو بَكْرٍ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا
كُنَّا نَجِدُ فِيهِمْ أَرْبَعًا سِيرًا سَوِيًّا هُوَ اسْ حَدِيثُ مِثْلِ أَخْرَاجِ الْفَتَى وَفَسَادِ كَيْ جَنْبِ
هِيَ كَ أَنْ مَلَكُونَ كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا
مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا كَانُوا مَلِكًا
سَلْمَانَ مَوْجَادِينَ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا
أَنْ مَلَكُونَ بِمَلِكٍ مَوْجَادِينَ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا
كَمَا وَهْ مَرْدُ مَوْجَادِينَ كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا وَأَنَّهُمْ نَعَى كَعْبَ كَسَانَهُ كَثْرَتِهَا

قوی ہو کر خبر نہ دیں گے اور یہ جو کہا تم ویسی ہی ہو جاؤ گے جس پر تھے بغیر یہ سلام غریب ہو جاؤ گیگا اور سخت کرتے
 میں آجاؤ گیگا **سُحُفِ** ابی ہدیرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ
 لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی قَدْ نَزَلَ الرُّدُمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ يَدُ ابْنِ فَيْحَرٍ حُرِّمَ الْيَمِّ حَتّٰی يَمْلَأَ الْمَدِينَةُ
 مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَدْ اَتَصَّافُوا قَالَتِ الرُّدُمُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا
 مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلَعُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُوهُمْ
 فَيَهْرَمُ ثَلَاثٌ لَا يُؤُوبُ اللّٰهُ عَلَیْہُمْ اَبَدًا وَيَقْتُلُ ثَلَاثُهَا فَفَضَّلَ الشَّہَدَاءُ عِنْدَ اللّٰهِ
 وَيَفْتَحُ ثَلَاثٌ لَا يُقْلَتُونَ اَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَ ظِلْزِيَّةٍ فَيَكُنَّ لَهُمْ تَقْسِيمُونَ الْفَنَاءِ
 قَدْ عَلَقُوا سُبُوحُكُمْ بِالْاَيْتُونِ اِذَا صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ السَّيِّئَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي
 اَهْلِيكُمْ كَرَفِجْرَجُونَ وَذَا اِلَکْ بَاطِلٌ کَاذِبًا وَاَلِ الْقَامُ خَرَجَ فَيَكُنَّ لَهُمْ عِيدٌ وَنَاقِلَاتُ
 يَسُورُونَ الصُّفُوفَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عَلَیْہِ بَنُ مَرْيَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَاَمَّعُ قَاذًا
 دَاہُ عَدُوِّ اللّٰهِ ذَاکَ کَمَا یَذِیْبُ الْمِلْحَ فِي الْمَاءِ لَکُلُّ شَيْءٍ لَّا اَنْذَابٌ حَتّٰی یُجَالَسَ وَکُنْ
 یَقْبَلُہُ اللّٰهُ بِیَدِہٖ فَيُزِیجُہُمْ دَمًا فِی حَرِّ نَارِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا داہق میں
 اترے گا رہے دونوں مقام شام میں بہین حلب کو قریب اپر مدینہ میں ایک لشکر نکلیگا اون کی طرف جو
 اون دنوں تمام زمین و النون میں بہتر ہوگا جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے
 تم آگ ہو جاؤ اون لوگوں سے کہہ دینے اون مسلمان سے اجنبیوں نے ہمارے جو رول کے پکڑے اور
 لوڈی غلام بنائے تم اون سے ٹرین گے مسلمان کہیں گے نہیں قسم خدا کی ہم کہیں اپنے بہائیوں
 سے آگ نہ ہونگے **وف** ہمیشہ نصاریٰ کی یہی حال ہے کہ مسلمان میں پہوٹ ڈالکر اپنا مطلب
 نکال لیتے ہیں بہر جس شخص کے پہلے طرفدار بنے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت
 ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَاٰیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَخْزُوا
 الْکَیْدَ وَالنَّصَارَیَ نَعْبُدُہُمْ اَوْ لَیَّا بُلْعُہُمْ وَنَحْنُ بِیَوْمِہُمْ شٰکِرٌ قَاۡتِلُہُمْ اِذَا تَابَہُمْ اِے اَیْمَانِ وَالْوَسْتَ بَاۡدَہُمْ
 اور نصاریٰ کو اپنا دوست اور جو کوئی تم میں سے جو انکی دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے بہر جو کوئی
 مسلمان مسلمان کا ساتھ چوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بعض قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہو کہ

مسلمان بے عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر ادن کو بار اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا
نتیجہ معلوم ہو گیا مگر یہی باز نہیں آتے **ف** پر لڑائی ہوگی تو مسلمان کا ایک تنہا لشکر بھاگ چکیگا
ادن کی تو کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تنہا لشکر مارا جاوے گا وہ سب شہیدوں میں افضل ہو
خدا کے پاس اور تنہا لشکر کی فتح ہوگی دے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر در قسطنطنیہ
(اسلامبول) کو فتح کر کے جو فسکار قبضہ میں آگیا ہوگا اتنا کبیشہ مسلمانوں کو قبضہ میں نہ آوے گا کہ ان کو باوث رہے
ہونگے اور اپنی تلواروں کو زمینوں کے درختوں میں ٹانگ دیا ہوگا اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ
دجال تمہارے پیچھے تمہاری بال بچوں میں آئے تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جوٹ ہوگی
جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلیگا سو جو قتل مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفیں
باندھتے ہوں گے نماز کی طہاری ہوگی اوس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تم میں گئے
اور مسلمانوں کی امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھیں گا تو اس طرح
ڈرے گا کہ اگل جاوے لگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسے سے اوس کو یون ہی جوڑ دے تب ہی
وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اوس کو قتل کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں
پر اور اسکا خون لوگوں کو دکھلاوے گا عیسے علیہ السلام کے برجی میں **ف** احادیث سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت کو قرب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اس کے
آنا بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے **ع** **ع**
الْقُرْبَىٰ إِنَّهُ قَالَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ هَيَّ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو وَابْعِزْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ
مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ تُكُنْتَ ذَالِ إِنْ فِيهِمْ لَخَصَلَةٌ أَرْبَعًا
أَرْبَعًا لَا خَلْقَ النَّاسِ عِنْدَ نَفْتَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِنْ أَقَاعَ بِكَ مُصِيبَةٌ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً
بِكَ كَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِسِيرِكَيْنِ وَبَيْتُهُمْ وَضَعِيْفٌ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ حَبِيْلَةٌ وَأَمْنُهُمْ مِنْ
خُلُقِهِمُ الْمُلُوكِ ترجمہ مستور و قرشی نے کہا عمر بن عاص کے روبرو کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت ہو وقت تمام ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ
ہونگے (میں نے ہندو اور مسلمانوں سے) عمرو نے کہا دیکھ تو کیا کہنا ہے مستور نے کہا میں تو یہی

لَبَسَ لَفْشَجِيرِي الْأَيَّاعِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْجِبَةَ السَّاحَةِ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ إِنَّ
 السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسِّمَ مِيرَاثُ وَلَا يُفْرَحَ بَغْنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ يَبْدُو لَكُمْ أَنِّي
 السَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ لَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَقْتُلُكُمْ لَكُمْ مَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ تِلْكَ الرُّوَّةُ تَعْنِي
 قَالَ تَقَسُّمُ قَالَ وَيَكُونُ عِنْدَ ذَلِكَ عَدُوٌّ لَكُمْ رِذَّةُ شَدِيدٍ فَيَكْشُرُطُ الْمُسْلِمُونَ بِرُوحَةٍ
 لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا خَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَجْرُبَكُمْ بِكُمْ فِي اللَّيْلِ نَفِيضِي هُوَ لَا يَرْجِعُ
 كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَقْنَى الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَكْشُرُطُ الْمُسْلِمُونَ بِرُوحَةٍ لَكُمْ لَا تَرْجِعُ إِلَّا خَالِبَةً
 فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَجْرُبَكُمْ بِكُمْ فِي اللَّيْلِ نَفِيضِي هُوَ لَا يَرْجِعُ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَقْنَى الشَّرْطَةُ
 ثُمَّ يَكْشُرُطُ الْمُسْلِمُونَ بِرُوحَةٍ لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا خَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَمُوتُوا نَفِيضِي
 هُوَ لَا يَرْجِعُ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَقْنَى الشَّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الزَّرْعِ نَهَضَ إِلَيْهِمْ بَغْنِيمَةً
 أَهْلُ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّارَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِيَّاهُ قَالَ لَا يُرَى مِنْهَا وَ
 إِيَّاهُ تَأْكُلُ لَمْ يَمُوتْ مِنْهَا حَتَّى أَنْ الْطَّائِرَ لَيْسَ يُجِئُهَا بِهَيْمَةٍ فَمَا يَجْعَلُكُمْ حَتَّى يَجْعَلَ مِنْهَا قِيَمَةً
 بَنُوا الْأَيَّابَ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَ بَقِيَّةً مِنْهُمْ إِلَّا السَّجْلَ الْوَاحِدَ فَيَأْكُلُ غَنِيمَتَهُمْ يَفْرَحُ
 أَوْ أَيْ مِيرَاثٍ يُقَاسِمُ فَيَكُونُ هُمْ كَذَلِكَ إِذَا سَمِعُوا بِأَيِّ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ
 الْقَرْيَةُ أَنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَعَهُمْ فِي ذُرَارِيهِمْ فَيَكُونُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَقْتُلُونَ
 عَشْرَ فَوَارِسَ حُلَيْبَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا عَرَفْتُ أَهْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَهُمْ
 أَبَا بَرٍّ وَأَلْوَانَ خِيُولَهُمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِهِمْ لَأَنْفِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ
 عَلَى ظَهْرِهِمْ الْأَمْزِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ اسْتِيرِينَ جَابِرِ بْنِ
 سِيرِينَ جَابِرُ بْنُ سُرَيْتٍ وَابْنُ بَارَكُوْفٍ مِنْ لَالِ أَنْدَلِ أُمِّي الْأَيَّابُ تَخْصُ أَيَّابُكَ كَمَا تَكُنِي كَلَامُ سَيِّدَتِي أُمِّي عَبْدِ
 بْنِ سَعْدٍ قِيَامَتِ أُمِّي يَسْ كَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ وَبِطْنَةٍ كُنِي لَكُمْ تَهْوِي أَنْهَوْنَ لَكُمْ كَمَا قِيَامَتِ
 نَفَامُ هُوَ كِي بِهَا تَكُ كَرِ كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي نَهْ هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي نَهْ هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ
 كُونِ بَالِيكَ كَا وَرُوحُ كُونِ لُطَايَ سَنَنْتِي نَهْ كِي كَا وَرُوحُ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ
 كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ
 كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ خَوْشِي هُوَ كِي كَبْشَةٍ كَا وَرُوحُ

اور وقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجن گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھ گیا اور نہ
 لڑ گیا بغیر غلبہ کے (یعنی اس قصد سے جاوے گا کہ یا لڑ کر مر جاوے یا فتح کر کے آوے) گئے بہرہ دونوں فرستے
 لڑنے کے بہانہ کہ رات ہو جاوے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاوے گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو
 لشکر لڑائی کے لیے بڑھتا وہ بالکل فنا ہو جاوے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جاوے گے) (دوسرے
 دن بہر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھا دیں گے جو مرنے کے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاوے گا اور لڑائی یہی
 بہانہ کہ رات ہو جاوے گی بہرہ دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاوے گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر لڑے
 بڑھتا وہ فنا ہو جاوے گا بہر شیعہ کے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھا دیں گے مرنے یا غالب ہونے کی
 بہت سے اور شام تک لڑائی رہے گی بہرہ دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاوے گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور
 وہ لشکر فنا ہو جاوے گا جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے وہ سب لڑ جائیں گے
 اور دن امہ تعالیٰ کا خون کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ وہی کوئی نہ دیکھ سکا یا وہی لڑائی
 کیسے نہیں دیکھی بہانہ کہ بڑھادے اور یا اون کے بدن پر اور لڑے گا بہر آگے نہیں بڑھ سکا کہ وہ
 مردہ ہو کر گرے گئے **فت** احدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی سنئے تسم کی ہوگی اور آلات حرب
 ایسے تیز ہوں گے کہ چڑیا کے اوڑنے سے ہی حلیہ لوگ مر جاوے گے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے
 گورن اور گولیوں کی بوجھاڑ ہوگی **فت** ایک جہدی لوگ جو گنتی میں سو ہوں گے اور میں سو
 ایک شخص بچے گا (یعنی فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاوے گے اور ایک بچا دے گا) ایسی حالت
 میں کون سی لوٹ سوسختی ہوگی اور کون سا ترکہ بانٹا جاوے گا بہر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ
 ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے ایک پکاراؤن کو آوے گی کہ دجال اون کے پیچھے آؤن کے
 بال بچوں میں آگیا یہ سنتے ہی جو کچھ آؤن کے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور
 دس سواردن کو طلامے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خیر لانے کے لیے ہر سال امہ مسلمی
 علیہ وسلم نے فرمایا میں آؤن سواردن کے اور آؤن کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور آؤن کے
 ہاتھوں کے رنگ جانتا ہوں وہی ساری ترین کے بہتر سواردن ہوں گے اور دن یا بہتر سواردن میں ہوں
 ہوں گے **ع** یسیر بن جابر قال کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَخَصَّیْتُ رِیْثَ حَکِمِ بْنِ سَمْعَانَ
 الْحَدَّادِ بِحُجْرَةٍ وَخَدَّیْتُ ابْنَ عَلِیَّةٍ اَتَمَّ وَاسْتَبِیْحَ ثَرْجَمَہُ وہی جو اوپر گذرا **ع** یسیر بن

وَلَمْ يَكُنْ عَبْدًا لِّغَيْرِهِ **ترجمہ** وہی جو گذر **حسن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَى
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُودُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَخْرُجَ نَارُ مِزَانِ أَرْضِ الْيَحْيَى قَضِي
 اعْتَقَاقُ الْإِبِلِ بِخُرُوجِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک اگ حجاز کے ملک سے روشنی کر دیگی بصری کے اوٹوں
 کی گردنوں کو یعنی اوسکی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب کو شام تک پہنچے گی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور
 بصری ایک شہر کا نام ہے **ف** قاضی عیاض نے کہا یہ وہی اگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں
 کو بجا دیگی اور شاید دو اگ ہوں یا دوس کی ابتداء میں ہو اور ثوث اور سکی حجاز میں نودی نے کہا
 سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی اگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ اگ ہمارے زمانے میں نکلی
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

الزمین یا دونوں سنگ میں ہو سکر کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اوس پر رکھ دیتا ہے تاکہ
 سجدہ کر نیوالوں کا سجدہ اسکو واقع ہو **صحیح** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیسبت السنۃ یا ان لا تمطر فادکر السنۃ ان تمطر و
 لا تمطر وادکر سنۃ الا انزل شیئاً ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا خطایہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے خطایہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین پر کچھ نہ اؤگر
صحیح ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم عند باب حفصۃ فقال یبیدہ
 نحو المشرق و الفتنۃ ہما من حیث یظلم قرون الشیطان قالہا موزنین او کلا ثا قال
 عبید اللہ بن سعید فی روایتہ قائم رسول اللہ عند باب عائشۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حفصہ کو دروازہ پر کھڑے ہو اور مشرق کی
 طرف اشارہ کیا فرمایا نہ دھیرے سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دوبار فرمایا یا مین
 بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازہ پر کھڑے ہو
صحیح عبید اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وهو مستقبل
 المشرق ہا ان الفتنۃ ہما من حیث یظلم قرون الشیطان قالہا موزنین او کلا ثا قال
 عبید اللہ بن سعید فی روایتہ قائم رسول اللہ عند باب عائشۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حفصہ کو دروازہ پر کھڑے ہو اور مشرق کی
 طرف اشارہ کیا فرمایا نہ دھیرے سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دوبار فرمایا یا مین
 بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازہ پر کھڑے ہو
صحیح عبید اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وهو مستقبل
 المشرق ہا ان الفتنۃ ہما من حیث یظلم قرون الشیطان قالہا موزنین او کلا ثا قال
 عبید اللہ بن سعید فی روایتہ قائم رسول اللہ عند باب عائشۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حفصہ کو دروازہ پر کھڑے ہو اور مشرق کی
 طرف اشارہ کیا فرمایا نہ دھیرے سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دوبار فرمایا یا مین
 بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازہ پر کھڑے ہو

تعالیٰ نے یہ آیت اذاناری امدودہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تا کہ اوسکو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ پرکامین مشرک لوگ۔ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ ہوگا آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بیٹے کا جس کی وجہ سے رہبر مومن مر جاویگا بہا تک کہ ہر شخص جس کے دل میں دانے برابر نبی ایمان ہوگا مر جاوے گا اور وہ لوگ سچا دین گے جنہیں پہلائی نہیں ہے ہر دے لوگ اپنے (مشرک) باب دادا کے دین پر لوٹ جاویں گے **عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَنْفَرٍ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَبُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ وَيَقْبُرَ الرَّجُلُ قَبْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَبْرَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہوگی بہا تک کہ ایک آدمی دوسری آدمی کی قبر پر سے گزیرے گا اور گھبرا جائے گا اس کی جگہ پر قبر میں ہوتا **ف** قرآن خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا ایسے فساد اور خرابیاں اور بیدینیان قیامت کے قریب پہلے ہی گئی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جاویگا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَمْشِي عَلَى رِجْلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِي الدُّنْيَا** **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی بہا تک کہ آدمی قبر پر گزیرے گا بے اوسپرے اور کہیں گے کاش میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھ اوسکر دین مگر بلا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ مَوْتُ لَا يَكْذِبُ الْقَاتِلُ فِي آيَةِ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَكْذِبُ الْقَتُولُ فِي آيَةِ شَيْءٍ قُتِلَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہر لوگوں برابر ایک زمانہ آویگا کہ قتل کرنے والا نہ جائیگا اُس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جائیگا کہ وہ کیوں قتل ہوا ہے (ایسا اندازہ دہا و فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جاویں گے) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى**

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے اور لوگوں کو جسکے منہ ڈالو گے جیسے ہوں گے اور
 قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں کو جن کے جوتے بالوں کے ہون گے جس
 اِنْ هَدِيْرَةٌ اَنْ اَلَيْسَ مَلِكُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقُوْلُوْا قَوْمًا كَانُوْا وُجُوْهُهُمْ
 الْحَيَاتُ الْمَطْرَقَةُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں کو جن کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈالین تہ بے
 جی ہوئیں زینے سوتے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تانار کے رہنے والی
 ہیں پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان اور سورتے (سخت) اِنْ هَدِيْرَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقَالِیْکُمْ اُمَّةٌ یَّتَعَلُوْنَ
 الشَّعْرَ وَجُوْهُهُمْ مِّثْلَ الْحَيَاتِ الْمَطْرَقَةِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم سے لڑیں گے اور لوگ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے
 اور ان کے منہ نہ بے ڈالوں کی طرح سخت اِنْ هَدِيْرَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یَبْلَغُ بِیْرِ النَّبِیِّ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقَالِیْکُمْ اَوْ مَا یَقَالُ بِہِ الشَّعْرَ وَلَا تَقُوْمُ
 السَّاعَةُ حَتّٰى تَقَالِیْکُمْ اَوْ مَا صِغَارُ الْاَعْمٰی اَلَا فَاَنْتَ اَلَا فَاَنْتَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں کو جن کے
 جوتے بالوں کے ہون گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں کو جن کی آنکھیں
 چوٹی ناکیں ہوئی اور چپٹی ہوگی سخت اِنْ هَدِيْرَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى یَقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْفُرْجَ قَوْمًا وَجُوْهُهُمْ کَالْحَيَاتِ
 الْمَطْرَقَةِ یَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَیَعِیْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے وجوہ
 سپر کی طرح تہ بے ہون گے اور کا لباس بالوں کا ہوگا اور وہ چلیں گے بالوں میں رہنے جوتے
 ہی بالوں کے ہوں گے سخت اِنْ هَدِيْرَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَقَالِیْکُمْ بَیْنَ یَدَیْ السَّاعَةِ قَوْمًا یَقَالُ بِہِ الشَّعْرَ یَبَیْنُ وَجُوْهُهُمْ کَالْحَيَاتِ
 الْمَطْرَقَةِ وَجُوْہُ صِغَارُ الْاَعْمٰیْنِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسی لوگوں کو روکے جن کے جوتے بالوں کے ہون گے اور ان کے منہ پر گویا دھواں ہو
 میں تمہارے اور ان کے سرخ ہیں انہیں چوٹی ہیں **عَنْ** ابی نصرۃ قال کنا عند جابر بن عبد اللہ
 فقال یوشع اهل العراق لا یجلبی الیہم ففیذ ذکا درہم فلنا من این ذاک قال یز
 فیکل الخبث یموتون ذاک ثم قال یوشع اهل الشام لا یجلبی الیہم ذکا و ذکا مدنی
 فلنا من این ذاک قال من سبل الرؤم ثم سکت ہدیۃ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم ینکون فی اخر امتی خلیفۃ یحیی المال حنیا ولا یعدہ عدا قال قلت لاریض
 وابی العلاء انہ عمنہ بن عبد العزیز فقال لا کہمہ ابو نصرہ سے روایت ہے کہ جابر
 بن عبد اللہ کے پاس آئے انہوں نے کہا قریب ہے کہ عراق والوں پاس فقیر اور درم نہ آوی بہنے کہا کہ
 سبب انہوں کے کہا عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے بہر کہا قریب ہے کہ شام والوں پاس دینار اور در
 نہ آوے لہٰذا ایک پیمانہ ہے اس طرح فقیر اسنے کہا کہ سبب ہے انہوں نے کہا درم دے لوگ
 روک لیں گے بہر تو بڑی دیر پہنچے بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
 اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لب بہر بہر مال دیگا یعنی روپیہ اور اشرفیان لوگوں کو اور مسکو
 شمار نہ کرے گا جبریں نے کہا میں نے ابو نصرہ اور ابو العلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ خلیفہ
 عمر بن عبد العزیز نے کہا نہیں ایہ امام مہدی ہیں جبریت کے اخیر زمانے میں پیدا
 ہونگے عمر بن عبد العزیز تو اوائل میں تھے **عَنْ** الجریوی یحدثنا اکیساۃ خذوا ترجمہ وہی
 جو گذر **عَنْ** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلفائکم
 خلیفۃ یحیی المال حنیا ولا یعدہ عدا و فی ذواۃ ابن حجر یحیی المال ترجمہ ابوسعید
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا
 جو مال کو لب بہر بہر کر دیگا اور سکوتے گا نہیں **عَنْ** ابی سعید و جابر بن عبد اللہ
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینکون فی اخر الامان خلیفۃ یقیم المال ولا یعدہ
 ترجمہ ابوسعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں
 ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو لب بہر کرے گا اور شمار نہ کرے گا **عَنْ** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ینزلہ ترجمہ وہی جواد پگندرا **عَنْ** ابی سعید الخدری قال اخبرنی من ہو خیر مہدی

صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اسوجہ سے آپ کو گمان تھا کہ یہ
 نہ تھا کہ شاید یہ وہی ہے اور آپ نے اسکو قتل نہ کیا حالانکہ اوس نے نبوت کا دعویٰ کیا اسوجہ سے کہ وہ
 نابالغ تھا یا اس زمانہ میں یہودیوں سے صلح تھی اور وہ بھی یہود میں سے تھا پھر اختلاف ہوا کہ ابن صیاد کہا
 مرا ابو داؤد میں ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ وہی ہے
 اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ وسلم کے سامنے اور آپ نے منع نہ کیا واللہ اعلم **حسن**
 ابی سعید قال لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُلُقِ الْمَدِينَةِ
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ شَهِدَ أَنِّي رَسُولُ
 اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى
 قَالَ أَرَى عَمْرَأَةً عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى
 الْخَجَرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْكَ دَعْوُهُ ثُمَّ جِئَهُ ابْنُ صَيَادٍ سِرًّا وَرَدَّ عَلَيْهِ رِيشَ ابْنِ صَيَادٍ سِرًّا
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ابو بکر اور عمرؓ نے مدینہ کر بعض راہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا
 کیا لوگو اسی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے کہا تم کو اسی دیتے ہو اس بات
 کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں آپ نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی
 کتابوں پر پہلا تحفہ کو کیا دکھائی دیتا ہے وہ بولا میں ایک تخت دیکھتا ہوں پانی پر آپ نے فرمایا وہ
 تو ابلیس کا تخت ہے پسند پر اور کیا دیکھتا ہے وہ بولا دو سحر میرے پاس آتے ہیں اور ایک چوٹا یا
 دو چوٹے اور ایک سچا آپ نے فرمایا چوڑا اسکو اسکو شک ہے اپنے باب میں کہ وہ سچا ہے یا نہیں
حسن جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَادٍ
 وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ابْنُ صَيَادٍ مَعَ الْعِلْمَانِ فَلَمَّا خَرَجَ حَدَّثَ ابْنَ جُرَيْجٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي حُزْرَاءَ
حسن ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ صَيَادٍ إِلَى مَكَّةَ
 فَقَالَ لِي مَا قَدْ كُنَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَرْعُونَ أَنِّي الدَّجَالُ أَلَسْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَالَ أَوَلَيْسَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَلَكَةٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وَدِدْتُ

بِالْمَدِينَةِ وَهَذَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ لَيْسَ بِالْجَزْرِ قَوْلُهُ أَمَّا دَأْبُهُ إِنِّي لَا أَحْكُمُ مَوْلَاكَ
 وَمَكَانَهُ وَكَأَيُّنَ هُوَ قَالَ فَلَيْسَ بِي ثُمَّ جَمَعَهُ ابوسعید خدری سرور دایت ہر مین ابن حبیب کے ساتھ گیا
 مکہ مکہ وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کہتے مین مین و جال ہون کیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے و جال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے کیا تم نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ مین نہ آوے گا مین نے کہا ہاں
 سنا ہے ابن حبیب و بولامین تو مدینہ مین پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں ابوسعید نے کہا پھر اخیر میں
 ابن حبیب و کہنو لگا البتہ قسم خدا کی مین جاتا ہوں و جال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے
 ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس کے کنبہ مین ڈال دیا (اخیر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اس کو و جال سے کچھ نہ کہے تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکہ اس کو معلوم ہوا۔ تو وہی
 نے کہا ابن حبیب و کی دلیل مین کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ مین پیدا ہوا مین جاتا ہے کچھ
 کافی نہیں کیونکہ یہ صفات و جال کے ہوتے آپ بتلا مین مین حبیب وہ فساد کرنے کے لیے
 دنیا مین نکلیگا نہ بیشتر کی) **سُحُفِ** ابی سَعِيدٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ حَبِيبٍ فَتَأْخُذُ بِي
 مِينَهُ دَمَامَةً هَكَذَا عَن ذِي النَّاسِ مَالٍ وَكَلَّمَ يَا اَحْمَدُ مُحَمَّدٍ اَلَا يَقُولُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ يَهْوَدِيٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يَقُولُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ اِنَّ اللَّهَ
 حَزَمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَّجْتُ قَالَ فَمَا ذَاكَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَنِي فِي قَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ اَمَّا
 رَأْسُهُ إِنِّي لَا أَحْكُمُهُ اَلَا نَحْنُ حَيْثُ هُوَ وَاعْرِفْ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنْتَا
 ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ كَوْعِيضٍ عَلَى مَا كَرِهْتُ ثُمَّ جَمَعَهُ ابوسعید خدری سرور دایت ہر مین ابن حبیب
 نے مجھ سے گفتگو کی توجہ کو شرم آگئی اور اس کے برا کہنے مین وہ کہنو لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے
 اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ و جال یہودی ہوگا اور
 مین تو مسلمان ہوں اور آپ نے فرمایا کہ و جال کی اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپ نے فرمایا
 کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے و جال پر اور مین نے توجہ کیا۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی
 گفتگو کرتا رہے کہ قریب ہوا مین اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل مین کہتے جا رہے ہوں
 لگا البتہ قسم خدا کی مین جاتا ہوں کہ و جال اب کہاں ہے اور اس کے باپ اور مان کو بھی پہچانتا

[illegible]

هو كما ذكرنا من قبل في سورة القصص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں جانتے کیا آپؐ یہ نہیں فرمایا کہ دجال کا فرہوگا میں تو سنا
 ہوں کیا آپؐ یہ نہیں فرمایا کہ دجال لا ولد ہوگا اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے کیا آپؐ یہ نہیں
 فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جاویگا اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کو جا رہا ہوں ابوسعید نے کہا
 اس کے ایسی باتیں کہیں کہ میں قریب تھا کہ اس کا طرفدار بن جاؤں اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں
 غلط سمجھوں ابہر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا
 ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہر میں نے اس کے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن ایسی ہیہ
 تو نے کیا کہا کہ ہر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَنَ صَارِدٍ مَا تَرَبُّهُ الْجَنَّةُ قَالَ دَرَمَكُ بَيِّنًا وَمِنْكَ
 يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ ترجمہ ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ابن صیاد سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے وہ بولا باریک سفید شک کی طرح خوشبودار ابوالقاسم
 آپؐ فرمایا سچ کہا تو نے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ سَأَلَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَرَبُّبِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرَمَكُ بَيِّنًا وَمِنْكَ خَالِصُ
 ترجمہ ابوسعید رضی سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے
 آپؐ فرمایا باریک سفید خالص شک کی طرح خوشبودار **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ رَأَيْتُ
 جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّخَالِ فَقُلْتُ أَخْلَفْتُ بِاللهِ قَالَ إِنْ مَوْصُفُ
 عُمَرَ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً يُكْنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا قسم کہتے ہوئے کہ ابن صائد دجال سے
 میں نے کہا تم اللہ کی قسم کہتے ہو انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا وہ قسم کہتے تھے اس
 امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپؐ اس کا انکار نہ کیا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ قَرَّبَ ابْنُ صَيَّادٍ
 ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى دَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أَطْحَمِ بْنِ مُعَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ
 يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ كَلِمَةً يَتَمَرُّ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَنَ صَيَّادٍ الشُّمْدُ إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ

کے قلم کے پاس اون دونوں ابن صیاد جو ان کے قریب تھا اور سب خبر نہ ہوئی بہا تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی پر اپنا ماتہ مارا پھر آپ نے اُس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو اسی لوگوں کے (اُنہی کہتے ہیں ان بڑے اور بے تعلیم کو) پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا یا اُس نے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی رکیونکہ آپ مایوس ہو گئے اور کچھ اسلام کو اور ایک دایت میں فرقہ ہے صادمہلہ سے یعنی آپ نے اس کو لات سہ مارا اور فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے وہ بولا میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے) پھر آپ نے فرمایا میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چسپائی ہے ابن صیاد نے کہا وہ درخ ہے (درخ بمعنی دخان یعنی دھوئیں کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلیل ہو تو اپنے قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا مجھے چوڑیے یا رسول اللہ میں اس کی گردن مارتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکیگا اور جو وہ وہ نہیں ہو تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں سالم بن عبد اللہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعبؓ اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا حبیبؓ آپ باغ میں گئے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے آپ کا مطلب تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اُس کے کچھ باتیں سنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچہ نے پر ایک کسل ڈر ہے ہو کر کچھ گنگنا رہا تھا اوس کی مان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپ چسپاں رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں اوس نے ابن صیاد کو لپکارا اد صاف اور صاف نام تھا ابن صیاد کا یہ محمدؐ آن پہنچے یہ سن کر ہی ابن صیاد اوٹھ کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تو اس کو ایسا ہی رہ کر دیتی (تو ہم اوس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاشن ہے یا ساحر) سالم نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو

لاحق ہے پہر و جال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سوڈرانا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزر جس نے اپنی قوم کو جال سے نہ ڈرایا ہو یا نہایت کہ حضرت نوح نے نبی (جب کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنے قوم کو ڈرایا اس سے لیکر
 میں تم کو اسی بات بتلائی دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور نہ تھا
 اللہ ربک والا بلند کا نام نہیں ہے رمعاذ اللہ کا نام نہیں ایک عجیب ہو اور وہ ہر ایک عیب کو پاک ہوا بہن
 شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا اوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
 نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جال سے ڈرایا اور یہی فرمایا کہ اوس کے دوزخ
 انگہوں کے پیرچہ میں کافر لکھا ہوگا یعنی حقیقتہ کی اور ف اور رسی یہ حرف کچھ ہوں گے یا اوس کے چہرے
 سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی جس کو بڑھ لیگا وہ شخص جو اوس کے کاموں کو بُرا جانے لگا یا اوس کی ہر ایک
 سون بڑھ لیگا اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لیگا۔
ف ماری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلنا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب
 ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہوتا جسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ پتا
 اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گذر چکی ہیں اور دنیا میں خدا کا دیدار محال نہیں ہو اہل حق
 کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہو کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں اسے طرح اختلاف ہو اس پر
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں اتنے **حسن** عبد اللہ
 ابن عمرؓ قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعه رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَبَدَّ لَهُمْ عَمْرُؤُ
 الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَبَّاحٍ غُلَامًا مَّا كُنَّا نَهْتَرُ الْخَلَاءَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَّانِ عِنْدَ أُخْرِي بَنِي مُعَاوِيَةَ
 رَسَاؤُ الْحَدِيثِ يَسْتَبْرِلُ حَدِيثَ يُونُسَ إِلَى مَسْحِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ نَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَحْيَى
 قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكْتَهُ يُبَيِّنُ قَالَ لَوْ تَرَكْتَهُ لَمَنْهُ كُفْرٌ بِبَيْنِ أَمْرِهِ تَرْجُمُهُ فِي جُرْزِ
 اس میں نبی مخالف کی بجائے بنی معاویہ ہوا اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اوس کی ان اسکر
 اپنے کام میں چڑھ دیتی **حسن** ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ ابْنَ صَبَّاحٍ
 زَيْفَ رِثْنِ أَصْحَابِهِ فَبَدَّ لَهُمْ عَمْرُؤُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَّانِ عِنْدَ أُخْرِي بَنِي مُعَاوِيَةَ
 هُوَ غُلَامٌ يَبْعَثُ حَدِيثَ يُونُسَ وَصَلَّى إِلَى غَيْرِ ابْنِ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ
 فِي إِنْطِلَاقِ الرَّبِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ بْنِ كَعْبٍ إِلَى الْخَلِّ تَرْجُمُهُ فِي جُرْزِ

حال جو جو زمین دیکھ رہا ہوں وہ بولا مجھے نہیں معلوم میں نے کہا تیرے سر میں انکھیں ہیں اور تجھ پر نہیں ملتا
 وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس ٹخنی میں انکھیں پیدا کر دیوے پھر ایسی آواز نکالی جیسے کہ
 زور سے آواز کرتا ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر آئے اور ام المؤمنین حفصہ کے پاس گئے اور ان
 سے یہ حال بیان کیا انہوں نے کہا تیرا کیا کام تھا ابن صیاد کو کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اسکا عضو ہو (یعنی عضو
 اسکو نکالے گا) **باب ذکر الدجال** دجال کا بیان **عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ يَتْلُو طَهْرًا فِي النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
سَيَادُلُّكَ وَقَالِي لَيْسَ بِأَعْوَدَ إِلَّا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ أَحْوَدُ الْعَيْنِ الْبُيُوتِ كَانَ عَيْنُهُ
عَيْنَةً طَائِفَةً ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال
 کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی دہنی
 انکھ کا پی ہے گویا اس کی آنکھ انکھوں سے پہلا ہو **باب قاضی** نے کہا امام مسلم نے اس
 باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو
 بھیج کر اپنے بندوں کو آزمائے گا اس طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دے گا بڑے بڑے کاموں کی
 جیسے مردوں کو جلا نا اور پانی کا برساتنا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ میں اللہ
 تعالیٰ کی مشیت سے ہونگے پھر اللہ تعالیٰ اسکو عاجز کر دے گا اور اسکو قتل کرے گا یہاں تک
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسکو قتل کرینگے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھینگے یہ
 مذہب ہر اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہاء کا اور خواجہ اور جمہور اور بعض معتزلہ نے اسکا
 انکار کیا ہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دیکھا
 وہ نظر بندی کی قسم سے ہوں گے اور خیالات کی طرح فی الواقع اون کا وجود نہ ہوگا کس لیے
 کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے
 اور یہ اون کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا ادھو سے ذکر ہے گا تا کہ یہ باتیں نبوت کو
 تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کو دعویٰ کرے گا حالانکہ اسکا دعویٰ اس کے صورت
 حال سے غلط ہوگا کس لیے کہ وہ کاٹا ہوگا اور تمام صورت کی نشانیاں اس میں موجود ہونگی

اور وہ عاجز ہو گا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا کھرا (کافر کا لفظ) مٹانے سے اس صورت
 میں ایک تابع ہی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہیں یا خطا میں یا ڈر لوگ ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہو گا اور
 وہ اتنا نہ پھری گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لیے پیغمبرؐ نے اس کے فتنہ
 سے ڈرا دیا اور اس کے چڑھنا ہونے کے دلائل بیان کر دیے اور جن لوگوں کو خدا نے نیک توفیق دی
 ہے وہ کہیں اس کو نہ بائیں گے نہ اس کے فریب میں آویں گے اور وہ شخص جس کو دجال مارے گا پہرہ چلا دے گا
 ایسے لوگوں میں سے ہو گا وہ کہیگا مجھے ترے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہو گا کہ تو دجال
 ہے تمام ہوا کلام فاضل عیاض کا مقرر چمکتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلا دیگا
 جیسے مردوں کا جلانا بانی کا برسا ناجنت و نزع اس کے پاس ہو گا اگر جابل لوگ تابع ہر جادین
 تو قیاس سے بعید نہیں جابلوں کا تو یہ حال ہو کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف
 عادت نہیں دکھلا سکے تابع ہو جاتے ہیں اور معاذ اللہ ان کی الہمیت کو دعویٰ کو سچ سمجھ کر
 ہمارے زمانہ میں آغا خان علیہ السلام ایک شخص گذرے جس کا بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک
 سمجھتے ہیں ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں ان جابلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کہا دے اور
 پیوے اور بندوں کی طرح گئے اور موتے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے اور لطیف تو یہ ہے کہ خودی بچار
 تو جابل ہیں آج وہ قوم جو دنیاوی علوم میں اپنا تاننا نہیں رکھتی اور عقل کمال میں انا ولا غیر
 کا دم بہرتی ہے ایک شہر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا
 خدا کی کا اعتقاد رکھتی ہے ہائے ہنسوس مضاری کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل
 سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے عقائد میں ایسی رکیک بے وقوفی کی بات کو بلا تعلق مان لیتے ہیں
 امید ہے کہ چند روز میں جو عقلمند نصرانی ہیں وہ اس لغو عقیدے سے پر جا دیں گے اور اسلام
 کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک خدا کے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی
 خدا نہیں باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور خدا اپنے فضل سے نصار کے دل کو ہلکے
 اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جاوے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی
 اسلام اور کرسچیانٹی ایک ہو جاویں گے اور ہر وقت بمشکون کا زیر کرنا اور انکو یہی توحید کی راہ پر لانا
 بڑا آسان ہو گا یا اللہ تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو بھی سیدی سجدے اور ان کو

تتصب ابواب ادا کی راہ چلنے سے گود عقل اور دین کے خلاف ہو چکا ہے **عَنْ** ابْنِ مُسَرِّحٍ
ابنِ مَسْرُوحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يُؤْتِيهِ تَرْجُمَةً فِي جَوَابِ كَذْرَا **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُنَّا أُمَّةً الْأَخَوَرُ الْكَذَّابُ الْكَافِرُ
إِنَّهُ أَعْوَرُ دَانٍ وَبِكُمْ مَعْرُوجٌ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مِنْكُمْ تَوْبُكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا
جس نے اپنی امت کو کانے چوٹے سے زور دیا ہو خبردار رہو کہ اگر تمہارا پروردگار کا ناہنیں ہے اس کے
دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف رکھا ہے **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الدُّخَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر ائى كافر ترجمہ انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے دونوں آنکھوں کے
درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّخَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَافِرٌ لَمْ تَحْجَاها كَ ف ر بَقَرَةُ كُلِّ مَسْجِدٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (سبوح سطر) اس کو سچ کہتے ہیں اس کے
دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پر اس کے بچے کی یعنی ک اور ف اور تر ہر مسلمان
اس کو پڑھ لے گا **ف** نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لے گا خواہ کھنے والا
ہو یا نہ ہو اور صحیح قول ہے پر تحقیق میں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر یہ حروف لکھے ہوں گے
اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے کذب کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دیگا
ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ کچھ بڑا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہیگا اس کے لیے ظاہر نہ
کرے گا اور بوضوح لکھا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور
یہ قول ضعیف ہے **عَنْ** حَدِيثَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّخَالُ
أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْبُشْرَى جَفَالَ الشَّعْرَ مَعَ جَفَتَهُ وَكَانَ نَمَادَهُ جَفَتَهُ وَجَعَلَتْهُ نَادٍ تَرْجُمَةً
خَذْلِفَةَ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانام ہوگا اور پران عمر کج دیت
میں گزرا کہ وہ اپنی آنکھ کا کانام ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت یہ ہے غرض ایک آنکھ اس کی

التَّوَابِسُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ تَحْقُصُ
 فِيهِ رَرْقَةٌ كُنْتُ خُتْنَاهُ فُطِيقَةُ النَّجْلِ فَلَمَّا رَحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَتْ ذَلِكَ فَيُنَافِقُ مَا شَاءَ نَكْمُ
 فَلَمَّا يَارَسُولُ اللَّهِ ذَكَرْتَ النَّجَالَ عَدَاةٌ تَحْقُصُ فِيهِ وَرَقَّتْ حَتَّى طَلَتْ نَاهُ فِي طَائِفَةِ
 النَّجْلِ فَقَالَ غَيْرُ النَّجَالِ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَيٌّ بِهَا دُونَكُمْ
 وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ كَأَمْرٍ عَجِيبٍ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مَسِيرٍ إِنَّهُ لَشَهِيدٌ
 قَطِطَ عَلَيْهِ مَا فِيهِ كَأَنِّي أَشْتَبُهُ بِعَبْدِ الْغُرَى بْنِ قَطَنِ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ
 فَلْيُطْرُقْ عَلَيْهِ فَوَاحِ سُورَةِ الْكُحُوفِ إِنَّهُ خَارِجٌ حَلَّةٌ بَيْنَ الشَّامِ وَالْهَمَاقِ قَسَامَتِي
 رَعَاثَ شِمَالًا بِأَعْيَادِ اللَّهِ فَأَنْتَبَهُوا فَلَمَّا يَارَسُولُ اللَّهِ وَمَا لَبِثْتُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ
 يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ يَوْمٌ كَشْفِصٍ يَوْمٌ كَجَمْعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامٍ كَأَيَّامِكُمْ
 فَلَمَّا يَارَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَوةٌ يَوْمٌ قَالَ لَا
 أَقْدَرُوا لَهُ قَدَرُهُ فَلَمَّا يَارَسُولُ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ
 اسْتَدْبَرْتُهُ الرِّيحُ نِيَابًا عَلَى الْقَوْمِ فَيَكُونُ هُمْ يَوْمُ مَيُوتُونَ بِهِ وَلَيْسَ يَحْيِيُونَ لَهُ نِيَابًا
 السَّمَاءُ تَنْفُطِرُ وَالْأَرْضُ تَنْتَبِثُ فَتَرْجُو عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَهْلُهَا كَأَنَّهُمْ دُرٌّ قَسَبَعَهُ
 طُرُوعًا وَمَكَّةَ حَوَارِثُهُمْ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَكُونُ هُمْ فَيَدُونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيُصْرَفُ
 عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُجْلِلِينَ لَيْسَ بِأَسَدٍ يَمُوتُ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَكُونُ خَيْرُهُ فَيَقُولُ
 لَهَا انْخَرِي كَمَا وَدَّكَ فَتَتَّبِعُهُ كَمَا نَزَّهَا كَمَا سَابِ النَّجْلِ ثُمَّ يَدْعُو أَرْجُلًا مُمْتَلِيًا
 شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهَا جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةً الْعَرْضُ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقِيلُ وَيَتَهَلَّلُ
 وَجْهَهُ وَيَقُولُ فَيَكُونُ هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمُسَيِّحِينَ مِنْكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْيَمِينِ يَتَرَقَّى وَمُشَقَّ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَارْتِعَاكَفِيَهُ عَلَى الْخِجَةِ
 مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطْرٌ فَلَا ذَرْقَةَ تَحْدَرُ مِنْهُ فُجْهَانُ كَاللُّؤْلُؤِ لَا يَحِلُّ لِكَا فِيهِ
 يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ الْأَمَاتِ وَنَفْسُهُ يَلْتَمِهُ حَيْثُ يَلْتَمِهُ حَرْفُهُ فَيَطْلُبُهَا حَتَّى يَدْرُكَهَا
 بِبَابٍ لَدَيْهَا فَيَقْتُلُهَا بِسُورَتِ عَالِي عَالِيهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُولُ قَدْ عَصَمْتُ مِنْهُ
 نَفْسِي عَنْ وَجْهِهِ وَنَفْسِي عَنْ نَفْسِهِ رَجَا يَحْتَمِي فِي الْحِجْرِ فَيَكُونُ هُوَ كَذَلِكَ إِذَا دُحِيَ

اللَّهُ ارْعَيْتَنِي عَلَى السَّلَامِ إِنَّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ يَقْتُلُ الْبَصِيرَ حُرَّ عِبَادِي
 إِلَى الثُّرُودِ يَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّونَ أَوَانِيَهُمْ حُرًّا
 بِحَيْرَةٍ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّونَ مِنْهُمُ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَؤُلَاءِ مَرَّةٌ
 مَا كَانُوا يَخْضَرُونَ اللَّهُ عَالِمُ السَّلَامِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونُوا دَأْسُ الثُّورِ وَكَأْسُ هَيْمٍ
 خَيْرًا مِنْ شَائِلَةٍ دِيَارٍ لِأَحَدٍ كَمَا يَوْمَ فَيَرْجِعُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلِيُّ وَأَصْحَابُهُ كَمَا رَسَلُ اللَّهُ
 عَلَيْهِمُ السَّقْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَقْبَحُونَ قَدْسَى كَمَوْتِ كَنْسٍ وَاحِدَةٍ تُشَدُّ بِهَيْمٍ
 نَبِيُّ اللَّهِ عَالِمُ السَّلَامِ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْجِدَةً شَائِلَةٍ
 الْأَمْلاكَ سَاحِلَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ فَيَرْجِعُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلِيُّ وَأَصْحَابُهُ
 إِلَهُ فَيُرْسِلُ طَلِيًّا كَأَعْنَانِ الْجَبِّ فَيَعْلَمُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ
 اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكْبُرُ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرُوكًا وَلا دَبْرٌ يُعْمَلُ الْأَرْضُ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالْأَفْرِ
 ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ آتِيْنِي سِدْرَتَكَ وَرُدِّي بَرَكَتَكَ فَيَوْمَ مَوْدِنَ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ
 مِنَ الرَّمَاثَةِ وَلَيَسْتَطْعُونَ يُحْفِيهَا وَيَبَارِكُ فِي الرِّزْلِ حَتَّى آتِيَ اللَّفْحَةُ مِنَ الْأَيْلِ لَتَكْفِي
 النَّيَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةُ مِنَ الْبَهْرِ لَتَكْفِي الْقَيْلَةَ مِنَ النَّاسِ فَيَلِيْمَا هُمْ كَذَلِكَ
 رَأَيْتَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُ هُمْ تَحْتَ أَيْاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَهُ كُلَّ مُؤْمِنٍ
 وَكُلَّ مُسْلِمٍ وَيَقْبِضُ نَبِيَّ الرَّسُولِ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا فَتَهَارِجُ الْحُمْرُ فَعَلَيْهِمْ كَقَوْمِ
 السَّاعَةِ تَرْتَجِمُهُ نَوَاسِ بْنِ سَعَانَ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَانُوا
 صَبَحَ كَوْدُ كَرِيَّا تَرَكِبُ أَوْ سَكُو كُتْهَا يَأْ أَوْ كَرِبُ بَرْهَ يَارِيعَةَ كَبِيْ أَوْسَ كِي تَخْفِي كِي أَوْ كَبِيْ أَوْسَ كِي
 فَتَنِي كَوْبُ كَرِيَّا كَبِيْ بَلَدَ أَوْزَسَ كَفَشَكُو كِي أَوْ كَبِيْ سَبْتَ أَوْزَسَ (بِيَا تَنَكُ كَسَبْنِي كَمَانِ
 كَمَا كَرِ دَجَالِ انْ دَرِخْتُونِ كَسَ جَهَنَّمِ انْ كُنِيَ حَبِ بَمِ بَرِ أَرْبَ بَاسِ شَامِ كَرِ كَسَ تَوَاسَ بَارِ
 جَهْرُونِ بَرِ اسْكَالْ مَعْلُومِ كَمَا رِيعَنِي دُرْ أَوْ رُفُفَ) أَرْبَ نِي فَرَا يَأْتِيْنَا كَمَا حَالِ بَرِ سَمِ نِي
 عَرَضَ كَمَا يَرْسُولُ اسْكَالْ دَجَالِ كَا ذَكَرَ كَمَا أَوْ سَكُو كُتْهَا يَأْ أَوْ كَرِبُ بَرْهَ يَارِيعَةَ كَبِيْ أَوْسَ كِي
 هُوَ كَمَا كَرِ دَجَالِ انْ دَرِخْتُونِ مِيْنِ كَبُجُورِ كَسَ مَوْجُودِ رِيعَنِي اسْكَالْ أَنَا بَهْتَ قَرِيبِ رِيسُولِ
 اسْكَالْ مَعْلُومِ سَمِ نِي فَرَا يَأْتِيْنَا كَمَا حَالِ كَسَ سَوَا أَوْ رُفُفَ كَا حَوْفِ مَسِيرِ زَايَدِ هِي رَقِشْتُونِ

کا آپس کی لڑائیوں کا اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اوس کے الزام دوں گا اور
 تمکو اوس کے شر سے بچاؤں گا اوساگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مسلمان اپنی طرف سے
 اوسکو الزام دیگا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال توجوان گھونگرا لہ والا
 ہے اوسکی آنکھیں میٹ ہو گویا کہ میں اوس کے مشابہت دیتا ہوں عبدالغفری بن قطن کے ساتھ (عبدالغفر
 ایک کافر تھا سو شخص تم میں سے دجال کو پاوے اوسکو چاہیے کہ سورہ کہف کو سرے کی آیتیں اوس پر پڑ
 مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا دہانے اور فساد دہاٹے گیگا
 بائیں اے خدا کے بند و ایمان پر قائم رہنا اصحاب کبیر رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم پر کتنی مدت رہے گی اپنے فرمایا
 چالیس دن تک ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینہ اور تیسرا ایک ہفتہ کو
 اور باقی دن جیسے پتہ ماری دن میں (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے ۱۴
 دن تک رہے گا) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم سال بہر کے برابر ہوگا اوسدن ہکو ایک ہی دن
 کی نماز کفایت کرے گی اپنے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا اوسدن میں بقدر اوس کے جتنی دیر کے بعد
 ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اوسدن بھی اٹھ کر کے پڑھ لینا اب تو گھبرایاں ہی موجود ہیں
 اوس وقت کا انداز بخوبی ہو سکتا ہے تو دوس نے کہا اگر آپ یوں صاف نہ فرمائے تو قیاس بہتہا کہ
 کہ اوسدن صرف پانچ نمازیں پڑھنا کافی ہو تین کیوں کہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا ہوا اللہ تعالیٰ
 نے پانچ نمازیں فرض کیں ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے تمہرے کہتا ہے کہ عرض تسعین
 میں جو خط استوا سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہان کا افق معدل النہار ہے چہر مہینہ کا دن
 اور چہر مہینہ کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بہر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان دن پانچ
 جاوے اور چہر تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوگی) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی چار
 زمین میں کیونکر ہوگی اپنے فرمایا جیسے وہ مہینہ جسکو ہوا پیچھے سے اوڑھاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس
 اوگیا تو اوکو کفر کی طرف بلادے گا دے اوسپر ایمان لا دیں گے اور اوسکی بات مانیں گے تو آسمان
 کو حکم کرے گا وہ پانی برس اویگا اور زمین کو حکم کرے گا وہ انکی گھاس اور اناج اوگا دے گی تو شام کو گرد
 رجاوڑا آویں گے پہلے سے زیادہ اونکی کوڑن لگی ہوں گے تہن کشادہ ہونگے کہ کہیں تہی ہو ہیں نیچے
 خوب موٹی ہو کر اپہر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا اوسکو بھی کفر کی طرف بلادے گا لیکن دے اوسکی

بابت کو نہ مانیں گے تو اذن کی طرف سے بڑا جادو کیا اور پختہ سالی اور خشکی ہوگی اذن کے ماتھوں میں اذن
 کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال دریاں زمین پر نکلیگا تو اس کے لپٹکا اسے زمین اپنے خزانے
 نکال تو دھان کے مال اور خزانے نکل کر اوس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی نکھی کے
 گرد وچوم کرتی ہیں بہر دجال ایک ابن مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا
 نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اوس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دھلتا ہوا اور ہنستا
 ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا لگاؤ تھا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام سفید میدان کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زر و رنگ کا جوڑا پہنچے
 ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا جھنڈا لٹکا
 تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اٹھا دیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی جس کا فر کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام اترینگے اوس کو اذن کے دم کی سیاہ لگیگی وہ مر جاوے گا اور اذن کے دم کا اثر دھان تک
 پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تالاش کریں گے یہاں تک کہ
 پاؤں لگے اوس کو باب لہر پر لگد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے اسو اوس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ
 لوگوں کے پاس آویں گے جن کو خدا نے دجال سے بچا یا سو شفقت سے اذن کے چہروں کو سہلا دیں گے اور اذن کو
 خبر کریں گے اذن درجن کی جو بہشت میں اذن کے لیے رکھے گئے ہیں وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اوس
 حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے شہید نکالے ہیں کہ کسی کو اذن سے ٹٹنے کی طاقت نہیں
 تو پناہ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یا جوج اور باجوج کو اور دوسے
 ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے اذن میں کہے پہلے لوگ طبرستان کو دریا پر گذریں گے اور قبضہ بانی ہر
 میں ہوگا سب پی لیں گے بہر اذن میں کے پچھلے لوگ حب مان آویں گے تو کہیں گے کہ یہی اس دریا میں
 بانی بھی تھا رہر چلیں گے جہاں تک کہ اوس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہو یعنی بیت
 المقدس کا پہاڑ تو دوسے کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل
 کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلاویں گے خدا تعالیٰ اذن تیروں کو خون میں بہر کر ٹوٹا دیگا دوسے
 سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ یہی مارے گئے کو یہ مضمون اس وایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت
 سے لیا گیا ہے اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور اذن کے اصحاب گھر سے رہیں گے یہاں تک کہ اذن

نزدیک میل کا سرفضل ہوگا سو ہٹنی ہے آج تمہارے نزدیک یعنی کہانے کی نہایت نگی ہوگی اب خدا کا
 پیغمبر عیسیٰ اور ادون کے ساتھی دعا کرینگے سو خدا تعالیٰ یا حوج اور ما حوج کے لوگوں پر خدات بھیجے گا اور انکی
 گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جا دیں گے جیسے ایک آدمی مرنا ہے یہ خدا کا رسول عیسیٰ اور ادون
 کے ساتھی زمین پر ادترین گے تو زمین میں ایک البیت برابر جگہ ادون کی سٹرا سٹرا اور گندگی سو خالی بنا دیں گے
 یعنی تمام زمین پر ادون کی سٹری لائشیں پڑی ہوں گی اب خدا کا رسول عیسیٰ اور اس کے ساتھی خدا سے دعا
 کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردنوں کے برابر وہ اونٹوں کو اٹھائے جا دیں گے اور
 ادون کو پسینہ لڑیں گی جہاں خدا کا حکم ہوگا یہ خدا تعالیٰ انسا پانی برسا دے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں
 کا اورس پانی سے باقی نہ رہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حص یا باغ یا صاف
 عورت کے کر دے گا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پہل جا اور اپنی برکت کو پیر دے اور اسدن ایک انار کو
 ایک گردہ کہاویگا اور اسکی چیلکہ کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سائے میں بیٹھیں گے اور دو وہ میں برکت ہوگی
 یہاں تک کہ دو دھار اوٹنی آدمیوں کے بڑے گردہ کو کفایت کرے گی اور دو دھار گائے ایک بوری کے
 لوگوں کو کفایت کرے گی اور دو دھار بکری ایک حبسی کو گون کو کفایت کرے گی سو اسی حالت میں لوگ
 ہونگے کہ یکا یک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ انکی غلوں کے نیچے لگیں گی اور انکو جا دیں گی تو ہر مومن
 مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بد ذات لوگ باقی رہ جا دیں گے آپس میں بٹریں گے کہ ہوں کی طرح
 اور پھر قیامت قائم ہوگی **ف** و جال اور یا حوج اور ما حوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کو شہنشاہ
 کے واسطے کہ کون ادون کے داؤن میں آئے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے
 کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھو تو اسکا سرگز اعتقاد نہ کرے اور سکو و جال کا نائب
 جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اسکا نام ہے جو ولی نہیں مسمیٰ
 مومن سو ہوا ورجو کا فریدین فاسق سے ہوا و سکو ستر راج کہتے ہیں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ**
بْنِ جَابْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ لَقَدْ كَانَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً مَّا كُنَّا مَعَهُمْ يَوْمَئِذٍ
حَتَّى يَنْهَوُا الْجَبَلِ الْحَمِيرَ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْقُدْسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلْ
لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ يَكُنَّا بِهَيْمَةَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَقَدْ قَتَلْنَا بَعْضَهُمْ فَخَضُّوا بَعْضَهُمْ
وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ قَالَ لَقَدْ قَتَلْنَا بَعْضَهُمْ فَخَضُّوا بَعْضَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ قَالَ لَقَدْ قَتَلْنَا بَعْضَهُمْ فَخَضُّوا بَعْضَهُمْ

فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيَوْمَرِيهِ فَيُؤْمَرُ بِالْبَيْشَارِ مِنْ مَثَرَةٍ حَتَّى يَفْتَدَى بَيْنَ
 رَجُلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّخَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ خُذْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ
 يَقُولُ لَهُ أَتَدْرُسُ بَنِي تَقُولُ مَا أَزِدَّتْ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ
 بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُ الدَّخَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرَاقُوتِهِ
 ثُمَّ سَاقًا فَلَا يَسْتَطِيعُ رَأْيُهُ سَيْلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُهُ النَّاسُ
 إِمْتِنَانًا فَكَهْ إِلَى النَّاسِ رَوَاتِمًا أَلْقَى فِي الْجَبَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
 أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ حَمَمَهُ الْبُسْعِيدُ خَدْرَى حُرَّادِي وَرَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى دَجَالَ تَكْلِيكَ سُلَامَانَ مِنْ سَوَاكِي تَخْضُ أَوْ كَطِيفَ جَلِيكَارَاهِ مِنْ أَسْكَو دَجَالَ كِهْتِيَانِ
 لُوكِ لِيَكِ وَهَ اس سَوِجْمِينِ كِهْ تُو كِهَانِ جَاتَا هِ وَه بُولِيكَ مِينِ اِسِي تَخْضُ كِهْ بَاسِ جَاتَا هُونِ جَزْبَلَا هِ وَه
 كِهْمِينِ كِهْ تُو كِهَا هَارِ مَالِكِ پَرَا يَمَانِ نَهِينِ لَا يَادُوه كِهْمِينِ كِهْمِينِ هَارِ مَالِكِ جِيَا هُونِ نَهِينِ هِ وَه جَالِ كِهْ لُوكِ كِهْمِينِ كِهْ
 اِس كُو مَارِ دُالُو هِرِ اِس مِينِ كِهْمِينِ كِهْ هَارِ مَالِكِ تُو مَنَعِ كِهَا هِ كِهْمِينِ كِهْ سَوِجْمِينِ اِس كِهْ سَامِنِ
 نَهْ جَادِينِ هِرِ اِس كُو لَ جَادِينِ كِهْ وَه جَالِ كُرِ بَاسِ حَبِ وَه وَه جَالِ كُو دِيكِهْ كَا تُو كِهْ كَا اِس لُوكِ سِهْ تُو دَجَالَ
 هِ جِس كِي خَبَرِ دِي هِي جَنَابِ سُولِ خُذَا صِلَ اِس عَلِيهِ وَسَلَّمَ نَهْ وَه جَالِ حَكْمِ دِيكَ اِس كِهْ لُوكِ كُو اِس كَا سِهْ هِرِ جَاتَا
 كَا اِس كِهْمِينِ كِهْ اِس كُو كُرِ اِس كَا سِهْ هِرِ اِس كِهْ مِثْ اِس كِهْ مِثْ رِجْهِي مَارِ پَرِ كِهْ لُوكِ هِرِ وَه جَالِ اِس كِهْ بُو جِيكَ تُو
 سِرِ اِس كِهْ مِينِ نَهِينِ كِهْ تَا رِجْهِي سِرِ خُذَا مِثْ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ تُو جُو تَا مِثْ هِ هِرِ وَه جَالِ حَكْمِ دِيكَ وَه جِيَا جَاتَا
 اِس سِهْ سِهْ سِرِ لَ كِهْ دُونِ بَاؤُنِ تَا كِهْ تَا نَكِ كِهْ دُونِ كِهْ هِرِ وَه جَالِ اِس كِهْ دُونِ مَلِكُونِ
 كِهْ سِهْ مِينِ جَاوِسِ كَا اِس كِهْمِينِ كِهْ اِس كِهْ مِينِ وَه شَخْصِ (زنده هوك) سِيدِ اِس كِهْ اِس كِهْ هِرِ اِس كِهْ
 بُو جِيكَ كَا اِس تُو سِرِ اِس كِهْ مِينِ لَا يَادُوه كِهْمِينِ كِهْ تُو اِس كِهْ مِينِ هِرِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ
 اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ
 دِيكَ كِهْ كِهْ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ
 بَاؤُنِ بَاؤُنِ كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْ فَرَا يَا تَخْضُ سَبِ لُوكِ نَهْ سُبْ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ اِس كِهْ مِينِ
 الْمُعْتَرُونَ شُعْبَةً قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّخَالِ أَكْثَرًا مِمَّا سَأَلَ

قَالَ وَمَا يُصِيبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِصِمُ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ
 وَالْأَنْصَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سینہ و جال کا حال اتنا نہیں بوجہا جتنا میں نے بوجہا آپؐ فرمایا تو کہیں نہ کر رہا ہے و جال تجھ کو
 نقصان نہ پہنچا دے گا میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کہا نا ہوگا نہ میں نہ بھی آپ
 نے فرمایا ہوگا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے جسے جو اس کے پاس ہوگا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ
 نہ کر سکے گا یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اور پر گزر چکی ہے **اعین** الْمُغْبِیْرَةُ بِنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا
 سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سَأَلْتُكَ
 تَكَرَّرْتُ ائْتِصِمُ يَقُولُونَ مَعَ كَيْفِ جَلِّ مِنْ خُبْرِهِ وَفَعَّرَ مَا قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ
ترجمہ وہی جو گزرے اس میں یہ کہ اس کے ساتھ ہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کو اور پانی کی
 نہ ہوگی **اعین** اَيْمُنُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْنَدِيُّ أَخُو حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُسَيْدٍ أَرَادَ فِي حَدِيثِ
 يَزِيدَ أَنْ يَقَالَ لِي أَسْأَلُ **ترجمہ** وہی جو گزرے **اعین** يَفْقُوبُ بْنُ عَاصِمٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ
 الثَّقَفِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَجَدَهُ رَجُلٌ يَقُولُ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ
 بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَيْنَا أَوْ كُنَّا أَقْبَلَ شَجَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً
 تَخُوضُهَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّا كُنَّا سَتَرَدُونَ بَعْدَ
 قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا حُدِّثَ الْبَيْتُ دَيُّوْنٌ دَيُّوْنٌ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَيْرُ الدَّجَالِ فِي أُمَّتِي يَمُكُّتُ أَرْبَعِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ
 أَرْبَعِينَ عَامًا فَيُذَبِّعُ اللَّهُ عِلَيسَ بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْفَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ
 ثُمَّ يَمُكُّتُ النَّاسَ سَبْعَ سِنِينَ لَكِنَّ أَسْتَيْنَ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً
 مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى رُجْهِ إِلَّا رَجُلٌ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ
 إِيْمَانٍ إِلَّا قُبِضَتْ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ تَخَلَّى فِي كَيْدِ جَلٍّ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى
 تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَسْبِقُ شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَةِ
 الظُّلُمِ وَأَحْلَامِ السَّاعَةِ لَا يَمُوتُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يَكْفُرُونَ مُنْكَرًا أَيْ مَمْلُوكًا لِمُومِنٍ الشَّيْطَانُ
 يَقُولُ لَا تَسْتَحْيُونَ يَقُولُونَ كَمَا تَأْمُرُنَا تَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَاوِرُونَ

اوٹھا لینگا (یعنی بیہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب پہلے صور کو دھونیکا جو اپنے اوٹھوں کے حوض پر گلا دے کر
 ہو گا وہ بیہوش ہو جاوے گا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جاوے گئے پھر اللہ تعالیٰ بانی برساویکا جو لطفہ کی طرح ہو گا
 اس سے لوگوں کے بدن اوگ اوگین گے پھر صور پونکا جاوے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے
 پھر پکارا جاوے گا اسے لوگو اپنے ناک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے سوال ہو گا پھر کہا جاوے گا ایک لشکر
 لگا لو دوزخ کے لیے پھر جاوے گا کتنے لوگ حکم ہو گا پھر ار میں سے نوسو تانو سے نکالو دوزخ کے لیے اور
 ایک ہزار چین بنتی ہو گا اپنے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بڑا کر دے گا (میت اور نصیبت سے بڑا کر
 سے) اور یہی وہ دن ہے جو بچ بڑی کھلے گی یعنی سختی ہوگی **عَنْ** يَكْفُوبَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
 مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا
 وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَحَدٌ تَكْفُرُ بِشَيْءٍ رَأَيْتُكَ تَقُولُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا
 عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيئُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ غَوَّهَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّخَالُ فِي أُمِّي وَسَأَلَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِ حَدِيثٍ مُعَاذٍ قَالَ فِي
 حَدِيثِهِ فَلَا يَجُوزُ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا أَقْبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ عَرَضَتْهُ عَلَيْهِ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَادُ بَرَزَا **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خِطْبَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَسْأَلْهُ بَعْدُ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ آيَاتِ خُرُوجِ أَهْلِ النَّارِ مِنْ مَغْرِبِهَا
 خُرُوجُ الذَّائِبَةِ عَلَى النَّاسِ هُمْ وَأَيُّهَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَلَاحِهَا فَلَا خَيْرَ عَلَى أَهْلِهَا قَرِيبًا
 رحمہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہو رہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث
 یاد رہی جب کو میں کہی نہ پہلا آپ فرماتے تھے میں نے سننا نہ آیا میں نے پہلے قیامت کو آفتاب کا
 پچھم کے طرف سے نکلنا ہے اور چاند کو وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ادوں و نو
 میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد ظاہر ہوگی **عَنْ** إِذْ رُفِعَتْ قَالَ جَلَسَ إِلَيَّ مَرْوَانُ بْنُ
 الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ ثَلَاثِينَ مِنَ السَّنِينَ فَسَمِعُوهُ دَهْوً يُحَدِّثُ عَنْ آيَاتِ أَنْ أَوْكَلَهُمْ
 الدَّخَالُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَلَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ خِطْبَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَسْأَلْهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَنَزَلَتْ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَواتُهُ جَلَسَ عَلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يَتَعَلَّقُ فَقَالَ لِيَلْزَمَهُ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلِّاةً
 ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالَوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَخْبَرُوا أَنِّي وَاشْتَبَهَ مَا جَمَعْتُكُمْ لِمَ رَغِبْتُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَكَرِهْتُ جَمْعَكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِي كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا نَحْنَاءَ كَمَا يَمُرُّ رَأْسُكُمْ وَحَدَّثَ
 حَدِيثًا دَأْبَ الدَّيِّ كُنْتُ أَحَدَ ثَلَاثَةٍ مِنْ مَسِيحِيَّةِ الذَّخَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ
 بِحَرِيرَةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ الْخَمْرِ وَجَدَ فِي كُلِّ بَيْتٍ الْمَوْجَ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرَفُوا
 الْجَزِيرَةَ فِي الْبَحْرِ حِينَ تَغْرُبُ حَيْثُ مَغْرِبُ الشَّمْسِ فَبَكَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا
 الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّجَرِ لَا تَدْرُونَ مَا قُبِلَهُ مِنْ دُورِهِمْ مِنْ كَثَرَةِ
 الشَّجَرِ فَقَالُوا وَبِكَ مَا أَنْتَ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ إِنِّي هِيَ الْقَتُومُ
 أَطْلَعُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدُّرِّ فَإِنَّهُ إِخْبَرَكُمْ بِمَا أَشْوَاقُ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا
 قَرَّبْنَا مِنْهَا أَنْ نَكُونَ شَيْطَانًا قَالَ فَأَصْلَقْنَا بِيَرِاحٍ حَقَّقَ دَخَلْنَا الدَّيْرَ كَذَا فِيهِ أَكْثَرُ
 إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلَقْنَا دَابَّةً وَفَقَّا جَمُوعًا تَدَاهِيهِ إِلَى عُنُقِهِمْ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى
 كَعْبَيْهِ بِالْحَرِيدِ قُلْنَا وَبِكَ مَا أَنْتَ قَالَ تَدْرُونَ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبَرُونِي مَا أَنْتُمْ
 قَالُوا هُمْ أَنَا مِنْ بَنِي الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بِحَرِيرَةٍ فَصَادْنَا الْبَحْرَ حِينَ اشْتَمَلَتْ قُلُوبُ
 بِمَا الْمَوْجَ شَهْرًا ثُمَّ أَرَفْنَا الْخَزِيرَتِكَ هَلَا فَبَكَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَنَا
 دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّجَرِ لَا تَدْرِي مَا قُبِلَهُ مِنْ دُورِهِمْ مِنْ كَثَرَةِ الشَّجَرِ قُلْنَا وَبِكَ مَا
 أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ ائْتِ عَمْرُوًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدُّرِّ
 كَمَا نَهَى الْخَبْرُ بِمَا أَشْوَاقُ فَاقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ نَكُونَ شَيْطَانًا
 فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ خَلِيلِ يَمِينٍ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنٍ اسْتَحْبِرُ قَالَ أَسَأَلْتُكُمْ عَنْ تَحْلُوقِ أَصْل
 يُشِيرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَسَأَلْتُهَا يُؤْخِلُ أَنْ لَا تَقْطُرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ حُجَيْرَةَ مَسْبُورَةٍ قُلْنَا
 عَنْ أَبِي شَأْنِهَا اسْتَحْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يَبْرُقُ
 أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ رُحَى قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنٍ اسْتَحْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ
 مَاءٌ وَهَلْ يَزِدُّ أَصْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَصْلُهَا يَزِيدُّ عَنْ مَاءِ
 مَاءِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ خَبَرِ الْأَنْبِيَاءِ مَا قَعَلُ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ بِثَرْبِ

قَالَ أَتَأْتِكُمْ أَلْعَرَبُ ثُلَاثًا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَاحِبُهُمْ وَكَيْفَ بَرَاءَةُ أَتَاهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلْدِيهِ
 مِنَ الْعَرَبِ دَا طَاعُوهُ قَالَ قَالَ لِحُصَيْنٍ قَدْ كَانَ ذَاكَ ثُلَاثًا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَكُمْ
 إِنَّ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي أَخْشَى كُرْهُكُمْ عَيْنِي أَنَا الْمُسْلِمِيُّ الدَّجَالُ وَإِنِّي أَوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْحَرْجِ
 كَأَخْرَجِ كَأَسِيرٍ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرِي قَرِيبٌ إِلَّا هَبْطُهَا فِي أَرْضِ بَعِثَ لِيكَهَ غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ
 فَهُمَا مَكْرَهَتَانِ عَلَيَّ كَلِمَاتُهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَهْجُلَ رَاحِدَةً أَوْ وَاحِدَةً امْتَنَعَا اسْتَفْلَكَنِي
 مَلَكٌ يَبْكِيهِ السَّيْفُ صَلَاتًا يَصُدُّ عَنِّي عَنْهَا فَرَأَيْتُ عَلَى كُلِّ تَقَبٍّ مِنْهُمَا مَلَكٌ يَخْرُجُ مِنْهَا قَائِلًا
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ يُحْصِرُ رَبِّهِ فِي الْمَيْدَنِ هَذَا وَطَيْبَةُ هَذَا وَطَيْبَةُ
 يَسْنِي الْمَدِينَةَ الْأَهْلُ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ وَطَعَنَ يُحْصِرُ رَبِّهِ فِي الْمَيْدَنِ فَقَالَ النَّاسُ
 نَعَمْ فَإِنَّهُ أَجْبَنُ حَدِيثٌ نَبِيٍّ إِنَّهُ رَافِقُ الدِّينِ كُنْتُ أَحَدٌ تَكَلَّمَ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ
 وَمَكَّةَ الْآيَاتُ فِي تَحْرِيرِ النَّبَامِ أَوْ جَرِ الْيَمِينِ لَا بَلْ مِنْ قَبْلِ الْتَهْرُيقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمُشْرِقِ
 مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمُشْرِقِ مَا هُوَ أَوْطَى يَكْدُمُ إِلَى الْمُشْرِقِ قَالَتْ فَخَفِضْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْتُ عَامِرَ بْنِ شَرَحْبِيلٍ سَ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا
 ضَحَاكُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِي أَوْرَادُ عَوْرَتُونَ مِنْ شَهِينِ جَهْدُونَ نَعَمْ بِمَعْرِتِ كِي تَهِي كِي بَيَانُ كِي وَجِبْهُ كِي حَيْثُ
 جَوْنَتِي سُبْنِي هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ ادرت واسطه کرنا اوس میں اور کسی کا وہ بولیں اچھا اگر تم یہی
 چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی اوندھوں نے کہا مان بیان کرو فاطمہ نے کہا میں نے نکاح کیا ابن خیرہ سے اور
 وہ فرزند کے عہدہ جوالون میں سے تھے اوندھوں پر وہ شہید ہو چکے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ جہاد میں بیوہ ہو گئی تو مجھ سے پیام بیجا عبد الرحمن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی پیام بیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لیے اور میں
 یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے محبت رکھو اس کو چاہیے کہ اسامہ
 سے مجھ سے محبت رکھے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا میرے کام کا اختیار
 آپ کو ہے آپ جس کو چاہیے نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا ام شریک کے گھر ادھم جاؤ ام شریک ایک عورت تھی
 مالدار انصار میں کی بہت خیر چنے والی اس کی راہ میں اوس کے پاس جہان اترے تھے میں نے عرض کیا
 بہت اچھا میں ام شریک کو پاس ادھم جاؤں گی بہر آپ نے فرمایا ام شریک پاس نہ جاؤ اوس کے پاس یہاں بہت

آئے ہیں اور مجھے بڑا معلوم ہوتا ہے کہ میں تیری اڈہ میں گر جاؤں یا تیری پٹریوں پر سو کھڑا ہوں جاؤں
 اور لوگ شہر میں ہوں سو وہ دیکھیں جو بچہ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمر بن
 ام مکتوم پاس اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ اور وہ اس قبیلے میں سے
 تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی یہ فاطمہ نے کہا میں اون کے گھر میں چلی گئی جب میری عدت گزر گئی تو
 میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا مسادہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارنا تھا
 نماز کے لیے جمع ہو جاؤ میں یہی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی
 میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے جب اپنے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھی اور
 آپ میں سے تھے آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے
 تم کو اکٹھا کیا وہ بولے اللہ اور ہر کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا تم خدا کی میں نے تم کو عنایت کی
 یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تم داری ایک نصرا لے تہا وہ آیا اور اس نے
 بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق تھی اور حدیث کر جو میں تم سے
 بیان کیا کرتا تھا وہ جال کے باب میں اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تم سوار ہو اس مندر کے جہاز میں
 میں آدمیوں کے ساتھ جو بچم اور جذام کی قوم سے تھے سوا دن کو ایک مہینہ بھر بھر کہیلا کی سمندر میں اپنے
 شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر بڑے لوگ جاگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سوچ ڈھوپتے پھر وہ جہاز
 سے پلوار یعنی چوٹی کشتی میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے وہاں انکو ایک جہاز پر پہنچا دی و ہم بہت بالوا
 والا ملا کہ اسکا آگاہ بھیجا دیا وقت نہ ہوتا تھا بالوں کے چھوم سے تو لوگوں نے اس کو کہا اے کعبہ
 کیا چیز ہے اس نے کہا میں جا سوس ہوں لوگوں نے کہا جا سوس کیا اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو
 جو دیر میں ہے ہوا اس کو کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے تم نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اور جانور
 سے ڈرے کہ ہمیں شیطان نہ ہو تم نے کہا پھر ہم چلے دوڑنے پہنچا کہ دیر میں داخل ہوئے دیکھا
 تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے آنا بڑا آدمی اور دیا سخت جگر امو کہی نہیں دیکھا جگر
 ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں انوکھے دو دو ٹخنوں تک لوہے سے ہم نے
 کہا اے کعبہ کجبت تو کیا چیز ہے اس نے کہا تم قابو پا گئے میری خبر پر اپنے میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جاؤ
 تم اپنا حال بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن

جب ہم سوار ہو تو سمندر کو جوش میں پایا ہر ایک پہنوں کی شکستہ لہر سے کہلاتی رہی عبد اوس کے آگے اس نابھیز پر ہم بیٹھے چوٹی کشتی میں اور دھڑل ہوئے ٹاپو میں سولہا ہم کو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نہ جانتے تھے اوسکا آگے بچھا بالون کی کثرت سے جتنے اوس سے کہا اگو کجنت تو کیا چنیر ہے سوا دس نے کہا ہیز جاسوس ہون مجھے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا چلو اس مرد کے پاس ج ویر میں ہے کہ البتہ وہ تہا رہی خبر کا مشتاق ہر سو ہم تیر لطیف روڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہیں بہت پریت نہ ہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے مجھے کہا کہ کون بلال اسکا تو پوچھتا ہے اوس نے کہا کہ میں اوس نخلستان کو پوچھتا ہوں کہ پہلتا ہے مجھے اوس کو کہا کہ ٹان پہلتا ہے اوس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر غفر ہے کہ وہ پہلیگا اوس نے کہا کہ تہا دو مجھ کو طیرستان کا دریا مجھے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہے وہ بولا اس میں پانی ہے لوگوں نے کہا اوس میں بہت پانی ہے اوس نے کہا البتہ اوس میں کال پانی عنقریب جاتا رہے گا پھر اوس نے کہا خبر دو مجھ کو زرخ کے چشے سے لوگوں نے کہا کیا حال اوسکا پوچھتا ہے اوس نے کہا اس چشمہ میں پانی ہے اور دھان کے لوگ اوس کے پانی سے کہتی کرتے ہیں مجھے اوس نے کہا ٹان اوس میں بہت پانی ہے اور دھان کے لوگ کہتی کرتے ہیں اوس کے پانی سے اس کا مجھ کو خبر دو عرب کے پیچنیر سے اونہوں نے کہا کیا لوگوں نے کہا وہ مکے سے نکلے اور مدینہ میں گئے اوس نے کہا کیا عرب کے لوگ ادن سوڑے ہم نے کہا ٹان اوس نے کہا کیونکر اونہوں نے خور واد کے ساتھ کیا مجھے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گرد پیش کے عربوں پر اور اونہوں نے اطاعت کی اوکی اوس نے کہا یہ بات ہو چکی مجھے کہا ٹان اوس نے کہا خبردار رہو یہ بات ادن کے حق میں بہتر ہے کہ پیچنیر کے تابع رہو ادن اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ مسیح ہوں یعنی وہاں تمام زمین کا پتھر والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی سستی کو نہ چوڑوں گا جہاں نہ جاؤں جا لیس رات کو اندر سوار ہو کہ اور طیبہ کے دھان جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے جب میں جاؤں گا ان دو بستیوں میں ہو کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ اوسے گا ایک فرشتہ اور اوس کے ہاتھ میں ننگی تھار ہوگی وہ مجھ کو دھان جانے سے روک دے گا اور البتہ اوس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اوسکی چوکیداری کریں گے پھر حضرت صلح نے انہو پشت خارج ہوئے پھر دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی طیبہ کو مراد دینے

[illegible]

دَاخُوِي بِمَنْصَرَتِهِ اِلَى الْاَرْضِ وَقَالَ هَذِهِ حَبِيبَةُ يَسْكُنِي الْمَدِيْنَةُ مَرْجُمَةٌ شَعْبِي هُوَ رَايْتُ هُوَ مِمَّنْ فَاطِمَةُ
 بِنْتُ قَيْسٍ كَيْسٍ اَوْ هُوْنَ نَعْنِي هَكَوْ تَحْتَهُ دِيَارُ طَبْطَبُكُو ابْنُ طَابٍ كَهْتُو مِيْن رَوْدَه اِيكَ عَمْدَه مَسْمُوْمِيْن مَرْ
 كَهْوَرُ كِي اَوْرَجُو كَيْ سَتُو هَكَو پُلَا اَسْ پَر مِيْن نَعْنِي اَوْنِ هُو پُوچُو اَكْهْ جِسْ عَمْرَتِ كُو تِيْنِ طَلَاقِ دِيْ جَاوِيْنِ رُو
 كِهَانِ عَدَتْ كَرْ سَ اَوْنُوْنِ نَعْنِي كِهَا يِلَعِ نَعْنِي هَجُو تِيْنِ طَلَا قَدِيْ سَ تُو رَسُوْلِ اِمْرِ صَلِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمُ نَعْنِي هَجُو
 اَجَا زَتْ دِيْ اِيْنِ سِيْ كَيْ مِيْنِ عَدَتْ كَرْ نَعْنِي كِي پَر لُو كُوْنِ مِيْنِ سَادِيْ كِي كِي نَازِ كَيْ لِيْ جَمْعِ هُو مِيْنِ هِيْ جَلِيْ
 اَوْنِ لُو كُوْنِ كَيْ سَا تَهْ جُو جُو اَوْرُو تُو كِي يِلَعِ صَفْتِ مِيْنِ تُو جُو رُو دُو اِيْ كِي اَخْرَصْتُ كُو بَر تِيْ مِيْنِ نَعْنِي سَا رَسُوْلِ اِمْرِ صَلِيْ
 مَنِْبِرِ رُخْبِيْ بُو شَيْتِهْ تَهْ تُو فَر مَا يَا كَهْتِيْمِ دَارِيْ كِيْ جَا زَا دِهِيْ اِيْ سَمْنَدَرِ مِيْنِ سَوَارِ هُو كَيْ پَر مِيَانِ كِيَا دِيْ
 قَصْدِ جُو كَر اَتَا زِيَادَهْ هَ كَهَا طَمْعِ نَعْنِي كِهَا كُو مِيَانِ رَسُوْلِ اِمْرِ صَلِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمُ كُو دِيْ كِهْ هِيْ هُوْنِ اِيْنِ
 اِيْ نَآيَشْتِ خَارِ مِيْنِ بَر بَار اَوْرُ فَر مَا طِيْبِ هِيْ هَ يِنِ مَدِيْنَةِ سَكُنِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
 حَقَّقَا قَالَتْ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَيْمٌ الدَّارِيُّ نَاخِرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِيْنَتُهُ فَسَقَطَ اِلَى جَزِيْرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا مُتَقَرِّبًا
 الْمَاءَ فَرَفَعَنِي اِنْسَانًا يَجْرُ شَعْرُهُ وَاقْتَضَى الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِمَارْتَهُ لَوْ قَدْ اُذِنْتُ لِيْ
 فِي الْبُرُوجِ قَدْ وَطَّئْتُ اُبْلَادَكَ كَهَا غَيْرُ طَبِيبَةٍ نَاخِرَ رَسُوْلِ اِمْرِ صَلِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمُ
 سَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَعَدَّتْهُمْ قَالَتْ هَذِهِ طَبِيبَةُ ذُوْكَ الدَّحْلِ مَرْجُمَةٌ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ هُوَ رَايْتُ
 هُوَ رَسُوْلِ اِمْرِ صَلِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمُ بَايْنِ تِيْمِ دَارِيْ آئِيْ اَوْرُ اَبُو كُو خَبَرُوِيْ كَهْتِيْمِ دَرِ مِيْنِ سَوَارِ هُو كَيْ تَهْ اِيْ كَا
 هَازِ رَاهِ سَوْبُ كِيَا اَوْرُ اِيْ كِيْ جَزِيْرَهْ سَ جَا لَكَ وَهْ اَوْسُ كَيْ اَنْدَرُ كَيْ بَايْنِ كِي تَالَا شِ مِيْنِ دُوْنِ اِيْ كِي آدَمِيْ
 دِيْ كِهَا جُو اِيْنِ بَالِ كِهِيْ چَر هَ تَهَا اَوْرُ بِيَانِ كِيَا سَارِ اَقْصَدِ حَدِيْثِ كَا پَر كِهَا كَهْتِيْمِ دَرِ مِيْنِ سَوَارِ هُو كَيْ تَهْ اِيْ كَا
 مَتِيْ لُكْنِيْ كِي تُو مِيْنِ سَبْ شَهْرُوْنِ مِيْنِ هُو اَمَا سَوَا طِيْبِ كَيْ پَر رَسُوْلِ اِمْرِ صَلِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمُ نَعْنِي هَجُو كُو لُو كُوْنِ
 كَيْ سَا مَنِيْ نَكَالَا اَوْسُ نَعْنِي سَارِ اَقْصَدِ بِيَانِ كِيَا اِيْنِ فَر مَا طِيْبِ هِيْ مَدِيْنِهْ هَ اَوْرُ دُجَالِ دِيْ خُطْبِ هَ
 سَكُنِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَدَّ عَلَيَّ الْمَنِْبِرَ فَقَالَ اَيُّهَا
 النَّاسُ حَدِّثْنِي تَوَيْمٌ الدَّارِيُّ اَنَّ اَنَا سَائِرُ قَوْمِيْ كَانُوْا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِيْنَةٍ لَّهُمْ فَاَنْكَرْتُ
 بِحَمْدِ كُرْكِبٍ بَعْضُهُمْ عَلَيَّ لَوْ جَرَّ قِيْلَ الْبَحْرُ فِي الْجَزِيْرَةِ فِي الْبَحْرِ دَسَا قِيْلَ الْحَدِيثُ
 مَرْجُمَةٌ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ هُوَ رَايْتُ هُوَ رَسُوْلِ اِمْرِ صَلِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمُ مَنِْبِرِ رُخْبِيْ بُو شَيْتِهْ اَوْرُ فَر مَا يَا اَسْ لُو كُو

مجھ سے بیان کیا تیم داری نے کہ اون کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں وہ کشتی ٹوٹ گئی بعض
 لوگ اون میں سے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے بہر بیان کیا حدیث کو اور بطرح
 جیسے اور گذر **عَنْ** ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح
عَنْ ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح
 الدجال الا مائکة والمدينة ولكن كلف من القاصيها والاعلى الملكة صافين
 نحوهم ما يكون من السجدة فترجعت المدينة ثلاث رجعات يخرج اليهم من كل كاف
 ومناقب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں
 جس میں دجال نہ جاوے سوا کہ اور مدینہ کے مدینہ کے ہر رستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے
 اور جو کیداری کریں گے پھر دجال اور سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ میں بارگاہ
 کا (بے تین بار اوس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اوس میں کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جاوے گا
عَنْ ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح
 سجدة الجوف فيضرب رواقه وقال فيخرج اليهم كل منافق ومناطقة ترجمہ انس بن
 گذر اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرب کی شور زمین میں لگا دے گا اور ہر منافق مرد اور عورت
 اوس کے پاس چلے جاوے گا **عَنْ** ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح
 اللہ علیہ وسلم قال يتبعه الدجال من يهود اصبهان سبعون الفا عليهم الطيلسانة
 ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کو ساتھی جاوے گا صف
 کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادرین اوڑھے ہوئے **عَنْ** ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح
 اللہ علیہ وسلم يقول ليعذب الناس من الدجال في الجبال قالت أم شريك يا
 رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال همد قلیل ترجمہ ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے باگین گے پہاڑوں میں ام شریک نے کہا یا رسول اللہ عرب کے
 لوگ اوس دن کہاں ہوں گے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے) آپ نے فرمایا عرب اون دنوں
 تھوڑے ہوں گے (اور دجال کے ساتھی کروڑوں) **عَنْ** ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح
 دہر جو گذر **عَنْ** ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح عن ابی جراح
 ربهط منيهم ابو الدهماء وابو قتادة قالوا كتنا نمر على هينام

ابن عمر بنی عمر بن براء بن مالک قال ذات یوم انکم لتجاء ورون الی الحال ما کانوا باخضر
رسول الله صلی الله علیه وسلم متی ولا اعلم بحالہ فی موتی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
وسلم یقول ما بین خلق ادم الی قیام الساعة خلقوا کبر من الدجال ترجمہ ابو الدہا اور
ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ روایت ہر انہوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے عمر بن براء سے کہے
جایا کرتے ایک ن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے ذاب کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ہر سنا
آپ آپ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت ہو لیکر قیامت تک کوئی مخلوق (متر و فادین) ادجال
سے بڑا نہیں رہے زیادہ مفسد اور شریر ادجال ہی **عن** قتادہ رضی اللہ عنہ فی حدیث
ابو قتادہ قالوا کنا کما مر علیہ ہشام بن عامر العجوان بن حصین ذیل حدیث
عبد العزیز بن حنفیہ عن عائشہ قال امر اکبر من الدجال ترجمہ وہی جو ابو بکر
عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا
بالاغتسال سنا طلع الشمس من مغربها او الدخان او الدجال او الدابة او خاصۃ کذا
او اکثر العالمین ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال
کرنے کی جو چیزیں پہلے ایک دجال دھرمے دھوان میں سے زمین کا جانور جو ہے آفتاب کا چیم
ہے نکلا یا بچھین قیامت جہنمی موت نیز جب یہ باتیں آجاوین گی تو نیک اعمال کی تابو جانی رہیگی
عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاغتسال
سنا الدجال والدخان والدابة الا دحض وطلوع الشمس من مغربها و امر العالمین وحوثیۃ
عن قتادہ یہذا الا سنا و مثله ترجمہ وہی جو بکر **باب** فضل الیاء
فی الصبر فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت **عن** معقل بن یسار عن النبی صلی
الله علیہ وسلم قال العیادة فی الصبر کھجدة الی ترجمہ معقل بن یسار روایت ہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساد اور فتنے کے وقت عبادت کر لیا اتنا ثواب ہر جسیر میرے پاس سحر کر لیا
عن عبد الله عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة الا علی شرا لئلا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہو گی

اور وہ مرت ہوا **عَنْ** النَّبِيِّ أَنَّهُ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ
 وَعِنْدَكَ عَلَامٌ مِنْهَا أَنْصَارُ يَأْتِيَانِ لَكَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَعْنِي
 هَذَا الْعَلَامُ فَقُلْتُ أَنْ لَا يَدْرِيكَ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ **ترجمہ** انس سروریت ہوا ایک
 شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آوے گی اور کب آجیگا یا اس کی بشارتیں
 موجود تہا جس کو محمد کہتے تھے آپ نے فرمایا اگر یہ جیسے گا تو نشانہ بڑا نہ ہونے پادے کہ قیامت آجائے
ف مراد قیامت سروریت قیامت صغریٰ ہے یعنی موت کیونکہ قیامت کبرے کا وقت سوا خدا
 کے کیسے معلوم نہیں **عَنْ** الْأَنْبِيَاءِ بِأَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَى
 تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ بَيِّنَاتٌ
 حُلَامٌ بَيِّنَاتٌ يَدْرِيهِ مِنْ أَنْ دَسْنُوهُ فَقَالَ إِنْ عَمِدَ هَذَا الْهَرَمُ يَدْرِيكَ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ذَلِكَ الْعَلَامُ مِنْ أَنْ لَا يَدْرِيكَ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ **ترجمہ** انس بن مالک سروریت ہوا ایک شخص نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آوے گی آپ نے ہنسی دیکھا خوش ہو رہے ہیں آپ نے
 سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ارد کا جو شہنشاہ بن رہا تھا اس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں ہوتا اور سن
 موسیٰ تو بڑا نہ ہو گا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جاوے گی انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں ہوتا اور سن
عَنْ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْكَ وَسَلَّمَ إِنْ يَدْرِيكَ هَذَا فَذَلِكَ يَدْرِيكَ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ **ترجمہ** انس سروریت
 ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے بھائیوں میں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا اگر یہ جیسا تو بڑا نہ ہو گا کہ قیامت آجائے گی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِهِ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلِبُ اللَّفْظَةَ كَمَا يَحْلِبُ الْوَلَدُ الْوَلَدُ حَتَّى تَقُومَ
 الرَّجُلَانِ يَتْبَاعِيَانِ التَّوْبَ كَمَا يَتْبَاعِيَانِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلْبِصُ فِي حَوْضِهِ فَمَا
 يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
 قائم ہو جاوے گی اور حالانکہ مرد و اوستنی دو ہوا ہو گا سونہ ہو چکا ہو گا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت
 آجائے گی اور دوسرا خریدار اور فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کے سوے خرید و فروخت نہ کر چکے
 ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض مرست کر رہا ہو گا سوا سکو درست کر کے نہ پہنچا ہو گا

کہ فیست اجاؤگی **باب** مابین التفتین صورت کے دو پہنک میں کتنا فاصلہ ہوگا **ع**
 ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مابین التفتین
 اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعین ہوتا قال ابیت قالوا اربعین شہما قال ابیت
 قالوا اربعین سئۃ قال ابیت ثم یزول من التملک ما ینبتون کما کتبت البقل
 قال ولکن من الانسان شئ یراک لایطی الی اعظمک وادھو عجب الذنب ومنتہ
 یرکب الخلق یوم القیمۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 صورت کے دونوں پہنکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہوگا لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ چالیس ان
 کا اونہوں نے کہا میں نہیں کہتا ہر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا اونہوں نے کہا میں نہیں کہتا
 ہر لوگوں نے کہا چالیس برس کا اونہوں نے کہا میں نہیں کہتا رہنے مجھے اسکا تعین معلوم نہیں
 ہر آسمان سے ایک پانی ہر سے گا اوس سے لگ ایسے اوگ آوین گے جیسے سبزہ اوگ آتا ہے ابون
 کہا آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی
 ہڈی سے فیست کردن لوگ پیدا ہون گے رزوی نے کہا اس میں سے پیغمبر متھے ہیں اون کو
 بدنوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن آدم یاکلہ الذئب الا عجب الذنب
 منہ خلین وین یرکب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے اس سے آدمی پہلے بنایا گیا
 ہے اور اسی سے پھر جوڑا جاوے گا **ف** عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جو باوند
 کی دم جتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں
 گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گنتی آدمی کی پیدائش بیٹ میں اول زمین سے شروع ہوتی ہے اور
 قیامت میں ہی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وٹن متصل ہو کر جیسا باد
 تھا دیسا طیار ہو جاوے گا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہیں گنتی یا تو سب نہ گنتی ہوگی یا اوس کے باریک
 اجزائے اصلہ نہ گنتی ہو گئے اگرچہ غیر اصلہ اجزا گل جاوین (تحفۃ الاخبار) **ع**
 ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثننا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَذَكَرَ الْحَاذِثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ إِلَّا رَجُلٌ أَبَدًا فِيهِ يَرْكَبُ يَوْمَ الْبَيْعَةِ كَالْوَأَى عَظِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبُ الَّذِي تَرَحَّمَهُ
 ابوبہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک
 ہڈی ہے جو کمزور میں نہیں کہاتی اسی کو جوڑا جاوے گا قیامت کو دن کو کوئی عرصہ کیا وہ کوئی سی ہڈی ہے جو رسول اللہ
 آپؐ فرمایا و پڑھی کی

کتاب الزہد

کتاباؤں حدیثوں کے بیان میں جو دنیا سے نفرت دلاتی ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا بَيْعٌ
 الْمَوْثِقُ وَجَبَتْهُ الْكَافِرُ تَرَحَّمَهُ ابوبہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مسلمان کا اور جہنم ہی کا فرقی مسلمان کیسویں عیش میں ہو
 مگر کہ فرکیطرح عیش نہیں کر سکتا کہ فرکے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں عاقبت کی فکر اوسکو نہیں عبادت
 کی مشقت اوسکو نہیں مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اوس پر جہنم کا قبر کا وغرغہ ہے یہاں فکر سعادت
 و دن و غرغہ شرب البہر مسلمان جب دنیا سے خلاص ہو کر قبر اور جہنم سے پار ہو کر جہنم میں جاوے گا اور وقت
 اطمینان حاصل ہوگا اس لیے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جہانناک ایمان قومی ہوگا و مومن تاک دنیا
 کا رہنا برا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا عَنْ حَبَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالشُّوْرِ ذَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَذَلِكَ النَّاسُ
 كَتَفِيهِ فَمَرَّ بِحَدِيٍّ أَسْكَ مِيَّتَ فَنَادَاهُ فَآخَذَهُ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيْكُمْ يُعِيبُ أَنْ هَذَا
 لَهُ بَدْرُهُمْ فَقَالُوا مَا عَيْبُ أَتَاهُ لَنَا بَشِيرٌ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ يُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالِمٌ أَرَأَيْتُمْ لَوْ
 كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ وَلَا تَهْ أَسْكَ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ كَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى
 اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ تَرَحَّمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَازِزِينَ
 سَبَّهَ كَذِبَ آبٍ مَدِينَةٍ مِّنْ أَرْضِهِ تَبَّهَ كَسَى عَالِيَهُ كَيْطَرُ سَوْرَ عَالِيَهُ وَكَادُنْ مِّنْ جَوْدِيْنِهِ كَسَى بَابِ مَدِينَةٍ
 بِرَدِّهِ قَهْمِينَ ا اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تہرے آئیں ایک بہتر کا بھی چھوٹے کان والا

مردہ دیکھا اور سکا کان پکڑا اور فرمایا تم میں کون یہ لیتا ہے ایک روم کو لوگوں نے عرض کیا میں ایک
 وٹری کو بھی اسکو لینا نہیں چاہتا یعنی کسی چیز کے بدلے اور ہم اسکو کیا کریں گے آپ فرمایا میں چاہتا
 ہوں کہ یہ تم کو ملجاوے لوگوں نے کہا تم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب ہی اس میں عیب تھا کہ کان اس
 کے بہت چھوٹے ہیں بہر مریے پر اسکو کون لیکھا آپ فرمایا تم خدا کی دنیا اسرجل جلالہ کے نزدیک
 اسے ہی زیادہ ذیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ غَيْرِ أَنْ فَحَدَّثَهُ الشَّقِيقُ فَكَوْكَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا السَّلَامُ بِهِ عَيْنًا
 ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** مَطْرَقٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
 يَقْرَأُ الْهَآكُمُ الْهَآكُمُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَا لِي مَلِكٌ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالٍ
 إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَنْتَ بَيْتٌ أَوْ لَيْسَتْ فَأَنْتَ بَيْتٌ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ ترجمہ مطرق سے روایت
 ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ ابھیکم الہاکم
 پڑھتے تھے آپ فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اسے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی جو
 جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پسنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی **ف** اور جو کہہ چھوڑا
 تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو الفتون کھے انوس ہے کہ انسان
 مال کماوے اتنی سخت کرے شقت اٹھاوے اور حظ دوسرے اڑاویں لارہ ہے کہ آپ خوب
 کہاوے اور پیوے پیئے اور لے دیوے دوستوں اور عزیزوں کو کھلاوے ابھر ہی جو کچھ بچ
 رہوہ اگر وارث لے لیں تو خیر **عَنْ** مَطْرَقٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُوَ كَانَ كَذَلِكَ حَدَّثَهُ هَذَا **عَنْ** ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَا لِي مَلِكٌ رَقِيبًا لَهُ مِنْ مَالِهِ
 فَلَا يَأْكُلُ مَا أَكَلْتُ وَلَا يَشْرَبُ مَا شَرَبْتُ وَلَا يَسْكُنُ مَا سَكَنْتُ وَلَا يَلْبَسُ مَا لَبَسْتُ وَلَا يَتَزَوَّجُ مَا زَوَّجْتُ وَلَا
 تَارِكٌ لِي لِمَا يَشَاءُ ترجمہ ابوسریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا
 ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اسکا مال تین چیزیں ہیں جو کھایا اور فنا کیا اور جو پسنا اور پرانا کیا اور
 جو خدا کی راہ میں دیا اور حرمہ کیا اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور جو بڑ جانے والا ہے لوگوں
 کے لیے **عَنْ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَذَا الْأَمَانَةِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو ابوجندرا

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ بَعْثَ
 الْمَلَكَيْنِ تَلَاكَهُمَا فَيُرْجِعُهُمَا ثُمَّ يَنْتَبِهُمَا وَنَحْوُ ذَلِكَ يَنْتَبِهُمَا أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَعَمَلَهُ فَيُرْجِعُهُمَا أَهْلَهُ وَمَالَهُ
 وَيَنْتَبِهُمَا ثُمَّ يَرْجِعُهُمَا إِلَى النَّبِيِّ بْنِ مَرْثَدَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ
 تَمِيمُ بْنُ جَابِلٍ مِنْ بَنِي بَرْوَلَةَ أَتَى مِثْلَ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ
 مَالٍ أَوْ عَمَلٍ تَوَكَّمُوا لَمْ يَرَوْا مَالَهُ تَوَكَّمُوا لَمْ يَرَوْا مَالَهُ تَوَكَّمُوا لَمْ يَرَوْا مَالَهُ تَوَكَّمُوا لَمْ يَرَوْا مَالَهُ
 بَرِي عَمَلٍ كَرَّمَا هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ
 يَسْبَحُ خَيْرُ تَمَكِّ سَابِتُهُ مِثْلُ مَرْثَدَةَ كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ
 عَمَلٍ بَرِي عَمَلٍ كَرَّمَا هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ
 وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَدْرِ إِلَى الْيَمَنِ
 بَابِي وَجَزَيْتُهُمَا دَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْيَمَنِ وَآمَرَ عَلَيْهِمُ
 الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْيَمَنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِعُدْوَمِ ابْنِ
 عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ لَتَبَسَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنِينَ
 رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْلُكُمُ مَعَكُمْ أَنَا أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالُوا أَجَلُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَالْبَيْتِ وَأَوَّلُكُمْ مَا سَرَّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ
 أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْسَبُوا إِلَيَّ مَا سَرَّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ
 كَمَا تَنْسَبُوا إِلَيَّ مَا سَرَّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ كَمَا تَنْسَبُوا إِلَيَّ مَا سَرَّكُمْ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَابِتُهُ مِثْلُ مَرْثَدَةَ كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ
 بِهِمَا دَمَانِ كَاثَرِيهِ لَانِي كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ
 كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَابِتُهُ مِثْلُ مَرْثَدَةَ كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ
 اُكُوْدِي كَيْ سَابِتُهُ مِثْلُ مَرْثَدَةَ كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ
 رَادُّ رَمَّ اِسْمِي خِيَالِ سَوَاجِ جَمْعِ هُوَ كَيْ لِيَةِ انْشَانِ كَوُكُوشِ كَرَّمَا جَابِلِي هُوَ أَوْسَى كَيْ لِيَةِ انْشَانِ

ہو جاؤ اور اسید کہو اور سنائی جیسے خوش ہو گئے تو شتم خدا کی فقیر سی کا مجھے تیرے نہیں لیکن مجھے
 اس کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تیرے کشادہ ہو جاوے جس کو تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی بہر ایک دوسرے
 سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے اگلوں نے کیا تھا ۔
عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ دِيُونَسِيِّ وَمِثْلِ حَدِيثِهِمْ غَيْرُ أَنْ فِي حَدِيثِهِمْ صَلَاحٌ وَتَأْوِيلٌ كَمَا
عَنْ التِّرْمِذِيِّ مَرْجُوحٌ هُوَ جَوَازٌ أَسْمَى مِنْ يَسَافٍ كَمَا قَالَ لَوْ كُنَّا كَوَافِلَ كَرْدٍ زَاهِبًا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْكَامِلِ عَنْ أَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَحِقَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسٌ وَالْفَرَسُ أَيْ قَوْمٌ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَصْرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُ ذَلِكَ تَلَنَّا فُسُونًا
 ثُمَّ تَحَاسَلْنَا وَنَ فَمَثَلُ أَهْلِ بَرٍّ ثُمَّ تَلَنَّا فَحُفُّونَ أَوْ يَحْتَدِثُ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فُسُونٌ وَفَسَادٌ
 أَلَمْ يَكُنْ جَرِيرٌ لِيَتَحَسَّنُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَقْبِضُ مَرْجُوحٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ سُرُوهُ بِهَذَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرَمَا يَحِبُّ فَارِسٌ أَوْ رَوْمٌ فَخَرُّهُ جَوَادِينَ گے تو تم کیا ہو گے عبد الرحمن بن عوف نے
 کہا سم دی کہیں گے جو اللہ نے حکم کیا (یعنی اسکا شکر کریں گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اور کچھ نہیں کہتے رشک کرو گے بہر حسد کرو گے بہر بگاڑو گے دوستوں سے بہر دشمنی کرو گے یا اسبابی کچھ
 فرمایا بہر سبکین مہاجرین پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسرے کا حاکم بناؤ گے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ قُتِلَ عَلَيْهِ فِي
 الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ قُتِلَ عَلَيْهِ مَرْجُوحٌ أَبُو بَرٍّ سُرُوهِ بِهَذَا رَوَايَتُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرَمَا يَحِبُّ كَوْنِي تَمَّ مِنْ سُرُوهِ كَوْنِي جَوَابِي سُرُوهِ بِهَذَا رَوَايَتُ
 مِنْ تَوَا سُرُوهِ كَوْنِي جَوَابِي سُرُوهِ بِهَذَا رَوَايَتُ مِنْ تَوَا سُرُوهِ كَوْنِي جَوَابِي سُرُوهِ بِهَذَا رَوَايَتُ
 ارسود کچھ جواب نہ سوزیادہ ہوا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ ابْنِ التِّرْمِذِيِّ سَوَاءٌ مَرْجُوحٌ هُوَ جَوَادِ بَازِ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ
 وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَحَدُكُمْ لَا تَزِدُّوهُ نِعْمَةً اللَّهُ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ
 عَلَيْكُمْ مَرْجُوحٌ أَبُو بَرٍّ سُرُوهِ بِهَذَا رَوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرَمَا يَحِبُّ كَوْنِي تَمَّ مِنْ سُرُوهِ كَوْنِي جَوَابِي سُرُوهِ بِهَذَا رَوَايَتُ

کم ہے مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور مال و بچوں میں اور حکومت دیکھو جو تم سے زیادہ
 اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اور **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصٌ وَأَقْرَعٌ
 وَأَعْمَى نَارَ آدَمَ اللَّهُ أَنْ يَبْدِلَ بِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ
 إِلَيْكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَرَيْدٌ هَبْ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَدَّرَ فِي النَّاسِ قَالَ فَمَسَحَهُ
 فَذَهَبَ عَنْهُ قَدْرُهُ وَأَعْطَى لَوْ تَأَخَّسَا وَجِلْدًا أَحْسَنًا قَالَ فَأَتَى الْمَلِكُ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
 الْوَيْلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْتَحْقَ الْأَنْ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَعِ قَالَ أَحَدُهُمَا الْوَيْلُ وَقَالَ الْأَقْرَعُ
 الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَى ثَلَاثَةَ عَشَرَ نَفَقًا بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعُ فَقَالَ أَيُّ
 شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَقَالَ شَعْرُ حَسَنٍ وَرَيْدٌ هَبْ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَدَّرَ فِي النَّاسِ قَالَ
 فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَقَالَ وَأَعْطَى شَعْرًا أَحْسَنًا قَالَ فَأَتَى الْمَلِكُ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ
 فَأَعْطَى بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ
 قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأَبْصُرَ بِالنَّاسِ قَالَ فَمَسَحَهُ فَكَرَّدَ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَتَى
 الْمَلِكُ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَى شَاةً وَالِدًا فَأَتَتْهُ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا
 وَادِ مِثْلُ الْوَيْلِ وَلِهَذَا وَادِ مِثْلُ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادِ مِثْلُ الْغَنَمِ قَالَ فَخَرَّ رَاكِعًا إِلَى الْأَبْرَصِ فِي
 صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ فِي الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ
 لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ شَرِّكَ اسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنُ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ
 بَعِيرًا أَتَبْلَغُ عَلَيْهِ وَفَسَّرَ فَقَالَ الْمُحْمُودُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِضُ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ
 يَقْدَرُ النَّاسُ فَعَيَّرَ فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ
 إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ رَأَى الْأَقْرَعُ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ
 لِهَذَا أَوْ دَعَلِيكَ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَيَّ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ
 وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ فِي الْجِبَالِ
 فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ شَرِّكَ اسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً
 اسْأَلُكَ بِهَافِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ فَكَرَّدَ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ رَدِّعْ مَا شِئْتَ

فَوَاشِدَ كَاجْهَدُكَ اَلْيَوْمَ شَيْئًا اَخْلَصَ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَ اَمْسِكَ مَا لَكَ يَا نَمُو اَبْتَلَيْتُ نَفْسَكَ وَجَنَيْتُ
عَنْكَ وَصَحِطَ عَلَيَّ صَاحِبُكَ ثُمَّ جَعَلَ ابُو سُرَيْهٍ يَدِي رِجْلِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَّ فَرَمَا يَنْبِيَّ سُرَيْهٍ
كے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کو تہی سفید داغ والا دوسرا انجی تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ ان کو
آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ پہنچا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اوس نے کہا کہ تجھ کو کون چہرہ
پیاری ہے اوس نے کہا کہ اجہارنگ اور اچھی کہال اور چہرہ سیوہ پیاری دور ہو جاوے جس کو سب لوگ
مجھ سے گھن کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوس کی گھن دور ہوئی اور اوس کو
اجہارنگ اور اچھی کہال کی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اوس نے کہا اونٹ یا گائے
اسحاق بن عبد اللہ اس حدیث کو ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید
داغ والے یا گئے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوس کو دس مہینے کی گاہ بہت
اونٹنی دی پھر کہا خدا تعالیٰ میرے واسطے اس میں برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر
فرشتہ گئے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے اوس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ پیاری جالو
رہو جس کے سبب سو لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اوس نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوس کی پیاری دور ہو گئی
اور اس کو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھ کو بہت بہتا ہے اوس نے کہا گائے سو اوس کو
گاہن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پھر فرشتہ آئے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پسند ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری
آنکھ میں روشنی دے تو میں اوس کے سبب لوگوں کو دیکھوں حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوس پر
ہاتھ ملا سو اوس کو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اوس نے
کہا بھیڑ بکری تو اوس کو گاہن بکری ملی پھر اونٹنی اور گائے بیامی اور بکری بھی جنی پھر موتے ہوئے
سفید داغ والے کے جنگل پھر اونٹ ہو گئے اور گئے کے جنگل پھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے
کی جنگل پھر بکریاں ہو گئیں حضرت نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی
اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اوس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب
کٹ گئے (یعنی تہمیرن جاتی زمین اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہنچا مجھ کو ممکن
نہیں بدون خدا کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے

تجھ کو ستر رنگ اور ستر ہی کہاں دی اور مال اونٹ دی ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آوے اور سچ کہا
 لوگوں کو سچ مجھ پر بہت ہیں یعنی فرخندار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دونوں پر فرشتے
 نے کہا البتہ میں تجھ کو بچاؤں ہوں پہلا کیا تو محتاج کو ٹہری نہ تھا کہ تجھ کو لوگ کہنا تھے تھے پہر خدا نے اپنے
 فضل سے تجھ کو یہ مال یا اسے جواب دیا کہ میں نے تیرے مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے
 بڑے آدمی تھے فرشتے نے کہا اگر توجہ دے تو خدا تجھ کو دیسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا
 پہر فرشتہ گئے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں پہر اس کو کہا جیسا سفید و انگوٹے والے سے کہا
 تھا اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید و انگوٹے والے نے دیا تھا فرشتے نے کہا اگر توجہ دے تو خدا تجھ کو
 دیسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندر ہو پاس گیا اپنے اسی صورت اور شکل میں
 پہر فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور سافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو
 تجھ کو آج منزل پہنچنا بغیر اس کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس شخص کے نام پر چرنے
 تجھ کو انکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے اس نے کہا کہ بیشک میں مانگا
 تھا خدا نے مجھ کو انکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا چاہے اور چوڑا بکریوں میں سے جتنا تیرا
 چاہے قسم خدا کی آج جو چیز تو خدا کی راہ میں لینے کا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا یعنی
 تیرا ناتہ نہ پکڑوں گا سو فرشتے نے کہا اپنا مال ہے وہ تم تمہیں آدمی صرف آزماے لگو تھے سو تجھ
 نے تو البتہ خدا را ضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا اب اس حدیث میں شکر گزار
 اور ناحق شناس سید کا بیان ہو بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث ساری عالم کے حال میں ہو یعنی ہم سب لوگ
 اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہو وہ دنیا
 حقیقت اور خدا تعالیٰ کا کرم بوجہ شکر گزار ہے اور جو حق ہو وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو پہونکر
 اپنے سلیقی اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے (تحفۃ الاحیاء) علی
 عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ ابْنِي وَقَاصٍ فِي اَيَّامِهِ خَجَلَهُ ابْنُهُ عَمْسٌ فَلَمَّا رَاَهُ سَعْدٌ قَالَ
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْكَافِرِ فَكَانَ لَهُ اَنْزَلَتْ فِي اَيَّامِهِ وَغَنِمَكَ دَرَكْتَ النَّاسَ بَيْنَا وَنَحْنُ
 الْمَلِكُ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ رُصْدِيَهُ فَقَالَ اَبْنُكَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَمِلَ الْتَفِيَّ الْخَيْرِيَّ الْتَفِيَّ

ابی وقاص اپنے اوثون میں تھو اتنے میں اون کا بیٹا عمر آیا ر عمر بن سعد ہی ہے جو امام حسین علیہ السلام
 سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی جب سعد نے اُسکو دیکھا تو کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ
 تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے بہرہ اتر اور بولا تم اپنے اوثون اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو
 چوڑو دیا وہ سلطنت کو لیے جہگڑ رہے ہیں اور یعنی خلافت اور حکومت کے لیے سعد نے اوس کے سینے
 پر مارا اور کہا چپہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے اللہ دوست رکھتا ہے اور شہید
 کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے چہاں بیٹھا ہے ایک کونے میں رفساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لیے
 اپنا ایمان نہیں بگاڑتا انفسوس ہو کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کے
 طمع میں آخرت کو انہی نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اور کاغذی ہو اور قاضی نے کہا مالدار
 سے ظاہری معنی مراد ہے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ يُقُولُ وَاشْتَرَا بِي كَذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ
 رَحَى يَسْعَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَعْتَزُّهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا كَلَامًا
 نَأْكُلُهُ إِلَّا دَرَرُ الْخَبْلَةِ وَهَذَا الشَّمْحُ حَتَّى إِنَّ أَحَدًا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْكَاثَةُ ثُمَّ أَطْبَعَتْ بَنُو
 أَسَدٍ تُعَرِّدُنِي عَلَى الَّذِينَ لَقَدْ خَبَيْتُ لَكُمْ أَفْجَلُ عَمَلِي وَكَمْ يَقُولُ بْنُ تَمِيمٍ إِذَا رَجَعَهُ
 سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم خدا کی میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے تیرا را خدا کی راہ میں اور ہم جہاد کر
 تے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے پاس کہا ہے کہ کچھ نہ ہوتا مگر تیرے چلے اور میرے رہے
 دونوں جنگلی درخت ہیں ایسا تاک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پتر جیسے بکری پہرتی ہے پہر آج نہ ہوا
 کے لوگ (یعنی زیر نگیں اولاد) مجھ کو دین کے بھائیوں سکھاتے ہیں یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہیں یا سزا
 دینا چاہتے ہیں ایسا ہوتو میں بالکل ٹوٹے میں پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ
 أَبِي خَالِدٍ يَرْفَعُ الْإِسْنَادَ وَقَالَ حَتَّى إِنَّ كَانَ أَحَدًا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلَطُهُ
 يَشَى رَجَعَهُ دِي جَوَگَدَر اس میں یہ ہے کہ یہاں تاک کہ ہم سے کوئی پاخانہ پتر جیسے بکری پہرتی ہو اس
 کچھ نہ ملتا ہوتا رہنے خالص تھے ہوتے **عَنْ** خَالِدِ بْنِ الْحَكَمِ يَرْفَعُ الْإِسْنَادَ وَيَقُولُ قَالَ خَلْبَتَا عَذْبَةُ بْنُ
 عَزْرَوَانَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا بَعْدُ كَانَ اللَّهُمَّ قَدْ أَذِنْتَ بِهَؤُلَاءِ وَوَلَّتْ حَاكِمًا
 لَكُمْ يَوْمَئِذٍ هَؤُلَاءِ حَسْبَابُهُ كُفْرًا بَابُهُمَا حَسْبَابُهُمَا وَاتَّكُمُ مُمْتَلِكُونَ مِنْهَا إِلَى
 دَارِ الْأَدْوَالِ لَهَا مَا تَقُولُوا بِخَيْرٍ مَا حَصَرَ تَكُمُ قَاتَهُ تَقْدُوكُمْ لَنَا إِنَّ الْحَسْبَ يُلْقَى مِنْ

شَفَاعَتِهِمْ فِيهِمْ سَبِّحِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَصْرٌ أَرَادَ اللَّهُ لِمَلَائِكَةِ أَنْفِجَ بَتْمَرُ
 لَقَدْ ذُكِّرْنَا أَنْ مَا يَنْزِلُ مِنْ مِصْرَ لَعْنٍ مِنْ مِصْرَ رِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةً اَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَمَّا نَزَلَتْ
 عَلَيْهِمْ يَوْمَ دُحُّوْكَ طِيْطُ مِنَ الرِّحَامِ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا سَايِدَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا دُرٌّ نَخِيْلٌ حَتَّى قُرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَانْتَقَطَتْ بِرَدَّةٍ فَتَقَفْنَا لَيْلِيَةً
 وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَانْتَرَدْتُ بِنِصْفِهَا وَانْتَرَسَعَدُ بِنِصْفِهَا ثُمَّ أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِثْلًا أَحَدًا إِلَّا
 أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنَّ أَهْلَ دِيَارِ اللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ
 صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ مُبَوَّاةً قَطُّ إِلَّا كُنَّا نَخْتَبُ حَتَّى تَكُونَ الْخِرَاعُ قَبَيْتَهَا مُلْكًا فَسُخِّرَ بَرْدُونَ
 وَتُجْرُجُونَ الْأَمْوَالَ بَعْدَنَا ثُمَّ جَمَعَ خَالِدُ بْنُ عَمِيرَةَ عَدُوِيَّ سَهِرَ دَاوِيَّةَ عَمْرِو بْنِ خَزْرَاءَ (حواصیر
 بصرے کے) اسکو خطبہ سنایا تو اسہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی بہر کہا بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ دنیا
 نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں جو کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو
 اور اسکا صاحب چاہے کہتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جسکو زوال نہیں تو اپنے سامنے ٹیک
 کام کر کے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ تیرا ایک کنارہ سے جہنم کے ڈالا جاوے گا اور ستر برس تک
 اس میں اور تماخو ڈالے گا اور اس کی تہ کو نہ ہو چنگا قسم خدا کی جہنم نہرا جاوے گا کیا تم تعجب کرتے ہو
 اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے
 اور ایک دن ایسا آویگا کہ جنت لوگوں کے هجوم سے بہرا ہوگا اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تہا سا
 شخصوں میں ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور ہمارا کہا نا کچھ نہ تہا سو اور جنت کے
 بتوں کے پہا تک کہ ہمارا گل پہڑ نے جہنم پہنچے (وجہ بتوں کی حرارت اور سختی کی) ان میں ایک چادر
 پانی اور اسکو نہپاڑ کر دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑے کی پینے نہ بند پانی اور دوسرے ٹکڑے کی سعد بن مالک
 نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی
 اس بات کو کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دعا
 میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تہوڑی مدت میں) اجاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اسکا
 یہ ہو کہ وہ سلطنت ہوگی تو تم قریب خبر پاؤ گے اور تجربہ کرو گے اور ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے کہ
 کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر سے زمین گئے اور وہ بالکل ویا دار ہو جاویں گے **عَنْ**

اصحاب نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا سو تم ہے اس کی جس کے ماتھے میں میری جان ہو کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ نہ
اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں کچھ جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں
ویسے ہی خدا تعالیٰ کی رویت میں اشتباہ نہ ہوگا بہر حق تعالیٰ حساب کر لیا بندہ سے سو کہیگا اے فلا نے
بندہ پہلایا کچھ کو غرت نہیں دی اور تجھ کو سر دار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور
اونٹوں کو تیرا بہ نہیں کیا اور تجھ کو چوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتہ لیتا تھا تو بندہ کہو
کہ سچ ہے آپ نے فرمایا تو حقائق فرماوے گا پہلا تجھ کو معلوم تھا کہ توجہ سے ملے گا تو بندہ کہیگا کہ نہیں تو
حق تعالیٰ فرماوے گا کہ اب ہم ہی تجھ کو بہولتے ہیں رہنے تیری خبر نہ لین گے اور تجھ کو عذاب سے بچاؤ
جیسے تو ہم کو بہولا تو خدا تعالیٰ دو سر بندے سے حساب کر لیا تو کہے گا اے فلا نے پہلایا کچھ کو غرت
نہیں دی اور تجھ کو سر دار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا بہ
نہیں کیا اور تجھ کو چوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتہ لیتا تھا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے اے
سرور رب پہر خدا تعالیٰ فرماوے گا پہلا تجھ کو معلوم تھا کہ توجہ سے ملے گا تو بندہ کہیگا کہ نہیں پہر خدا تعالیٰ
فرماوے گا سو مقرر میں ہی اب تجھ پہلا دیا ہوں جیسے توجہ کو دنیا میں بہولا تھا پہر تیسرے بندے
سے حساب کر لیا اوس سے ہی اس طرح کہیگا بندہ کہیگا اے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر
اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا اس طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک
اوس کے گئی حقیقتی فرماوے گا دیکھ یہ ہیں تیرا جوڑا کھلا جاتا ہے حضرت ص نے فرمایا پہر حکم
ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کہہ کر تے ہیں بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کو مجھ پر گواہی دے لیا پہر اوس کے
منہ پر مٹھ ہوگی اور حکم ہوگا اوس کی ران ہو کہ بول تو اوس کی ران اس کا گوشت اور اوس کی ہڈیاں اوس کے
اعمال کی گواہی دے گی اور یہ گواہی سو سطر ہوگی تاکہ اوس کا عذر باقی نہ رہے اوسی کی ذات کی گواہی
سے اور شخص منافق یعنی چوڑا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا تعالیٰ غضب کرے گا اور پہلے دونوں کافر
تھے معاذ اللہ یہ تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں لوگوں کو دکھانے کی نیت
سے نماز یا روزہ کرنا اور وبال جو اس سے نہ کرنا بہتر ہے **حکایت** التَّائِبِينَ مَلَائِكَةٌ رَّحِمَتْهُمُ اللَّهُ تَعَالَى الْعَمَلُ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُصِمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّنَا أَخْصَمُ قَالَ
قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ مَا لِمَنْ خَلَبَتِ الْعِيدُ رَبُّهُ فَيَقُولُ أَلَمْ تَخْبِرْ مِنَ الظُّلَمِ مَا يَقُولُ قَالَ فَيَقُولُ لَا أُخْبِرُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا

شَهِدَ هُوَ قَالَ يَقُولُ كَفَى بِفَتْنِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُجُوْدًا قَالَ
 كَيْفَ تَحْتَمِلُ فَيَقُولُ لَا تَرَاهُ كَانَهُ اِنْظُرْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ كَحُجَّتِي بَيْنَهُ وَبَيْنَتْ
 الْكَلَامَ قَالَ يَقُولُ بَعْدَ الْكُرْبَى وَشَقًّا نَعْدُكَ كُنْ كُنْتُ اُنَاصِلُ تَرْجَمَهُ ابْنُ بَنِي مَالِكٍ كَرِيْمٍ
 ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے تھے اتنے میں آپ ہنسنا آپ نے فرمایا تم جانتے ہو میں کس واسطے
 ہنسنا ہوں ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا میں ہنسنا ہوں بندہ کی گفتگو پر
 جو وہ اپنے مالک کے کرے گاہندہ کہیگا اسے مالک سیر کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دی چکا ہے ظلم سے یعنی
 تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ جواب دیگا کہ تُو ظلم
 نہیں کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنی
 اور پر سو اپنی ذات کی گواہی کے پروردگار فرماوے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے
 دن کفایت کرتی ہے اور کرام کا تین کی گواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہر تمہارا دیگی
 بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہوگا بولو وہ اوس کے سارے اعمال بول دیں گے پھر
 بندے کو بات کرنے کی اجازت دیجادے گی بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہیگا چلو دور ہو جاؤ خدا
 کی مارتی میں تو تمہارے لیے جہنم اگر تمہارا یعنی تمہارا ہی بچاؤ و فرخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم
 آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب و فرخ میں جاؤ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اِلِ مُحَمَّدٍ قُوَّةًا تَرْجَمَهُ ابُو سَرِيحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد کی آل کو بقدر کفایت روزی و
 یعنی بہت زیادہ دنیا و دین سے ضرورت کو موافق دے تاکہ دے تیری یاد سے غافل نہ ہو جاوین
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اِلِ مُحَمَّدٍ قُوَّةًا وَفِي رِوَايَةٍ عَمْرِو اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اَرْزُقْ **عَنْ** عَمَارَةَ
 ابْنِ الْقَعْقَاعِ يَهْدِي اِلَى اسْتِثْنَاءِ وَقَالَ كَفَا تَرْجَمَهُ ابُو سَرِيحَةَ **عَنْ** عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَا شَرَعَ اِلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمْدًا قَدِيمَ الْمَدِينَةِ
 مِنْ حُكَامٍ مَرَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَقُّ فَبَيَّنَ تَرْجَمَهُ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب آپ مدینہ میں تشریف لائے کہی میں

دن برابر گھوموں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی رہا جو دس گیسو کہ دین اور دنیا کی یاد دہانی
 آپ کو حاصل تھی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی **عن عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا** تَعَمَّ
 عَنْهَا قَالَتْ مَا شَيْعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَاظَةً أَيَّامَ تَبَا عَا مِّنْ خُبْرٍ يُرِثُ حَتَّى مَضَى
 لِسَبِيلِهِ **عن عائشة** قَالَتْ مَا شَيْعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ
 شَعِيرٍ يُرِثُ مَتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ دِوِی دوسری روایت
 میں یہ کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے **عن عائشة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا**
 قَالَتْ مَا شَيْعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ يُرِثُ فَوْقَ خَلَاةٍ تَرْجَمِينَ دِنِ سِوِ
 زبَادہ گھوموں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے **عن عائشة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا** مَا شَيْعَ
 آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ ثَلَاثًا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ تَرْجَمَهُ دِوِی جو پہلی
 گزرا **عن عائشة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا** قَالَتْ مَا شَيْعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَيِّتٍ
 مِنْ خُبْرٍ بَرٍّ إِلَّا وَاحِدًا هُمَا تَرْجَمَهُ ام المومنین حضرت عائشة صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گھوموں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کچھ روٹی
عن عائشة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِنَّا كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَكُلُّ
 شَيْئًا مَّا اسْتَوْقَدَ بِنَارِ إِيْن هُوَ إِلَّا الشَّمْعَ الْمَاءُ تَرْجَمَهُ حضرت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 نے کہا ہم آل محمد کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ پتھر تک انگارہ سلگاتے صرف کچھ اور پانی پر گزارہ
 کرتے **عن عائشة** هِيَ أَمْرٌ عُرْوَةٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنْ كُنَّا كُنَّا نَكُلُّ دَلْمَ يَدُ كُرَالِ مُحَمَّدٍ
 كَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّكَ الْحِكْمَةُ تَرْجَمَهُ دِوِی جو گزرا اس میں
 اتنا زیادہ کرب گزشت ہمارے پاس آتا تو انگارہ سلگاتے **عن عائشة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا**
 عَنْهَا قَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي دَفْنِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُوكِيدٍ
 إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رِثَةٍ لِّي كَأَنَّكَ مِنْهُ خَلَّ طَالَ عَلَى قَوْلِكَ قَدَفِي تَرْجَمَهُ ام المومنین
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن
 میں تھوڑی جو تھی میں اسی میں سے کہا یا کی یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے میں نے انکو پاپا تو وہ
 ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجھ کو اور بہیم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے) **عن عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا**

کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گہر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پہلے درپے گہروں کی روٹی
 سے بہانہ کہ آپ تشریف لگے دنیا سر **عَنْ** ابی حازم قال رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَرَادَ أَنْ يَقُولَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ نَفْسِي لَمْ تَهْجُرْ هُرَيْرَةَ بَلَدًا مَا شِيعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ حُبِّهِ حِينَ طَلَعَ حَتَّى قَادَتْ الدُّنْيَا تَرْجَمَهُ
 ابو حازم سر روایت کر میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے
 قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گہروں کے کہی
 تین دن پہلے درپے گہروں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ تشریف لگے دنیا سے
عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ السَّلْمُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِيعْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ النَّاسِ مَا يَبْذُلُ بِهِ بَطْنَهُ وَفَتِيَّتُهُ لَمْ يَدْنُ كَرِيهًا تَرْجَمَهُ
 نعمان بن بشیر کہتے ہیں تم نہیں کہاتے اور پتے جو چاہتے ہو میں نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
 دیکھا ہے کھڑا کھجور سی پیٹ بہر کر نہیں ملتی تھی **عَنْ** سَمَاءِ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسَدِيَّةِ وَخُوَّةِ وَوَدَّادِ
 فِي حَدِيثٍ زُهَيْرٍ وَمَا تَرَضَوْنَ دُونَ الْوَدَّانِ الْمَكْرُورِ وَالْزُّبَيْرِ تَرْجَمَهُ دِي جَوَازِ اس میں یہ
 کہ تم پیغمبر کھجور اور مسکے کے طرح طرح کے کہانوں کے رہنی نہیں ہوتے **عَنْ** سَمَاءِ بِنْتِ الْحَارِثِ
 قَالَ سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرْتُ مَا أَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ وَقَلًا يَبْذُلُ بِهِ بَطْنَهُ تَرْجَمَهُ مَا كُنْ بَن حَرْبٍ
 سے روایت کر میں نے نعمان کو خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور اور مسکے کے
 کی بہر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سارا دن بیقرار رہتے ہو کہ آپ کو خراب کھجور
 ملتی جس سے اپنا پیٹ بہر کر نہیں ملتی تھی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ وَكَأَنَّكَ رَجُلٌ فَقَالَ الْكُفَّاءُ
 مِنْ قَدَرِ الْأَمْثَلِ حِينَ نَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَا أَمْرًا تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَا
 مَسْكُوكُ كُنْ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَخْيَارِ قَالَ فَإِنَّ رَحْمَةً قَالَ فَأَنْتَ مِنَ
 الْمَكُولِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَبَّ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَ
 فَقَالُوا لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا نَقْدُ مِنْ شَيْءٍ لَا نَفْقَهُ وَلَا دَارَةَ وَلَا مَسَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ
 مَا فِيكُمْ إِنْ شِيعْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَكْفِيكُمْ وَاللَّهِ لَكُمْ وَإِنْ شِيعْتُمْ ذَكَرْنَا

نیم کی خبر گیری کر نیوالا خواہ او سکا عزیز یا غیریو جنبت میں اس طرح ساتھ ہون کے صبر و بردباری
 اور مالک (اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی) **سور باب** فصل بیکار المساجد مسجد بنائیں
عن عبد اللہ الخولانی کذا کہ سید عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
 حین قول الناس فیہ حین بنی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم انکم قد اکثرتم
 وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یسجد اقال بکبر حبیب اللہ
 قال یکنی یہ وجہ اللہ بنی اللہ کہ منک فی الحبۃ فی روابی ہارون بنی اللہ کہ یکنی
 فی الحبۃ ترجمہ عبید اللہ خولانی روایت ہے حبیب حضرت عثمان نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں
 نے اس کو حق میں بائین کین حضرت عثمان نے کہا تمہیں بہت بائین بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص باؤ ایک سجدہ خالص خدا تعالیٰ کے لیے نہ نام کے لیے اور اس
 کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اوسپر کندہ کر اوسے اور اگر ربانی سجدہ موجود ہو تو اوس کی تعمیر کرے نئی
 نہ بارے کہ دونوں مسجدیں (ادوات ہوں) اسد اوس کے لیے دیا ہی ایک گھر بناوے گا حبیب میں
عن محمود بن لیبید ان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اراد ینکح المسجید
 فکبرہ الناس ذلک واخبروا ان یدعہ علی حبیبہ فقال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول من یسجد لیلہ بنی اللہ کہ منک فی الحبۃ فی روابی ہارون بنی اللہ کہ یکنی
 سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اوسکو برا جانا اور
 پسند کیا کہ وہ مسجد اوس کی نکل میں ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے انہوں
 نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک
 سجدہ بناوے اس پر اس لیے جنبت میں ایک گھر بناوے گا **عن** عبد الحمید بن جعفر
 بهذا الاِسناد غیر ان فی حدیثہ صحابی اللہ کہ منک فی الحبۃ فی روابی ہارون بنی اللہ کہ یکنی
باب فصل الاتقان علی المساکین دابن السبیل مسکین اور مسافر پر خرچہ کرنے کا ثواب
عن ابن ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکنی رجل یفکد
 من الارض سمعہ صوتا فی صحابہ اثنی حدیثہ فلان فتعنی ذلک الصحابہ فامر
 مائدہ فی حرۃ فاذا شرجہ من تلك الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتشیع الماء

قَدْ اَرْسَلْنَاكَ فِي حَقِّهِمْ يُحْيِيهِمْ يَحْيٰى الْمَيِّتِ سَخَابَ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ
 لَكَ الْاِسْمُ الَّذِي سَمِعْتَ فِي السَّحَابِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ سَأَلْتَنِي عَنْ اسْمِي قَالَ
 اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا امَّاكَ يَقُولُ اَسْتَجِدُّ نَفْسَكَ فَلَا تَكُنْ لَكَ مَعَهُ
 تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هَذَا اِنَّا بِنَايَ اَنْظُرُ اِلَيْكَ خَيْرًا مِنْ صَدَقَ بِتِلْكَ وَ
 اَكْلُ اَنَا وَعِيَالِي ثُلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا فِيْهَا ثَلَاثَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا ایک بار ایک مرد تھا سیدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلاں نے باغ کو سینچ دے اس آواز
 کے بعد بے بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھر ملی زمین میں باقی برسایا ایک نالی میں ان کی نالی
 میں سے بالکل لبالب ہو گئی سو وہ شخص بستے پانی کے چھپے چھپے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے
 باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پاؤں سے دوسرا دوسرا کرتا ہے سو اس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کو
 بندے تیرا کیا نام ہے اس نے کہا فلاں نام ہے وہی نام جو بادل میں سنا تھا میرا باغ والے نے اس شخص
 سے کہا اے خدا کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا وہ بولا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی
 ہے کوئی کہتا ہے فلاں کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لیکر سو تو اس باغ میں خدا کے احسان کی کیا
 شکر گزاری کرے گا باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا ہوں گا اس کو جو اس
 باغ سے پیدا ہوگا ایک ہتھالی اس کی خیرات کروں گا اور ایک ہتھالی میں اور میرے بال بچے کہا دیجے
 اور ایک ہتھالی اس باغ کی مرست میں خرچ کروں گا حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا ہتھالی حصہ خدا کی راہ
 میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم موافق باقی برساتے ہیں ایک
 مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برساتا ہے **عَنْ** وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ سَنَاءَ غَيْرِ
 اَنَّهُ قَالَ اَجْعَلَ ثَلَاثَةً فِي الْمَسْكِينِ وَالْمَسْكِينِ وَالْمَسْكِينِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے تعالیٰ فرماتا ہے میں پینسہت اور پندرہ کیوں کے محض بے پرواہ ہوں ساجھی
 الزَّيْنَا رِیَا اور نمائش کی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَنَا اَغْنِي الْبَشَرَ كَاغْنِي الشُّرَكَ مِنْ عَمَلِ عَمَلَا اَشْرَكَ
 فِيْهِ مَعَ غَيْرِي اَنْ تَرْكُهُ وَتَذِكُّهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے تعالیٰ فرماتا ہے میں پینسہت اور پندرہ کیوں کے محض بے پرواہ ہوں ساجھی

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں سیر ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجی کیا تو میں اوسکو اور اوس کے ساجی
 کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کروا سکتے ہو وہ خدا کے نزدیک
 مقبول نہیں ہر وہ جو خدا اویسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے دستور خالص ہر وہ
 کا اوس میں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو) **عَنْ** اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللهِ يَوْمَ رَأَى مَا يَأْتِيهِ مِنْ حُجَّةٍ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو سنائے کہ بے نیک کام کرے گا
 اللہ تعالیٰ ہی قنات کے دن اوس کی ذلت لوگوں کو سناوے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ
 ہی کا کہنا دیکھا اور جو صرف ثواب کھلا دیکھا پر لپکا جائے گا تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو **عَنْ** مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللهِ يَوْمَ رَأَى مَا يَأْتِيهِ مِنْ حُجَّةٍ
 ابی نبی سنا چاہیگا اللہ اسی پر ہی اس کا عذاب کرے گا اور جو شخص دیکھا کہ اللہ تعالیٰ عبادت کرے گا وہ دیکھا اور جو
 قنات کے دن اس کی عیب کرے گا وہ دیکھا یا صرف ثواب کرے گا وہ دیکھا اور لپکا جائے گا کہ نہیں خاکم **عَنْ** سَفْيَانَ بْنِ اَبِي
 وَزْدَانَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ غَدَاةٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللهِ يَوْمَ
 سَمِعَتْ رُسُلُ اللهِ غَيْرَهُ يَقُولُ يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللهِ يَوْمَ
 الْإِسْنَادِ ترجمہ یہی جو گذر **باب** حفظ اللسان زبان کو روکنے کا بیان **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
 رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُكُمْ بِالْكَلِمَةِ تَنْتِلُ بَعْضُ
 النَّاسِ أَتَعْبَدُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کو جو سے انگار میں آتا اور جاتا ہے جیسے مشرق
 سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا نخبہ یا حاکم وقت کو سامنے یا شہت یا گالی یا کفر کا
 کلمہ بے ادبی کا کلمہ خدا یا رسول خدا یا قرآن یا شریعت کرنا کہہ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو
 میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے) **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُكُمْ بِالْكَلِمَةِ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْوِي بِهَا
 فِي النَّارِ أَتَعْبَدُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ بندہ ایک بات کہتا ہے اور زمین جاتا اور زمین
 کہتا نقصان ہو اوس کے سبب انگار میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب **باب**

وَكُنَّا وَقَدْ بَاتَ يَسْكُوهُ رَبُّهُ فَيَقِيْتُ يَكُونُ رُبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْفِيهِ سُبْحَانَهُ عَنَّهُ قَالَ رُحِمَكَ
 فَإِنَّ مِنَ الْبُخَارِ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاتِهِ
 تَحْتَهُ مِثْرَى تَمَامِ امْتِ كُتَّاهُ تَحْتَهُ جَاوِي كُجْ مَكْرَادُنْ لُكُونِ كُجْ جَوَابِي كُتَّاهُ كُفَاشِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 وَهِيَ هِيَ كُتَّاهُ رَاتِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 هُوَ وَدُورِ سُرَّةِ سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 لُكُونِ سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 بِرْدِ هِيَ ثَابِتِ هِيَ هِيَ وَرَصَاتِ ظَاهِرِ سُرَّةِ هِيَ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 جَوَابِي نَادَانِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ كُتَّاهُ
 كُتَّاهُ كُتَّاهُ
 اَوْسِي سُرَّةِ
 كُتَّاهُ

عَنْ ابْنِ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ يَتَّبِعُنِي وَعَطَسْتُ فَتَمْتَمْتُهَا فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُمَا فَلَمَّا جَاءَا
 نَالَ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَكَلِمَةً تَمْتَمُهَا وَعَطَسْتُ فَتَمْتَمْتُهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكَ عَطَسَ فَأَمَرَ ابْنُكَ اللَّهَ
 فَكَلِمَةً تَمْتَمُهَا وَعَطَسْتُ فَكَلِمَةً تَمْتَمُهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَسِبْكَ اللَّهُ فَقَسَمْتُ لَهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ فَلَا تُسَلِّمُوا لَهُ **ترجمہ** ابو بردہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھو۔
 رام کلثوم اور ان کا نام تھا پہلے امام حسن علیہ السلام کے نکاح میں تھیں جب انہوں نے طلاق دیدیا تو
 ابو موسیٰ نے ان کو نکاح کر لیا میں چہنیکا تو ابو موسیٰ نے جواب دیا (یعنی یہ حکم اللہ نہ کہا) پھر وہ
 چہنیکین تو ان کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان کو یہ حال بیان کیا جب ابو موسیٰ اولاد
 کے پاس آئے تو میری ماں نے ان کو کہا میرا بیٹا چہنیکا تو تم نے جواب دیا اور وہ عورت چہنکی نہ
 تم نے جواب دیا ابو موسیٰ نے کہا میرا بیٹا چہنیکا تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا اس لیے میں نے جواب دیا
 دیا اور وہ عورت چہنکی اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے جواب دیا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی چہنیک کہہ کر اللہ کا شکر کرے (یعنی الحمد للہ کہے) تو اس کو جواب
 دو اور جو الحمد للہ نہ کہے تو اس کو جواب مت دو **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنََّّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَحْسَبُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْوَجُلُ مَزْجُومٌ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے چہنیکا اپنے فرمایا یہ حکم اللہ بہرہ چہنیکا اپنے فرمایا اس کو زکام ہو گیا **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّشَادُّبُ مِنَ الشَّيْطَانِ
 فَإِذَا تَنَادَّبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكُ ظَمْرُ مَا اسْتَطَاعَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور نفل کی نشانی
 ہے اور استلار بدن کی) بہر جب تم میں سے کسی کو جانی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور
 منہ پر ہاتھ رکھے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ التَّشَادُّبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَادَّبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسُكْ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفُخُ

ترجمہ ابوسید خدری سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے حجابی لہو ہو تو اپنا
ماہرہ اپنے سر پر رکھے اس لیے کہ شیطان (کبھی بالکیر وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یا دھشت
شیطان کہتا ہے اور یہی صحیح ہے) **عَنْ** ابی سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
قَالَ اِذَا تَنَازَبَ اَحَدُكُمْ فَلَیْسَ لَکُمْ بِیَدِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ فِیْ رَءِیْہِ **ترجمہ** وہی جو اوپر کا
عَنْ ابی سَعِيدٍ الْخَدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا تَنَازَبَ لَکُمُ
فِی الصَّلٰوۃِ فَکَلِمَۃٌ ظَہَرَ مَا سَطَعَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ فِیْ رَءِیْہِ **ترجمہ** جب تم میں سے کوئی نماز میں
جہاں آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھسے (روں میں) دوسرے
دہانے کے لیے اور نماز پھلانے کے لیے) **عَنْ** ابی سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَنْبَغُ لَکُمْ یَسْمُرُ وَعَبْدُ الْغَنَمِ **ترجمہ** وہی جو گنہگار **بَابُ فِی**
اِحَادِیثٍ مُّتَّفَرِقَةٍ مُّتَّفَرِقِ حَدِیْثٍ کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُلِقْتُ الْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ
مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِنْ طِیْنٍ وَصِیْفٌ لَّکُمْ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن اگلی کو
سے اور حضرت آدم اس سے جو قرآن میں بیان ہوا ہے مٹی سے **عَنْ** ابی ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَدْتُ اُمَّہٗ مِنْ بَنی اِسْرَآئِیْلَ
لَا یَذَرُای مَا فَعَلْتُ وَلَا اَنَا هَا اِلَّا الْفَاسَ لَا تَرَوْفَہَا اِذَا دُخِیْمَ لَهَا الْبَکَانُ الْوَلَدِ لَکُمُ تَشْرِیْ
وَرَا دُخِیْمَ لَهَا الْبَکَانُ الشَّکَیۃُ تَمْرِیْبَہٗ کَمَا لَ اَبُوہُ ہَیْرَہٗ کَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ کَمَا نَفَاکَ
اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَلَمْ تَقُلْ قُلْتُ مَرَّ رَا فُلْتُ اَقْرَبُ
التَّوَدُّدِ کَا لَ اِسْحَاقِی فَاِذَا یَا بَیْہُ لَا تَذَرُای مَا فَعَلْتُ **ترجمہ** ابوسید سے روایت ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں
سمجھتا ہوں وہ گروہ چاہے میں (سخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب جو ہون کے لیے ادنیٰ
کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ
چاہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہو گئے جو سچ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ رہے ہوں اس لیے کہ

بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا (ابوہریرہ نے کہا یہ حدیث
 میں نے کعب سے بیان کی انہوں نے کہا تھے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے کہا ان پہاڑوں
 نے چچا پہ چچا کی بار چچا میں نے کہا کیا میں توراۃ پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی
 ہوگی) سیر التوسار عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوسنا ہوا ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
 قَالَ الْفَارُجُ مَخْرُجًا يَا ذَاكَ أَنْهُ يُوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَبَرُ الْغَنَمُ فَتَشْرَبُهُ وَيُوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَبَرُ
 الْبُزْلُ فَلَا تَذْذُوقُهُ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ أَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ
 عَلَيْكَ التَّوَرَةُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا چھ آدمی جو جو سخ ہو گیا اور اسکی دلیل یہ ہو کہ جو چہرے کے سامنے مکی کی
 دودھ رکھ کر بوتلی لیتا ہے اور اونٹ کا کرہ ہو تو چکھتا تاکہ نہیں کہنے کہا کیا تھے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سوسنا ابوہریرہ نے کہا بہ نہیں تو کیا مجھے توراۃ اوتی تھی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ وَاحِدٍ غَيْرَ تَكِينٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہیں لگتا یعنی مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ کہ حسب
 کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھا دے تو دوبارہ اسکو نہ کرے من جرب المجرب جلت بالندامۃ کا یہی مضمون
 ہے اور بعضوں نے کہا یہ حدیث آخرت کو کاموں میں ہے اور یہ حدیث اپنے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جواب
 کی بھجوا کر تانا تھا قید کیا بہر احسان کہہ کر اسکو معاف چھوڑ دیا اس من شرط کہ دوبارہ آپ کو نہ ستا دی لیکن
 اسے چھوڑ کے بعد پہر وہی شرارت شروع کی بہر کچھ اگیا اس نے بہر وحشت کی معاف چھوڑ دی کہ تب آپ نے
 یہ حدیث فرمائی اس شاعر کا نام اباغہ تھا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 ترجمہ وہی جو گذر **عَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذَا
 اُكْرَهُ كُلُّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَئِنْ ذَاكَ الْوَاحِدُ إِلَّا الْوُثْنِ إِنَّ أَصَابَتَهُ سُرٌّ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَارْتِ
 أَصَابَتَهُ خَيْرًا أَوْ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ ترجمہ صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مومن کا یہی عجیب حال ہے اور کثرتِ نوبت کہیں نہیں گیا یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اسکو خوشی ہوگی تو وہ شکر
 کرتا ہے یہیں ہی ثواب ہے اور جو اسکو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے یہیں ہی ثواب ہے **بَابُ** النَّبِيِّ عَنِ اللَّهِ
 رَدَّ أَكَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ أَوْ خَيْفٌ فَلَنُفَعَّ عَلَى الْمَسْذُوحِ بِمَثَلِ تَعْرِيفِ كَرْنِيكِ مَانَعَتْ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ
 مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَيَحُلْ قَطَعَتْ عَنْقُ صَاحِبِكَ قَطَعَتْ عَنْقُ صَاحِبِكَ

اِنَّكَ اَنْتَ اَحَدُكُمْ مَا جَاءَنَا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبْ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
 اَحْسِبْ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ كَذًا اَوْ كَذًا تَرْجِمُهُ الْبُكْرَةَ سُرُوْدِ اِيْكَ اَيْكَ شَخْصِ اِيْكَ شَخْصِ اِيْكَ شَخْصِ
 تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے فرمایا تا تو نے اپنی بہائی کی گردن کاٹی اپنی بہائی کی گردن
 کاٹی کھو ابار آئے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بہائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں جنت
 ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دنیا کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں
 کہ وہ ایسا ہی ایسا ہی اگر اس بات کو جانتا ہو تو وہی کہنا امام سلم نے اس باب میں بھی حدیثیں بیان کیں
 میں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نہ تھی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن میں تعریف کرنا جائز
 معلوم ہوتا ہے اور صحیحین میں کہ ممانعت جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے
 اوس کے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے البتہ جو شخص خدا
 اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اوس کو غرور پیدا ہو جاوے گا اوس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ
 نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اور مذکور ایسے کام کرے کہ تعریف سے اس کی
 قیاسی حجت کہتا ہو کہ ہمارے زمانے میں کوئی تعریف کرنا ایسا نہیں الا اشارہ اس شخص کی منہ بجا کہ نہ دالی جاوے
 یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جو بڑے کاٹ یا بڑے دینار ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی
 وقعت نہیں بادشاہ اور ظلم اور سلطان اور مرجع عالم اور چہان پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں
 اور بادشاہ کو تو بڑے چہیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور کچھ تو میں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسی کو
 لائن نہیں ہیں اولیٰ زبان پر خدا کی ہرکار سے پہنچ وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور در الخ میں مکتوب الہ
 کے بھی القاب کہتے ہیں وہ بھی جو بڑے اور گنگا میں اور قیامت کو دن اور اس جو بڑے پر موجد ہوگا
 اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَا جَاءَنَا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبْ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اِنْ كَانَ يَدْرِيْ اَنَّهُ كَذٰلِكَ
 وَلَا اَرْى عَلَى اِلٰهِ اَحَدًا تَرْجِمُهُ الْبُكْرَةَ سُرُوْدِ اِيْكَ اَيْكَ شَخْصِ اِيْكَ شَخْصِ اِيْكَ شَخْصِ اِيْكَ شَخْصِ
 ایا ایک شخص پہلا یا رسول اللہ اگر رسول اللہ سے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلان فلان کام میں رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے صاحب کی گردن کاٹی کسی بار یہ فرمایا ہے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بہائی کی طرف سے
 کرنا چاہے ضرور بالضرر تو یوں کہی میں خیال کرتا ہوں اگر وہ واقعی ایسا ہو کہ وہ ایسا ہی اس پر ہی میں اللہ
 کے سامنے کسی کو جہان نہیں کہتا رہنے معلوم نہیں کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہو کیونکہ علم سودا خدا کو کسی کو نہیں
 یا جبکہ خدا تبارک و تعالیٰ **شُعْبَةُ مِنْ هَذِهِ الْأَسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ سِيَاقًا**
لَجُلٍ مِمَّا مِنْ تَجَلٍّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلْتُ مِنْهُ ترجمہ وہی جو گندرا اس میں
 نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو بعد اوس کوئی بہتر نہیں **أَبُو مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُقَالُ عَلِيٌّ بَنِيْلٌ وَيُطْرَقُ فِيهِ فِرَافِدٌ قَالَ لَقَدْ أَهَكَكُمْ أَوْ قَطَعَكُمْ ظَهْرُ
الرَّجُلِ ترجمہ ابو موسیٰ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک
 شخص کی جو مبالغہ کرتا تھا اس کی تعریف میں آپ نے فرمایا تمہیں ہلاک کیا یا کاٹا اس شخص کی پیٹھ کو قطع کر
 اے معمر! قال قام رجلٌ يُشِيرُ عَلَى أَمِيرٍ مِنْ الْأَصْدِقَاءِ فَيَجْعَلُ الْمِقْدَادُ يُخْفِي عَنْكَ الْقَرَابِ قَالَ أَمْرًا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تُخْفِي فِي وَجْهِهِ الْمَدَاحِينَ الْقَرَابِ ترجمہ ابو معمر کی روایت
 ہے ایک شخص کسی امیر کی امیر میں سے تعریف کرتا تھا مقدار بن الاسود نے اس پر بڑی ڈانٹ شروع کی اور
 کہا حکم کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف کرنے والوں کو منہ پر بڑی ڈانٹ (مراد حقیقتہً منہ ڈانٹ
 ہے جیسے مقدار سمجھے یا زنا امیر کرتا ہے یا کچھ پڑنیا یا رطبت ہے کہ تم اور کچھ سامنے انہوں پر بڑی ڈانٹ یعنی اپنی
 عاجزی اور ذلت بیان کر دے مگر وہ نہ ہوا **صَحَابَةُ هَذَا مِمَّا بَنِيْلٌ وَيُطْرَقُ فِيهِ فِرَافِدٌ قَالَ لَقَدْ أَهَكَكُمْ أَوْ قَطَعَكُمْ ظَهْرُ**
الرَّجُلِ المِقْدَادُ جَعَلَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا مِنْهُمْ جَعَلَ يُخْفِي فِي وَجْهِهِ الْحَمَاقَةَ فَقَالَ لَهُ
 عُمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْشَوْا
 وَجْهَهُمُ الْقَرَابِ ترجمہ ہمام بن عمارت کی روایت ہے ایک شخص حضرت عثمان کی تعریف کرنے لگا مقدار
 انہوں پر بڑی ڈانٹ اور وہ ہونے آدمی تھے اور تعریف کر نیوالے کے منہ پر بڑی ڈانٹ (مراد حضرت عثمان
 نے کہا اس مقدار کو کیا ہوا وہ بڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف کر نیوالوں کو دیکھو تو ان کی
 مومن میں نکال ڈالو **عَنْ الْمِقْدَادِ وَبْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُهُ** **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ فِي النَّاسِ السُّوَالِ يُؤَالِ بَعْدَ بَيْنِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ
مِنَ الْآخَرِ فَتَدَاكَ السُّوَالِ الْآخَرُ مِنْهُمَا فَتَقْبَلُ لِي كَبْرًا فَقَدْ قَعَتْهُ إِلَى الْكَبَرِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کی روایت ہے

[illegible]

وہ جانور گیا اور لوگ چلنے پھرنے کو بہرہ ور ہو گئے پاس آیا اوس سے یہ حال کہا وہ بولا بٹیا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تھا
 رتبہ بہا تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آنا یا جا دیکھا کہ اگر تو آنا یا جا دے تو میرا نام نہ بتلانا اوس لڑکے
 کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب
 سادہ انداز ہو گیا تھا وہ بہت سے تختے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو چنگا کر دو
 لڑکے نے کہا میں کسی کو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے اگر تو خدا پر ایمان لگا تو میں خدا
 سے دعا کروں وہ مجھ کو چنگا کر دیوے گا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا اس نے اوس کو چنگا کر دیا وہ بادشاہ کو
 پاس گیا اور اس کو پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے کہا تیری آنکھ کیسے روشن کی مصاحب نے لایا
 مانکے بادشاہ نے کہا میری سوا تیرا کون مانک ہو مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونوں کا مانک اس ہی بادشاہ نے
 اس کو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اوس لڑکے کا نام لیا وہ لڑکا بولا گیا بادشاہ نے اس
 کو ایسی بیٹیا تو جا دیں کہ اس پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا ہے اور بڑے کام کرتا ہے وہ بولا میں
 تو کسی کو چنگا نہیں کرتا خدا چنگا کرتا ہے بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اوس لڑکے کا نام لیا
 وہ رہا پکڑا ہوا آیا اوس سے کہا گیا اپنی دین سے پہر جا اوس نے مانا بادشاہ نے ایک آہ منگوایا اور رہا کی چند پار پہر
 اور اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر اہر وہ مصاحب لایا گیا اوس سے کہا تو اپنی دین سے پہر جا اوس نے بھی مانا
 اوس کی چند پار پہر آ رہا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر اہر وہ لڑکا بولا گیا اوس سے کہا اپنی دین سے پہر جا
 اوس نے بھی نہ مانا بادشاہ نے اوس کو اپنی چند صاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اوس کو نلانی پہاڑ پر لیا کر چوٹی پر چڑھاؤ
 جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنی دین سے پہر جا دے تو خیر نہیں تو اس کو دم کیل دو و اوس کو لے گئے
 اور پہاڑ پر چڑھایا لڑکے نے دعا کی ابھی تو جس طرح سوچا ہے مجھ کو ان شتر سے بچا پہاڑ بھا اور وہی لوگ گر پڑے وہ
 لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کدھر گئے اوس نے کہا خدا نے مجھ کو ان شتر سے بچا پہاڑ
 نے اس کو چند اپنی مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس کو لیجاؤ ایک اور چڑھاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ اگر اپنے دین سے
 پہر جاؤ تو خیر ورنہ اس کو دریا میں ڈال دے اوس کو لے گئے لڑکے نے کھا ابھی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان
 شتر سے بچاؤ وہ ناؤ اندھی ہو گئی اور لڑکے کے ساتھی اس سے بگ گئی اور لڑکا زندہ بچا بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ
 نے اس سے پوچھا تیرے ساتھی کہاں گئے وہ بولا اس نے بتاؤ اوس سے مجھ کو بچا یا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھ کو نہ بچکا
 یہاں تک کہ میں چرتا رہا کہ اسے بادشاہ نے کہا وہ کیا اس نے کہا تو سب لوگوں کو ایک سید ان میں جمع کر اور ایک

لکری بیچہ کو سولی دے دیا۔ تیرے گزشتہ ایک تیرے اور کمان کو اندر رکھ کر پھر خدا کے نام سے جو اس لشکر کا مالک ہے مار مار کر
 پھر تیرے مارا کر تو ایسا کر لگا تو مجھے تیرے گزشتہ کا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لشکر کے کو ایک کڑی
 پر سولی دیا۔ پھر اس کی ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کو اندر رکھ کر پھر خدا کے نام سے مارا تو اس لشکر کا مالک
 مالک ہے اور تیرے مارا اور تیرے کی کینٹی پر لگا اور اسے اپنا ماتھے تیر کو مقام پر رکھا اور لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا ہمتو اس
 لشکر کا مالک پر اپنا لاکھوں اس لشکر کا مالک پر اپنا لاکھوں اس بادشاہ سے کہا جو توڑ پھاڑا کی قسم دی ہوا
 یعنی لوگ ایمان لائے بادشاہ نے حکم دیا ریاہوں کو مار کر پھر خند قین کہو دیکھا پھر خند قین کہو دی گئیں اور ان کو
 اندر حزب الگ بہرہ کاٹی اور کہا جو شخص اس میں سے رہے اس کے دین کے اندر نہ ہو اور اس کو اور خند قین میں ڈیجھل دو
 یا اس کے گھوڑے ان خند قین میں گرے لوگوں نے ویسا ہی کیا یہاں تک ایک عدت آئی اور اس کے ساتھ گیا کچھ بھی
 ہوا وہ عدت انکار میں گرنے سے جو جھکی رہے ہٹی ابھرنے کہا اسے ان صبر کر تو پھر دین پر ہر تو مرنے کے بعد چہرہ
 ہی جیت پر دنیا کی مصیبت سے کیون ڈرتی ہے نو دی نے کہا اس حدیث سے اولیائی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ
 بھی نکلتا ہے کہ ضرورت وقت جو بولوں درست اسی طرح مصلحت کے لیے باب قصۃ ابی الیاس علیہ السلام کا یہ الطیال
 تھان الیاس بن ابی جابر النخعی **ع** عبادۃ بن الولید بن عبادۃ الصامیۃ قال خرجت انا و ابی قطیب العلم فی
 ہذا النحر من الانصار فکل ان یحیکوا انکان اول من لقینا ابی الیاس صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم و معہ غلام کہ معہ صمامۃ بن ضحاک و علی ابی الیاس برودہ و معافری و علی غلامہ برودہ و معافری
 فقال کہ ان اے علم ان سے فرج حیدر سقعة من بعض قال اجل کان رعلی فلان بن فلان النخعی
 قال فالتی اھلک فقلت فخرجہو قالوا لا نخرجہ علی ابن کہ جھرا فقلت کہ ابن ابوبک
 قال یوم موتک فدخل اریکۃ اخرج فقلت اخرج اخرج فقلت اخرج اخرج فقلت اخرج اخرج
 ان الخبائت مری قال انا باللہ احدثتک فخرجہ احدثتک فخرجہ احدثتک فخرجہ احدثتک فخرجہ
 احدثتک فخرجہ احدثتک فخرجہ احدثتک فخرجہ احدثتک فخرجہ احدثتک فخرجہ احدثتک فخرجہ
 قال اللہ فقلت اللہ فقلت اللہ فقلت اللہ فقلت اللہ فقلت اللہ فقلت اللہ فقلت اللہ فقلت اللہ
 انت فی حیل فانتہی بہ عن عینی ہا بکین و رھم اصبعہ علی عینیہ و سمع اذ فی ہاتین و وعاء
 فلیہ ہذا و اشار الی مناظر قلبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هو یقول من اظلم معبرا اذ مر
 عنہ اظلمہ اللہ فی ظلمہ قال فقلت کہ انا یا عم لوانک اخذت برودہ غلامک را علیتہ معافری

وَادَّخَلَتْ مُعَاذِيكَ وَأَعْطَيْتَهُ بَرْدًا تِلْكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْكَ حُلَّةٌ فَسَخَّرَ رَبُّي وَقَالَ اللَّهُ
 بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ آدَمَ بَصُرَ عَيْنِي هَاتَيْنِ وَسَمِعُ أَذُنَ هَاتَيْنِ وَرَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِيَّاهُ
 قَلْبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعَمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَابْتَسِمُوا بِمَا تَبْسُمُونَ
 وَكَانَ أَنْ أُعْطِيَتْهُ مِنْ سِنَاءِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَى مَنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ خُبَاتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَمْ مَسْنَا
 حَتَّى أَتَيْتُكَ يَا بَرْنَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَسْجِدٍ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ أَحَدِ مَقْتُولِيهِ تَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ
 حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرَدَّ إِلَيَّ الْإِجْبِيلُ
 قَالَ فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هَكَذَا أَوْ قَدْ رَسَيْتُ أَصَابِعَهُ وَكُوسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى الْأَخِيرِ
 مِثْلَكَ نِزَارِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَكَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسْجِدُ نَاهَا
 وَفِي يَدِهِ عَرْجُونُ ابْنِ حَابٍ فَرَأَى فِي قَبْلَةِ الْمَسْجِدِ خُفَاةً فَخَرَّهَا بِالْعَرْجُونِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا
 فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 لَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَدَا
 فَأَمْرُ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ تَعَالَى قَبْلَ رَجُلٍ وَلَا يَصْفُقُ قَبْلَ رَجُلٍ وَلَا عَنَ ثَمِينٍ وَلْيَبْصُرْ
 يَسَارِ مَحْتٍ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقْلُ بِثَوْبِهِ هَكَذَا ثُمَّ كَوَى ثَوْبَهُ بَعْضُهُ
 عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَرُونِي عَيْدِي فَأَمَّا قَوْمٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَجَّاهُ مِنْ الْخُلُوفِ فِي رَأْسِهِ فَآخَذَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعَرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى الْأُخَامَةِ فَقَالَ
 خَابِرُ نَوْمٍ هُنَاكَ جَعَلْتُمْ الْخُلُوفَ فِي سَاجِدِكُمْ سِرًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 غَزْوَةِ بَطْنِ بَوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْحَبَشِيِّ بْنَ عَمْرِو الْجُهَنِيِّ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِ يُقْفِيهِ مِنَّا الْخُمْسَةَ وَ
 السِّتَّةَ وَالسَّبْعَةَ فَذَارَبَتْ عَقْبَتَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاحِيَةٍ لَهَا نَاحَةٌ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ
 فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضُ الشُّكْدَانِ فَقَالَ لَهُ تَعَالَى لَكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرُهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَقْعَبُنَا بِمَا نَعْمَلُ وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ
 أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ إِلَّا دِكْرَكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَمْوَالَكُمْ لَا تَوْفُقُوا مِنْ اللَّهِ سَاعَةً لَيْسَلْ
 فِيهَا عَطَاؤُكُمْ فَيَسْخَرُ بِكُمْ سِرًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ عَشِيرَتِي
 وَدَعُونَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٍ يَتَّقِدُ مَنَاقِبَ الْخُلُوفِ

[illegible]

تَدْفَعُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلَأَى وَشَكَكَ النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَوْعَ فَقَالَ عَسَى اللهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا سَيْفَ الْبَيْرِ فَنَزَحُوا لِبَيْرِ زُخْرَةٍ فَأَلْفَ
 دَابَّةً مَا ذَرَبْنَا عَلَى نَفِيقَاتِهَا نَارًا فَاطْجَعْنَا وَأَشْمُوْنَا وَأَكَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ حَارِبٌ قَدْ خَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَ
 فُلَانٌ حَقٌّ عَلَى حَسْبِ حَرْفِي رَحِمَكُمُ عَلَيْهِمَا مَا يَرَاكَ أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا خَاضِعًا مِنْ أَصْحَابِهِ
 فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِهِ لَجَلٍ فِي الْوَكْبِ أَنْعَمَ جَمَلٌ فِي التَّكْبِ وَأَعْظَمَ كُفْلٌ فِي الْوَكْبِ فَلَمَّا
 خَرَجْنَا مَا يُطَاوَعُ رَأْسُهُ تَرْجَمَهُ عِبَادَهُ مِنْ وَلِيدِ بْنِ خَبَّادَةَ بْنِ صَارَتْ مَرْدِيَّةً هَرَمِيَّةً أَدْرَسَ بَابَ دُونِ
 الْكَلْبِ دِينَ كَالْعِلْمِ حَاصِلٌ كَرْنِي لِيَةِ الْفَضْلِ كَقَبِيلَةٍ مِنْ قَبْلِ اس كَو كَو وَهَرَجَادِينَ رَيْسِي الْفَضْلِ وَصَحَابِي كِي حَرِثِ
 سَنَةِ كَلِيَةِ (تو سب سے پہلے ہم ابو الیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ساتھی انکا
 ایک غلام بھی تھا جو کتا بون کا (خون کا) ایک گٹھ لیو تھا اور ابو الیسر مدین پر ایک چادر تھی اور ایک
 کپڑا تھا معافری (معاف ایک گاؤں جو دھان کا کپڑا اور سکو معافری کہتے ہیں یا معافری ایک قبیلہ ہے) اور کوا
 غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنی میان اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہن
 تھے) میں نے اُن کو کہا اچھا تمہارے چہرے پر سچ کا نشان معلوم ہوتا ہے وہ بولوا میں میرا فرض آتا تھا
 فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ میں سے میں اس کے گھروں (الون) پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ
 شخص کہاں ہے اور اسکا ایک بیٹا جو بوائی کے قریب تھا باہر نکلا میں نے اس سے پوچھا تیرا باپ کہاں ہے وہ بولا
 تمہاری آواز سن کر میری ماں کو چپکے میں گیس گیا تب تو میں نے آواز دی اور کہا اے فلان (باہر نکل
 بیٹے جان لیا تو جہاں سے میں نے روئے نکلا میں نے ہر دو مجھ سے چپ کیوں سنا وہ بولا قسم خدا کی میں تجھ کو کہو گا
 جو بٹ نہیں کہو گا میں نے قسم خدا کی کہ تم سے جوت بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں
 اور تم صحابی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں قسم خدا کی محتاج ہوں میں نے کہا سچ قسم خدا کی تو محتاج
 ہے وہ بولا قسم خدا کی میں نے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی پھر اسکا
 متک لایا گیا ابو الیسر نے اسکو اپنے ماتھے سے سیٹ دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آوی تو ادا کرنا نہیں
 تو تو آزاد ہے تو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت سے دیکھا اور ابو الیسر نے اپنی دونوں آنکھیاں اپنی آنکھوں پر
 رکھیں اور میرا ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد کر لیا اور ابو الیسر نے اشارہ کیا اپنی دل کی
 کھٹیر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیکر یا اس کو

سنان کر دیوئے اللہ سے اسکو اپنے ساتھیوں میں کہیگا عبادۃ اللہ میں اس کے کہا اسکی چاہتم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور
 اپنا معافی اور اسکو دید و تو تمہاری پاس ہی ایک عورت اور امواجو دیگا اور اس کے پاس ہی ایک جوڑا امواجو دیگا
 اور ایسے سرسبز باغ تہہ پہر اور کہا یا اللہ برکت دی اس لڑکے کو اسے بھیجو میرے میری اندرون و اندرون
 دیکھا اور سیکر ان دونوں کا لون نے سنا اور سیکر اس دل نے یاد رکھا اور نہارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نوڈی اور غلام کو کہلا دو جو تم کہا تے ہو اور پہنا دو جو تم پہنتے
 ہو پھر اگر میں اسکو دنیا کا سامان دیدون تو وہ انسان جو میرے نزدیک اس کے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیا
 لے لویو عبادہ نے کہا پھر تم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے انکی مسجد میں وہ ایک کپڑے
 کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں پہنڈا لوگوں پر سو ہاتھ تک کہ اون کو اور قبیلہ کے بچے میں بیٹھا میں نے کہا
 خدا تم پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہو اور نہون نے اپنے
 ہاتھ کو میرے سینے پر اس طرح سوا اشارہ کیا اور نگلیوں کو کشادہ رکھا اور انکو کمان کی طرح جم کیا اور کہا میں
 یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی اچھ میرے پاس آدو یہ وہ مجھو دیکھے جو میں کرتا ہوں اور دیا ہی کر و رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ کو ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن خطاب کی وجہ ایک کھجور
 ہے اپنے مسجد میں تلبہ کی طرف بلغم دیکھا کہ سینہ تھوکا تھا اپنے اسکو لکڑی سے گرج ڈالا پھر ہمارے طرف
 متوجہ ہو کر فرمایا تم سب کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کی طرف سے منہ پیر لویے ہم پر سنکر ڈر
 گئے پھر آپ فرمایا تم میں سے یہ کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کی طرف سے منہ پیر لویے ہم پر سنکر ڈر گئے پھر اپنے
 فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کی طرف سے منہ پیر لویو چھنے کہا کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول
 اللہ آپ فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز میں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اوس کے منہ کو سامنے ہی -
 رنودی نے کہا میں نے جہت جسکو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ (تو اپنی منہ کے سامنے نہ تھو کے اور نہ وہنہ طرف
 بلکہ بائیں طرف بائیں باؤں کے تلے اگر غنیم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لویو پھر اپنے
 کپڑے کو تہہ لپیٹا بعد اوس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھروالوں
 میں دوڑا گیا اور اپنی تھیلی میں خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس خوشبو کو لکڑی کی ٹوک
 پر لگا یا اور جہان اوس انجم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی - جابر نے کہا اچھا دین سے تم اپنی مسجد
 میں خوشبو رکھتے ہو جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاں لپٹن بواط کی لڑائی میں رہے

پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے معلوم ہوا کہ آنا عمل نماز میں درست ہے (پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ کھڑے ہو گیا اور مجھ کو خبر نہیں ابد اوس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے جابر میرے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اوس کے دونوں کناروں کاٹ لے اور جب تنگ ہو تو اوس کو کمر پر باندھ لے جابر نے کھسا پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے برزور ایک کھجور ملتی تھی وہ اوس کو جس لیتا پھر اوس کو پھر آنا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کانوں پر درخت کے پتے چھاڑتے اور انکو کہاتے یہاں تک کہ ہمارے گلہ پٹھیرے زحنی ہو گئی (پتے کہاتے کہاتے اسکی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک ن ہم میں سے ایک شخص کو پہنل گیا ہم اوس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اوس کو کھجور نہیں ملی بانٹنے والے نے اوس کو کھجور دی وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور نے لی پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے میں آپ کے پیچھے ہوا ایک ٹول مانیکا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اڑد پاسی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر پکڑے تھے آپ ایک درخت کو پاس گئے اور اس کی ڈالی کچھ سی پھر فرمایا میرا بعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ آپ کا تا بعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جسکی ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تا بعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ دو سر درخت کے پاس آئے اور اسکی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا بعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھی آپ کے پاس آئی اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ بیجا بیچ میں اون درختوں کے پہنچے تو انکو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا اور جو جابا میرے سامنے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ دونوں درخت جڑ گئے جابر نے کہا میں لکھا دوڑتا ہوا اس فہم سے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو نزدیک دیکھیں اور اور دور تشریف لجا دیں میں بھٹیا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لارہے میں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے میں دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے ہو کر اور سر کو اشارہ کیا اس طرح وہ اپنے اور بائیں پہر سامنے آئے جب سیر پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر میں جہاں کھڑا ہوا تھا تو نے دیکھا جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور انکو لیکر آ جیسا کہ پہنچے جہاں میں

کہڑا ہوا تھا تو ایک الی اپنود اپنے طرف ڈال دیا اور ایک الی بائیں طرف جابر نے کہا میں کہڑا ہوا اور
 ایک پتھر لیا اور سکو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہو گیا پھر اون دونوں دختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک
 ایک ڈالی کاٹی پھر میں اون ڈالیوں کے کہنچتا ہوا آیا اور جگہ پر جہاں رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے
 تھے اور ایک ڈالی دہنی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف بہرے جاکر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے
 فرمایا تھا وہ میرے کیا لیکن اوس کیوجہ کیا ہے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبرین ہیں اون قبروں کا
 عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا تو انکی شفا کر دے کروں شاید اون کے عذاب میں تخفیف ہو جیتا شاخیز
 سہری رہیں جابر نے کہا یہ سہرے لشکر میں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر لوگوں کو بکار و
 کرین میں سے آؤ زدی وضو کرو وضو کرو زمین عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قطرہ پانی کا پتھر
 ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرائی
 مشک میں جو بکڑی کی شاخوں پر لٹکتی آپ نے فرمایا اوس مرد انصاری پانچ اور دیکھ اسے مشک میں کچ پانی میں گیتا
 تو نہک پانی نہ پتھر صرف ایک قطرہ ہے اوس کے منہ میں اگر اوسکو اوندھلیوں تو سوکھی مشک اوسکو بھی پانی
 لے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس مشک میں تو پانی نہیں ہے حضرت
 ایک قطرہ ہے اوس کے منہ میں اگر میں اوسکو اوندھلیوں تو سوکھی مشک اوسکو بھی پانی جادو ہے آپ نے فرمایا جا اور
 اس مشک کو میرے پاس لے آئیں اس مشک کو لے آیا آپ نے اوسکو اپنے ہاتھ میں لیا پھر کچ زبان سے فرمائے
 گئے جسکو میں نے سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جا رہے تھے پھر وہ مشک سمیر حوالے کی اور فرمایا اے
 جابر آؤ زدی کہ قافلہ کا کٹرہ لاؤ زینے بڑا ظرف پانی کا میرے آؤ زدی وہ لایا گیا لوگ اوسکو اڑھائے
 لائے میرے آپ کو سامنے اوسکو رکھ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوس کٹرے میں پھر آیا
 اس طرح سے پھیل کر اور انگلیوں کو کشا دے کیا پھر اپنا ہاتھ اوس کے تہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے جابر
 وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا میں نے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈال دیا پھر
 میرے دیکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ کٹرے نے جوش مارا اور
 کہو مارا رہ گیا آپ نے فرمایا اے جابر آؤ زدی جسکو پانی کی حاجت ہو وہ آوے جابر نے کہا لوگ آؤ
 اور پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے میرے کہا کوئی ایسا بھی رہے جسکو پانی کی احتیاج ہو پھر آپ نے اپنا
 ہاتھ کٹرے میں اٹھا لیا اور وہ پانی سے پھر اٹھا ہوا تھا اور لوگوں نے شکایت کی آپ سے بہو کی آپ نے

فرمایا قریب ہے کہ اس کو کہلا دیں ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) اور یاں موج ماری اور ایک جانور باہر
 ڈالا جینے اس کے کنارے انکار سلگالی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بیونا اور کہا یا اور سیر ہو جا رہے کہا
 بہرین اور فلان اور فلان پانچ آدمی اس کو انکھ کے گولے میں گھس گئے کھو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم
 ماہر نکلے راتا پڑا جانور تھا ابھر جینے اس کی ایک سیلی لی سیلیوں میں سو اور قافلہ میں سو اس شخص کو بلا یا جو
 سب میں پڑا تھا اور سب بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب بڑا زین اور سپر تھا وہ اس سیلی کے نیچے سے
 چلا گیا اب سرزمین جب کیا راتنی اونچی اس جانور کی سیلی تھی **ف** اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے کسی صحفرے مذکور ہیں درختوں کا رام ہو جانا آپ کے ساتھ چلنا قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا
 یا قاطر دینا احادیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کہاں درست ہو اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور
باب فی حدیث النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث عن
 ابن عباس عارضہ یقول جاء أبو بكر رضي الله عنه إلى النبي في أمّ نزل له فاشترى منه رجلاً فقال لي
 نبئت معي أنتك يحمله معي إلى المنزلي فقال لي أسير أجمله فمكتة وحرج أرمعاً يتقود فمكتة
 فقال له أوني يا أبا بكر حديثي كمنعكم ما ليك سرية مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
 نعم اسرنا ليكننا كالحا حتى قام قائم الظهيرة ورحل الطريق فلا يمد فيه أحد حتى رجع
 لنا عذرة طويلة لها ظل كمديات عليه الشمس بعد فزكنا عندنا فأتيت العذرة نسوي
 بين بي مكانا يتأمر فيه النبي صلى الله عليه وسلم في ظلها ثم بسطت عليه فرة ثم قلت
 يا رسول الله ثم دانا أنفصاك ما حوأك فنام وخرجت أنفص ما حوأك فادأنا برأعي غنم
 مقبل بعنقه إلى العذرة يريد منها الدبى أردنا فلفيت فقلت لمن أنت يا غلام قال لي رجل
 من أهل المدينة قلت أني غنمك لكن قال نعم قلت انقلب لي قال نعم فآخذ شاة فقلت
 له أنفص الظهيرة من الشعر والتراب القدي قال فزأيت الدبى بضرب بيدى على الآخر
 ينقص فحلب لي في قليب معك كسبة من لبن قال ومعي إداوة أردتوى فيها النبي صلى الله
 عليه وسلم لا يشرب منها ديوماً قال فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم وكمرهت أن أوقظه
 من نومهم فوافقتهم استيقظ فصبيك على اللبن من الماء حتى برد أسفله فقلت يا رسول الله
 اشرب من هذا اللبن قال فشرب حتى رغبيت ثم قال ألم يأن للرجل فقلت بلى قال فادخلنا

بَعْدَ مَا دَاخَلَ النَّفْسَ وَأَتَجَمَّعَ رَأْفَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ دَخَنُ فِي جَدِّكَ مِنْ الْأَنْفِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أَتَيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَقَطَهُ
فَرَسَهُ الرُّبُطُ نَحْنُ أَرَى فَقَالَ إِنَّ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمْ عَائِلَةً فَادْعُوا لِي فَأَدْعُوا لِي فَأَدْعُوا لِي
أَرَدْتُ عَمَلَكُمْ بِالطَّلَبِ فَلَدَّ اللَّهُ فَنَجَّاهُ فَجَمَعَ كَيْفَ أَحَدًا إِلَّا قَالَ خَدَّ كَيْفَ كَرَّمَ مَا هُنَا مَا كَرَّمَ خَلْفَ
أَحَدًا إِلَّا رَدَّ يَا قَالَ وَوَقَى لَنَا ثُمَّ جَمَعَ بَرَارِ بْنِ هَارِبٍ وَرَوَيْتُ يُوْبُكَرَ مِيرَ بَابِ (عَارِجِي) مِرْكَانِ
آئے اور اون سے ایک کچا بد خریدیا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے کو کھو دینا کچا بد اٹھا کر میری ساری سیر
مِرْكَانِ تاک میری بپ نے مجھ سے کہا یہ کچا بد اٹھا لے میرا اٹھا لیا اور میری بپ بھی نکلتے حضرت ابوبکر صلی
کے ساتھ اس کی قیمت لینے کو میری بپ نے کہا اے ابوبکر مجھے بیان کر دو تم نے کیا کیا اس ات کو جس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلتے (یعنی مدینہ کی طرف بہا گئے مکہ سے) ابوبکر نے کہا مان ہم سارے
رات چلو بہا تاک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا اور اہل مدین کوئی چلنے والا نہ تھا سب کو سامنے ایک
لنبا پتھر دیکھ لائی گویا اس کا سایہ تہا زمین پر اور اب تاک مان ہو پ نہ آئی تھی ہم اس کے پاس اترے سیر
پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما دیں اس کے سائے
میں بہرین ڈھان کھلی بچھائی بعد اس کے بیٹے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو رہے ہیں اور میں آپ کے گرد سب
دشمن کا ہوج لیتا ہوں (کہ کوئی ہماری نالاش میں تو نہیں آیا) پھر میں (ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا جو
اپنی بکریاں لیے ہو اسی پتھر کی طرف آ رہے اور وہی چاہتا ہے جو بیٹے چاہا (یعنی اس کے سامنے میں پتھر
اور آرام کرنا) میں اس کے ملا اور پوچھا اے بڑے تو کس کا غلام ہے وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص
کا غلام ہوں (مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے وہ بولا مان
ہے میں نے کہا تو دودھ دو وہ دیکھا سب کو وہ بولا مان بہر اس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اُس کا تہن
صاف کرے بالوں اور شی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں بچیرین نہ پیریں (راوی نے کہا میں نے برابرین
کو دیکھا وہ ایک تہہ دو سر تہہ پر بار تھے تہہ چاڑھتے تھے) خیر اس بڑے نے دودھ دو ٹکڑی کے ایک پالے
میں تھوڑا دودھ اور سیر ساتھ ایک ٹول تہا جس میں میں باہر رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے
اور وضو کرنے کے لیے ابوبکر نے کہا بہرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھ پر معلوم ہوا آپ
کو نیند سے جگا تا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اٹھے میں نے دودھ پر باہر ڈال بہا تاک کہ وہ

جو میرے چچے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے اس میں ہر ایک تیرا پتیر جائے اور آپ کو تھوڑی دور پر بکھڑا کر
 اور غلام تھوڑی دور میں گے آپ کو جو حاجت ہو ادا کرینگے چچے آپ کو فرمایا مجھے تیرا اونٹوں کی احتیاج نہیں
 ہے اب بکھڑے کہا ہر رات کو ہم درمیان میں پہنچے لوگ جب کھڑے گئے کہ آپ کہاں اور تیرے رہا ایک قبیلہ یہاں
 رہا کہ آپ ہمارے پاس اور تیرے اپنے فرمایا میں یہی بخار کے پاس اور تیرے گاہ وہ عبدالمطرب کے نہیں بلکہ لوگ
 اپنے ان کو غرت دی گئے پاس اور ترکہ ہر مرد و چڑ ہے اور عدد تین گھروں پر (آپ کو دیکھنے کے لیے اور ترکہ
 اور غلام رہتے ہیں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ
 یہ پکارنا اداؤں کا خوشی سے تہانہ دی نے کہا اس حدیث میں آپ کا ایک کہ ملا معجزا ہے وہ کس فضیلت
 ہے حضرت ابوبکر صدیق کی تیسری خدمت ہر تابع کی متبوع کے لیے چوتھی استیجاب ہر دوپہی یا سنگینہ
 رکبتہ کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے پانچویں فضیلت ہر اللہ تعالیٰ پر ہر دنا کرنے کی اور فضیلت
 ہے انصار کی اور فضیلت ہر صلہ رحم کی چوتھی استیجاب ہر اترنے کا اپنے عزیزین کے پاس

کتاب التفسیر

کتاب قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر میں

عَنْ هَاشِمِ بْنِ مَيْمُونٍ هَذَا مَخْلُوقٌ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّكُمْ لَيْسَ بِأَنْتُمْ إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ مُجْتَدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ
 نَقِيرَ لَكُمْ حِطَّةً بَاكَةً مُبْدِلًا فَادْخُلُوا الْبَابَ يَرْحَمُونَ عَلَى اسْتِغَاثِهِمْ وَقَالُوا حِطَّةً
 فِي تَفْصِيهِ تَرْجُمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سَوَدَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّكُمْ لَيْسَ بِأَنْتُمْ إِسْرَائِيلَ سَوَدَيْتُ
 كَمَا تَهْتَمُّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ كَمَا دَرَّازِي مِينَ بَكْرٍ كَرْتِي سَوَدَيْتُ جَاذًا وَرَكْبًا حِطَّةً يَنْبَغِي تَجَشُّشَ كَمَا هُوَ كَلِمَةُ
 هُمْ تَهْتَمُّ كَمَا تَجَشُّدِينَ كَلِمَةً لَكِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حِطَّةٌ كَمَا هُوَ كَلِمَةُ سَرِي
 كَلِمَةً لَكِنْ هُوَ كَلِمَةُ حِطَّةٍ كَلِمَةً لَكِنْ حِطَّةٌ يَنْبَغِي تَجَشُّشَ كَمَا هُوَ كَلِمَةُ سَرِي
 كَلِمَةً لَكِنْ هُوَ كَلِمَةُ حِطَّةٍ كَلِمَةً لَكِنْ حِطَّةٌ يَنْبَغِي تَجَشُّشَ كَمَا هُوَ كَلِمَةُ سَرِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّكُمْ لَيْسَ بِأَنْتُمْ إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ مُجْتَدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ
 نَقِيرَ لَكُمْ حِطَّةً بَاكَةً مُبْدِلًا فَادْخُلُوا الْبَابَ يَرْحَمُونَ عَلَى اسْتِغَاثِهِمْ وَقَالُوا حِطَّةً

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورت ہوا کہ جب جلالہ نے بے درپے وحی
 پہنچی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سر پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جس دن آپ کی وفات
 ہوئی اور سن بہت وحی آئی **عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ** قَالَ قَالَ الْيَهُودُ قَالُوا لِعُمَرَ اَنْتُمْ تَقْرَءُونَ
 آيَةً لَّوْ اُنْزِلَتْ فَيُنَادُوا لَتَذُنَّ اُولَٰئِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنْ لَّا عِلْمُكُمْ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَنْتُمْ
 يَوْمَ اُنْزِلَتْ وَاَنْتُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَيْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سَفِيَانُ اَشْتُكَ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمَّ لَا يَكُنْ
 الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتَمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي **ترجمہ طاریق بن شہاب سورت**
 ہے یہود نے حضرت عمر سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اس دن
 کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہو **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتَمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ**
الْاِسْلَامَ دینا سورہ مائدہ میں ایسا آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام
 کا دین تمہارے لیے پسند کیا حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہان اترتی اور کس دن اترتی
 اور جو وقت اترتی اور وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہو یہ آیت عرفات میں اترتی اور آپ
 نہیں ہوئے شہر عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہو) مسلمانوں کی دوسری رویت میں ہے کہ اور سن
 جمعہ تھا جمعہ ہی عید **عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ** قَالَ قَالَ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرٌ
 يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتَمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ
 الْاِسْلَامَ يَنَا نَحْكُمُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيْہٗ لَّا تَخْذُنَا ذٰلِكُمْ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ
 فَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيْہٗ وَالسَّاعَةُ وَاَنْتُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَيْثُ
 اُنْزِلَتْ نَزَلَتْ لَيْكَةِ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِعَرَفَاتٍ **ترجمہ ہی**
جو گذرا اس میں یہ کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کہ اترتی (یعنی نوین مارچ شام کو گویا دسویں شب کا
 رات آگیا کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہی) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
 عرفات میں **عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ الْيَهُودِ الْعِصْرَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ
 الْمُؤْمِنِيْنَ آيَةُ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرُ الْيَهُودِ لَّا تَخْذُنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ
 عِيْدًا اِنَّا اَمَّا اَيُّ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتَمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ

نوبتِ کرم و بیافکار عمر و این احوالِ یومِ الذی نزلت فیہ المکان الذی نزلت فیہ نزلت علی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر غزواتِ بی یومِ جمعہ ترجمہ ایک شخص یہودی حضرت عمر باس آیا اور کہہ نہ
 دی ہیر المؤمنین ایک آیت و تمہاری کتاب میں جسکو تم پر ہے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اسدن
 کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم اخیرتکم حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کہ جہاں اوتری یہ آیت سزا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر غزوات میں اور اتری جمعہ کے دن راوردہ دن عید و مسلمانوں کی اس آیت
 ہر الا یہ انکے سال کا عید ہے رفیع اللہ تعالیٰ عنہما عن قول اللہ عز وجل فان خفکم لا تقسطوا
 فی الیوم الیوم اما کتاب لکم من اللہ اثنتی و ثلاث و ربع قال یا ابن اخی فی الیوم الیوم
 تکرر فی تخر و لیھا تکرر کہ فی مالہ فی عیدہ مالھا و جمھا لھا فیرید و لیھا ان تکرر و جمھا
 یخیر ان تقسط فی صدقھا فی عیدھا مثل ما یطعھا غیرہ فہو ان یتکھون لان یتقسطوا
 لھن و یباغوا و یحین عدا سئلھن من الصدقات و امر و ان یتکھوا ما کتاب لھن من اللہ
 سواھن قال عروہ قالت عائشہ شہرا ان الناس استفتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد
 ہذہ الایہ فیھن قال لعل اللہ عز وجل یستفتونک فی النبی اقل اللہ یفتیکم فیھن و ما یطع
 علیکم فی الکتاب فی تسمی النبی اللہ فی لا توؤنھن ما کتب لھن و رغبون ان یتکھون
 قالت و الذی ذکر اللہ انکے علیک فی الکتاب الایہ الاولی لک قال اللہ فیہا ان
 یخفکم ان لا تقسطوا فی الیوم الیوم اما کتاب لکم من اللہ اثنتی و ثلاث و ربع قال
 تعالیٰ فی الایہ الاخری و رغبون ان یتکھون رغبہ احد کھ عن تسمیہ الیوم تکرر فی
 تخیر و حین تکرر فلیک لہ المال و الخیر ان یتکھوا ما رغبوا فی مالھا و جمھا من
 تسمی النبی اللہ بالیقسط من اجل رغبہ عنہن ترجمہ عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا سورہ نسا کے شروع میں (ان خفکم لا تقسطوا
 فی الیوم الیوم) یعنی اگر تم درودک انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں کو جو پسند
 آئیں تم کو دو دین میں چار چار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کو اسے میرے وہاں خبر یہ کہ ایک یتیم
 لڑکی اپنے دل کی گرد میں ہوا بیٹے پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی ہستیجے کے پاس ہوا اور شریک ہو

اوس کے مال میں امثلہ چچا کے مال میں اپہ اور س کی کو اور اس کا حسن و جمال پسند آوے وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا
 لیکن اوس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا البتہ
 ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر رضی
 ہوں اور حکم کیا اذکو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں سے جو پسند آویں انکو حضرت عائشہ نے کہا لوگوں نے یہ
 آیت اور نے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لڑکیوں کے باب میں پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے
 یہ آیت اُناری دیکھتو **مَا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ أَذِى ذَلِيلٍ** راسی سورہ نسا میں ایسے پوچھتے ہیں تجھے عورتوں کے
 باب میں تو کہہ اللہ تمکو حکم دیتا ہے اون کے باب میں اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب میں اون یتیموں عورتوں کے
 باب میں جبکہ تم مقرر مہر نہیں دیتے اور اون سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو۔ تو کتاب میں پڑھے جانے
 سے مراد پہلی آیت ہو اور یہ آیت اوس یتیم لڑکی کے باب میں ہو جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا انکو اس
 یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال و جمال میں غنبت کریں مگر اس صورت میں جیسا انصاف کریں **عَلَى**
عُرْوَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَارْجِعُوهُمَ إِلَىٰ آبَائِهِمَ
الْحَدِيثُ بِمَنْثَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ رَافِعٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَلَالَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَارْجِعُوهُمَ إِلَىٰ آبَائِهِمَ
وَلْيَحْضَرْهُمْ دُونَ آبَائِهِمْ مَالًا وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يَحْكُمُ دُونَهَا فَلَا يَنْكِحُهَا أَبَاكِفَرٌ يَرْجِعُهَا
إِلَىٰ أَبِيهَا يَحْكُمُ دُونَهَا فَقَالَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَارْجِعُوهُمَ إِلَىٰ آبَائِهِمْ
يَعْنِي مَا أَحَدُكُمْ لَكُمْ دَعَا هُنَا **الَّتِي تَقْرَأُ بِهَا** ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
 جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے یہ آیت اس شخص کو باب میں
 اور تمی جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا مال و دارت ہو اور اسکا مال ہی ہو اور کوئی اس کی طرف سے جھگڑا
 والا سوا اسکی ذات کے نہ ہو پھر وہ مال کے خیال ہو اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اسکو
 نکلیں گا اور بری طرح اوس سے صحبت رکھو تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح
 کر لو اور عورتوں سے جو پسند آویں تم کو مطہر ہے کہ جو عورتیں حلال کین میں تمہاری لیے اور جو پڑور
 اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دینے پر وہ اپنا نکاح اور کسی سے کر لیگی اور اسکا مال دیدو **عَلَى**

عن هشام بن عمار عن عائشة رضي الله تعالى عنها
 في قوله عز وجل اذ جاءوك من فوقك ومن اسفل منكذرا اذا غلبت الابصار وبكحت
 القلوب الخاخر قالت كان ذلك يوم الخندق ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسورہ احزاب میں احب وہ آئے تیرا پر سے اور نیچے سے
 تمہارے اور جب پر گزین انہیں اور دل حلق تاک گئے اخیر تک خندق کے دن اور تری (اُس
 مسلمانوں پر نہایت سختی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں اسدن ایک لشکر بھیجا اور جو اکافرون پر
 جن کو تم نے نہیں دیکھا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها وان امرأة خانت من بعلها
 ثورا وعصا قالته نزلت في المرأة تكون عند الرجل فتطول حبسها كثيرا طاعتها
 فتقول انطلقيني واسمكيني وانت في حبل مني فذلك حديث عائشة رضي الله تعالى عنها
 عائشہ سے روایت ہے یہ آیت (سورہ نسا میں) وان امرأة خانت من بعلها اخیر تک لیسوا اگر کوئی عورت
 دوسرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پردائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں اس
 میں (اور عورت کے باپ میں اور بیوی جو ایک شخص کے پاس ہو وہ مدت تک اس کے پاس رہے اب خاوند
 اور سو طلاق دیتا جائے (اور اس سے بیزار ہو کر وہ عورت کی ہر جگہ طلاق نہ دے اور رہنے دی اور میں نے
 تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت پاس رہنے کی اور سیر پاس نہ رہنے کی) اب یہ آیت اور تری حکم
 عائشہ رضي الله تعالى عنها في قوله عز وجل وان امرأة خانت من بعلها ثورا او
 عصا قالت نزلت في المرأة تكون عند الرجل فتلعب له ان لا يستكثر منها وتكون لها
 حبة وذلك نكته ان يفارقها فتقول له انت في حبل مني ثانی ترجمہ ام المومنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی آیت کے باپ میں وان امرأة خانت گناہ یہ آیت اُس
 عورت کے باپ میں اور بیوی جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اس کے پاس نہ رہنا چاہیے لیکن اُس
 عورت کو اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے
 اسکا رہنے باپ میں **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قال قاله قاله قاله قاله قاله قاله
 أمير المؤمنين لا تحب الربيب صلى الله عليه وسلم فسيبوهم ترجمہ عروہ سے روایت ہے
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کہہ کر کہا اے یہاں تک میرے حکم ہو اتنا لوگوں کو کہہ بخشش مانگیں صحابہ

(شیر) ابن عباسؓ کہایہ آیت مشرکوں کے حق میں اور میری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے
 تو مومن جب مومن کو قصداً مارے اور اسکی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت مشرک میں مارے بہر ایمان
 لاوے اور توبہ کرے تو اسکی توبہ قبول ہوگی مصورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہیں ہے **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ
إِلَهًا آخَرَ إِلَى قَوْلِهِ مَهَآئِنَا فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يَعْنِي عَنَّا إِلَّا سَلَامٌ وَقَدْ عَدَلْنَا يَا اللَّهِ وَ
قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَاكَ الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْآمَنَ تَابَ وَآمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ قَامَا مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ
 کہ ترجمہ ابن عباسؓ کہایہ آیت **وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ** مانتا کہ میں اور میری مشرکوں
 نے کہا بہر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہے تیرے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی
 کیا اور بے کام بھی کیے تیرا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **الْأَمَنَ تَابَ وَآمَنَ** اخیر تک یعنی جو ایمان
 لا دیا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی برائیاں نیکوں سے بدلے گا۔ ابن عباسؓ کہا جو کوئی مسلمان
 ہو جاوے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے پھر ناحق خون کرے تو اسکی توبہ قبول نہ ہوگی **عَنْ**
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ عَتَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَلَمْ يَنْتَقِلْ مُؤْمِنًا مَتَعِدًا آمِنًا
تَوْبَةً قَالَ لَا تَكُونُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا
آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ اے اخیر الایہ قال ہذہ ایہ مکیہ
 کہتمہا ایہ مکیہ ومن یقتل مؤمناً متعداً فجذأوه جعتمونی ذوا ایہ ابن ہاشم قتلا
 علیہ ہذہ الایہ الی فی القرآن **الْأَمَنَ تَابَ** ترجمہ سعید بن جبیرؓ روایت ہے میرے ابن عباسؓ
 سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اور اسکی توبہ ہو سکتی ہے ابن عباسؓ نے کہا نہیں ہیں انکو یہ آیت
 ساری جو سورہ فرقان میں **وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ** اخیر تک جس کے بعد یہ ہے **الْأَمَنَ**
تَابَ وَآمَنَ کیونکہ اس سورہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے ابن عباسؓ نے کہا آیت
 مکی ہے اور اسکو منسوخ کر دیا اس آیت نے جو بدینہ میں اور میری **وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعِدًا** اخیر تک جس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ عداً قتل کرے اور اسکا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَكَلَّمَ مُوَقَّالٌ هَذَا قَوْلٌ مُتَدَرِّجٌ اخْرُجُوا مِنْ الْقُرْآنِ

[illegible]

بَدَا مِثْلُهُ فَلَا أُحِلُّهُ لَكُمْ هَذِهِ الْأَيُّ كُنْتُمْ تَقُولُونَ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ مَّرْحَمَةُ ابْنِ حَبَّاسٍ
سے روایت ہوئی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں ان کا خدا کے پاؤں کی منگنی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھ کو ایک
پیراؤ اتنی اس کو اپنی شہر گاہ پر اور کہتی اب کہل جاؤ گی سب یا بعض پر جو کہل جاؤ گی اس کو کہی حلال کر دو
اپنے وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یہ وہی ہم اسلام نے موقوف کر دی اب یہ آیت اتری خُذُوا زِينَتَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ مَّرْحَمَةُ ابْنِ حَبَّاسٍ سے کہل کرے ہر مسجد پر اور کہل جاؤ گی سب یا بعض پر جو کہل جاؤ گی اس کو کہی حلال کر دو
سَلَامٌ يَقُولُ يَا رِبِّ لَهُ إِذْ هَبْنِي شَيْئًا فَاتَزَلَّ اللَّهُ عَرْوَجَلٌ وَلَا تَكْرِهُوا قَتْلًا تَكْرَهُ عَمَلُ الْبَنَاتِ
إِنْ أَرَدَنْتُمْ خُصْمًا لِيَتَّبِعُوا رَحْمَتِي لِيُفِي لَكُمْ مِنْ كَيْدِهِمْ إِنَّ اللَّهَ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ غُفُورٌ رَحِيمٌ مَرْحَمَةُ
جابرؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سلولؓ رضافقون کا سردار اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کما کر
لا تا عبد اللہ تعالیٰ (یہ آیت ان کی دست جبر کر دینی لونڈیوں پر) نہ اس کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں نہ اس سے اس لیے
کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اسے تم زبردستی کے بعد
لونڈیوں کے گناہ کا جتنی والا مہربان ہو یعنی جیسا کہ اپنی لونڈی جو جبراً حرام کاری کر اسے تو گناہ مالک
پر ہو گا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اسے تعالیٰ اس کو بخش دے گا مَرْحَمَةُ ابْنِ حَبَّاسٍ سے کہل کرے ہر مسجد پر اور کہل جاؤ گی
سَلَامٌ يَقُولُ يَا رِبِّ لَهُ إِذْ هَبْنِي شَيْئًا فَاتَزَلَّ اللَّهُ عَرْوَجَلٌ وَلَا تَكْرِهُوا قَتْلًا تَكْرَهُ عَمَلُ الْبَنَاتِ
إِنْ أَرَدَنْتُمْ خُصْمًا لِيَتَّبِعُوا رَحْمَتِي لِيُفِي لَكُمْ مِنْ كَيْدِهِمْ إِنَّ اللَّهَ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ غُفُورٌ رَحِيمٌ مَرْحَمَةُ
جابرؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں ایک کا نام مسیکہ تھا دوسری کا
نام امیمہ وہ دونوں جبراً نہ کرنا تھیں انہوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آیت
اتری وَلَا تَكْرِهُوا قَتْلًا تَكْرَهُ عَمَلُ الْبَنَاتِ نووی نے کہا اس آیت میں پر جو بشرط ہو اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب حال
پر ہے اس لیے کہ جبراً نووی پر ہوتا ہے جزا سے بچنا چاہیے اور جو نہ بچنا چاہیے وہ تو بلا جبر نہ کرنا کرتی ہے اور
مقصود یہ کہ نہ اس کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ نہ اس سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت
میں وہ نہ اس سے نہ بچنا چاہیں تب ہی جبر ہو سکتا ہے اس طرح کہ وہ ایک شخص خاص سے نہ کرنا چاہیں
اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن
ابی کی چھ لونڈیاں تھیں شاذہ اور مسیکہ اور امیمہ اور عسری اور ارڈمی اور قتلیہ اور وہ ان سبہوں کو
جبراً خرچی پر چلاتا مَرْحَمَةُ ابْنِ حَبَّاسٍ سے کہل کرے ہر مسجد پر اور کہل جاؤ گی سَلَامٌ يَقُولُ يَا رِبِّ لَهُ إِذْ هَبْنِي شَيْئًا فَاتَزَلَّ اللَّهُ عَرْوَجَلٌ وَلَا تَكْرِهُوا قَتْلًا تَكْرَهُ عَمَلُ الْبَنَاتِ
إِنْ أَرَدَنْتُمْ خُصْمًا لِيَتَّبِعُوا رَحْمَتِي لِيُفِي لَكُمْ مِنْ كَيْدِهِمْ إِنَّ اللَّهَ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ غُفُورٌ رَحِيمٌ مَرْحَمَةُ

وَبَلَّغْنَاكَ الْبَيِّنَاتِ وَأَوْدَعْنَاكَ الْحَكِيمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدًا لِيَاكُنِي الْبَيْتَ مَا
 الْكَلَامَ دَاكِبًا مِنْ أَكْبَابِ الرِّبَا بَا هَمْزٌ عِدَّةُ رَابِعَةٍ عَشْرَةً رُوِيَتْ عَنْ حَضْرَتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ كَيْفَ مَنَبرٍ رُجِلَ بِهِ ثُمَّ نَامَ فَتَالِي كِي تَفَرُّغَتْ كِي أَوْ شَتَالِي بِرَافِزِيَا بَعْدَ حَمْدٍ وَثَمَانِيَّةٍ جَانِ كَبُوكَ شَرَابٍ حَبِيبِ لَمْ
 هُوَ أَهْلًا تَوَاجُحُ خَيْرُونَ سِي نَا كَرَاتِهَاتَا كَبُودُونَ أَوْ رَجَا أَوْ كَبُورًا أَوْ رَأْمُورًا أَوْ شَرْمُورًا أَوْ شَرَابٍ دِي هَمْزٌ عِدَّةُ رَابِعَةٍ عَشْرَةً
 دَوَالِي (وَمَا كَسَى خَيْرًا هَذَا) رَدِّ هُوَ كَلَامُ الْبَحْثِ فِيهِ كَا قَوْلُ كَرْمُ شَرَابٍ فَاصِلٌ هُوَ الْكُورُ سَمَّى كِيرًا مَكِّي حَضْرَتِ عُمَرَ
 يَنِي مَنَبرٍ بِرَافِزِيَا أَوْ رَمَامَ صَحَابِيَّةً قَبُولُ كِيَا كَسِيوُا خِزْرَانِ نَهْنِ كِيَا تَوَكُّوَا إِجْمَاعُ هُوَ كَلَامُ (أَوْ مَنِ يَهْجَا تَا كَرَن
 أَوْ لَوُ كَا شَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى (مُفَصَّلٌ) بَيَانُ فَرَامَتِهِ دَا دَا كَا رِيَشَتِهِ أَسْحَ كَرَمَكَا
 أَوْ كَلَامُ كَا أَوْ رُوِيَتْ كَيْفَ جَزْدُ الْبَابِ كَا تَشْيُورُ (أَبْرَحَ مَرَقَالُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلِيًّا مِنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيضُهُ الْحَمْدُ وَهُوَ فِي خَمْسَةِ
 قُرْآنِ الْمَسِيحِ الشَّهْرُ وَالْأَسْبَلُ وَالْحِنْدَةُ وَالشَّيْبُورُ وَالْحَمْدُ مَا حَامَرَا الْعَقْلَ وَتَلَاكَ أَيُّهَا النَّاسُ عِدَّةُ رَابِعَةٍ عَشْرَةً
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدًا لِيَاكُنِي الْبَيْتَ مَا الْكَلَامَ دَاكِبًا مِنْ أَكْبَابِ الرِّبَا بَا هَمْزٌ عِدَّةُ رَابِعَةٍ عَشْرَةً
 وَأَكْبَابِ تَمِينَ أَكْبَابِ الرِّبَا بَا هَمْزٌ عِدَّةُ رَابِعَةٍ عَشْرَةً (أَبِي حَيَّانَ يَطْنُ) كَمَا سَمِعْتُ رِيشِيْلَ أَحَدِ ثِيْبِيَّةٍ أَخِيرَانِ (أَبِي حَيَّانَ
 فِي حَدِيثِهِ لَعَلَّ كَمَا قَالَ (أَبِي إِدْرِيسَ) فِي حَدِيثِهِ عَلِيُّ بْنُ الرَّبِيعِ كَمَا قَالَ (أَبِي مَسْعُودٍ) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 جَوَادُ بَكْرٍ (أَبِي دَرْدِيمَ) كَمَا أَنَّ هَذَا إِنْ خَصَّامَانِ اخْتَصَمُوا فِي رُبُوعِهِ أَلَا أَنْزَلْتُكَ فِي الدِّينِ
 بَرَزُوا بِكُمْ بِدِي حَمْدَةٍ وَعَلَيْكَ بَنِي الْحَارِثِ وَعَنْهُمْ وَشَيْبَةُ ابْنِي رَيْبَعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عَتَبَةَ
 وَرَحْمَةُ الْوَدَّ رُوِيَتْ بِهَذَا ثَمَّ كَمَا تَبَيَّنَ آيَةُ سَوْرَةِ حُجْرَةِ (بَنِي إِسْمَاعِيلَ) اخْتَصَمُوا فِي رِبْعِهِمْ بَعْنِي يَهُودُونَ
 كَرِهَ أَيْكَ دَوَسَرَ كَيْفَ دَمْنِ بَيْنِ جَوَارِثِهِ بَيْنَ اسْمِهِ لِيْنِي رَجَبُ كَيْفِيَّةٍ أَوْ رَسِي بَرَاوَنَ لَوُ كَا كَيْفَ حَقِّ بَيْنِ جَوَادِ
 كَيْفَ (وَمَا كَسَى خَيْرًا) رَدِّ هُوَ كَلَامُ الْبَحْثِ فِيهِ كَا قَوْلُ كَرْمُ شَرَابٍ فَاصِلٌ هُوَ الْكُورُ سَمَّى كِيرًا مَكِّي حَضْرَتِ عُمَرَ
 أَوْ رَمَامَ صَحَابِيَّةً قَبُولُ كِيَا كَسِيوُا خِزْرَانِ نَهْنِ كِيَا تَوَكُّوَا إِجْمَاعُ هُوَ كَلَامُ (أَوْ مَنِ يَهْجَا تَا كَرَن
 أَوْ لَوُ كَا شَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى (مُفَصَّلٌ) بَيَانُ فَرَامَتِهِ دَا دَا كَا رِيَشَتِهِ أَسْحَ كَرَمَكَا
 أَوْ كَلَامُ كَا أَوْ رُوِيَتْ كَيْفَ جَزْدُ الْبَابِ كَا تَشْيُورُ (أَبْرَحَ مَرَقَالُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلِيًّا مِنْ رَسُولِ

كَمَا الْكَلَامُ دَاكِبًا مِنْ أَكْبَابِ الرِّبَا بَا هَمْزٌ عِدَّةُ رَابِعَةٍ عَشْرَةً

يَا أَمِيرَ تَبَرُّكُ كَسْ بَانِ أَوْ دَا كَرُونِ أَوْ كَرَسَايَ بَدَنِ رُوِيَتْ بَيْنَ بَنِي تَبَرُّكُ تَبَرُّكُ تَبَرُّكُ تَبَرُّكُ

نعمتون کا شکر میں اور انہیں کر سکتا تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائی
 اور سب بڑی نعمت یہ کہ تو نے مجھ کو ضعیف و ناتوان کے فاقہ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کر پایا یہ وہ کتاب
 ہے جسکی ساری حدیثیں صحیحہ میں اور سب سب لہان بیکہ شے عمل کر سکتے ہیں یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول
 فرمائے اور میری اہول چوک کو معاف فرمادی اور میری عمر اور صحت میں بکت و تکانہ میں یہ طرح تیری نعمت کو
 صحیح بخاری کا ہے ترجمہ ختم کروں یا اللہ مجھ کو بخیر سے اور میرے والدین اور میرے بھائیوں اور میرے
 عزیزوں اور استادوں اور شاگردوں کو یا اللہ مدد کر اُس اپنے شجر کی جس کی انانت و حدیث کی کتابوں کا
 ترجمہ ہر ماہ ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب میں یا اللہ برکت دی اور کسی عمر اور اولاد
 میں اور برکت دی اور اس کمال اور اولاد میں یا اللہ بخشے اور سکو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھاپا یا پڑھا
 مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو آمین یا رب العالمین **اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ**

حَالِیہ

شافعین حدیث نبویہ و طالبان طریق احمدیہ کو واضح ہو کہ اسے پہلے جناب علی القاب نام المفسرین بقہ المحدثین
 ناصر حدیث سید للرسلیج حضرت نواب الاحاجہ امیر المذابیح سید محمد صدیق حسن خان صاحب دار سلہ اسمہ المصانیف
 ابنی عالی ہمتی سے ذکر نشیخ خرچ کر کے موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کا ترجمہ اردو نہایت
 عمدہ و با محاورہ جناب حامی دین مولانا مولوی وحید الزمان صاحب دار جامع قرندی کا ترجمہ اردو و انگریزی سے
 بہائی مولوی مولوی بدیع الزمان صاحب جمع سے کروایا ہے اور وہ چاروں کتابیں پہلی گئی ہیں اور اکثر شایع
 حدیث نبویہ نے خرید فرمالی ہیں اب کتاب مطاب صحیح مسلم شریف کا ترجمہ اردو بھی انہیں کی ذات باریک
 کے فیض اور عالی ہمتی سے جناب مولوی وحید الزمان صاحب ہی کی زبان اور قلم مبارک سے ایسا عمدہ و با محاورہ
 ہوا ہے جسکو دیکھنے سے ہر ایک اہل علم کی زبان مر حبا مر حبا پکار رہی ہے اس سکین محمدی الدین صاحب کتاب لاہور
 اہتمام سے صحیح صدیقی لاہور میں ماہ ربیع الآخر ۱۳۸۶ھ ہجری مرقس میں بہت غنی نمائی کرنا چاہے جلد دن پڑ
 جب تک ہے پروردگار اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور پائی مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق
 بخشے اور جناب علی القاب نواب صاحب اہل اہل اور ذریعہ کو بنو کہ بانی ہر مہین جنت المادی عنایت فرماوے
اٰمِیْن وَاِلٰہِ الْعٰلَمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی سَمَاعِ الْعَمَلِیْنَ